عارفِ رومی کی مثنوی شریف سے منتخب بہترین حکایات کا مجموعہ

بہارِ مثنوی

قطبِ وقت حضرت علامہ مفتی محمد محمود الوری رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

مکتبہ نعمانیہ

نور آباد - فتح گڑھ سیالکوٹ

Marfat.com

عارفِ رومی کی مثنوی شریف سے منتخب بہترین حکایات کا مجموعہ

بہارِ مثنوی

قطبِ وقت حضرت علامہ مفتی محمد محمود الوری رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

مکتبہ نعمانیہ
نور آباد - فتح گڑھ سیالکوٹ

Marfat.com

جملہ حقوق بحق جانشین محفوظ ہیں

نام کتاب	بہار مثنوی
تالیف	قطب وقت حضرت علامہ مفتی محمد محمود الوری رحمتہ اللہ علیہ
پیش لفظ	صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر نقشبندی صاحب
تخریج احادیث	حافظ محمد اکرم مجددی رحمتہ اللہ علیہ فاضل عربی
تصحیح کتابت	حافظ محمد اکرم مجددی رحمتہ اللہ علیہ فاضل عربی
ناشر	مکتبہ نعمانیہ، درس روڈ نور آباد، سیالکوٹ
طابع	آصف انصاری پرنٹرز، لاہور۔
کتابت	سجاد احمد سہالوی، غلام میراں طاہر
تاریخ اشاعت	شوال 1434ھ ستمبر 2013ء
صفحات	408
تعداد	1100
کمپیوٹر کوڈ	
قیمت	350 روپے

ملنے کے پتے

١۔ رکن الاسلام، جامعہ مجددیہ، آزاد میدان، ہیرآباد، حیدرآباد (سندھ)

٢۔ مکتبہ انوار مدینہ، نور آباد، سیالکوٹ

٣۔ قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ، لاہور

٤۔ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، گنج بخش روڈ، لاہور

Marfat.com

آئینہ بہارِ مثنوی

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	نگاہِ اوّلیں	۸	۱۷	کریہہ الصوت اندھا	۵۰
۲	پیش لفظ	۱۰	۱۸	حضرت موسیٰ اور ایک گئوسالہ کا پرستار	۵۲
۳	مفلس قیدی	۱۵	۱۹	جالینوس سے دیوانہ کی اُنسیت	۵۳
۴	ویران کھنڈر کا مکان	۲۰	۲۰	کوّے اور کبوتر کی دوستی	۵۵
۵	فاحشہ عورت کا قتل	۲۱	۲۱	حضرت موسیٰ اور اللہ تعالیٰ کی عیادت	۵۷
۶	بدصورت اور بدسیرت دو غلام	۲۴	۲۲	صُوفی، مولوی اور میر صاحب کی پٹائی	۶۹
۷	باز اُلّوؤں کے نرغہ میں	۲۸	۲۳	حضرت بایزیدؒ کا سفرِ حج	۶۳
۸	مریضِ استسقاء برلبِ دریا	۳۲	۲۴	مکان کا روشندان	۶۵
۹	خاردار درخت	۳۳	۲۵	بیمار صحابی کی دعائے عذاب	۶۸
۱۰	حضرت ذوالنونؒ کے دوست	۳۵	۲۶	بدچلن عورت سے نکاح	۷۱
۱۱	حضرت لقمان اور تلخ خربوزہ	۳۶	۲۷	گھوڑسوار مجنون نما عاقل	۷۲
۱۲	غلاموں کے غلام سے سوال	۳۸	۲۸	ایک محتسب اور ایک مست	۷۵
۱۳	استہزائے قرآن کی سزا	۴۰	۲۹	حضرت معاویہ کو شیطان کا بیدار کرنا	۷۶
۱۴	حضرت موسیٰ اور ایک چرواہے کی محبتِ الٰہی	۴۲	۳۰	غم ترکِ جماعت پر آہ	۷۸
۱۵	سانپ کے پیٹ میں چلے جانے کا علاج	۴۶	۳۱	چور کی تلاش	۸۰
۱۶	ایک شخص سے ریچھ کی دوستی	۴۸	۳۲	دورانِ سفر اونٹ کی گمشدگی	۸۱

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۳۳	نماز میں چار نمازیوں کی گفتگو	۸۳	۵۵	باز اور بطخ کا مکالمہ	۱۲۵
۳۴	دو چودھریوں میں سے ایک کا قتل	۸۵	۵۶	اصحاب جنت کے سازشی منصوبے	۱۲۶
۳۵	ایک حکیم کے پاس ایک بڈھا مریض	۸۶	۵۷	مجنوں کا کتے سے پیار	۱۲۷
۳۶	تنگ و تاریک مکان	۸۷	۵۸	ایک رنگ برنگا گیدڑ	۱۲۸
۳۷	ایک موٹا مخنث	۸۹	۵۹	فرعون کی حضرت موسیٰ کے خلاف تدبیریں	۱۳۰
۳۸	ایک ہتھیار بند سوار اور ایک نشانہ باز تیر انداز	۹۰	۶۰	ایک سپیرا اور پژمردہ اژدھا	۱۳۱
۳۹	ایک بیوقوف مالدار اور ایک عقلمند نادار	۹۰	۶۱	دو جادوگروں کا حضرت موسیٰ پر ایمان	۱۳۳
۴۰	حضرت ابراہیم بن ادھم کی سوئی	۹۲	۶۲	تاریک گھر میں ایک ہاتھی کی شناخت	۱۳۶
۴۱	ایک پیر اور جام شہد	۹۴	۶۳	حضرت نوح کے بیٹے کی بربادی	۱۳۸
۴۲	حضرت شعیبؑ کے زمانہ کا ایک گنہگار	۹۶	۶۴	ایک دولہا اور ایک حجام	۱۴۰
۴۳	روئے زمین کی پاکی	۹۷	۶۵	گدّی پر تھپڑ کی آواز	۱۴۱
۴۴	اونٹ کی مہار اور ایک چوہا	۹۸	۶۶	وصال محبوب میں فراقیہ خطوط	۱۴۲
۴۵	ایک درویش پر چوری کا الزام	۹۹	۶۷	ایک کاہل کے گھر میں گئے	۱۴۶
۴۶	شیخ سے ایک صوفی کی شکایت	۱۰۱	۶۸	ایک استاذ کی بیماری	۱۴۸
۴۷	ضرب زیدٌ عمرواً کی مثال	۱۰۳	۶۹	ایک زاہد کا اللہ سے عہد	۱۵۲
۴۸	ہند کا ایک عجیب درخت	۱۰۴	۷۰	ایک خچر اور اونٹ کا مکالمہ	۱۵۴
۴۹	چار ملکوں کے چار آدمیوں کی چار خواہشیں	۱۰۶	۷۱	حضرت عزیر اور ایک اجڑی بستی	۱۵۶
۵۰	ایک مقبول خدا زاہد جنگل میں	۱۰۹	۷۲	ایک بزرگ کے لڑکے کی وفات	۱۵۷
۵۱	ہاتھی کے بچہ کا شکار	۱۱۰	۷۳	نابینا کا قرآن دیکھ کر پڑھنا	۱۵۹
۵۲	ایک اللہ اللہ کرنے والے کو شیطان کا بہکاوا	۱۱۶	۷۴	حضرت بہلول کا حال	۱۵۹
۵۳	ایک شہری اور دیہاتی کی دوستی	۱۱۷	۷۵	حضرت دقوقی کی فریادرسی	۱۶۱
۵۴	ایک سوداگر کی مدینہ میں آمد	۱۲۴	۷۶	قلب احمق پر دم عیسیٰ	۱۶۵

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۷۷	اہل سبا کی گمراہی	۱۶۷
۷۸	ایک چور اور ایک بیمار	۱۷۲
۷۹	کتا اور موسم سرما و گرما	۱۷۲
۸۰	بے نمازی آقا اور نمازی غلام	۱۷۳
۸۱	دسترخوان تنور کی آگ میں	۱۷۴
۸۲	حبشی غلام اور نورانی چہرہ	۱۷۶
۸۳	شیرخوار بچہ کا نبی کو سلام	۱۸۱
۸۴	حضور کا موزہ اور عقاب	۱۸۱
۸۵	حضرت موسیٰ کا اُمتی اور جانوروں کی بولی	۱۸۳
۸۶	فوت شدہ بچے اور جنت کا باغ	۱۸۶
۸۷	بغیر زرہ حضرت حمزہ کا جہاد کرنا	۱۸۷
۸۸	حضرت بلال کا وقتِ آخر	۱۸۸
۸۹	بادشاہ کا مجرم عاشق زار	۱۸۸
۹۰	مہمان کُش مسجد	۱۹۱
۹۱	عاشق کا محبوب ترین شہر	۱۹۶
۹۲	جالینوس کی دُنیا سے محبت	۱۹۸
۹۳	پتھر اور ہوا کا تنازعہ	۱۹۹
۹۴	ایک عاشق اور کوتوال کا ڈر	۲۰۰
۹۵	واعظ کی اچھے بُرے کیلئے دعائے خیر	۲۰۱
۹۶	خاتون کے بھیس میں آشنا	۲۰۲
۹۷	دباغ کا عطاروں کے کوچہ سے گزر	۲۰۴
۹۸	یہودی اور حضرت علی کا مکالمہ	۲۰۵
۹۹	گل خور اور شکر کی خریداری	۲۰۶
۱۰۰	ایک بزرگ کا طلب رزقِ حلال	۲۰۸
۱۰۱	ابراہیم بن ادھم کی چھت پر اونٹ کی تلاش	۲۱۰
۱۰۲	پیاسا اور پانی کی آواز	۲۱۱
۱۰۳	حضور کا کعبہ میں گم جانا	۲۱۲
۱۰۴	بادشاہ اور ان کے اچھے بُرے مشیر	۲۱۵
۱۰۵	کم عقل غلام کی تنخواہ میں کمی	۲۱۷
۱۰۶	چیتھڑوں سے بھرا صافہ	۲۱۹
۱۰۷	بوسیدہ حال آدمی کی شیخی	۲۲۱
۱۰۸	بایزید اور ابوالحسن خرقانی کی خوشبو	۲۲۳
۱۰۹	عقلمند دشمن سے مشورہ	۲۲۵
۱۱۰	ایک نوجوان بحیثیت سالارِ لشکر	۲۲۶
۱۱۱	بایزید کا قول "سُبحَانِی مَا اَعظَمَ شَانِی"	۲۲۷
۱۱۲	تالاب میں تین قسم کی مچھلیاں	۲۲۹
۱۱۳	استنجے کے وقت وضو کی دعا	۲۳۱
۱۱۴	ایک شکاری اور ایک چڑیا	۲۳۲
۱۱۵	حضرت موسیٰ کی تبلیغ اور فرعون کی سرکشی	۲۳۳
۱۱۶	گرتے ہوئے بچے کو بچانے کیلئے حضرت علی کی تدبیر	۲۳۵
۱۱۷	سیلاب میں حضور کی لکڑی کے نہ بہنے کا معجزہ	۲۳۷
۱۱۸	ایک فلسفی اور ایک بزرگ کا مباحثہ	۲۳۸
۱۱۹	ایک شخص کی اپنے محسن کے احسان پر ناراضگی	۲۴۰
۱۲۰	حضرت موسیٰ کا اپنے رب سے ایک سوال	۲۴۲

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۲۱	خوبصورت شہزادہ کا بدصورت عورت سے عشق	۲۴۳
۱۲۲	قحط سالی اور زاہد کی خوشی	۲۴۶
۱۲۳	قبطی کی سبطی سے ایک آرزو	۲۴۷
۱۲۴	بدمعاش عورت کی اپنے شوہر سے مکاری	۲۴۹
۱۲۵	حضرت ذوالقرنین کا کوہ قاف سے مکالمہ	۲۵۰
۱۲۶	نامِ مصطفیٰ کی برکت سے یہود و نصاریٰ کو فتوحات	۲۵۱
۱۲۷	حضرت ابراہیم کا احیائے موتیٰ کے سلسلے میں اپنے رب سے سوال	۲۵۲
۱۲۸	حضورؐ اور ایک حریص کافر کی میزبانی	۲۵۳
۱۲۹	کُتّے کے فراق میں منحوس مالک کی آہ و بکا	۲۵۶
۱۳۰	مور کا اپنے پروں کو نوچنا	۲۵۸
۱۳۱	ایک ہرن گدھوں کے اصطبل میں	۲۵۹
۱۳۲	ایک بزرگ کے صدقہ ہلاکت سے نجات	۲۶۱
۱۳۳	ایک جھوٹا مدعیٔ نبوت	۲۶۲
۱۳۴	ایک عاشق و معشوق کا مکالمہ	۲۶۳
۱۳۵	ایک عالم کا عارف سے استفسار	۲۶۶
۱۳۶	مرشد اور مرید کے رونے میں فرق	۲۶۷
۱۳۷	ایک عارف کے خواب کی تعبیر	۲۶۹
۱۳۸	ایک سخی تاجر کی اپنے بیٹوں کو وصیت	۲۷۰
۱۳۹	قبضِ روح کے کام کی حضرت عزرائیل کو تفویض	۲۷۱
۱۴۰	ایاز کا خفیہ کمرہ	۲۷۳
۱۴۱	مجنوں کا فصد لگوانا	۲۷۵

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۴۲	ایک زاہد کا اپنی بیوی کی لونڈی سے عشق	۲۷۸
۱۴۳	حمام میں کام کرنیوالے بے داڑھی آدمی کی توبہ	۲۸۱
۱۴۴	گدھا، لومڑی اور شیر	۲۸۳
۱۴۵	گدھے والے کو گدھے کیساتھ اپنے کپڑے جانیکا خوف	۲۹۱
۱۴۶	محمد غزنی کا مقام ولایت	۲۹۳
۱۴۷	ایک بیل کی جوع البقری	۲۹۷
۱۴۸	دن کے وقت شمع جلاکر آدمی کی تلاش	۲۹۸
۱۴۹	ایک آتش پرست اور ایک بزرگ کا مناظرہ	۲۹۹
۱۵۰	جبری عقیدہ والے چور کی پٹائی	۳۰۱
۱۵۱	جبری عقیدہ والے کی باغ میں چوری	۳۰۲
۱۵۲	بادشاہ خراسان کے غلاموں کی وفاداری	۳۰۵
۱۵۳	لیلیٰ مجنوں کی نظر میں	۳۰۶
۱۵۴	بایزید کا آتش پرست پڑوسی	۳۰۸
۱۵۵	بدآواز موذن	۳۰۹
۱۵۶	چالاک عورت اور کباب	۳۱۲
۱۵۷	پستہ قد شیخ الاسلام	۳۱۴
۱۵۸	بادشاہ پر شبہ	۳۱۵
۱۵۹	مہمان سے مہمان کی بُرائی	۳۱۷
۱۶۰	حسینہ کا غیر کفو میں نکاح	۳۲۱
۱۶۱	ایک صوفی میدانِ جنگ میں	۳۲۲
۱۶۲	حضرت عیاض کا جہادِ اکبر	۳۲۴
۱۶۳	ایک صوفی کی شہادت	۳۲۵

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۶۴	ایک صوفی کی نفس کشی	۳۲۶	۱۸۶	خستہ حال بیوی کا شوہر سے گلہ	۳۶۸
۱۶۵	شاہِ موصل کی لونڈی سے شاہ مصر کا عشق	۳۲۷	۱۸۷	بوڑھی کی عمر سے عیسائی کی عمر زیادہ	۳۶۹
۱۶۶	سلطان محمودؔ اور قیمتی گوہر	۳۲۹	۱۸۸	ایک مفلس اور خزانہ کی دریافت	۳۷۰
۱۶۷	فصیل شہر پر مرغ	۳۳۱	۱۸۹	ابو الحسن خرقانی کی بیوی کی تلخ نوائی اور شیر کی سواری	۳۷۲
۱۶۸	مرد عروسی لباس میں	۳۳۳	۱۹۰	حلوا اور مسلمان، عیسائی، یہودی کے خواب	۳۷۳
۱۶۹	چور کا آگ بجھانا	۳۳۵	۱۹۱	گھاس کی گٹھری اور اونٹ، بیل، مینڈھے کی گفتگو	۳۷۵
۱۷۰	ایک ایاز تیس امیروں کے برابر	۳۳۶	۱۹۲	شاہ ترمذ کی منادی اور ایک مسخرہ	۳۷۷
۱۷۱	ایک شکاری اور ایک پرندہ کی گفتگو	۳۳۸	۱۹۳	چوہے اور مینڈک کی دوستی	۳۷۸
۱۷۲	ایک دنبہ چور	۳۳۹	۱۹۴	سلطان محمودؔ چوروں کے گروہ میں	۳۷۹
۱۷۳	چوری کے بعد قافلے کے پاسبان کی نالہ و فریاد	۳۴۰	۱۹۵	بکری گائے اور گوہر تاباں	۳۸۲
۱۷۴	معشوق کے انتظار میں عاشق کی نیند	۳۴۲	۱۹۶	عبد الغوث، ہم جنس پری	۳۸۴
۱۷۵	ایک مطرب کی "نذانم" کی تکرار	۳۴۴	۱۹۷	تبریز کا حاتم طائی	۳۸۵
۱۷۶	عاشورہ کا ماتم اور شاعر کا سوال	۳۴۶	۱۹۸	کاشان کے لوگوں کا نام "عمر" سے بیر	۳۸۷
۱۷۷	حضرت عائشہ کا نابینا سے پردہ	۳۴۸	۱۹۹	موسیٰ کی گلہ بانی اور بکریوں پر شفقت و محبت	۳۸۸
۱۷۸	آدھی رات کے وقت سائل	۳۴۹	۲۰۰	شاہ خوارزم کا ایک گھوڑے پر دل آجانا	۳۹۰
۱۷۹	حضرت بلالؓ کی آزادی	۳۵۰	۲۰۱	شہزادوں کا قلعہ ہوش ربا کی سیر کرنا	۳۹۲
۱۸۰	دُم کی طرف چلنے والا گھوڑا	۳۵۴	۲۰۲	سائل کا مردہ بنکر رقم وصول کرنا	۴۰۰
۱۸۱	حضرت بلال کی عیادت کیلئے حضور کی تشریف آوری	۳۵۴	۲۰۳	ایک اَمرد اور ایک کوسہ	۴۰۱
۱۸۲	شہوت پرست نوے سالہ بڑھیا	۳۵۷	۲۰۴	حسین لونڈی کو دیکھ کر فقیہہ کی گمراہی	۴۰۳
۱۸۳	علاج حرص لعل قاضی کی گدی پر چپت	۳۵۸	۲۰۵	ایک مفلس کے گھر میں خزانہ	۴۰۴
۱۸۴	سلطان محمودؔ اور غلام "فرزند"	۳۶۴	۲۰۶	بلقیس کا حضرت سلیمانؑ کو تحفہ	۴۰۶
۱۸۵	شیریں بیان کپڑا چور درزی	۳۶۶	۲۰۷	واہ مخزنِ حکمت بہارِ مثنوی	۴۰۸

Marfat.com

نگاہِ اوّلیں

اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم کا بے حد و بے انتہا شکر ہے کہ اس نے مجھ حقیر کو مذہبی اور نایاب دینی کُتب کو شائع کرنے کی توفیق مرحمت فرمائی۔ چنانچہ نسمات القدس، حضرات القدس، زبدۃ المقامات، شرح اردو، قصیدہ امام اعظم اور میلاد رسول اردو ترجمہ مولد العروس از ابن جوزی اسی سلسلے کی چند کُتب ہیں۔ نسمات القدس اردو ترجمہ اور میلاد رسول تو سب سے پہلے چھاپنے کی سعادت بھی خالقِ کائنات نے ہمارے ادارے کو ہی بخشی ہے یہ کتب ہم سے پہلے کسی نے نہیں چھپوائیں۔

زیرِ نظر کتاب "بہارِ مثنوی"، جو آپ کے ہاتھ میں ہے اور مثنوی مولانا رُوم کی دو سو سے زائد بہترین اور سبق آموز حکایات کا مجموعہ ہے واعظین، خطبار اور مذہبی، دینی اور اسلامی ذوق رکھنے والے حضرات کے لیے ایک گوہر نایاب ہے۔

عارفِ رُومی کی مثنوی شریف مطالب کے لحاظ سے ایک سمندر ناپیدا کنار ہے جس میں نایاب و انمول موتیوں اور جواہرات کے خزانے چھپے ہوئے ہیں ان کو حاصل کرنے اور دوسروں کے سامنے پیش کرنے کے لیے کسی تجربہ کار اور ماہر فن شناور کی ضرورت تھی چنانچہ ان قیمتی جواہر سے عوام کو روشناس کرانے کے لیے قطب وقت حضرت علامہ مفتی محمد محمود الوری مرحوم نے بڑی عرق ریزی فرمائی اور عارفِ رُومی کے حیات آفریں افکار کو مختصر اور آسان انداز میں بیان فرمایا۔

جس خوش اسلوبی اور مہارت کے ساتھ عارفِ وقت مؤلف موصوف علیہ الرحمۃ نے یہ کام کیا یہ انہیں کا حصّہ ہی تھا کیونکہ عارفِ رُومی کے کلام کو سمجھنا اور لوگوں کو آسان انداز میں سمجھانا کسی عام واعظ، عالم یا مصنف و مؤلف کا کام نہیں بلکہ یہ

Marfat.com

صرف کسی عارف کامل کا کام ہی ہو سکتا تھا جسے سیدی و مرشدی حضرت قبلہ نے احسن طریقہ سے کر دیا اور حکایات کے ساتھ ساتھ فوائد بیان فرما کر کتاب کے حُسن میں اور اضافہ کر دیا۔

بندہ جانشین قطبِ وقت حضرت قبلہ صاحبزادہ مفتی محمد زبیر صاحب مجدّدی نقشبندی جل مجدہ کا تہہ دِل سے مشکور ہے کہ انہوں نے اس عاجز کو کتاب چھپوانے کی اجازت عنایت فرمائی اور قرآن پاک کی آیات کے حوالہ جات اور آیات کا ترجمہ لکھ کر کتاب کو مزیّن فرمایا۔ اور کتاب کی ترتیب کا کام بڑی محنت سے کیا۔

بندہ اگر شاعر اہلِ سُنت محترمی قمر یزدانی صاحب کا شکریہ ادا نہ کرے تو غیر مناسب ہوگا کیونکہ انہوں نے کتاب کے لیے تاریخی قطعہ بھی لکھ کر دیا اور دیگر امور میں بھی بہت تعاون فرمایا۔ اس کمترین نے اکثر احادیث مبارکہ جو کتاب میں مندرج ہیں ان کے حوالہ جات درج کر دیئے ہیں اور جن احادیث اور فارسی اشعار کا ترجمہ نہیں ہوا تھا۔ ترجمہ کر دیا ہے تاکہ قارئین کو بات سمجھنے میں آسانی ہو۔

آخر میں بندہ ان تمام معاونین کا شکر گزار ہے جنہوں نے اپنا قیمتی وقت صرف کر کے کتاب کی کتابت، تصیح اور دیگر امور میں تعاون فرمایا۔ کہ اس نیک کام میں حصّہ لیا۔

قارئین سے گزارش ہے کہ اس کتاب سے استفادہ کرتے ہوئے اپنے اس ادارہ کی ترقی کے لیے ضرور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اس ادارے کو اسلامی، مذہبی اور دینی کُتب چھپوانے کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے اور شرفِ قبولیت بخشے۔ آمین بجاہ النبی الکریم۔

محمد اکرم مجدّدی

مکتبہ نعمانیہ سیالکوٹ

Marfat.com

پیش لفظ

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ط بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۰

وقت کا ایک بہت بڑا عالم، تمام علوم پر کامل عبور رکھنے والا ایک بہت بڑا محقق ایک نہر کے کنارہ بیٹھا ہوا مطالعۂ کتب میں مستغرق ہے اسکے پاس اسوقت چند نادر و نایاب کتابیں ہیں جس کے سحر آفریں مضامین اسے مسحور کیے ہوئے ہیں ان حسین اور دلکش مضامین کی لذت اور انہماک میں اسے دنیا و مافیہا کا ہوش نہیں ہے۔ کہ اتنے میں ایک دلق پوش فقیر، ایک بوریہ نشین مردِ قلندر کا وہاں سے گزر ہوتا ہے جو اس عالم سے کتابوں کی طرف اشارہ کر کے پوچھتا ہے، ایں چیست ؟ یہ کیا ہے ؟ علم کی لذت میں کھوئے ہوئے اس محقق کو اس فقیر کی یہ بے جا دخل اندازی بڑی ناگوار گزرتی ہے۔ اور وہ اپنی شکن آلودہ جبین کے ساتھ اسکو یوں جواب دیتا ہے۔

ایں قال است، ترا چہ ؟ یہ علم قال ہے تجھے اس سے کیا ؟ تو اس کے ذوق کو کیا جانے ؟ یہ کہکر وہ عالم پھر مطالعہ میں مستغرق ہو جاتا ہے۔ یہ مردِ درویش محقق کے اس اہانت آمیز اور کبر و ناز سے بھرپور انداز کو دیکھ کر بجائے غضبناک ہونے کے مسکرا دیتا ہے اور اس محقق کی قیمتی اور نادر و نایاب کتابوں کو اٹھا کر نہر میں ڈال دیتا ہے۔ ذرا اندازہ کیجئے۔ کہ جس شخص کی ان کتابوں میں جان ہو اور جس کے لیے یہی چند کتابیں ساری کائنات ہوں انکے اسطرح ضائع ہونے کا اسکو کس قدر دکھ اور صدمہ ہوا ہوگا اور غصہ کے عالم میں نہ جانے اس محقق نے اس درویش کو کیا کچھ صلواتیں نہ سنائی ہونگی۔

Marfat.com

الغرض جب اس عالم اور محقق کا غصہ اپنے عروج پر پہنچ گیا تو یہ درویش خُدامست نہر کے پانی میں اپنا ہاتھ ڈالکر ان کتابوں کو نکال لیتا ہے اور اس میں سے مٹی جھاڑ کر وہ کتابیں صحیح سالم حالت میں اس محقق کے سُپرد کر کے روانہ ہو جاتا ہے۔ یہ حیرت انگیز کرشمہ دیکھ کر محقق انگشت بدنداں رہ جاتا ہے اور اس درویش کے پیچھے دوڑتا ہے اور سوال کرتا ہے کہ ایں چیست؟ یہ کیا معاملہ ہے، اور وہ درویش اسی عالِم کے الفاظ میں یوں جواب دیتا ہے، ایں حال است تراچہ؟ یہ علم حال ہے تجھے اس سے کیا؟ تو اس کے ذوق کو کیا جانے؟

یہ درویش باخُدا، اللہ کے برگزیدہ بندے حضرت شمسُ تبریز رحمۃ اللہ علیہ تھے جنکی ایک نگاہ نے اس عالم اور محقق کے مَن کی دُنیا بدل کر رکھ دی تھی۔ علمُ الیقین کی منزل سے نکال کر اسکو عین الیقین اور حق الیقین کے اعلیٰ مقام پر فائز کر دیا تھا، مئے معرفت اور شراب اُلفت کا مزا چکھا کر اسے سارے مزوں سے بے نیاز کر دیا تھا۔ پھر ایک وقت ایسا بھی آیا کہ مطالعۂ کتب کے کیف میں سرشار رہنے والا یہی عالم اور محقق وصالِ یار اور مشاہدۂ محبوب کی لذت کا آشنا ہو کر یوں پکار اُٹھا ؎

صد کتاب و صد ورق در نار کُن
رُوئے دِل را جانبِ دلدار کُن

پھر تو یہ عشق و مستی اس عالم اور محقق کی پہچان بنتی چلی گئی اور ایک دُنیا اِس عالم و محقق کو اسی حوالہ سے "عارفِ رُومی" اور مولانا رُوم رحمۃ اللہ علیہ کے دلنواز ناموں کے ساتھ یاد کرنے لگی۔ اور مثنوی مولانا رُوم کے نام سے موسوم معرفت و حقیقت اور عشق و محبت کے واقعات و حکایات سے لبریز انکے کلام کو یہ مقام دیا جانے لگا ؎

مثنوی مولوی معنوی
ہست قرآں در زبانِ پہلوی

Marfat.com

علامہ اقبال جیسے عظیم مفکر، فلاسفر اور محقق بھی اس عشق کے پیکر کو "پیر رُومی" کے نام سے یاد کرتے ہوتے اس سے عشق و محبت کے سبق سیکھتے ہیں۔ اور اس کے عاشقانہ کلام میں معرفت و حقیقت کے بہتے یا بکھرے ہوئے موتیوں سے اپنے دامن کو مالا مال کرتے ہیں۔

مولانا رُومی رحمۃ اللہ علیہ کے واقعہ سے ملتا جُلتا واقعہ ہندوستان کے ایک شہر الور میں بھی پیش آیا جب ایک علمی خانوادہ کے چشم و چراغ حضرت شاہ مفتی محمد محمود الوری رحمۃ اللہ علیہ دہلی اجمیر اور بھوپال کے نامور علماء مناطقہ اور محدثین سے علوم عقلیہ اور نقلیہ کی تکمیل کر کے واپس اپنے گھر الور تشریف لاتے تو مطالعہ کتب اور علم ظاہری کی لذت میں ایسے بے خود ہوئے کہ گھر ہی کے اندر علم باطن کے پھوٹتے ہُوتے چشموں سے فیضیاب ہونے کا خیال بھی نہ آیا۔ آخر ایک روز اقلیم ولایت کے شہنشاہ، شریعت و طریقت کے پیشوا حضرت شاہ محمد رکن الدین الوری رحمۃ اللہ علیہ (مصنف رسالہ رکن الدین) خود ہی اپنے اس فرزند کے کمرہ میں تشریف لے آتے اور کچھ دیر خاموش کھڑے رہ کر اپنے اس فاضل لختِ جگر کے علمی انہماک اور استغراق کو دیکھتے رہے۔ پھر یوں گویا ہُوتے۔

"مولوی محمود! یاد رکھو علم دو قسم کا ہوتا ہے ایک علم سفینہ اور دُوسرا علم سینہ، الحمد للہ تم نے علم سفینہ تو حاصل کر لیا لیکن یاد رکھو علم سینہ صرف اولیاء اللہ سے سینہ بسینہ ملتا ہے۔"

اس دَرویش کی زبانِ مُبارک سے نکلے ہُوئے یہ الفاظ اس محقق کے دِل کی دُنیا بھی بدل کر رکھ گئے ـــــ اور وہی محقق جو کبھی اپنی کتابوں اور مطالعہ کے کمرہ کو نہیں چھوڑتا تھا اَب وہ ہمیشہ صحبتِ مُرشد میں بیٹھا معرفتِ الٰہی اور محبتِ خداوندی کے گنج ہائے گراں مایہ سے اپنے دامن کو بھرتا ہُوا نظر آنے لگا۔

Marfat.com

الغرض حضرت شاہ مفتی محمد محمود الوری رحمۃ اللہ علیہ کامل دس سال اپنے مرشد قطبِ وقت، قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت شاہ محمد رکن الدین الوری رحمۃ اللہ علیہ کے فیضِ صحبت سے مستفیض ہوتے رہے اور اپنے قلب کو انوارِ الٰہی سے جگمگا کر علمِ ظاہر کی طرح علمِ باطن اور علمِ طریقت و حقیقت کے بھی مقتدا و پیشوا بن گئے۔

مرشد کی صحبت سے ملنے والے اسی سوز و گداز، کیف و مستی اور عشق و محبت کی فراوانی تھی جس نے حضرت شاہ مفتی محمد محمود الوری رحمۃ اللہ علیہ کو مولانا رُوم رحمۃ اللہ علیہ کی سوز و گداز سے معمور مثنوی کا شیدا اور گرویدہ بنا دیا تھا۔ آپکی اکثر تنہائیوں اور خلوتوں میں اِسی "مثنوی مولانا رُوم" کے اشعار ہوتے تھے۔ اور آپکی آنکھیں اشکبار ہوتی تھیں ــــــ اور یہی وہ جذبہ اور تعلق تھا جو حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے لیے مثنوی کی حکایات قلمبند کرنے کا موجب بنا۔ اور آپ نے مثنوی کے تمام دفتروں کا بالاستیعاب مطالعہ فرما کر نہ صرف یہ کہ اسکی حکایات کو آسان اُردو زبان میں تحریر فرمایا بلکہ ان حکایات کو بیان کرنے سے جو اہم اغراض و مقاصد مولانا رُوم رحمۃ اللہ علیہ کے پیشِ نظر تھے اسکی بھی فوائد کے عنوان کے تحت آپ نے شرح و بسط کے ساتھ وضاحت فرمائی۔ اور ساتھ ساتھ عصرِ حاضر کے حالات پر ان حکایات کو منطبق کر کے اپنی طرف سے زریں اسباق اور بیش بہا معرفت کے نکات کا اضافہ فرما کر اسکے حسن کو دو بالا کر دیا۔

حقیقت تو یہ ہے کہ "عارفِ رُومی" کے "عارفانہ کلام" کے خلاصہ اور فوائد اور مضامین کو پیشِ نظر کرنا کسی "عارفِ کامل" کے ہی بس کا کام تھا جو اس عارفِ وقت حضرت شاہ محمد محمود الوری رحمۃ اللہ علیہ کی عارفانہ قلم نے بحسن و خوبی انجام دیا اور اس کا حق ادا کر دیا ــــ قصے اور کہانیوں کی زبان میں معرفت و حقیقت کے نادر و نایاب اور ادق مسائل کو سلجھا بھی دیا اور اس کے ضمن میں سالکوں

Marfat.com

کے مقامات کو طے بھی کرا دیا ——— کم عقلوں کو خیر و شر کا شعور بھی عطا کر دیا۔ اور وادئ ضلالت میں بھٹکنے والوں کے لیے نیکی اور بدی کا راستہ بھی واضح کر دیا۔ معاشرہ کے زخم رسیدہ ناسوروں کی نشاندہی کر کے اس کا علاج بھی بتا دیا اور اُمتوں کے اسبابِ زوال سے پردہ اُٹھا کر عروج و ارتقاء اور کامیابی و کامرانی کا راستہ بھی دکھا دیا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اسکو سمجھنے اور سمجھ کر اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

یہ فقیر اپنے والدِ گرامی اور مُرشدِ نامی، عارفِ ربّانی، محبُوبِ صمدانی حضرت شاہ مفتی محمد محمود الوری رحمۃ اللہ علیہ کی اس عارفانہ تحریر کے مسودہ کو تبییض، تحشیہ اور ترتیب کے بعد اس امید پر ہدیۂ ناظرین کر رہا ہے کہ شائد ان دونوں عارفوں کی نگاہِ کرم مجھ گنہگار پر بھی ہو جائے۔ اور اس طرح میری بگڑی ہوئی بھی بن جائے اور میری عاقبت بھی سنور جائے۔ ہو سکتا ہے کوئی بندۂ خدا اِن مضامین کو پڑھ کر ہدایت پا جائے اور کل قیامت کے دن مجھ جیسے عاصی و خطا کار کی بخشش و مغفرت کا یہی ایک بہانہ بن جائے ۔۔۔۔

مَیں آخر میں مولانا حافظ محمد اشرف مجددی صاحب اور مولانا حافظ محمد اکرم صاحب مجددی کا بیحد ممنون ہوں جنکی بھرپور کوششوں اور کاوشوں سے یہ عظیم سرمایہ چھپ کر منظر عام پر آ رہا ہے۔ میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں حضرات کو دارین میں برکتیں عطا فرمائے اور انکی اس کاوش کو اپنی اور اپنے محبُوبوں کی بارگاہ میں شرفِ قبولیت سے سرفرازی عطا فرمائے۔ آمین

بجاہ سیّد المرسلین صلّی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین

ابوالخیر محمد زُبیر نقشبندی

خادم آستانہ عالیہ رُکنویہ محمودیہ

رکن الاسلام۔ جامعہ مجددیہ۔ آزاد میدان

حیدر آباد ○ حیدر آباد ○ (پاکستان)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حکایت (۱)

مفلس قیدی

ایک بھوکا اور مخلص شخص ایک جیل خانہ میں قید تھا اس سے جیل کے تمام قیدی سخت تنگ تھے، کیونکہ کسی کو اتنی طاقت نہ تھی کہ روٹی کا کوئی ٹکڑا کھا سکے، جہاں کوئی کھانے بیٹھا اس کی روٹی چھین کر لے جاتا، اس طرح تمام جیل خانہ اس ننگ انسانیت کے سبب تنگ و تاریک ہو کر دوزخ بن گیا تھا، جیل خانہ والوں نے جیلر سے شکایت کی کہ ہم فریاد کرتے ہیں کہ اس کمبخت سے جس کے آگے ساٹھ آدمیوں کا کھانا بھی کچھ نہیں ہمیں نجات دلائیے اور اس کو قید خانہ سے نکال دیجئے، یہ بدبخت تو لوگوں کو کھا جائے گا۔ جیلر نے تحقیقات کی، سب شکایات درست ثابت ہوئیں چنانچہ اس کو جیل خانہ سے فوراً نکل جانے کا حکم دیا کہ وہ اپنے گھر چلا جائے، لیکن اس نے بڑی عاجزی اور زاری کے ساتھ کہا کہ مجھے نہ نکالیے آپ کی بڑی مہربانی ہوگی، یہاں دو وقت چھین جھپٹ کر کھانے کو تو روٹی مل جاتی ہے اگر نکلا تو فقر و فاقہ اور بھوک سے مر جاؤں گا۔ لیکن جیلر نے اس کو فوراً نکال دیا۔ اور یہ جیل سے نکلتا ہی اس کے لیے تعزیری سزا بن گیا۔

علاوہ ازیں ایک کرائے کے اونٹ پر گشت کرا کے اس کے افلاس اور دیوالیہ ہونے کا اعلان کر دیا کہ اس سے کوئی معاملہ نہ کرے ورنہ کوئی عدالتی کارروائی مسموع

Marfat.com

نہ ہوگی۔

اونٹ والے نے شام کو جب یہ اونٹ سے اترا تو اس سے کہا کہ میں نے سب چھوڑا مگر کم از کم گھاس کا تو خرچ دے دے، اس نے کہا تو نے منادی کیا سُنی؟ آسمان تک میرے افلاس کی شہرت ہوگئی اور تو مجھ سے اب بھی طمع رکھتا ہے۔

فائدہ —— یہی حال دنیا کے حریصوں کا ہے کہ لوگوں کو کھاتا پیتا نہیں دیکھ سکتے ان کی دولت چھین رہے ہیں۔ اُن کے حقوق غصب کر رہے ہیں، دنیا کی حرص میں کہیں چور بازاری ہے کہیں رشوت ہے، کہیں سٹہ ہے، غرض ان کی وجہ سے دنیا پریشان اور نالاں ہے۔

فائدہ —— آنحضرت کا ارشاد ہے کہ "اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ" (مسلم شریف) کہ دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے۔ اب مومن اس جیل خانہ سے نکلنا چاہتا ہے مگر جس نے اس قید خانہ کو جنت بنالیا ہو، لوٹ مار اور چھینا جھپٹی کرکے یہیں رہنا چاہتا ہو وہ اس جنت سے نکل کر آخرت کی طرف جانا پسند نہیں کرے گا۔

گفت خان ومانِ من احسانِ تست

ہمچو کافر جنتم زندانِ تست

(ترجمہ) اس نے کہا میرا گھر بار تو تیرا احسان ہے کافر کی طرح میری جنت تیرا قید خانہ ہے۔ برخلاف اہل اللہ کے کہ وہ موت کی تمنا کرتے ہیں تاکہ یہ دنیا جو اُن کے لیے قید خانہ ہے اس سے نکل کر مشاہدۂ محبوب کی جنت میں پہونچ جائیں۔

فائدہ —— یہ اچکا تو اچکوں کی شکل میں تھا لیکن ایک شریف اُچکے بھی ہوتے ہیں جو شرفاء کا لباس پہن کر موٹروں میں پھرتے ہیں، ظاہر میں شرفاء کا لباس ہوتا ہے۔ لیکن اندر کمینہ پن بھرا ہوا ہوتا ہے۔ یہ لباس "زُور" ہے۔ ایسے لوگ ایمانی اور روحانی غذا کو بھی چھین لیتے ہیں۔ مثلاً رشوت لینے پر کوئی اہلکار راضی نہیں ہوتا تو اس کو مجبور کیا جاتا ہے کہ رشوت لے کر ہماری جیب گرم کرو ورنہ الزامات لگا کر نکال دیا جائے گا۔ حکام اور بادشاہوں کو کسی قسم کی طمع اور لالچ نہیں رکھنا چاہیئے۔ جیسے انبیاء علیہم السلام

Marfat.com

کہ انہوں نے آخرت تک کوئی طمع مخلوق سے نہ رکھا اور صاف فرما دیا کہ "اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ"[1] (سورہ یونس آیت ۲) تاکہ بے طمع رہ کر نیکی اور بدی کو زمانہ پر ظاہر کریں۔
اسی طرح بادشاہ اور حکام کو بھی خلفائے انبیاء رہونا چاہیئے پھر جس طرح علماء نائبِ رسول ہیں ایسے ہی نائب ہونے کی عزت حاکم کو بھی حاصل ہوجائے گی۔

ہر نبی می گفت با قوم از صفا
من نخواہم مزدِ پیغام از شما

(ترجمہ) ہر نبی اپنی قوم سے اخلاص کے ساتھ کہتا ہے کہ میں تم سے پیغام پہنچانے کی مزدوری نہیں چاہتا ہوں۔
اگر ترازو ہی ہلکے کو ہلکا اور بھاری کو بھاری نہ دکھائے تو پھر انصاف اُٹھ گیا۔ اسی طرح انصاف کے لیے حاکم کے پاس آتے ہیں کہ وہ ترازو ہے اس کے پاس مجرم اور غیر مجرم اور وزنی اور غیر وزنی معلوم ہوجائے گا۔ لیکن اگر یہاں برعکس ہو تو پھر عالم (جہان) کا کیا حال ہوگا۔ مولانا فرماتے ہیں کہ

گر ترازو را طمع بودے بمال
راست کے گفتے ترازو وصف وحال

(ترجمہ) اگر ترازو کو مال کا لالچ ہوتا تو ترازو سچی حالت کب بتاتی؟
اسی طرح علماء کے پاس جاتے ہیں حقیقت حال معلوم کرنے کے لیے لیکن اگر وہاں بھی طمع کے باعث کچھ کا کچھ بتا دیا تو پھر حقیقت کا کیسے علم ہوگا۔ اور فرض کرو اگر اس طرح سے دنیا کی دنیا بھی جمع کرلی تو آخر مرنا ہے۔ اور ڈیڑھ گز زمین میں کفن پہن کر چلے جانا ہے۔ یہ سب دولت کس کام کی۔

گفت گیرم گر طمع قارون شوی
آخر الامر اندریں ہاموں ستوی

---

[1] ترجمہ۔ میرا معاوضہ اللہ پر ہے۔

Marfat.com

(ترجمہ) (ترازو نے) کہا میں جانتی ہوں لالچ سے تو قارون بن جائے گا انجام کار اسی جنگل (قبرستان) میں پہنچے گا۔
اسی لیے حکام کو تحفہ تک قبول کرنا ناروا ہے کہ احسان سے میلان طبع ہوتا ہے چونکہ حکام اور بادشاہ کا بہت بڑا مرتبہ ہوتا ہے جس طرح آنکھ کا مرتبہ ہے اس لیے اس کو "بال" تک سے بچایا جاتا ہے کیونکہ کھٹک کے لیے ایک بال کا ٹکڑا بھی کافی ہے۔
حاکم کو حسین وجمیل ہونا چاہیئے ایسا کہ اس کو دیکھ کر دل کھچے، اس کو کرسی زیب دے۔ اور اس کا حُسن وجمال بے معنی ہے۔ خوبصورتی سے یہ ظاہری خوبصورتی مراد نہیں بلکہ حُسنِ باطنی مراد ہے۔
فائدہ — اس اُچکے کی مثال شیطان کی سی ہے۔ اس لیے کہ شیطان نے بھی اللہ سے اسی طرح کہا تھا۔

ہمچو ابلیسے کہ میگفت اے سلام
رَبِّ أَنْظِرْنِيْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامِ

یعنی شیطان کہتا تھا کہ اے اللہ مجھے دنیا ہی میں قیامت تک رہنے دیجیئے۔

کاندریں زندانِ دنیا من خوشم
تاکہ دشمن زادگان را مے کشم

کہ میں اسی دنیا کے قید خانہ میں خوش ہوں تاکہ میں ابن آدم کو جو میرے دشمن زادہ ہیں مار ڈالوں۔

مے ستانم گہ بمکر و گہ بریو
تا بر آرند از پشیمانی غریو

میں اس کی غذا مکروفریب سے لیتا ہوں تاکہ وہ شرمندہ ہوکر شور اور غوغا مچائے
آدمی کو بڑی مدت کے بعد بڑی محنت سے ذوق، شوق توجہ الی اللہ اور حضوری کی غذا حاصل ہوتی ہے مگر شیطان اس کو مختلف خیالات میں مبتلا کرکے اس کی یہ روحانی غذا کو اڑا کرلے جاتا ہے۔ کبھی حرامی کا خیال، کبھی دوکان کا کبھی دنیاوی علم کا کہ کس طرح

Marfat.com

ترقی ہو کبھی ڈگری حاصل کرنے کا، کبھی سیاست حکومت اور لیڈری کا غرضیکہ مختلف قسم کے خیالات لاکر وہ حضوری اور یکسوئی ختم کردیتا ہے۔

گاہ خیالِ فرجہ وگاہے دکان
گہ خیالِ علم وگاہے خان ومان
گاہ خیالِ مکسب وسوداگری
گہ خیالِ تاجری وداوری

(ترجمہ) کبھی کشادگی کا خیال اور کبھی دوکان (کا خیال) کبھی علم اور کبھی گھر در کا خیال کبھی پیسے اور سوداگری کا خیال کبھی تاجر ہونے اور عہدہ کا خیال۔

الغرض اس طرح کے اور بہت سے خیالات جو مانع وصول الی اللہ ہیں ان میں مبتلا کردے گا۔

اَسْتَعِیْذُ اللّٰہَ مِنْ شَیْطَانِہٖ
قَدْ ھَلَکْنَا آہ مِنْ طُغْیَانِہٖ

(ترجمہ) میں شیطان سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں آہ ہم اسکی سرکشی سے ہلاک ہوگئے ہیں۔
فائدہ —— آدمی طمع سے بہرا ہوجاتا ہے، دیکھو تمام شہر میں منادی کردی گئی تھی کہ یہ شخص دیوالیہ ہوگیا ہے اس سے کوئی معاملہ نہ کرے لیکن اونٹ والے نے اس کے باوجود اس سے گھاس کا مطالبہ کیا، افسوس طمع نے منادی سننے سے بھی اس کو بہرا کردیا۔

گوش تو پُر بُودہ است از طمع خام
پس طمع کرمی کند گوش اے غلام

(ترجمہ) تیرا کان بیہودہ لالچ سے پُر ہے۔ اے لڑکے! لالچ کان کو بہرا بنا دیتا ہے۔
لیکن جن میں طمع نہیں اللہ نے ان کے کانوں کو اپنی باتوں کے لیے کھول دیا ہے۔
اس لیے ارشاد فرمایا کہ وَلَوْ عَلِمَ اللّٰہُ فِیْھِمْ خَیْرًا لَّاَسْمَعَھُمْ (سورہ انفال آیت ۲۳) یعنی جس کو اللہ خیر دینا چاہتا ہے اس کو اپنی باتیں سنواتا ہے.......

Marfat.com

اللہ اور رسول کی باتیں مثل کیمیا کے ہیں کہ اس کے سننے سے بہرا بھی ہو تو اچھا بن جاتا ہے۔

کیمیا داری کہ تبدیلش کنی
گرچہ جوئے خوں بود نیلش کنی

(ترجمہ) تیرے پاس کیمیا ہے تو اس کو تبدیل کر سکتا ہے اگر خون کی نہر ہو تو تو اس کو (دریائے) نیل بنا دیتا ہے۔
لہٰذا اہل اللہ کی محفلوں میں حاضر ہو کر ان کا کلام سنو تا کہ اخلاق و اعمال میں بہتر انسان بن جاؤ

حکایت (۲)

ویران کھنڈر کا مکان

ایک شخص مکان تلاش کرتا پھرتا تھا ایک مہربان اس کو ایک ویران کھنڈر مکان کی طرف لے گیا اور کہا کہ اگر اس کی چھت ہوتی تو تم یہاں ہی رہتے اور میرا تمہارا مکان پاس پاس ہوتا۔ اگر اس میں حجرہ ہوتا تو تمہارے گھر کے آدمی بھی اس میں رہ سکتے تھے۔ اگر مہمان کے لیے اس میں جگہ ہوتی تو مہمان کے لیے بھی یہ مکان خوب ہوتا۔ کاش کہ یہ جگہ ویران نہ ہوتی تو یہ آپ کا گھر ہوتا، اس نے جواب دیا کہ بے شک دوستوں کا قرب بڑی اچھی چیز ہے مگر کیا کیا جائے کہ یہاں تو "اگر" کے سوا کچھ ہے ہی نہیں ہاں "اگر" کی عمارت ضرور کھڑی ہے مگر اس میں آدمی رہ نہیں سکتا، مجھے تو حقیقی مکان کی ضرورت ہے فرضی کی ضرورت نہیں۔

فائدہ ـــــ "اگر یوں ہوتا تو یوں ہو جاتا" ایسا کہنے والے عمل نہیں کرتے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر مگر سے منع فرمایا۔ اِیَّاکُمْ وَاللَّوْ فَاِنَّ اللَّوْ یَفْتَحُ عَمَلَ الشَّیْطَانِ[1] ۔ منافق بے عمل "اگر" ہی کہتے کہتے چل بستا ہے، اور بجز حسرت کچھ نہیں

---

[1] اگر مگر سے بچو اگر مگر شیطان کے عمل کو کھول دیتا ہے۔ مسند امام احمد ۲/۳۶۶

لے جاتا۔ حسرات علیہم۔ لولا اخرتنی الی اجل قریب۔" اس پر شاہد ہے۔ یہ عمل کا وقت ہے اگر مگر کا نہیں۔ بعض کہتے ہیں اگر بڈھا ہوگیا تو توبہ کروں گا، اگر ریٹائر ہو گیا تو رشوت وغیرہ سے توبہ کروں گا، حالانکہ وقت توبہ تو یہی ہے۔ اگر میرے پاس ڈاڑھی ہوتی تو میں بھی اچھا خاصا مولوی ہوتا، اگر بے ایمانی نہ کرتے تو ہم بھی ایماندار ہوتے، سبحان اللہ سب کچھ اختیار میں ہے پھر اگر مگر کا کیا مطلب؟ ایسے لوگ عمل میں سُست ہوتے ہیں۔

کاں منافق در اگر گفتن بمرد
وز اگر گفتن بجز حسرت نبرد
کار بخت است آں و آنہم نادر است
کسب باید کرد تا تن قادر است

(ترجمہ) کیونکہ منافق اگر مگر میں ہی مرگیا اور اگر مگر کہنے سے سوائے افسوس کے کچھ حاصل نہ کیا یہ مقدر کی بات ہے اور وہ بھی بہت نادر ہے جب تک بدن میں جان ہے کمائی کرنی چاہیے۔
اس قسم کی دیگر ٹال مٹول مثلاً یہ کہ اگر کپڑے پاک ہوتے تو ہم بھی مسجد میں چلتے، اگر بدن پر پیشاب کی چھینٹیں نہ ہوتیں تو ہم بھی نماز پڑھتے، یہ سب حیلے بہانے چھوڑ دو اور نیک عمل میں منافق کی طرح ٹال مٹول سے کام نہ لو۔
فائدہ ـــــ لوگ اکثر خیالی پلاؤ پکاتے رہتے ہیں۔ کوئی اچھی چیز ان کے قبضے میں نہیں ہوتی بلکہ ہمیشہ خیال اچھی چیزوں کی طلب میں رہتے ہیں۔ اس خیالی پلاؤ سے کوئی فائدہ نہیں۔ عمل کی صورت پیدا کرو۔

(۳)

حکایت

فاحشہ عورت کا قتل

ایک شخص نے ایک عورت کو قتل کر دیا۔ لوگوں نے کہا کہ یہ کیا کیا؟ تو اس نے کہا کہ

لے تو نے مجھ کو اور تھوڑے دنوں کے لیے کیوں مہلت نہ دی۔ (المنافقون آیت)

Marfat.com

میں نے اس کو بد فعلی میں مبتلا پایا تھا۔ لوگوں نے کہا کہ پھر اس شخص کو کیوں قتل نہیں کیا، کہنے لگا کہ کس کس کو مارتا اصل جڑ ہی معصیت کی ختم کردی ورنہ ہر روز ایک آدمی کو قتل کرنا پڑتا۔

فائدہ—— اسی طرح اصل چیز کو ختم کرنا چاہیئے تاکہ اس کے ساتھ اس کے تمام فروعات خود بخود ختم ہو جائیں۔ جیسے شراب کہ اُمّ الخبائث ہے اس کو ختم کرنے سے آسکے۔ فروعات مثلاً گالی دینا، بیہوشی میں بکواس کرنا، ترکِ نماز روزہ وغیرہ سب ختم ہو جائیں گے۔

فائدہ—— اسی طرح نفس کو قتل کرو کہ یہ دشمن ہے، بلکہ اس کا ضرر تو دشمن جان سے بھی زیادہ ہے۔ دشمن اگر قتل کرے تو شہید ہو مگر اس کا مارا ہوا دنیا و آخرت دونوں میں میں ذلیل اور رسوا ہو۔ سارے جہان سے دشمنی صرف اسی وجہ سے ہے اگر اس کو قتل کردو کوئی دشمن نہ رہے۔

کایں عدوّ و آں حسود و دشمن ست
خود حسود و دشمن او آں تن است

(ترجمہ) کہ یہ دشمن، اور وہ حاسد اور مخالف ہے (حالانکہ) اسکا حاسد اور دشمن خود وہ جسم ہے۔ تیرا کوئی دشمن نہیں تیری عادات ہی خود تیری دشمن ہیں اور تو خود ہی اپنا دشمن ہے اور تمام برائیوں اور عاداتِ بد کی جڑ اور اصل یہ تیرا نفس ہے جو تجھے برائیوں کا حکم دیتا ہے۔ اسی لیے اہل اللہ نے نفس کشی کی طرف توجہ کی تاکہ نفس تمام برائیوں اور عیوب سے پاک صاف ہو جائے

پس بکش اُو را کہ بہرِ آں دنی
ہر دمے قصد عزیزے می کنی
از وے ایں دنیائے خوش بر تست تنگ
از پئے اُو باحق و با خلق جنگ
نفس کشتی باز رستی ز اعتذار
کس ترا دشمن نہ ماند در دیار!

(ترجمہ) میاں اسی کو قتل کر، اس کمینے کی وجہ سے تو ہر وقت کسی عزیز (کی جان لینے) کا قصد کرتا ہے۔ اسی کی وجہ سے یہ بھلی دنیا تجھ پر تنگ ہے اسی کے لیے اللہ اور مخلوق سے

Marfat.com

جنگ ہے۔ اگر تُو نے نفس کو مار ڈالا عُذر خواہی سے چھُوٹ گیا۔ دُنیا میں تیرا کوئی دشمن نہ رہے گا۔

یعنی خواہشات پر عمل کرنے ہی کے سبب تیری خلق اور حق سے لڑائی ہے۔ اگر یہ ختم ہو جائیں تو سب سے دشمنی ختم ہو جائے گی۔

نفس بڑی باریک راہوں سے دل میں برائیاں بٹھاتا ہے۔ مثلاً حاسد کے ذہن میں یہ خیال پیدا کرتا ہے کہ محسود سے تری بے قدری ہو رہی ہے پھر اس کے مٹانے کی فکر میں لگ جاتا ہے۔ حالانکہ یہ نہیں سمجھتا کہ حسد جیسے عیب سے خود اس کی بے قدری ہو رہی ہے

خود حسد نقصان و عیبِ دیگر ست
بلکہ از جملہ کمی ہا بد تر است

(ترجمہ) خود حسد ایک دوسرا عیب اور نقصان ہے بلکہ تمام برائیوں سے بُرا ہے۔
حاسد کی ایک مثال مولانا روم دیتے ہیں کہ دیکھو۔

بوالحکم نامش بد و بوجہل شد
اے بسا اہل از حسد نا اہل شد

یعنی ابوجہل نے اپنی کمتری دور کرنے کے لیے اپنی کنیت ابوالحکم رکھی مگر حسد کی وجہ سے وہ نااہل اور کمتر ہی رہا۔ بڑائی اس میں نہیں کہ بڑے بڑے نام رکھ لے بلکہ بڑوں کے اتباع اور ان کی تعظیم میں بڑائی ہے۔ حاسد کو چاہیئے کہ محسود کی فضیلت کا انکار نہ کرے کیونکہ حسد سے کچھ نہیں ہوتا خدا تعالیٰ جس کو جو فضیلت دینا چاہتا ہے وہ اس کو مل کر ہی رہتی ہے
حضرت یوسف علیہ السلام کا حال دیکھو کہ ان کے بھائیوں نے ان کے ساتھ کس قدر حسد کیا لیکن وہ بادشاہ بن کر رہے۔ جب آدمی یہ بات ذہن نشین کرلے گا تو وہ تمام مہلک کارروائیوں سے الگ ہو جائے گا۔ اور اس طرح وہ گناہوں سے بچ جائے گا۔

گر ترا حق آفریند زشت رو
ہاں مشو ہم زشت رو ہم زشت خو

(ترجمہ) اگر اللہ تعالیٰ نے تجھے بدصورت پیدا کیا ہے، خبردار بدصورت اور بدعادت نہ ہو۔

Marfat.com

لہذا احساس کمتری کے وقت حُسنِ خُلق کو کام میں لاتا کہ وہ غالب آجائے اور کمتری کا عیب چھپ جائے۔ اسی امتحان کے لیے انبیا و اولیا کو جنسِ انسان سے بنایا اور فرمایا کہ "مِنْ اَنْفُسِکُمْ" کیونکہ جنسیت ہی میں حسد ہوتا ہے۔ لہذا آپ جو بھی حسد سے بالاتر رہ کر ان کا غلام بنے گا وہ ہی نیک بندہ کہلائے گا۔

حکایت (۴)

بدصُورت اور بدسیرت غلام

ایک بادشاہ نے دو غلام خریدے ایک خوبصورت مگر بدسیرت تھا، دوسرا بد صورت مگر نیک سیرت تھا۔ پہلا بڑا تیز طرار چکنی چپڑی باتیں کرنے والا نکلا، بادشاہ نے اسے دور بھیج دیا اور دوسرے کو اس کی غیبت میں بلایا اور کہا کہ تم کو وہ بُرا کہتا تھا حالانکہ تم اچھے بھلے معلوم ہوتے ہو۔ اچھا اس کے عیوب سے ہم کو مطلع کرو تا کہ ہم اس کے نقصان سے بچ سکیں، اس نے کہا میں عرض کرتا ہوں کہ اس میں وفاداری ہے، انسانیت ہے، اس میں یہ یہ چیزیں ہیں اب خواہ یہ عیب ہوں یا ہنر۔ بادشاہ نے کہا کہ وہ تم کو چور بھی بتلاتا تھا کیا وہ سچا اور راست گو ہے، اس نے کہا کہ اگر ایسا کہا ہے تو ضرور میرے اندر کچھ عیب ہوں گے۔ بادشاہ نے اس کو رخصت کر دیا اور پھر دوسرے حسین غلام کو بلایا اور اس سے کہا کہ تجھ میں ایک عیب ہے جو ابھی غلام نے بیان کیا ہے اگر وہ عیب تجھ میں نہ ہوتا تو جو بھی تجھے دیکھتا خوش ہوتا اور تمام جہان تیرے دیدار کا متمنی رہتا۔

غلام نے کہا کہ حضور والا اس عیب کی طرف اشارہ فرمائیں۔ کہ اس بے ایمان نے میرے متعلق کیا کہا ہے۔ اول یہ کہ تمہارا ظاہر و باطن یکساں نہیں، جب اس نے یہ سُنا تو غصہ میں آگ بگولا ہو گیا اور کہا کہ یہ اس کی ہمیشہ کی عادت ہے کہ ہر ایک کی بُرائیاں کرتا رہتا ہے اور کتے کی طرح بھونکتا رہتا ہے۔ جب بہت زیادہ ہجو کرنے لگا

Marfat.com

تو بادشاہ نے کہا خاموش! تم دونوں میں امتیاز ہو گیا، تیرے اندر خبیث نفس کی گندگی ہے جا تو شرف قُرب کے قابل نہیں تو محکوم اور وہ آج سے تیرا حاکم۔ بہرحال بادشاہ نے اس غلام کو منتخب کر کے اپنا مقرب بنا لیا اور اس کی تنخواہ چالیس امیروں کے برابر مقرر کر دی اور اس کا مرتبہ اس قدر بڑھایا کہ چالیس وزیروں کو اس کا دسواں حصہ بھی میسر نہیں۔ غرضیکہ خوش نصیبی سے ثانی ایاز تھا۔ حاسدوں نے از راہ حسد اس کو بہت نقصان پہنچانے کی کوشش کی مگر جس کا پشت پناہ بادشاہ ہو اس کو کون نقصان دے سکتا ہے۔

فائدہ—— نیک بندے اپنی پاک باطنی کے سبب خدا کے مقبول ہوتے ہیں اگرچہ ظاہر ان کا کتنا ہی خراب ہو۔ جس طرح یہ بدصورت غلام اپنے حُسنِ باطن کے سبب بادشاہ کا مقبول تھا اسی طرح وہ کالی رنگت والا بلال حبشیؓ بھی خدا اور خدا کے رسول کی نظر میں مکرم تھا۔

صورتش دیدی ز معنیٰ غافلی

از صدف دُرّ را گزیں گر عاقلی

(ترجمہ) تُو نے اس کی ظاہری صورت دیکھی لیکن تُو اس کے باطن اور معنیٰ سے غافل ہے صدف کی ظاہری شکل وصورت سے گزر کر اس کے باطن میں جو موتی ہے اس کو دیکھ۔

فائدہ—— نگاہِ شہنشاہ میں وہ قابلِ تعظیم تھا لہذا "بے ایمان" کہہ کر اس کی بے قدری کرنا خود اپنی بے قدری کرنا تھی۔ اسی طرح ظاہر کتنا ہی خراب ہو مگر "رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ[1]" کے تحت جو مقبولانِ بارگاہِ خداوندی ہیں ان سے ادب کے ساتھ پیش آنا چاہیئے۔ ان کی گستاخی نہ کرے، ان کے ذکر میں بھی تعظیم کو ملحوظ رکھے۔

فائدہ—— اس حکایت سے معلوم ہوا کہ اگر ظاہری شکل وصورت تو ہے مگر سیرت نہیں تو اس کی کوئی قدر وقیمت نہیں۔ اور اگر شکل اچھی نہیں مگر سیرت اچھی ہے تو اس کی قدر وقیمت ہے۔ لہذا اچھی سیرت بنانے کی کوشش کر وصورت کے ظاہر کو نہ دیکھو بلکہ اس کے باطن میں جو موتی ہے اس کو دیکھو۔ اسی لیے صوفیائے کرام نے باطنی اصلاح

---

[1] بہت سے پراگندہ بالوں والے غبار آلود جن کو دروازوں سے ہٹایا جاتا ہے۔ بخاری شریف المتجر الرابح صفحہ ۲۱

Marfat.com

کی سعی و کوشش فرمائی ۔ بہر حال ظاہر کی درستی پر مت ریجھ جاؤ بلکہ باطن کی اصلاح کرو تاکہ قبولیت حاصل ہو ۔ کریم پاؤڈر لگانا چھوڑو ، دل میں عظمتِ اسلامی کا اثر پیدا کرو نورِ خلوص اور نورِ محبت سے دل کو منور اور باجمال کرو یَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ ؕ[1] (سورہ آل عمران آیت ۱۶۷) کے مصداق مت بنو کہ یہ علامت منافق ہے ۔

آجکل اکثر لوگ ایسے ہیں جیسے پہلا غلام تھا کہ ظاہر اچھا لیکن باطن خراب وہ خدا کے یہاں مردود ہیں ۔ عزبار کا ظاہر خراب لیکن باطن اچھا ہے وہ عند اللہ مقبول ہیں پہلی قسم کے لوگوں کی موٹر اچھی ، کپڑے اچھے ، صورت اچھی ، مکان اچھا ، مگر دل سیاہ اور خراب ، اس منافق دل میں احکامِ شریعت کی کوئی عظمت نہیں ۔ نماز کا مذاق ، دین اور دین کی باتوں ڈاڑھی وغیرہ کا ٹھٹھا ، علمار کی تحقیر ، دراصل ان کا دل بیمار ہے ۔ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ[2] (سورہ بقرہ آیت ۱۰) ”فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا“ یہ بدعا ہے اور یہ مطلب بھی ہے کہ منافق کو خلافِ طبیعت کلمہ پڑھنا ہوتا تھا ۔ جی نہ چاہتا تھا مگر نماز پڑھنا پڑتی ، غرض اس کے لیے نماز عذاب ، زکوٰۃ عذاب ، کلمہ پڑھنا عذاب ، زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ[3] (سورہ نحل آیت ۸۸) جس طرح معدہ کسی چیز کو قبول نہ کرے تو اس وقت کھانے کا کوئی نام لے تو قے آتی ہے ، اسی طرح ان کا دل قبول نہیں کرتا تھا لیکن مسلمانوں کے دکھانے کے لیے کرنا پڑتا تھا ۔ تو یہ ان کے لیے عذاب پر عذاب تھا ۔ اسی طرح مسلمانوں کا حال ہے کہ نماز ، روزہ اور زکوٰۃ کا نام ان کے سامنے لو تو ان کو قے آتی ہے دل قبول نہیں کرتا ۔ ”فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ“ ، جتنے زیادہ احکام ان کے سامنے رکھو گے مرضِ نفرت زیادہ ہوتا چلا جائے گا ۔ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۔

---

[1] وہ اپنے موہنوں سے وہ باتیں کہتے ہیں جو اُن کے دلوں میں نہیں ہیں ۔

[2] ترجمہ : ان کے دلوں میں بیماری ہے پھر اللہ نے ان کی بیماری بڑھا دی

[3] ہم ان پر عذاب پر عذاب بڑھاتے جائیں گے ۔

Marfat.com

فائدہ ــــ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

در قرآنِ خاک با باران ہا
میوہا و سبزہا و ریحانہا

یعنی جب بارش خاک سے ملتی ہے تو زمین کو سبزہ اور میوہ ملتا ہے۔ اسی طرح سے سے جب بادشاہ غلام کو ملا تو اس کو بھی مناصب عالیہ ملے، تو تم بھی اہل اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اہل اللہ کے ملنے سے تم کو بھی خدا کے یہاں مناصبِ عالیہ حاصل ہونگے

نتیجہ دو چیزوں کے ملنے سے ظاہر ہوتا ہے۔

فائدہ ــــ جب بادشاہ نے اس غلام کو اپنا لیا تو اب اس کو کسی کا ڈر اور خوف نہ رہا اسی طرح سے جب شہنشاہِ حقیقی کسی کا ہو جائے تو اس کو بھی کسی کا ڈر نہیں رہتا۔ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ[1] (سورہ یونس آیت ۶۲) جیسا کہ یہاں حاسدین کا حسد اور مکر کچھ مضر نہ ہوا اسی طرح ان اولیاء کے لیے بھی کوئی شے مضر نہیں رہتی۔ لَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْئًا[2] ۔ اس پر شاہد ہے۔

فائدہ ــــ ہر شخص اپنے عیوب کو صرف زبان سے دور دکھلاتا ہے لیکن واقع میں علیحدہ کرنے کی کوشش نہیں کرتا واقع میں آلودگی اور پھر اس پر اس کے صاف ہونے کا دعویٰ یہ دوسرا عیب ہے "وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ[3]" اور اعترافِ قصور یہ ہُنر ہے

ہر شخص کو تزکیۂ باطن کی طرف مشغول ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى" جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا وہ کامیاب ہوا۔ صحابہ کا مرتبہ کثرتِ صوم وصلوٰۃ کی وجہ سے بلند نہیں ہوا بلکہ طہارتِ قلب، سلامتیٔ صدر، زہدِ دنیا اور رغبتِ آخرت کی وجہ سے ہوا۔

---

[1] (ترجمہ) خبردار جو اللہ کے دوست ہیں نہ ان پر کوئی ڈر ہے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں

[2] وہ تمہارا کچھ نہ بگاڑیں گے۔ المائدہ آیت ۴۲

[3] اور وہ شعور نہیں رکھتے۔ (الاعلیٰ آیت ۱۴)

Marfat.com

بعض عورتیں اور مرد کبھی اپنی غلطی کا اقرار نہیں کرتے جہاں تک ہو سکتا ہے بات بنانے کی کوشش کرتے ہیں، خواہ بن سکے یا نہ بن سکے ۔ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ یُزَکُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ بَلِ اللّٰهُ یُزَکِّیْ مَنْ یَّشَاءُ[1] (سورہ نساء آیت ۴۹) تمہارا تزکیہ جھوٹ سے ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا پاک کرنا واقع میں ہوتا ہے ۔

فائدہ ـــــ محسود پر جتنا انعام زیادہ ہوگا حاسد حسد اور جلن میں اور اندھا ہوتا چلا جائے گا ۔ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا[2] ۔ اس کی دوا یہ ہے کہ انعام میں خدا کو دیکھے مخلوق کو نہ دیکھے کہ مخلوق کو دیکھنے سے تنگی اور خالق کو دیکھنے سے دل میں وسعت پیدا ہوتی ہے ۔

فائدہ ـــــ حاسد بد باطن غلام نے نیک سیرت غلام کو نظروں سے گرانے کی بہت کوشش کی لیکن اس کی ایک تدبیر کارگر نہ ہوئی اور وہ بادشاہ کا مقرب ہوا، جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو ان کے بھائیوں کے حسد کے باوجود اللہ نے بادشاہ بنایا ۔ لہٰذا حاسد کو چاہیئے کہ حسد کو ترک کرے اور خدا کی عطا کردہ فضیلت کی مخالفت میں اپنے وقت کو ضائع نہ کرے ، جس کو خدا کوئی فضیلت دے تو اس کی فضیلت کا اقرار کرے ۔

(۵)

حکایت

باز الوؤں کے نرغہ میں

ایک روز بادشاہ کا ایک باز راستہ بھول گیا ، اور ایک ویرانہ میں پہنچ کر الوؤں میں پھنس گیا ، یہ ہی مصیبت کیا کم تھی کہ اپنے مالک سے بچھڑا گھر سے بے گھر ہوا نا اہلوں

---

[1] ترجمہ : کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اپنی پاکیزگی کا دم بھرتے ہیں بلکہ اللہ جسے چاہے پاک کرتا ہے ۔

[2] پھر اللہ نے ان کی بیماری بڑھا دی ۔

میں پھنسا اس پر طرّہ یہ کہ اُلوؤں نے اس کے سر پر چونچیں مارنی شروع کر دیں، باز نے کہا خبردار! میرے اگر ذرا بھی چوٹ آگئی تو تمہاری خیریت نہیں بادشاہ تم کو تباہ کر دے گا۔ اور تم اس کی جنگ کے متحمل نہ ہو سکو گے۔ لیکن وہ نہ مانے اور طرح طرح سے اسکو ستانے لگے، اس کے نفیس بازو اُکھاڑنے لگے کیونکہ اُلوؤں میں یہ غُل مچ گیا تھا کہ یہ باز ہمارا گھر چھیننے آیا ہے اور اس کو مال وجاہ اور امارت مقصود ہے چنانچہ تمام اس پر ٹوٹ پڑے، یہ دیکھ کر باز نے اپنی صفائی پیش کی کہ مجھے تم اُلوؤں سے کیا نسبت جو تمہارے ویرانہ پر قبضہ کروں، اس جیسے سو ویرانے بھی ہوں تو مجھے حاجت نہیں، نہ مجھے یہاں رہنا ہے، تقدیر کا کرشمہ تھا کہ تم میں آن پھنسا، بہت جلد اپنے بادشاہ کے پاس لوٹ جاؤں گا، ایک چالاک اُلو نے کہا بھائیو! اس کی بات میں نہ آنا، یہ اس کی ایک چال ہے، تم کو غافل کر کے چاہتا ہے کہ ایک دم تم کو تمہارے مکانوں سے نکال دے اور تمہارے گھونسلوں پر خود قابض ہو کر بیٹھ جائے، یہ استغنا ظاہر کرتا ہے مگر حریصوں سے بڑھ کر ہے اس کی حرص کا یہ عالم ہے کہ مٹی کو انگور کی طرح کھا جاتا ہے یہ سب اس کی شیخی ہے تاکہ ہم کو راستہ سے بھٹکا دے۔ اس کو تو وزیر سے بھی کوئی نسبت نہیں۔ غور کرو کہ اس معمولی پرندے کو بادشاہ سے کیا نسبت ہوگی۔ کہیں یہ بات عقل میں آتی ہے کہ اگر کوئی اُلّو اس کے چونچ مارے تو اس معمولی چھوٹے سے پرندے کی حمایت کے لیے بادشاہ آئے گا۔ باز نے کہا سُن تو بڑی چیز ہے ایک پر بھی اگر توڑو گے بلکہ غصہ سے بھول کر صرف میرے سامنے آ گئے تو بادشاہ سارے چغدستان کو اُجاڑ کر رکھ دے گا۔ اتنے میں طبل شاہی کی آواز آئی اور باز پرواز کر کے بادشاہ کے پاس جا پہنچا۔

فائدہ ـــــ یہ ہی حال نااہلوں میں اہل اور قابل ہستیوں کا ہوتا ہے کہ انتہائی ناقدری کے ساتھ ان کو ایذائیں پہنچائی جاتی ہیں۔ اس زمانہ میں اہل فن کی ناقدری ہے۔ اہل اللہ اور اہل دین کی ان کی نظروں میں حقارت ہے، وہ ان کو ایذائیں دیتے ہیں اُنکی برائیاں کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کا اللہ سے کیا تعلق؟ تو جس طرح اُلّو باز کا بادشاہ کے

Marfat.com

ساتھ تعلق نہ سمجھ سکے اسی طرح ان شہباز لامکاں کا خدا سے تعلق یہ لوگ کس طرح سمجھ سکتے ہیں، حالانکہ ان اہل اللہ کا اللہ سے جو تعلق ہے اس کا اندازہ اس حدیث قدسی سے بخوبی واضح ہو جاتا ہے "مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ"[1] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے ولی کے ساتھ دشمنی رکھی وہ میرے ساتھ جنگ کے لیے تیار ہو جائے۔ لہٰذا جو ان اہل اللہ کو ایذا دے گا اور ان کے ساتھ دشمنی رکھے گا اسکی جنگ خدا کے ساتھ ہوگی اور خدا سے جنگ کرنے کا کون متحمل ہو سکتا ہے، بہر حال ان کا تعلق ایسا ہی ہے جیسے روح کا بدن کے ساتھ اور گویائی زبان کے ساتھ۔ لیکن اس کو اہل قدر اور اہل نظر ہی سمجھ سکتے ہیں، اُلوؤں کی نظر میں اس خاکی جسم کا بادشاہِ کون و مکان سے کیا تعلق ہو سکتا ہے؟

فائدہ ـــــ باز نے جب اپنا تعلق بادشاہ سے ظاہر کیا تو ان اُلوؤں نے اس کو بے وقوف اور اُلو سمجھا کہ اسکا بادشاہ سے کیا تعلق ہو سکتا ہے درانحالیکہ باز اپنے اس قول میں سچا تھا اور حقیقت میں اُلو ہی احمق اور اُلو تھے۔ یہی حال ملحد اور بے دین لوگوں کا ہے کہ دیندار اور نمازیوں کا مذاق اُڑا کر ان کو اُلو بناتے ہیں حالانکہ ان اُلوؤں کو خبر نہیں کہ وہ خود احمق اور بے وقوف ہیں۔ قرآن صاف طور پر ارشاد فرماتا ہے کہ "اَلَآ اِنَّھُمْ ھُمُ السُّفَھَآءُ وَلٰکِنْ لَّا یَعْلَمُوْنَ"[2] (سورہ بقرہ آیت ۱۳) اور اہل اللہ اور اہل دین وہ لوگ ہیں کہ ان کے پاس عقل و حکمت حاصل ہوتی ہے نہ کہ سفاہت۔

یک دمم با چغد ہا دم ساز کرد

از دم من چغد ہا را باز کرد

(ترجمہ) (مجھے) تھوڑی دیر کے لیے الوؤں کا ساتھی بنایا میرے دم بدم سے الوؤں کو باز بنا دیا۔

فائدہ ـــــ باز کے جدا ہونے کے بعد اس کو بلانے کے لیے جو طبل بجاتے ہیں۔ اس کو "طبل باز" کہتے ہیں، اس کی آواز پر وہ مالک کی طرف رجوع ہو جاتا ہے اسی طرح

---

[1] بخاری شریف۔ ریاض الصالحین باب المجاھدہ

[2] خبردار وہ ہی بے وقوف ہیں لیکن جانتے نہیں۔

Marfat.com

اللہ کے مقبول بندوں کے لیے "طبل باز" کی طرح سے موت کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے "صدائے اِرْجِعِیْ" بلند ہوگی۔ یہ آواز سُنتے ہی خدا کے مقبول بندے خدا کی طرف دوڑتے ہوئے لوٹ جائیں گے۔

طبل بازِ من ندائے اِرْجِعِیْ
حق گواہ من برغم مُدَّعی

(ترجمہ) میری واپسی کا طبل "واپس آجا" کی آواز ہے، مخالف کی ذلت کے ساتھ اللہ تعالیٰ میرا گواہ ہے

فائدہ ـــــ یہاں باز بادشاہ سے جدا ہوا تو اُلوؤں میں پھنس گیا تو جو شہنشاہِ حقیقی یعنی خدا سے دور ہوگا وہ بُوم صفت انسانوں میں پھنس جائیگا اور تکلیفیں پائیگا

(۶)
حکایت

مریضِ استسقاء برلبِ دریا

ایک مصیبت کا مارا مریض، جو مرض استسقاء میں گرفتار تھا، شدتِ پیاس سے نڈھال ایک ندی کے کنارے اُونچی دیوار پر بیٹھا ہوا تھا، بلندی دیوار کے باعث پانی تک نہ پہنچ سکتا تھا، دفعۃً ایک ترکیب اس کے سمجھ میں آئی کہ ایک ایک اینٹ اکھاڑ کر پانی میں ڈالنی شروع کردی، اس سے دو فائدے حاصل ہوئے۔ ایک تو یہ کہ پانی کی آواز کان میں آئی کہ محبوب کی آواز بھی محبوب ہوتی ہے اور پیاسوں کے لیے لذت بخش وحیات آفریں ہوتی ہے، دُوسرے یہ کہ جُوں جُوں اینٹیں اکھڑتی تھیں تو اس کو اپنی محبوب چیز پانی سے قُرب حاصل ہوتا چلا جاتا تھا، کیونکہ اُونچی دیوار پست ہوتی چلی جاتی تھی آخر ایک وقت ایسا آیا کہ پانی تک پہنچ گیا اور یہی پستی ذریعہ وصول بنگئی

فائدہ ـــــ اے انسان تو بلند بلند خیالات اور طولِ امل کی دیوار پر سوار ہے۔ خیالات کی ایک ایک اینٹ نکال کر علیحدہ کرتا جا، تاکہ وصلِ محبوب حاصل ہو جائے۔ اور ماسوا اللہ کی دیوار جو حاجب اور حائل ہے وہ دور ہو اور تکبّر کی دیوار سے اُتر کر

Marfat.com

تواضع کی پستی کی طرف آ کہ جب تک تو تکبّر اور انانیت کی بلندی پر ہے وصل مشکل ہے، کسی کو انانیت علم کی ہے، کسی کو منصب کی، کسی کو دولت کی، پس اولیا کے آگے پست ہو اور خدا کے آگے سجدہ کرو نماز پڑھو تاکہ وصل حاصل ہو۔ اسی طرح تو گناہوں کی دیوار پر قائم ہے اس کی ایک ایک اینٹ نکال کر پھینک تاکہ مقام طاعت میں آجائے اور پست ہو کر حقیقی سجدہ نصیب ہو۔

تا کہ ایں دیوارِ عالی گردن ست
مانع ایں سر فرو آوردن ست
بر سرِ دیوار ہر کو تشنہ تر
زود تر اُو میکند خشت و مدر

(ترجمہ) جب تک یہ دیوار اُونچی گردن والی ہے یہ سر جھکانے سے مانع ہے۔ جو شخص دیوار پر زیادہ پیاسا (بیٹھا) ہوگا۔ وہ اینٹ اور ڈھیلا جلدا کھاڑے گا۔

مگر شرط یہ ہے کہ پیاس ہو۔۔۔ بہر حال اسے نہر پر پہنچنا جب نصیب ہوا جب وہ نیچے پہنچا، اسی طرح جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ[1] (سورہ حج آیت ۱۴) پہنچنا جب نصیب ہوگا جب گناہوں کی اُونچی دیوار سے ایک ایک اینٹ نکال کر پھینکتے جاؤ اور تواضع کی پستی کی طرف آجاؤ۔

فائدہ ۔۔۔ پانی محبوب تھا تو اس کی آواز بھی محبوب اور دل پسند ہوئی اسی طرح مسلمانوں کو آذان، قرآن، خطبہ، وعظ یہ سب آوازیں محبوب ہیں کیونکہ ان کو خُدا اور رُسول محبوب ہیں۔ جس طرح قیدیوں کو آوازِ رہائی محبوب ہے۔ ایسے ہی گنہگاروں کو آنحضرت کی آوازِ شفاعت بھی محبوب ہوگی۔

---

[1] ایسے باغ جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔

Marfat.com

حکایت (۷)

خار دار درخت

ایک شخص نے ایک خار دار درخت راستہ میں بو دیا تھا، راہ گیروں کے اس میں کپڑے اُلجھتے تھے اور غریبوں کے اس سے کپڑے پھٹتے تھے، اس سے کہا گیا کہ اس درخت کو اکھاڑ کر پھینک دے۔ اس نے کہا کسی وقت اُکھاڑ دونگا اسی طرح آج کل، آج کل کرتا رہا ادھر وہ درخت خوب مضبوط اور قوی ہوتا چلا گیا، اس سے کہا کہ جلدی کرو ورنہ یاد رکھ کہ جتنے دن زیادہ ہوں گے اس کا اکھاڑنا مشکل ہوتا چلا جائے گا اور اس کی جڑیں مضبوط ہوجائیں گی۔ پھر حاکم کی طرف سے بھی اس کو مجبور کیا گیا ہے مگر اس کو اس درخت سے ایسی محبت ہو گئی تھی کہ اکھاڑنے کو تیار ہی نہیں ہوا۔

فائدہ ـــ گناہ اور دلخراش عادات اور خوئے بد کو جلد سے جلد ترک کردو ورنہ یاد رکھو جڑ مضبوط ہوجائے گی پھر ان عاداتِ بد کا اکھاڑنا مشکل ہوجائے گا۔ اور اس سے تم عزیز اور بیگانے سب کو خراش پہنچاتے رہو گے۔

آں درختے بد جواں تر می شود
ویں کنندہ پیر و مضطر می شود

یعنی وہ بدی کا درخت جوان اور قوی ہو رہا ہے اور اکھاڑنے والا دن بدن ضعیف بڈھا اور مضطر ہو رہا ہے۔ یعنی گناہوں کی محبت اور بری عادت کے باعث تیری قوت ایمانی دن بدن کمزور ہوتی چلی جا رہی ہے۔

بارہا از خوئے خود خستہ شوی
حس نداری سخت بے حس آمدی

(ترجمہ) تو بارہا اپنی عادت سے زخمی ہوا ہے تجھے احساس نہیں تو سخت بے حس ثابت ہوا ہے۔ لہذا گناہوں اور عاداتِ بد کو اس طرح اکھاڑ پھینک جس طرح حضرت علی کرم اللہ وجہہ

Marfat.com

نے درِ خیبر کو اکھاڑ پھینکا تھا۔ اور یہ طاقت ایمانی سے ہو سکتا ہے۔

یا تبر گیر و بہ بن مردانہ زن
تو علی وار ایں درِ خیبر بکن

(ترجمہ) یا کلہاڑا لے اور بہادروں کی طرح (جڑ پر) مار تو علی کیطرح خیبر کے اس دروازہ کو اکھاڑ دے۔ زمین کو صاف کر، اس کو خار دار درخت سے پاک کر دے، بلکہ اس کی جڑ تک کھود کر پھینک دے تاکہ پھر پھولدار درخت اس میں اُگیں۔

بعد ازاں چیزے کہ کاری بر دہد
لالہ و نسرین و سیسن بر دہد

(ترجمہ) اس کے بعد تو جو بوئے گا نفع دے گا۔ لالہ اور سیوتی اور سیسن اگائے گا۔

فائدہ — تیری عادت بد سے کس کو تکلیف اور خراش نہیں پہنچی، کیا بہن کے دل کو نہیں پہنچی، ماں کے دل کو، باپ کے دل کو، دوست و عزیز غرض یہ کہ کس کس کے دل کو خراش نہیں پہونچی، تمہارے خار سے سب کو خراش پہنچی، نرم عادت والے بنو، عُنف اور سختی سے وہ حاصل نہیں ہوتا جو نرمی سے حاصل ہوتا ہے۔ آنحضرت کا ارشاد ہے۔ يُعْطِىْ عَلَى الرِّفْقِ مَالَا يُعْطِىْ عَلَى الْعُنْفِ [1] اخلاق الٰہی سے ہو مثل آہن کے۔ چنانچہ مولانا روم فرماتے ہیں۔

رنگ آہن محو رنگ آتش است
ز آتشی مے لافد و خامش وش است

یعنی لوہے کو دیکھو کہ اس کا رنگ محو ہو کر آگ کے رنگ سے بدل گیا

آدمی چوں نور گیرد از خُدا
ہست مسجود ملائک زاجتبا

(ترجمہ) انسان جب خُدا کا نُور حاصل کر لیتا ہے وہ برگزیدہ ہو جانے کی وجہ سے فرشتوں کا مسجود بن جاتا ہے۔

---

[1] (ترجمہ) مہربانی پر وہ چیز عطا فرماتا ہے جو سختی پر عطا نہیں فرماتا۔ (مسلم شریف حدیث نمبر ۲۵۹۳۔ مشکوٰۃ شریف باب الرفق والحیاء و حسن الخلق)

Marfat.com

پھر سارا عالم اس ولی اللہ کی طرف متوجہ ہو جائے گا، اس لیے کہ اس کے اندر جو نورِ خدا ہے وہ تو جاذبِ ملائک ہے۔ پھر آدمی ان کی طرف کیوں نہ کھنچیں گے۔

حکایت (۸)

حضرت ذوالنونؒ کے دوست

حضرت ذوالنون لوگوں کی رسمی دینداری کی قلعی کھولتے تھے، جس سے ان کی عزت و جاہ میں خلل پڑتا تھا، لہٰذا آپ کو قید میں بھیج دیا گیا، آپ خوش خوش جیل خانہ چلے گئے، دوستوں کو ان کی جدائی کا بڑا صدمہ اور بے حد افسوس ہوا چنانچہ لوگ جیل خانہ کی طرف گئے اور آپ سے کہا کہ ہم دوستوں سے کچھ راز نہ چھپایئے اور یہ بتلا دیجئے کہ اس قید میں کیا راز ہے۔ آپ نے سب کو بُرا بھلا کہنا شروع کر دیا، دیوانوں کی طرح زق زق بق بق بے معنے الفاظ بولنے شروع کر دیئے اور خوب پتھر مارنے لگے، جب دوستوں نے یہ دیکھا تو مارے خوف کے سب بھاگ گئے اس پر آپ نے قہقہہ لگایا اور فرمایا کہ دوستوں کا دنیا میں نام و نشان کہاں ہے، دوست تو وہ ہوتے ہیں جن کو تکلیف بھی منجانبِ دوست محبوب ہوتی ہے۔

دوست ہمچوں زر، بلا چوں آتش ست
زرِ خالص در دل آتش خوش ست

(ترجمہ) دوست سونے کی طرح تکلیف آگ کی طرح ہے خالص سونا آگ کے بیچ میں بھلا ہے۔

فائدہ —— دوست وہ ہے جو دوست کی یاد سے نہ بھاگے اور قائم رہے، دوست کی طرف آنے سے طعن و تشنیع کے تیر برسیں گے لیکن ان کو جو برداشت کر گیا وہ حقیقی دوست ہے۔

Marfat.com

حکایت (۹)

حضرت لقمان اور تلخ خربوزہ

حضرت لقمان علیہ السلام کو ان کا آقا بہت دوست اور محبوب رکھتا تھا، اور آپ کو اپنی اولاد سے بھی زیادہ اچھا سمجھتا تھا، اس لیے کہ اگرچہ وہ غلام تھے لیکن ہوا و ہوس سے وہ آزاد تھے۔ حتیٰ کہ ان کا آقا ان کے بغیر کھانا تک نہیں کھاتا تھا۔ ایک روز خربوزہ آیا تو فوراً ان کو بلایا اور خربوزہ تراش کر پہلی پھانک ان کو کھلائی جب دیکھا کہ شکر و شہد کی طرح مزے سے لے کر کھا رہا ہے تو وہ سمجھا کہ لقمان کو یہ خربوزہ اچھا لگ رہا ہے تو دوسری پھر تیسری اسی طرح پوری سترہ قاشیں انکو کھلادیں۔ اور وہ یوں ہی مزے لے لے کر کھاتے رہے۔ اخیر میں خود کھائی کہ میں بھی تو دیکھوں کیا ہے جو لقمان کو اس درجہ مرغوب ہے۔ اور وہ اس طرح مزے لے لے کر کھا رہا ہے، جوں ہی اس نے وہ قاش منہ میں رکھی حلق تک اس کی تلخی گھل گئی، حیران ہو گیا اور کہا اے لقمان! اس زہر کو تم نے کیسے کھا لیا اور تم کو اس میں لطف کیسے اور کس چیز کا آیا۔ لقمان نے جواب دیا چونکہ آپ کے محبت بھرے ہاتھوں سے مل رہا تھا آپ کی محبت کی حلاوت اور شیرینی اس کی تلخی پر غالب آگئی اور مجھے اس کی تلخی محسوس تک نہ ہوئی۔

فائدہ ـــــ محبت وہ چیز ہے کہ دوست کی طرف سے تلخی بھی پہنچے تو اس میں بھی حلاوت پیدا کر دیتی ہے۔ گویا محبت ایسی شئے ہے کہ اس سے "قلبِ ماہیت" ہو جاتا ہے۔ (یعنی اصلیت بدل جاتی ہے)

از محبت تلخہا شیریں شود
از محبت مسہا زریں شود
از محبت خارہا گل می شود
از محبت سرکہا مُل میشود

Marfat.com

از محبّت سجن گلشن میشود
بے محبّت روضہ گلخن میشود
از محبّت نار نورے میشود
وز محبّت دیو حورے میشود
از محبّت حُزن شادی میشود
وز محبّت غوُل ہادی میشود
از محبّت مردہ زندہ میشود
وز محبت شاہ بندہ میشود

(ترجمہ) محبّت کی وجہ سے تلخ چیزیں میٹھی ہو جاتی ہیں محبّت سے تانبے سونے بن جاتے ہیں، محبّت سے کانٹے پھُول بن جاتے ہیں محبّت سے سرکے شراب بن جاتے ہیں۔ محبّت سے قید خانہ چمن بن جاتا ہے۔ محبّت کے بغیر باغ بھٹی بن جاتا ہے۔ محبت سے آگ نوُر بن جاتی ہے، محبّت سے دیو حوُر بن جاتا ہے محبت سے غم خوشی بن جاتا ہے محبّت سے بھلاوا راہبر بن جاتا ہے۔ محبّت سے مردہ زندہ ہو جاتا ہے۔ محبّت سے شاہ غلام بن جاتا ہے۔

فائدہ —— حضرت لقمان علیہ السلام بظاہر غلام تھے لیکن حقیقت میں ہوا و ہوس سے آزاد تھے، اور حقیقت میں آزادی بھی ہوا و ہوس سے آزاد ہونا ہے دنیا الٹی ہے آقا کا نام غلام رکھتی ہے اور جو ہوا و ہوس کے غلام ہیں ان کا نام آزاد رکھتی ہے۔ روشنی کا نام تاریکی اور تاریکی کا نام روشنی، عزت کا نام ذلت، ذلت کا نام عزت، لہٰذا نام کا کوئی اعتبار نہیں حقیقت کا اعتبار ہے۔

بنے کیونکر کہ ہے سب کار الٹا
ہم الٹے بات الٹی یار الٹا

تمام تعبیریں الٹی ہو گئی ہیں، مظلوم ہی ڈانٹ رہے ہیں اور ظالم کی حمایت کر رہے ہیں —— اولیاء شیطان کی طرف جا رہے ہیں اور رحمٰن سے دور ہو رہے

Marfat.com

ہیں حالانکہ اُن سے دور اور ان سے قریب ہونا چاہیئے تھا۔

افعالِ حسنہ کو لینا تھا اور افعالِ قبیحہ کو چھوڑنا تھا مگر اس کے برخلاف حسنات کو چھوڑ رہے ہیں اور سیئات کو لے رہے ہیں، سارے عالم کو چھوڑ کر پہلے اللہ کو لیتے تھے، اب اللہ کو چھوڑ کر دنیا کو لے رہے ہیں، کہتے ہیں کہ علماء سے ہماری نہیں بنتی، کیسے بنے، تم شہوت کے اور درہم و دینار کے بندے اور علماء خدا کے بندے، اولیاءِ رحمٰن اور اولیاءِ شیطان میں کیسے بنے۔ وہ کہیں گے کہ سینما بند کرو تم کہو گے کھولے رکھو وہ کہیں گے مینا بازار بند کرو تم کہو گے قائم رکھو، پھر کیسے بن سکتی ہے؟

حکایت (۱۰)

غلاموں کے غلام سے سوال

کسی بادشاہ نے کسی بزرگ سے عرض کی کہ مجھ سے کچھ طلب کیجئے، آپ نے فرمایا۔ کہ تو میرے دو حقیر غلاموں کا غلام ہے، تجھ جیسے غلام سے میں کیا مانگوں اس نے کہا کہ وہ دو غلام کون ہیں، آپ نے فرمایا وہ "شہوت اور غضب" ہیں کہ تو اُن کا محکوم اور غلام ہے اور میں اُن پر حاکم ہوں۔ جبکہ تو جھ کو محکوم اور اپنے کو حاکم سمجھ رہا ہے

من دو بندہ دارم وایشان حقیر

واں دو بر تو حاکمند و امیر

فائدہ — حقیقت بین بنو فقط ظاہر بین مت بنو، حضراتِ اہل اللہ کو بظاہر لوگ حقیر وفقیر سمجھتے ہیں مگر وہ شاہِ معرفت اور غنیٔ آخرت ہیں۔

فائدہ — اگر تم سچا حاکم بننا چاہتے ہو تو ضبطِ نفس حاصل کرکے خواہشاتِ نفس کو زیر کرو اور اس طرح حاکم وفاتح بنو۔

Marfat.com

حقیقت میں حاکم وہ ہی ہے جو شہوت و غضب کو زیر کر کے اپنے نفس پر حاکم بنے ورنہ بڑے سے بڑا بادشاہ اور حاکم محکوم اور غلام ہے خدا کا بندہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا بندہ نہیں بنتا۔

فائدہ— کسی کو مرتبہ میں اُونچا کرے کسی کو نیچا۔ کسی کو علم و اعمالِ صالحہ سے بلند کر دے، کسی کو بے عملی اور بے دینی اور اخلاق بد سے نیچا کر دے، غلام کو چاہے آقا بنا دے، اور آقا کو غلام، شریف کے گھرانے میں رذیل پیدا کرے، رذیل کے گھرانے میں شریف، انگریزی داں کو نمازی اور متقی بنا دے، اور دیندار کو بے نمازی اور غیر متقی، غرض حقیقت کا معاملہ اس کی نظرِ انتخاب پر ہے۔ تُوْلِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ[1] (آل عمران آیت ۲۷)

خاک از دُردے نشیند زیر آب
خاک بیں کز عرش بگذشت از شتاب

ورنہ خاک تو ایسی ضعیف کہ پانی میں دیکھو نیچے بیٹھتی چلی جاتی ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو کہ آپ معراج میں عرش سے بھی اوپر جا رہے ہیں۔ معلوم ہوا کہ نزول و عروج سب اس کے ہاتھ میں ہے۔

حاکم است او یفعل اللہ ما یشاء
او ز عین درد انگیزد دوا

(ترجمہ) وہ حاکم ہے اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے وہ بعینہ درد سے دوا پیدا کر دیتا ہے۔

وہ وہ ہے جس نے آگ کو باغ کر دیا، اور پانی کو آگ کر دیا ہماری مصیبت کو بھی وہ ہی بدل سکتا ہے۔ جو رات کو دن میں بدلتا ہے اور دن کو رات کر دیتا ہے وہ اہل دنیا کی چہل کود اور مسرت کو تاریکی غم سے بدل سکتا ہے، اور جو باعث ٹھنڈک ہے مثل آب رشوت وغیرہ اس کو مثل آتش باعثِ سوز و غم کر سکتا ہے۔ اور آنس یعنی وہ امور جو موجب غم و اندوہ ہیں۔ ان کو راحت کر سکتا ہے۔

---

[1] ترجمہ، تو رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔

Marfat.com

بحر را گویم کہ ہیں پُر نار شو
گویم آتش را کہ رَو گلزار شو

(ترجمہ) میں سمندر کو کہہ دوں کہ ہاں آگ سے بھر جا، میں آگ کو کہہ دوں کہ جا گلشن بن جا مثلِ کیطرح ہمارا امیلان اسفل کی جانب ہے۔ اے اللہ بزرگ و برتر! ہمارا امیلان اعلیٰ باتوں کیطرف کردے

(۱۱)

حکایت

استہزاءِ قرآن کی سزا

ایک قاری نے یہ آیت تلاوت کی اَرَءَیۡتُمۡ اِنۡ اَصۡبَحَ مَآؤُکُمۡ غَوۡرًا فَمَنۡ یَّاۡتِیۡکُمۡ بِمَآءٍ مَّعِیۡنٍ (سورہ ملک آیت ۳۰) ترجمہ۔ کیا تم نے دیکھا کہ اگر پانی گہرائیوں میں چلا جائے تو کون اس کو نکال کر چشمے جاری کرتا ہے۔ وہاں ایک معاند بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے جب یہ آیت سُنی تو کہا کہ وہ پانی کدال وغیرہ سے نکال لیں گے۔ یہ تو وقت گزر گیا، اب رات آئی جب سویا تو کسی نے ایسا تھپڑ مارا کہ آنکھیں اندھی ہو گئیں، آواز آئی کہ ہم تیری آنکھوں کا چشمۂ نور اور آنکھ کا پانی اور روشنی لے گئے اب اس کو کدال سے نکال۔

فائدہ ـــ "ہم کدال سے نکال لیں گے" یہ درحقیقت قدرتِ الٰہی کا مذاق تھا جس کی اس کو سزا ملی' لہذا اللہ، رسول، اس کے دین، اس کی آیات اور مذہب کا مذاق مت اُڑاؤ، بلکہ اس کی سزا سے ڈرو ورنہ وہ وہ بلائیں سزا کے طور پر مسلّط ہوں گی کہ ان کے متحمل نہ ہو سکو گے ـــ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمۡ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوۡا وَاتَّخَذُوۡٓا اٰيٰتِىۡ وَرُسُلِىۡ هُزُوًا (سورہ کہف آیت ۱۰۶) ترجمہ: وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا اور اللہ کی آیات و نشانیاں اور اس کے رسولوں کا مذاق بنالیا ان کی جزاء "جہنم" ہے ـــ لہذا مذاق سے بچو ورنہ موت کی رات سخت عذاب پہنچیگا۔ فَهُوَ فِى الۡاٰخِرَةِ اَعۡمٰى ۔ کے مصداق اندھے ہو جاؤ گے۔ پھر پل صراط سے کیسے گزرو گے جو مصیبت کا سخت وقت ہوگا۔ پھر مصیبت پر مصیبت یہ کہ آنکھیں بھی نہ ہونگی

Marfat.com

کیونکہ تم یہاں آنکھ کو کام میں نہیں لائے، نہ علماء کو دیکھا نہ اولیاء کو دیکھا نہ مذہب کا مطالعہ کیا بالکل اندھے بنے رہے تو اللہ فرماتا ہے کہ مَنْ کَانَ فِیْ ھٰذِہٖ اَعْمٰی فَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ اَعْمٰی (الاسراء آیت ۷۲) کہ جو شخص یہاں اندھا رہا وہ کل قیامت میں بھی اندھا ہی رہے گا۔

فائدہ —— گستاخی و مذاق خدا کے غضب کا نشان ہے اور ادب و تعظیم خدا کی رحمت کا نشان ہے، جس پر خدا مہربان ہوتا ہے اس کو تعظیم و ادب مرحمت فرماتا ہے اور جس پر خدا کا غضب ہوتا ہے وہ مذاق اور گستاخی میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ اس کا علاج صرف یہی ہے کہ صدق دل کے ساتھ توبہ کرے اور خدا کی جناب میں عجز و انکساری کے ساتھ رجوع کرے۔ ورنہ اس کج روی اور عادتِ بد کی اگر مشق ہوگئی تو اصلاح کی صلاحیت بالکل مفقود ہوجائے گی جیسا کہ ٹیڑھے حروف کی مشق کرنے والے کے اندر سے اچھا خط لکھنے کی صلاحیت ہی جاتی رہتی ہے۔ اسی طرح بد خلق اور بد عمل میں سے اچھے اور عمدہ اخلاق و اعمال کی صلاحیت مٹ جاتی ہے۔ یہی حال اہلِ دُنیا کا ہے کہ توبہ پر اختیار ہے مگر کج روی، اصلاح کی طرف مائل ہی نہیں ہونے دیتی۔ یہ اللہ تعالیٰ کے غضب کا نشان ہے کہ نیکیاں جو سہل تھیں وہ ان پر دشوار ہوگئیں۔

گر بنالیدی و مستغفر شدے\
نور رفتہ از کرم ظاہر شدے\
لیک استغفار ہم در دست نیست\
ذوقِ توبہ نقلِ ہر سر مست نیست

(ترجمہ) اگر وہ روتا اور توبہ کرنے والا ہوتا تو مہربانی کی وجہ سے گیا ہوا نور ظاہر ہوجاتا۔ لیکن توبہ بھی اپنے بس میں نہیں ہے، توبہ کا ذوق ہر مست کا چبینا نہیں ہے۔

فائدہ —— یہ شخص مذاق کے سبب اندھا ہوگیا، تو جو لوگ دین اور اہلِ دین کا مذاق اُڑاتے ہیں وہ بھی اندھے ہوجاتے ہیں مگر دل کے اندھے ہوتے ہیں، خیر و شر میں تمیز نہیں کرتے۔ آخرت اور موت کا دن اس اندھے پن میں ان کو نظر ہی نہیں آتا۔

Marfat.com

حکایت (۱۲)

حضرت موسیٰ اور ایک چرواہے کی محبت الٰہی

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک چرواہے کو راستہ میں یہ کہتے ہوئے سُنا، اے اللہ تو کہاں ہے؟ اگر تو مل جائے تو میں تیرا خادم ہو جاؤں، تیرے موزے سیا کروں، تیری کنگھی کیا کروں، تیرے سر میں جوئیں دیکھوں، اے اللہ تو کہاں ہے؟ دل چاہتا ہے کہ تیری خدمت کا مجھے خوب موقعہ ملے تو میں تیری دل کھول کر خدمت کروں، تجھے اگر بھوک لگے تو تجھے روغنی روٹی پکا کر کھلاؤں۔ دونوں وقت دودھ دہی لے کے سے اچھا تلاش کر کے تیرے لیے لاؤں جب سونے کا وقت آئے تو تیرا بستر جھاڑ کر اچھی طرح بچھاؤں۔ اے اللہ میری بکریاں تجھ پر قربان، اے وہ ذات جسکی یاد میں یہ آہ وزاری اور گریہ وبکا ہے اگر تو مجھے مل جائے تو عمر بھر تجھے کبھی نہ چھوڑوں تیری حضوری اور خدمت کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دوں۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ تو کس سے کہہ رہا ہے۔ اس نے کہا کہ جس نے ہم سب کو پیدا کیا ہے۔ اس سے باتیں کر رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا احمق تو تو کافر ہو گیا یہ کیا بکواس کر رہا ہے، اللہ تعالیٰ کے لیے بدن کہاں؟ کھانے پینے کی اس کو احتیاج کہاں؟' یہ کیا لغویت ہے، ایسے کلمات بک کر اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کر رہا ہے۔ اس نے کہا کہ آپ نے تو میرے ہوش وحواس بگاڑ دیئے کیا میرا مولیٰ مجھ سے ناراض ہو گیا؟ اب میں ایسے کلمات کبھی نہیں کہوں گا، یہ کہہ کر اس نے اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے اور ایک آہ بھری اور جنگل بیابان کی طرف رُخ کیا اور چل دیا۔ ادھر فوراً حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی کہ

تو برائے وصل کردن آمدی
نے برائے فصل کردن آمدی

Marfat.com

موسیا آدابِ داناں دیگر اند
سوختہ جانِ وروانان دیگر اند

اے موسیٰ تو ملانے کے لیے آیا ہے نہ کہ مخلوق کو ان کے خالق اور رب سے جدا کرنے کے لیے۔

اے موسیٰ دانا اور عقلمند لوگوں کے آداب دوسرے ہوتے ہیں اور دِل جلوں اور عشاق کے آداب دوسرے ہوتے ہیں۔

جب یہ وحی آئی تو موسیٰ علیہ السلام اس کی تلاش میں دوڑے ہوئے گئے، آخر ایک جگہ اس کو پالیا، اور اس سے کہا بھائی جو تیرا دل چاہے کہہ، تُو دل تنگ نہ ہو، تو مغلوب الحال اور مرفوع القلم ہے، یہ مجھے تجھ سے افاقہ کی حالت میں کہنا چاہیئے تھا نہ کہ غلبۂ حال کے وقت میں۔ اسی لیے وحی آئی کہ غور کیوں نہیں کیا جو مغلوب الحال نہ ہو اس کے لیے ایسے کلمات کہنا کفر ہے لیکن جو مغلوب الحال ہو اس کے لیے ایسے کلماتِ کفریہ کفر نہیں ہیں بلکہ ایمان و محبت کی جان ہیں۔

کفرِ تو دین است و دینت نورِ جان
ایمنی از تو جہانے در امان

(ترجمہ) تیرا کفر دین ہے اور تیرا دین جان کا نُور ہے تو امن میں ہے (اور) تیری وجہ سے ایک جہان امن میں ہے۔

فائدہ ——— دیکھو محبت الٰہی فطری چیز ہے۔ ایک چرواہے میں کس قدر محبت کا چشمہ اُبل رہا ہے وہ بھی اپنے پیدا کرنے والے کو جانتا ہے اور اس سے محبت کرتا ہے۔ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ[1] (سورہ الزمر آیت ۳۸) لیکن اس نیک فطرت کو مسخ ماں باپ کرتے ہیں، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ

---

[1] اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمینوں کو کس نے پیدا کیا ہے تو وہ ضرور کہیں گے اللہ نے۔

Marfat.com

وَيُنَصِّرَانِهٖ - یعنی ہر پیدا ہونے والا فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی اور نصرانی بنا لیتے ہیں - الجامع الصغیر جلد دوم ص۹۳ بحوالۂ بیہقی طبرانی (با لفاظ مختلفہ)

فائدہ ـــــ اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ محبت وہ چیز ہے کہ سیئات بھی مقبول اور اگر محبت نہ ہو تو حسنات بھی نامقبول، مثلاً منافق اور خوارج کو دیکھو کہ اس کا نماز اور روزہ نامقبول لیکن اس چرواہے کی مناجات جو ظاہراً کفر ہے وہ مقبول ـــــ وہاں ظاہری اسلام تھا اس لیے نامقبول ـــــ دعا کرو کہ ہم میں بھی اسلام صرف ظاہری نہ ہو بلکہ "محبتِ الٰہی" کے ساتھ ہو۔

درحقِّ او مدح درحقِ تو ذَمّ

درحقِّ او شہد و درحقِ تو سَم

(ترجمہ) اس کے حق میں تعریف تیرے حق میں بُرائی ہے اس کے حق میں وہ شہد ہے اور تیرے حق میں زہر ہے۔

فائدہ ـــــ عشق کی دولت بڑی دولت ہے، دولتمند غرور نہ کریں ان سے زیادہ دولتمند چرواہا ہے۔ یہ اس کی شانِ بے نیازی ہے جس کو چاہے اپنی محبت دے کر اپنا محبوب بنا لے، بڑے بڑے اہلِ دولت اس دولتِ عشق و محبت سے محروم ہیں اور ایک چرواہے کو یہ دولت عطا فرما کر اس کو مالا مال کر دیا۔

فائدہ ـــــ ہر ایک کی عبادت اللہ تعالیٰ کی شان کے اعتبار سے گھٹیا اور کمتر ہے، یہ سب چرواہے کے نامناسب الفاظ کی طرح ہے، اللہ تعالیٰ جس کو چاہے قبول کر لے یہ اس کی مہربانی ہے مگر اس کے لیے اخلاص اور محبّت کی ضرورت ہے۔ حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ کی خدمت میں ایک عورت اٹھنی لائی اس کے اخلاص کے باعث آپ نے قبول فرمائی۔ اسی لیے ارشادِ ربانی ہے وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ[1] (سورۃ البقرہ آیت ۱۷۷) پھر اگرچہ بڑے بڑے خزانے راہِ خدا میں نہ

---

[1] اور اس کی محبت میں مال دے۔

Marfat.com

دو بلکہ مٹھی بھر جو بھی ہوں مگر صحابہ جیسے اخلاص و محبّت کے ساتھ ہو تو وہ بھی مقبول۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرے صحابہ کا ایک مٹھی خرچ دوسروں کے کوہِ اُحد کے برابر خیرات کرنے سے بڑھ کر ہے۔ اللہ تعالیٰ صرف محبّت کو دیکھتا ہے۔
اہل اللہ کو کیوں پیدا کیا؟۔ اُن کو اس لیے پیدا کیا کہ ان سے تعلق میں بھی اپنے تعلق کو دیکھنا تھا، اُن سے وہ ہی محبت کرے گا جو اللہ سے محبّت اور تعلق رکھتا ہے اُن کو دینا اللہ کو دینا ہے، ان کا پوچھنا اللہ کا پوچھنا ہے۔ وہ خود بھی قادر ہے مگر تم سے دلوا کر تعلق اور محبت پیدا کراتا ہے۔ اور سعادت مندوں اور اپنے محبوب کے خدمت گزاروں کی صف میں لے لیتا ہے۔
یہ وہ ہیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ کی معیت حاصل ہوتی ہے۔ هُمْ جُلَسَاءُ اللّٰه[۱]

آنکہ گفت اِنِّیْ مَرِضْتُ لَمْ تَعُدْ
من شدم رنجور او تنہا نہ شد
آنکہ بِیْ یَسْمَعُ وَبِیْ یُبْصِرْ شدہ است
در حق آں بندہ ایں ہم بیہدہ است

(ترجمہ) جس کے بارے میں فرمایا میں مریض ہوا تو نے عیادت کیوں نہ کی؟ میں بیمار تھا وہ تنہا بیمار نہ تھا وہ کہ جو میرے ذریعہ سُنتا ہے اور میرے ذریعے دیکھتا ہے ہو گیا ہے۔ اس بندے کے حق میں بھی یہ بیہودہ ہے۔
بہر حال خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تمام عنایات اور مہربانیاں اپنے محبت کرنے والے اور چاہنے والے سے ہیں۔

ملّتِ عشق از ہمہ دینہا جدا است
عاشقاں را ملّت و مذہب خدا است

(ترجمہ) عشق کا مذہب تمام مذہبوں سے جُدا ہے عاشقوں کا مذہب اور دین اللہ تعالیٰ ہے۔

---

[۱] ترجمہ:۔ وہ اللہ کے ساتھی ہیں۔

Marfat.com

(۱۳)

حکایت

سانپ کے پیٹ میں چلے جانے کا علاج

ایک عقلمند شخص گھوڑے پر سوار جا رہا تھا، راستہ میں دیکھا کہ ایک سوئے ہوئے شخص کے منہ میں سانپ گھُس رہا ہے، بچانے کے لیے دوڑا مگر سانپ اندر گھُس گیا۔ تو اس نے چند سوٹے اور ڈنڈے اس کے مارے وہ سونے والا اس چوٹ کے صدمہ سے فوراً جاگ گیا، دماغ پریشان ہوگیا، بھاگا اور کہتا جاتا تھا کہ کیا قصہ ہے مجھے کیوں مارتے ہو، آخر ایک درخت کے نیچے پہنچا وہاں کچھ گلے سڑے سیب پڑے ہوئے تھے اس سے کہا کہ اس کو کھا۔ اس نے کھانے سے انکار کیا تو اس کے خوب ڈنڈے رسید کیے اور زبردستی مار مار کر اس کو خوب وہ سیب کھلائے، حتیٰ کہ پیٹ میں گنجائش نہ ہونے کے سبب کھائے نہیں جانے لگے تو پھر ڈنڈے رسید کیے اور کہا کہ کھا جہاں انکار ہوا ڈنڈے مارنے شروع کیے۔ اس نے کہا آخر تو میری جان کے کیوں پیچھے پڑ گیا ہے، تجھے اگر مجھ سے دشمنی ہے تو ایک بار ہی مجھے مار ڈال، لیکن اس نے ایک نہ سُنی، ڈانٹ کر کہا کھا، ورنہ اب اور ڈنڈا رسید کرتا ہوں۔ غرض اتنا کھلایا کہ کھاتے کھاتے ناک میں دم آگیا۔ اس کے بعد کہا دوڑ، دوڑنے میں گر گر پڑتا تھا مگر مارے خوف کے پھر کھڑا ہو کر دوڑنے لگتا آخر اسکی طبیعت خراب ہوئی، جی متلایا اور غلبۂ صفرا سے اس کو قے ہوئے، اس قے میں سارا کھایا پیا بھی نکلا اور اس کے ساتھ سانپ بھی نکلا، یہ دیکھ کر تو وہ ساری تکلیفیں بھول گیا اور اس کا شکر گزار ہوا، سوار نے کہا کہ اگر پہلے ظاہر کر دیتا تو مارے خوف کے تو مر جاتا۔

فائدہ ـــــ جس طرح اس تکلیف میں رحمت پنہاں تھی اسی طرح تکالیفِ شرعیہ میں بھی لوگوں کے لیے رحمت پنہاں ہے، صبح کو اٹھنا، ظہر کو دھوپ میں نماز کے لیے جانا، سردی کے زمانہ میں وضو کی تکلیف گوارا کرنا، روزہ میں بھوک پیاس کی تکلیف

Marfat.com

برداشت کرنا۔ یہ سب تکالیف انجام کار موجبِ راحت ہوں گی۔ آخرت میں اُدھر جنت اُدھر تجلیاتِ انوارِ حق ہیں جب بندہ جنت میں جائے گا تو کہے گا کہ اے رب آپ کی تکلیفیں تو میرے لیے راحت بن گئیں کاش کہ میری کھال مقراض سے قطع کیجاتی۔ جب مسندِ ارشاد یا وعظ کی کرسی پر بیٹھے گا تو کہے گا کہ استاذ کی مار تو راحت بن گئی، مرشد کے مجاہدوں اور زاہد کی تعلیم سے دنیا جنت بن گئی، نماز کی مشقتیں قبر میں نور بن جائیں گی اب راحت سے سوئے گا۔ "نَمْ کَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ[1]"، اور اس وقت علماء اور اہل اللہ کا شکر گزار ہو گا۔

فائدہ ـــــ اسی طرح عالموں یا ناصح کا کہنا، ماں باپ کا تشدُّد کا برتاؤ، یا استاذ کا سخت رویہ جو لڑکوں کو بُرا معلوم ہوتا ہے یا عاقلوں کا پردہ کے بارے میں تشدد، اگرچہ یہ سب بُرا معلوم ہوتا ہے لیکن یہ سب تمہارے لیے رحمت ہے اگرچہ تم دشمن آزادی ہی کیوں نہ سمجھو۔

دُشمنی عاقلاں زیناں بود
زہر ایشاں ابتہاج جاں بود

(ترجمہ) عقلمندوں کی دشمنی اس طرح کی ہوتی ہے ان کا زہر جان کی خوشی ہوتی ہے۔

اسی طرح ظالم وغیرہ جو دنیا میں ستانے والے کہ یہ خدا کی طرف سے تمہارا اجر بلند کرنے کے لیے ہیں، گھبرانا نہیں صبر کرنا انشاء اللہ پھل عمدہ نکلے گا۔

فائدہ ـــــ حرام چیزوں کا اژدہا جو منہ میں چلا گیا ہے اس کے لیے توبہ کرو اور زخم کو داغ دو یعنی مجاہدہ میں انتہائی کوشش کرو۔

توبہ کن وز خوردہ استفراغ کن
ور جراحت کہنہ شد رُو داغ کن

(ترجمہ) توبہ کر اور کھایا ہوا اُگل دے، اگر زخم پرانا ہو گیا ہے تو جا داغ دے۔

---

[1] دلہن کی طرح سو جا۔ مشکوٰۃ شریف باب اثبات عذاب القبر

Marfat.com

(۱۴)

حکایت

ایک شخص سے ریچھ کی دوستی

ایک ریچھ کو ایک سانپ نے گھیر لیا، ایک شخص نے اس کو اس مصیبت سے چھڑایا، ریچھ کو اس شخص سے محبت ہو گئی، یہ شخص تھکا ماندہ تھا ایک جگہ لیٹ گیا، ریچھ اس کا پہرہ دینے لگا ایک صاحب وہاں سے گزرے انہوں نے پوچھا میاں تجھ کو ریچھ سے کیا تعلق ؟۔ اس نے واقعہ بیان کیا تو ان صاحب نے کہا میاں اپنے ہم جنس سے محبت کرو، اس کو دور کرو اس کی محبت نقصان دے گی، اس نے کہا کہ آپ کو میرے امتیازی مقام پر حسد کیوں ہو گیا، انہوں نے کہا کہ میری نصیحت تو تجھ کو کڑوی معلوم ہوتی ہے مگر اس کی شیریں محبت سے اچھی ہے، اس نے کہا آپ زیادہ باتیں نہ سنائیں اور بسم اللہ یہاں سے تشریف لے جائیں۔ اپنی بزرگی زیادہ ظاہر نہ فرمائیں۔ اس فاسد خیال نے ایک صاحبِ کمال کے مقابلہ میں ریچھ کو ترجیح دی اور اپنے گدھے پن سے اس عاقل صاحبِ کمال پر حسد کی تہمت اور لگائی۔ ان بزرگ نے فرمایا کہ دیکھ میرے ہمراہ نقشِ قدم پر چلا آ۔ مگر جب انہوں نے دیکھا کہ میرے اصرار اور نصیحت سے اس کی بدگمانی میں اضافہ ہو رہا ہے اور اس کے فاسد خیالات کی پیداوار اور زیادہ ہو رہی ہے تو انہوں نے اپنی پند و نصیحت بالکل بند کر دی۔ اَعْرِضْ عَنْهُمْل (مائدہ آیت ۴۲) کا حکم پہنچ گیا اور انہوں نے اس ذکرِ احمق کو چھوڑ دیا، اور اپنا راستہ لیا۔ یہ سو گیا، ریچھ اس کے منہ پر سے مکھیاں اُڑاتا رہا، مگر مکھیاں تھیں کہ بار بار لوٹ لوٹ کر چلی آتی تھیں غصہ سے لبریز ہو کر اور بہت تنگ آ کر فیصلہ کیا کہ ان سب کو پتھر سے کچل دینا چاہیئے بالآخر پہاڑ سے بھاری پتھر لا کر اس کے منہ پر دے مارا، تمام منہ کچلا گیا۔ اور کام تمام ہو گیا۔

ل ان سے منہ موڑ لے۔

فائدہ۔۔۔ اسی طرح فاجروں کی صحبت اور ان کی محبت مضر ہے اُولٰئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ[1] (سورہ اعراف آیت ۱۷۹) یہ مثل حیوان اور ریچھ کے ہیں سینما اور جوئے، سٹہ بازی وغیرہ میں لے جا کر ہلاک کر دیں گے، ان کی دوستی حقیقت میں دشمنی ہے۔۔۔ بلکہ یہ لوگ تو ریچھ سے بھی بدتر ہیں کہ ریچھ نے تو سر توڑا جبکہ یہ لوگ حرمت اور عظمتِ اسلام کو توڑ دیتے ہیں اور فسق و فجور کے باعثِ شیشۂ ایمان کو چور چور کر دیتے ہیں۔

فائدہ۔۔۔ احسان سے جانور بھی محبت کرنے لگتے ہیں مگر ہم ایسے احسان فراموش ہیں کہ اللہ تعالیٰ جیسے محسن کے ساتھ بھی محبت نہیں رکھتے۔

فائدہ۔۔۔ ایسے ہی ریچھ کی طرح ہیں وہ لوگ جو بات بات پر سر توڑ دیتے ہیں، یا منہ توڑ جواب دے دیتے ہیں۔ وعدہ اور عہد کو توڑ کر بے وفا ہو جاتے ہیں۔ مثل ریچھ اعزاز و احباب کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیتے ہیں۔ اپنے ایک پیسہ کے نفع کے لیے دوسروں کے قیمتی سے قیمتی تعلقات کو توڑ ڈالتے ہیں۔ دلوں کو توڑ دیتے ہیں ادب و احترام، سلام و کلام تعلقات سب توڑ کر رکھ دیتے ہیں۔ ایک وہ اہل اللہ ہیں جو ٹوٹے ہوئے تعلقات کو جوڑتے ہیں، حضرت حسن بصری نے اپنے ایک بدگو کو حلوا بھیجا، یہ دیکھ کر وہ آپ کا معتقد ہو گیا۔

فائدہ۔۔۔ اس حکایت میں اس شخص نے نصیحت کو قبول نہیں کیا اور ناصح سے اپنے آپ کو فائق سمجھا۔ اسی لیے اس کی نصیحت کی پرواہ نہ کی، اس خودی کے سبب وہ ہلاک ہوا۔ لہذا خودی کو مٹانا ضروری ہے۔

فائدہ۔۔۔ نصیحت ہمیشہ کرتے رہنا چاہیئے خواہ کوئی مانے یا نہ مانے، اس لیے کہ نصیحت میں مخلوق پر شفقت ہے اور یہ کارِ انبیاء ہے۔ ناصح کو نصیحت کی وجہ سے مخلوق پر ایک فوقیت اور برتری حاصل ہوتی ہے۔

---

[1] وہ ایسے ہیں جیسے چوپائے بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ۔

Marfat.com

حکایت (۱۵)

مکروہ آواز والا اندھا

ایک اندھا صدا لگاتا پھرتا تھا کہ مَیں دو قسم کی مصیبتوں میں مبتلا ہوں، مجھ پر رحم کرو، ایک تو مَیں اندھا ہوں اور دوسرے کریہہ الصوت، یعنی ایک تو آواز بہت بُری ہے، آواز میں کوئی دلکشی نہیں کہ لوگوں کے دل میری طرف کھنچیں اور وہ میری طرف مائل ہوں، اور نگاہ نہیں کہ کچھ کام کر سکوں، مفلس ہوں مجھ پر رحم کرو۔

فائدہ —— اسی طرح آج کل کے لوگ بھی دو مصیبتوں میں مبتلا ہیں ایک تو گنا ہوں سے اُنکے دل اندھے ہو رہے ہیں اور دوسرے یہ کہ آوازیں بھی مکروہ ہیں، گالی گلوچ، فحش، توہین، غیبت، تذلیل اور استہزار کی مکروہ آوازیں ہیں جو بلند ہو رہی ہیں۔ اگر تضرّع وزاری، نرمی وخوش اخلاقی اور محبّت کی آوازیں ہوتیں، اللہ اور رسول یا اہلِ اللہ کی باتیں کی ہوتیں تو لوگوں کے دِل مائل ہوتے، خدا کی رحمت نازل ہوئی۔ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ[۱] (الرعد آیت ۲۸) دوسرے مقام پر ارشادِ باری ہے۔ یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُبَیِّنَ لَکُمْ وَیَھْدِیَکُمْ سُنَنَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ[۲] (سورہ نسا آیت ۲۶) اب تو جب کوئی بولتا ہے تو ڈر لگتا ہے کہ دیکھئے کیا مکروہ صدا نکلتی ہے کہ زہر اگلتا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ معاذ اللہ۔ آؤ اللہ سے لڑیں کہ ہم کو کیوں فقیر کر دیا۔ صرف پچیس ہزار روپے مجھے ملے پانچ لاکھ روپے رہ گئے حالانکہ جب اپنے بیٹے کی شادی کی تو اس پچیس ہزار روپے سے خوب رنڈی کا ناچ اور رقص کرایا، تم تو اس قابل تھے کہ یہ روپیہ بھی نہ ملتا پھر کلمۂ کفریہ بکتے ہو، کوئی کہتا ہے کیسی جنت کیسی دوزخ ؟۔ کسی کے منہ سے یہ مکروہ آواز نکلتی ہے کہ دنیا میں مزے اُڑاؤ کیا حلال کیا احرام؟

---

[۱] ترجمہ: خبردار اللہ کی یاد ہی سے دل تسکین پاتے ہیں۔

[۲] ترجمہ: اللہ چاہتا ہے کہ تمہارے واسطے بیان کرے اور تمہیں پہلوں کی راہ پر چلائے۔

Marfat.com

یہ صرف مُلّاؤں کی باتیں ہیں۔ غرضیکہ ہزارہا مکروہ اور کفریہ باتیں زبان پر ہیں۔ آواز کا تو یہ حال تھا۔ اور نگاہ کا حال یہ ہے کہ حلال و حرام نظر ہی نہیں آتا۔ ناصح کون ہے غیر ناصح کون، مخلص کون ہے، غیر مخلص کون ہے؟ — نافع کون ہے مضر کون؟ نافع معطی کون ہے ضار کون، یہ سمجھتے ہیں کہ مخلوق ہے حال یہ ہے کہ وہ خالق ہے مگر نظر تو گناہ کے سبب پھوٹ گئی ہے۔ خالق نظر آتا ہے ایمانی نظر سے۔ وہ ایمانی نگاہ تو ختم ہی ہو گئی۔ اب خالق کو کس نظر سے دیکھے۔ علماء اور اولیاء کو کس نظر سے دیکھے بہرحال ایسے لوگ بڑے قابلِ رحم ہیں۔ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ نگاہ بھی دے کہ جس سے صرف گناہ کو ہی نہ دیکھیں بلکہ جس کا گناہ کر رہے ہیں اس کو دیکھیں تاکہ دل میں خوف پیدا ہو اور خدا کی رحمت کا مستحق ہو — اسی طرح اس کی زبان سے کہیں بیوی کو تکلیف ہے کہیں دوستوں کو اپنی زبان سے بگاڑ لیتا ہے۔ کہیں عزیزوں کو، حالانکہ ارشادِ حضور ہے۔ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ۔[۱]

گفت زشت آوازم و ناخوش نوا
زشت آوازی و کوری شد دُوتا
بانگِ زشتم مایۂ غم مے شود
مہرِ خلق از بانگِ من کم مے شود
زشت آوازم، بہر جا کہ رَوَد
مایۂ خشم و غم و کین مے شود

(ترجمہ) یعنی اس نے کہا کہ میں بُری آواز والا ہوں، اور یہ بُری آواز اور اندھا پن دُو دُو مصیبتیں مل گئی ہیں، میری بُری آواز میرے غم کا سرمایہ ہے، میری آواز سے خلق کی محبت کم ہو جاتی ہے، میری بُری آواز جہاں کہیں جاتی ہے، تو لوگوں کے غصہ اور غم کینہ کا سرمایہ بن جاتی ہے۔

---

[۱] مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ رہیں۔ (بخاری و مسلم)

Marfat.com

ایک وہ آواز تھی کہ حضرت عمر یَا سَارِیَۃُ الْجَبَلُ[1] کہہ کر دُور سے نفع پہنچا رہے ہیں۔ ایک تم ہو کہ قریب ہو کر بھی نفع نہیں پہونچاتے کوئی کہتا ہے ملّاں نے قانون اسلام کے خلاف لکھا ہے، کوئی کہتا ہے کہ ملّاں نے زکوٰۃ کے خلاف مضمون لکھا ہے، کہیں سے آواز آتی ہے کہ پردہ دقیانوسی چیز ہے۔

فائدہ ـــــ کوئی ایسا "اُبْرِءُ الْاَکْمَہَ"[2] صفت مرشد ہو کہ جس کے لیے ارشاد ہے۔ هٰذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ[3] اس کے ہاتھ سے اندھاپن دور ہو جائے اور لوگ "وَفِیْ سَکْرَتِهِمْ یَعْمَهُوْنَ"[4] کا مصداق نہ رہیں، ان کو ہدایت حاصل ہو جائے۔

فائدہ ـــــ اسی طرح وہ لوگ جنہوں نے سود اور رشوت سے اپنے پیٹوں کو بھرا ہے، اس حرام خوری کی وجہ سے ان کی آواز مکروہ اور نامقبول ہے، اگر وہ دعا کریں گے تو ان کی یہ مکروہ آواز رحمتِ خداوندی کو کس طرح کھینچے گی؟ لہٰذا تم کو چاہیئے کہ حرام خوری سے بچو، گالیاں، غیبتیں، علماء و اولیاء کی توہین وغیرہ کی آوازوں کو دور کر کے اپنی آوازوں کو اچھا بناؤ تاکہ تمہاری دعائیں مقبول ہوں لوگوں کو اللہ و رسول کی باتیں بتاؤ۔

(۱۶)

حکایت

حضرت موسیٰ ؑ اور ایک گوسالہ کا پرستار

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک گوسالہ کی پرستش کرنے والے کو[5] کہا کہ اے نگبخت تو نے میرے کتنے معجزات دیکھے مگر تجھے میری پیغمبری میں ابھی تک شک وشبہ ہی رہا، جبکہ تو نے گوسالہ کو خدا تک مان لیا، اس کی پرستش شروع

---

[1] اے ساریہ پہاڑ (مشکوٰۃ شریف) [2] میں مادر زاد اندھوں کو اچھا کرتا ہوں
[3] یہ لوگوں کے لیے بصیرت ہے۔ [4] وہ اپنی مستی میں اندھے ہو رہے ہیں۔

کردی، اب تجھے انسان کو رسول ماننے میں تأمل اور ایک بے جان شئے کو خدا ماننے میں تجھے کوئی تأمل نہیں ہوا۔ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ[1] (سورہ ص آیت ۵)

فائدہ —— اسی طرح پرستارانِ دنیا اور پرستارانِ درہم دنانیر اپنے معبود ہی کی طرف ہمیشہ متوجہ رہتے ہیں اور اہل اللہ، علمائے ربانیین کی طرف کبھی مائل نہیں ہوتے —— اور ان کی عظمت کے کبھی معترف نہیں ہوتے بلکہ ان کو ہمیشہ حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ہمیشہ منکر رہتے ہیں۔

فائدہ —— باطل پرستی کی طرف اس قدر میلان کہ ایک جماد اور بے جان چیز تک کو خدا مان لیا اور حق سے اس قدر دوری کہ موسیٰ علیہ السلام جیسے عظیم انسان کو نبی نہیں مانا، اسی طرح آج کل جتنی بری اور باطل چیزیں اور فیشن ہیں ان کیطرف رجحان ہے مگر اسلام اور دین کی طرف میلان نہیں۔

فائدہ —— اسی طرح پردہ اور دیگر اسلامیات میں ہزار ہا شبہات مگر بے حیائی کے امور میں بڑی رغبت اور میلان —— سنیما میں جوئے میں فضول شادی غمی کے خرچ میں فقر کا اندیشہ تک بھی نہیں مگر صدقہ و زکوٰۃ میں فقر کے شبہات پیدا ہو جاتے ہیں —— غرض اچھی باتوں میں انکار اور تردُّد اور بُری باتوں میں رغبت اور دوڑ، یہ بدبختی کا نشان ہے۔ نشانِ سعادت یہ ہے کہ "سَارِعُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ" (سورۂ آل عمران آیت ۱۳۴) کہ اللہ کی مغفرت کی طرف دوڑو۔

(۱۷)

حکایت

جالینوس سے دیوانہ کی اُنسیّت

ایک روز جالینوس جا رہا تھا، راستہ میں ایک دیوانہ نے اس سے بڑی دلچسپی

---

[1] بے شک یہ عجیب بات ہے۔

Marfat.com

اور دل لگی سے باتیں کیں، جالینوس راستہ ہی سے واپس آ گیا اور اپنے شاگرد سے کہا کہ فلاں معجون لے آؤ میں کھاؤں گا، اس نے کہا کہ یہ معجون تو مجنون کے لیے ہوتی ہے، جالینوس نے کہا کہ فلاں دیوانہ میری طرف مائل ہوا، اس سے معلوم ہوا کہ میں بھی اسی کی جنس سے دیوانہ ہوں اسی لیے وہ میری طرف مائل ہوا، کیونکہ "اَلْجِنْسُ یَمِیْلُ اِلَی الْجِنْسِ"[1] ورنہ مجھے اس سے کیا تعلق۔

گر نہ جنسیت بُدے درمن ازو

کے رُخ آوردے بمن آں زشت رُو

(ترجمہ) اگر مجھ میں اس کی جنسیت نہ ہوتی، وہ منحوس صورت میری طرف کب متوجہ ہوتا۔

فائدہ—— اگر جنسِ مقبولین سے ہے تو مقبولوں کی طرف میلان ہوگا، اُن سے محبت ہوگی، ان کے پاس آئے گا بیٹھے گا، باتیں کرے گا۔ اور اگر ان کی جنس سے نہیں ہے تو اُن سے گھبرائے گا اور اس کا میلان باطل پرستوں کی طرف ہوگا—— آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ" (سورہ توبہ آیت ۱۲۸) کہ تمہارے پاس ایک رسول آ گئے جو تمہاری جنس سے ہیں—— اور جنسیت کا پتہ میلان سے لگتا ہے، تو اگر آنحضرت کے اخلاق، عادات اور آپ کی تعلیمات کی طرف میلان ہے تو وہ آپ کی جنس سے ورنہ وہ آپ کی جنس سے نہیں ہے۔ اگرچہ وہ آپ کے خاندان ہی سے ہو جیسے "پسرِ نوح" اس کے متعلق ارشاد ہے کہ "اِنَّہٗ لَیْسَ مِنْ اَھْلِکَ"[2] (ھود آیت ۴۶) لیکن ابوجہل کا بیٹا "عکرمہ" کہ یہ تعلیماتِ مصطفےٰ کی طرف میلان کے باعث آپ کی جنس سے ہوا۔

تفسیر روح البیان میں آیۂ کریمہ "وَھُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ" کے تحت لکھا ہے کہ اقطاب کی یہ بھی ایک نشانی ہے کہ ان کو محبتِ جُہلاء میں مبتلا نہیں کیا جاتا۔

---

[1] جنس جنس کی طرف مائل ہوتی ہے [2] اے نوح وہ تیرے گھر والوں سے نہیں ہے

Marfat.com

بلکہ علماء اور اولیاء کی صحبت عطا فرمائی جاتی ہے ۔

(۱۸)

حکایت

کوّے اور کبوتر کی دوستی

ایک حکیم نے جنگل میں ایک کوّے کو ایک کبوتر کے ساتھ دیکھا، اس کو بڑا تعجب ہوا کہ غیر جنس ہو کر یہ کسطرح ساتھ رہے، غور کرنے سے معلوم ہوا کہ دونوں لنگڑے ہیں، اس کی وجہ سے وہ دونوں آپس میں مل بیٹھے تھے ۔

فائدہ ـــــ بعض دفعہ دو دو غیر جنسوں میں ملاپ معلوم ہوتا ہے لیکن غور و فکر سے ضرور ان میں کوئی قدرِ مشترک معلوم ہو گی جس کی وجہ سے ان کا آپس میں میلان ہو گا اور وہ وجہ مشترک جنسیت کا باعث ہو جاتی ہے ۔ مثلاً ایک صاحب بظاہر تاجر یا حکام میں سے تھے مگر درویشوں کی طرف وہ مائل تھے، یہ دلیل تھی اس بات کی کہ وہ جنس اہل اللہ سے تھے ۔ اسی طرح ہارون الرشید، حضرت فضیلؒ عیاض رحمۃ اللہ سے ملنے گیا یہ کہہ کر کہ دنیا سے دل اکتا گیا ہے، کسی ولی برحق کی صحبت میں چل کر بیٹھیں جب وہ آپ کی خدمت میں آیا تو آپ نے چراغ گل کر دیا کہ اہلِ دنیا کی صورت دیکھنے سے میلانِ دنیا کی طرف نہ ہو جائے ۔ جب ہارون الرشید نے مصافحہ کیا تو اس کے ہاتھ نرم تھے، آپ نے فرمایا کہ اے کاش یہ نرم ہاتھ عذابِ دوزخ سے محفوظ رہیں ۔
بادشاہ پر رقت طاری ہو گئی، پھر آپ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے، آج لوگ معمولی سے بڑے آدمیوں کی ملاقاتوں میں بھی نماز چھوڑ دیتے ہیں یہاں بادشاہ جیسے بڑے آدمی کی موجودگی میں بھی نماز نہ چھوڑی اور وہ بھی نفل نماز ـــــ کیونکہ بڑے دربار کی حضوری نے سب کو نگاہ میں چھوٹا کر دیا ـــــ یہ اللہ اکبر کی تاثیر تھی کہ دنیا نظر میں چھوٹی ہو گئی ۔
بہر حال کاملین سے میلان نہ رکھنا ان کی صحبت میں نہ بیٹھنا یہ ہمارے ہی نقصان کی دلیل ہے ۔ کوا تو مردار یا نجاست پر گرتا ہے اس کو چمن سے کیا تعلق، چمن سے

Marfat.com

تو بلبل کو تعلق ہوتا ہے، اسی طرح علمار، صلحار، واولیار یہ باغ رسالت کے پھول ہیں۔ کہ ان میں خُلقِ محمدی کی خوشبو آتی ہے ان سے میلان بلبل صفت عاشقانِ الٰہی کو ہی ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے عشق و محبت کے لیے ہی بنے ہیں نہ کہ معصیت کی آلودگی اور نجاست میں گرنے والوں کو ہوگا۔

گر گریزانی ز گلشن بے گماں
ہست آں نفرت کمالِ گلستاں

(ترجمہ) اگر تو چمن سے بھاگتا ہے، تو یقیناً وہ نفرت، چمن کا کمال ہے۔

کیونکہ ان کا میلان تو نجاست کی طرف ہے جبکہ یہاں پھولوں کے جمال اور ان کی مہک کے سوا کچھ نہیں، لہٰذا جس کا باطن پاک اور دماغ صحیح ہوگا وہ حضرات اہل اللہ کے پاس حاضر ہوگا تاکہ ان کی خوشبوؤں سے اپنے دماغ کو معطر کرے۔ سلطان التمش، حضرت قطب کے پاس ہر آٹھویں روز حاضر ہوتے تھے، یہ دونوں دولتوں کے مالک تھے، اور دنیا دار جو دولتِ آخرت سے محروم ہو جب مرے گا تو دنیا بھی پاس نہ رہے گی، تہیدست رہ جائے گا ـــــ اب بتلاؤ سفہار یعنی بے وقوف کون ہے؟

أَلَآ إِنَّهُمْ هُمُ ٱلسُّفَهَآءُ وَلَٰكِن لَّا يَعْلَمُونَ[1] (سورہ بقرہ آیت ۱۳)

فائدہ ـــــ تمہارے اندر بھی شیطان ہے اسی مناسبت سے تم شیطانوں کی طرف جھکتے ہو اور شیطان تمہاری طرف، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کفار نے انکار کیا، یہ انکار بھی آپ کے کمال کی دلیل ہے کہ کوئی مناسبت باقی نہ رہی ـــــ

آدم علیہ السلام کے کمال کی دو نشانیاں ہیں ایک مسجود ملائک ہونا، دوسرا ابلیس کا سجدہ سے انکار کرنا، کیونکہ اگر ابلیس سجدہ کرتا تو ضرور کوئی مناسبت ہوتی جس کے باعث جھکتا، اب کوئی مناسبت ہی نہیں جو جُھکتا مائل ہوتا اس لیے انکار کر دیا۔ اس طرح کمالِ آدم ظاہر ہوا کہ ان کے درمیان کوئی قدرِ مشترک نہیں جو انجذاب ہوتا۔

---

[1] خبردار وہ ہی بے وقوف ہیں لیکن جانتے نہیں۔

Marfat.com

اسی طرح اہلِ حق سے اہلِ باطل کا انکار اور عدمِ میلان دلیل ہے اہلِ حق کے کمال کی کہ انہیں کوئی نقص نہیں ۔ اس لیے وہ ان کی طرف مائل نہیں ہوئے ۔

نوریاں مر نوریاں را جاذب اند
ناریاں مر ناریاں را طالب اند
یک نشانِ آدم آں بُد از ازل
کہ ملائک سر نہندش از محل
یک نشانِ دیگر آں کہ آں ابلیس
ننہندش سر کہ منم شاہ و رئیس
پس اگر ابلیس ہم ساجد شدے
او بنودے آدم او غیرے بُدے

(ترجمہ) نوری لوگوں کا میلان خاص طور پر نوریوں کی طرف ہوتا ہے اور ناری لوگ ناری لوگوں کے طالب ہوتے ہیں (حضرت) آدم کی ایک نشانی ازل سے یہ تھی کہ فرشتے مرتبے کی وجہ سے اُن کو سجدہ کریں دوسری نشانی یہ ہے کہ شیطان ان کو سجدہ نہ کرے کہ میں شاہ اور رئیس ہوں ۔ پس اگر شیطان بھی سجدہ کرنے والا ہو جاتا تو وہ آدم نہ ہوتا کوئی اور ہوتا ۔

(۱۹)

حکایت

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اللہ کی عیادت

موسیٰ علیہ السلام کو عتاب ہوا کہ اے موسیٰ ہم نے تم پر اکرام کیا یدِ بیضا وغیرہ عطا کیا ___ مگر افسوس جب ہم بیمار ہوئے تو تم ہماری عیادت کے لیے بھی نہیں آئے ۔ عرض کی اے رب آپ تو اِن تمام چیزوں سے پاک اور منزہ ہیں ۔ فرمایا کہ فلاں میرا خاص اور مقبول بندہ بیمار ہوا تھا اس کی بیماری ہماری بیماری تھی ۔

Marfat.com

فائدہ ـــــ معلوم ہوا کہ ان خاصانِ خدا اور مقبول بندوں کا دیکھنا اور انکی زیارت کرنا یہ اللہ ہی کا دیکھنا ہے۔ اِذَا رُأُوْا ذُکِرَ اللّٰہُ [1]

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
گو نشیند در حضورِ اولیا

(ترجمہ) جو خدا کی ہم نشینی چاہے، کہہ دو وہ اولیاء کی خدمت میں بیٹھے۔

فائدہ ـــــ اس حکایت سے یہ بھی فائدہ نکلا کہ جن پر خدا کا زیادہ انعام واکرام ہوا ان دولتمندوں کو زیادہ اولیاء کی حضوری کو اختیار کرنا چاہیئے، جبکہ دولتمند ہی زیادہ دور اور اولیاء سے غنی رہتے ہیں، حالانکہ وہ غنی ہیں دولت دنیا سے نہ اولیاء، اور اہل اللہ کی دولت سے۔

فائدہ ـــــ منشاءِ شریعت یہ ہے کہ وہ افعال و اعمال اور اخلاق اختیار کرو جس سے محبت پھیلے اور عداوتیں دور ہوں چنانچہ اِفشاءِ سلام، اِطعامِ طعام، سب میں یہ راز مُضمر ہے، اسی طرح عیادت (بیمار پُرسی) ہے کہ اس میں بھی محبت پھیلتی ہے۔ اور جب باہمی محبت بڑھے گی تو ایک مضبوط گروہ بنے گا، اور جب مثل ایک جسم ہو جائیں گے تو اگر پہاڑ بھی ان کی راہ میں آئے گا تو ہٹاتے چلے جائیں گے ـــــ غرض تمام حصولِ مقاصد کی جڑ محبت اور اتحاد ہے۔ کامیابی فتح و نصرت سب اسی محبت پر ہے۔

دیکھو صحابہ میں کتنی محبت تھی تعلیمِ محمدی سے سب ایک دل ہو گئے تو کامرانی ان کے قدم چومتی تھی۔

---

[1] (ترجمہ) جنہیں دیکھ کر خدا یاد آئے۔ (مشکوٰۃ شریف باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم)

Marfat.com

(۲۰)

حکایت

صوفی، مولوی اور میر کی پٹائی

تین آدمی ایک شخص کے باغ میں گھس گئے ان میں سے ایک میر صاحب تھے، ایک مولوی صاحب اور تیسرے صوفی صاحب تھے، باغبان نے دیکھا کہ وہ تین اور میں اکیلا، چنانچہ اس نے ہر ایک کو بہانہ سے الگ کیا اور پھر ہر ایک کی خوب مرمت کی۔ صوفی صاحب سے کہا کہ آپ ان دو دوستوں کے لیے مکان سے کمبل لے آیئے۔ اور اس کے پیچھے سے مولوی صاحب اور میر صاحب سے کہا کہ یہ "صوفی" لوند کا ہیتہ کون ہے اس کو خوب مارنا چاہیئے تاکہ یہ دور ہو جائے۔ پھر آپ دونوں حضرات خواہ پانچ روز تا آٹھ روز جب تک چاہیں یہاں رہیں کوئی حرج نہیں۔ افسوس ان دونوں نے یار کو چھوڑ دیا حالانکہ یار کو کبھی نہیں چھوڑنا چاہیئے تھا چنانچہ اس نے راستہ میں ہی موٹا ڈنڈا لے کر اس صوفی کی خوب مرمت کی کہ تو میرے باغ کے پھل کھائے گا جبکہ تو اپنے آپ کو صوفی کہتا ہے کیا یہ سبق تجھے جنید و بایزید نے پڑھایا ہے —— یہ کہہ کر خوب مارا، یہاں تک کہ ادھ موا کر دیا۔ اس وقت صوفی نے کہا دوستو تم اپنا خیال رکھنا میرا تو خیر وقت گزر گیا مجھے تو جیتا پیٹنا تھا پٹ لیا، لیکن تم نے مجھے بالکل غیر کر کے علیحدہ کر دیا حالانکہ باغبان سے زیادہ غیر نہیں تھا مگر خیر تم نے اس کو مجھ پر ترجیح دے کر اچھا نہیں کیا خوب خوش ہو لو، یہ خوشی عارضی ہے۔ تمہارا کیا بھی تمہارے آگے آرہا ہے —— پھر باغبان نے میر صاحب سے چال چلی کہ میر صاحب میں نے دوپہر کا کھانا پکوایا ہے دروازہ پر غلام کو آواز دے کر دہ لے لیجئے تکلیف تو ہوگی مگر مجھے فرصت نہیں ہے جب وہ چلا گیا تو مولوی صاحب سے کہا کہ اس کے پاس سید ہونے کی کوئی دلیل نہیں یہ جھوٹ بولتا ہے اس لیے اس جھوٹے

Marfat.com

کو سزا دینی چاہیئے ۔ چنانچہ مولوی صاحب کو بھی اپنے موافق کر کے ان میر صاحب کی خوب پٹائی کی اور مولوی صاحب اس کو پٹتا دیکھتے رہے تب میر صاحب نے کہا کہ مولوی صاحب اب آپ تنہا رہ گئے ہیں ذرا ٹھہریئے اور دیکھئے اب آپ کی کیسی تواضع ہوتی ہے ۔ مانا کہ میں سید نہیں لیکن میں نالائق دوست بھی نہیں اور آپ کے لیے اس ظالم دوست سے تو کم نہ تھا کہ تم نے مجھ کو اپنی غرض کے لیے حوالۂ دشمن کر دیا ۔ یاد رکھنا اس کا برا بدلہ ملے گا چنانچہ میر صاحب کو مارنا شروع کیا مارتے مارتے اس کو ادھ موا کر دیا ۔ اس کے بعد وہ مولوی صاحب کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ او مولوی ! تجھے تیرے علم نے یہی سبق دیا ۔ کہ ہر ایک کے باغ میں بے اجازت گھس جائے ، یہ امام ابوحنیفہ کے مذہب پر عمل ہے یا امام شافعی کے مذہب پر ۔ یہ کہہ کر ایسا ہاتھ مارا کہ صافہ کہیں اور صدری کہیں اور پھر ان کی خوب پٹائی کی ۔

فائدہ —— ہر شخص کو جماعت کے ساتھ رہنا چاہیئے تاکہ مصائب و مشکلات سے محفوظ رہے ۔ اس باغبان کی طرح شیطان بھی تم کو ایک دوسرے سے جدا کر کے تنہا رکھنے کی کوشش کرتا ہے ، مختلف فساد کے اور بغض و عداوت کے بیج بوتا ہے ۔ آپس میں لڑائیاں ڈلواتا ہے تاکہ اجتماعی قوت ختم ہو جائے ، اسی طرح بعض لوگ عورتوں کو ان کے شوہروں سے جدا کرتے ہیں ، بعض کسی کو بعض کسی کو غرضیکہ انسان مدنی الطبع ہے مل جل کر محبت سے رہنے میں ہی کام چلے گا ، اسی طرح خوشیاں پیدا ہوں گی ورنہ وہ اس کی کاٹ میں سب سے کٹ کر علیحدہ رہ جاؤ گے ۔ جو موجب غم اور تباہی ہے —— بہرحال تمہاری خوشی اور فلاح جماعت بن کر رہنے میں ہے اور جماعت بنتی ہے باہمی محبت اور ہمدردی سے ۔

فائدہ —— یہ جہاں مثل پہاڑ کے ہے یہاں تمہارے ہر فعل کی صدائے بازگشت موجود ہے اگر تم اچھا کام کرو گے تو اس کی اچھائی تم تک پہنچے گی اور اگر کسی کے ساتھ برائی کرو گے تو برائی پہنچے گی —— غرض جیسا کرو گے ویسا بھرو گے ۔

Marfat.com

فائدہ— اسی طرح شیطان اللہ تعالیٰ سے جدا کرتا ہے، رسول سے جدا کرتا ہے، صالحین سے جدا کرتا ہے، علماء اور اولیاء سے جدا کرتا ہے اسلام سے جُدا کرتا ہے، یقین اور ایمان سے جدا کرتا ہے، نماز سے جدا کرتا ہے، بہرحال اکیلا کر کے پوری مرمت کا انتظام کرتا ہے تاکہ پھر خدا کی مار سے کوئی بچانے والا نہ رہے۔

چوں شدی دور از حضورِ اولیاء
در حقیقت گشتۂ دور از خدا

(ترجمہ) جب تو اولیاء کے پاس حاضری سے دُور ہو گیا حقیقتاً تو خدا سے دُور ہو گیا۔
لہٰذا تمہیں چاہیئے کہ ان میں سے کسی چیز سے جدا نہ ہو خصوصاً صحبتِ اولیاء سے کبھی جدا نہ ہونا کہ یہ اصل خیر ہے۔ لوگ جتنے اہل اللہ سے دور ہوتے جا رہے ہیں اتنے ہی خدا سے دور ہو رہے ہیں۔
پہلے ہر شخص صحبتِ اولیاء کو لازمی سمجھتا تھا حتیٰ کہ امراء و سلاطین بھی۔ سلطان التمش حضرت قطب صاحب کی خدمت میں ہر ہفتہ حاضر ہوتا تھا۔
یاد رکھو ان حضرات کا سایہ مثل ہما کے ہے۔ یہ ہر ایک کو نہیں ملتا جس کو بادشاہِ آخرت بننا ہوتا ہے صرف اسی کو ملتا ہے۔

سایہ شاہاں طلب ہر دم شتاب
تا شوی زاں سایہ بہتر ز آفتاب
در بدر میگرد و می رو کُو بکُو
جستجو کن جستجو کن جستجو

(ترجمہ) شاہوں کا سایہ طلب کر اور ہر وقت دوڑتا رہ تاکہ تو سایہ کی وجہ سے سورج سے بہتر ہو جائے۔ در بدر پھر کوچہ بکوچہ جا تلاش کر تلاش۔
کوچہ بکوچہ پھرو جہاں کہیں اہل دِل اور اہل اللہ نظر آجائیں وہیں بیٹھ جاؤ اور ان ہی کے زیر سایہ عمر گزار دو

Marfat.com

تا توانی ز اولیا ر بر متاب
جہد کن واللہ اعلم بالصواب

(ترجمہ) جب تک ہو سکے اولیا سے منہ نہ موڑ، کوشش کر اور اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے۔

فائدہ ——— پھل کھانے کو جی چاہا تو وہاں پہنچے اور مار پڑی یہ کیوں؟ اس لیے کہ نفس کی خواہشات پر صرف عمل کیا نفس تو ہمیشہ بُری باتوں کی طرف لیجاتا ہے اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْٓءِ۔ (سورہ یوسف آیت ۵۳) بیشک نفس برائی کا حکم دیتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نفس برائیوں کی طرف لے جاتا ہے خواہش نفس کے ساتھ اگر امرِ حق یعنی اِذنِ مالک کو شامل کرلیا جاتا تو انشاء اللہ کچھ برائی نہ ہوتی۔ احکامِ شرع برائیوں سے بچنے کے لیے ہیں۔ ان کو یہ تکلیف خواہشاتِ نفس کے سلسلہ میں ہوئی لہذا ان خواہشات سے بچو۔

بہرحال مراداتِ نفس کو چھوڑو اور مرادِ حق کی تحصیل میں کوشش کرو کہ اس راہ میں اگر تکلیفیں بھی پہنچیں تو وہ بھی ثواب ہے۔ پس موافقتِ حق میں انجام بہتر ہی بہتر ہے جبکہ موافقتِ نفس میں خرابی ہی خرابی ہے۔ انسان احکامِ خدا میں صبر کی تکلیف اُٹھائے تو اس کو عزت نصیب ہو۔ خدا تعالیٰ کے احکام میں ضرور تکالیف ہیں مگر اس میں عزت ملتی ہے اور خواہشات کی موافقت میں عزت جاتی ہے ذلت ملتی ہے، بعض چوری کرتے ہیں اور زبان سے انکار کرتے ہیں یہ نہیں سمجھتے کہ اگر مار اور قید سے بچ گئے تو عزت تو گئی۔

ذلت کی مار کیا کم ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عادت یوں ہی جاری ہے کہ اپنے بندوں کو دشمنوں کے ذریعہ آزماتا ہے اُن کے اوپر مسلط کرتا ہے ان کو تکلیف اور ایذا میں مبتلا کرتا ہے اس میں جس نے خدا کی طرف رجوع کر لیا وہ مبارک ہے ورنہ تکلیفِ آخرت اور زیادہ سخت ہے۔ لوگ مخالفتِ نفس اور مخالفت سوسائٹی کی تکلیف کو دوزخ کی تکلیف کے برابر سمجھتے ہیں دوزخ کی تکلیف اس سے کہیں زیادہ ہے۔

Marfat.com

(۲۱)

حکایت

حضرتِ بایزید کا سفر حج

حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ بقصدِ حج و عمرہ و زیارت بیت اللہ جا رہے تھے، مگر ہر مقام پر اہل اللہ کو تلاش کرتے تھے۔ چنانچہ مولانا روم فرماتے ہیں۔

اُو بہر شہرے کہ رفتے از نخُست
مرعزیزاں را بکردے باز جُست
گفت حق اندر سفر ہر جا روی
باید اول طالب مَردے شوی

(ترجمہ) وہ جس شہر میں جاتے تو پہلے خاصانِ خدا کی تلاش کرتے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس جگہ تو سفر میں جائے، یہ چاہیئے کہ پہلے تو مرد (حق آگاہ) کا طالب بنے۔

بالآخر راستہ میں انہوں نے ایک کامل بزرگ اور عارف باللہ کو دیکھا کہ جن کی کمر مثل ہلالِ خمیدہ ہے، ان میں ایک شان و شوکت شاہانہ ہے گفتگو مردانہ ہے۔ نابینا ہیں مگر دل آفتاب سے زیادہ روشن ہے۔ یادِ وطنِ اصلی میں مصروف ہیں غرضیکہ ان کو اپنے وقت کا قطب پایا۔ بایزید ان کے سامنے باادب بیٹھ گئے پھر معلوم ہوا کہ یہ نادار اور عیالدار ہیں تو ان بزرگ نے بایزید سے پوچھا کہ کہاں کا ارادہ ہے؟ جواب دیا کہ حج کا ارادہ ہے دو درہم میرے پاس ہیں۔ ان بزرگ نے کہا کہ سات بار میرے گرداگرد گھوم لو اور اس کو طوافِ حج ہی سمجھو اور یہ درہم میرے حوالہ کرو اور یہ سمجھو کہ تم نے حج کر لیا۔ اور اگر تم کو "عمر باقی مل گئی" تو "عمرہ" ہو گیا۔ اور دل صاف ہو گئے تو سمجھ لینا کوہِ صفا پر دوڑ لیے۔ اور مجھ جیسے تجلیاتِ الٰہی سے معمور انسان کو دیکھ لیا تو گویا خانۂ خدا کو ہی دیکھ لیا۔ اور مجھ کو پا لیا تو خانۂ کعبہ

Marfat.com

کو ہی پالیا سینکڑوں رونق، عزت وشوکت عند اللہ تم کو حاصل ہوگئیں۔ بایزید نے ان تمام نکتوں کو بغور سنا اور تمام مراتب طے کرکے خدا کا قُرب در قُرب حاصل کیا۔

آمد از وے بایزید اندر مزید
مُنتہی در منتہیٰ آخر رسید

فائدہ —— شاید وہ بایزید کا حج نفل تھا۔ شیخ نے دیکھا کہ میری صحبت میں رجوعیت الی اللہ کا فائدہ بنسبت حج کے زیادہ حاصل ہوگا۔ وہاں بیت اللہ کا قُرب ہے جبکہ یہاں خود اللہ تعالیٰ کا قُرب ملے گا۔ اس لیے ان سے یہ باتیں فرمائیں۔ شاعر کہتا ہے۔

اے قوم بحج رفتہ کجائید کجائید
معشوق ہمیں جا است بیائید بیائید

(ترجمہ) اے قوم حج کے لیے تو کہاں جارہی ہے۔ ارے معشوق اور تمہارا محبوب تو یہاں ہے۔ اِدھر آ اِدھر آ؟

یہ طوافِ تعبدی نہ تھا بلکہ شوق و محبّت میں گھومنا تھا، بایزید کے مناسب فوائدِ کثیر ان کو حاصل ہوگئے۔

فائدہ —— حج میں لازمی فائدہ تھا جبکہ ایک نادار اور عیالدار کی اعانت اور خدمت میں متعدی فائدہ تھا، اور حج سے مقصود ثواب ہوتا ہے جو ولی کے دل کی خوشی کے ساتھ مَعَ شَیْءٍ زَائِدٍ یہاں حاصل ہوگیا ؎ دل بدست آور کہ حج اکبر است

فائدہ —— خواہش نفس کے خلاف کام یہ عظیم مجاہدہ ہے اگرچہ حج ہی ہو موافقت نفس پسند نہیں، جبکہ خرچ اور خدمت کرنا یہ مخالفتِ نفس ہے لہٰذا یہاں پیسہ خرچ کرایا اور خدمت لی تاکہ مخالفت نفس کے سبب مجاہدہ عظیم حاصل ہو۔ اولیا طبیب ہوتے ہیں پس ایسے کی خدمت حج سے بہتر ہے۔ اسی طرح گیارہویں اور جہلم وغیرہ میں خرچ کرنے سے افضل بھوکے اعزہ کی خبر گیری ہے اور ان پر خرچ کرنا ہے۔

فائدہ —— جب خرچ کرے گا تو حُبّ مال سے قلب پاک ہوگا اور صفائی نفس

Marfat.com

حاصل ہوگی، اس لیے اس صفائی کو کوہِ صفا کے دوڑنے سے تعبیر کیا، ایسے حج سے صدقہ افضل ہے کہ جس میں شہوتِ نفس ٹوٹے اور حُبِّ مال سے نفس کو خلاصی اور صفائی حاصل ہو۔

فائدہ ــــ خدمتِ اولیا، یہ خدمتِ حق ہے۔ ان کی احتیاجیں رحمت ہیں۔ ان کو پورا کرنے کی خوب کوشش کرو کہ اس میں خدا کی خوشنودی ہے۔ اور خدا کا قُربِ خاص ملتا ہے۔ جن کی شان یہ ہے کہ بِیْ یَسْمَعُ بِیْ یَبْصُرُ بِیْ یَنْطِقُ[۱] ایسے شخص کی خدمت یہ اللہ ہی کی خدمت ہے۔

خدمتِ من طاعت وحمدِ خدا ست
تا نہ پنداری کہ حق از من جدا ست

(ترجمہ) ان بزرگ نے فرمایا کہ میری خدمت یہ درحقیقت خدا کی طاعت اور اس کا شکریہ ہے۔ کیونکہ تم یہ نہ سمجھنا کہ "حق مجھ سے جدا ہے" ــــ حقیقت یہ ہے کہ بندگانِ خدا، خدا نہ باشند و لیکن زخدا جدا نباشند، یعنی یہ بندگانِ خدا، خدا تو نہیں ہوتے لیکن خدا سے جدا بھی نہیں ہوتے۔

(۲۲)

حکایت

مکان کا روشندان

ایک نیا مرید تھا اس نے مکان بنوایا اس کے پیر صاحب تشریف لائے اور مکان کو دیکھ کر اپنے مرید سے امتحاناً پوچھا کہ میاں یہ دیوار میں کھڑکی یا یہ چھت میں روزن کیوں رکھا ہے، عرض کی تاکہ مکان میں روشنی اور ہوا آئے آپ نے فرمایا کہ تم کو یہ نیت کرنی چاہیئے تھی کہ آوازِ اذان آئے، روشنی تو فرع تھی

---

[۱] میری وجہ سے وہ سُنتا ہے میری وجہ سے دیکھتا ہے میری وجہ سے وہ بولتا ہے

Marfat.com

وہ بھی نفع اس میں خود بخود آجاتا ۔ اسی کو مولانا روم بیان فرماتے ہیں ؎

روزن از بہر چہ کردی اے رفیق
گفت تا نور اندر آید از طریق
گفت آں فرع ست ایں باید نیاز
تا ازیں رہ بشنوی بانگِ نماز
نور خود اندر تبع می آیدت
نیست آں راکن کہ آں می بایدت

فائدہ ـــــ تمہارا کھانا پینا ، اٹھنا بیٹھنا محبت کرنا ، بغض کرنا سب برائے خدا ہو، کھانے سے شکم سیری تو ہوتی ہی ہے خواہ نیت ہو یا بلا نیت ۔ مگر یہ نیت حلال وطیب غذا کے کھانے میں اللہ کے حکم كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ[1] (بقرہ آیت ۱۷۲) کی بجا آوری کر رہا ہو ۔ اور عبادت کے لیے قوت پیدا کرنے کا قصد بھی ہو تو تمہارا یہ کھانا بھی ثواب ہو جائے گا ۔ اور بلا نیت اس ثواب سے محروم رہو گے غرض تمہارے ہر فعل اور ہر کام کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہو ۔

گر سفر داری بدیں نیت برو
در حضر باشد ازیں غافل مشو
تا توانی زاد لیار بر متاب
جُہد کن واللہ اعلم بالصواب

(ترجمہ) اگر سفر کرنا ہے اس نیت سے جا ۔ اگر اقامت ہو (پھر بھی) اس سے غافل نہ ہو جب تک ہو سکے اولیاء (کرام) سے منہ نہ موڑ ، کوشش کر ، اللہ زیادہ اور بہتر جانتا ہے ۔

اس حکایت میں پیر صاحب نے مرید کا امتحان اسی چیز کا لیا تھا کہ اس کا خدا سے تعلق کتنا مضبوط ہے ، اور یہ روزن جس سے ہر کام میں اللہ کو دیکھے یہ اس

---

[1] : پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں عطا کی ہیں ۔

Marfat.com

وقت کھلتا ہے جب آنکھ بند کرکے عشق و محبت کے ساتھ مراقبہ کرے۔ لہذا آنکھ کو ظاہری چیزوں کے دیکھنے سے بند کردو تاکہ پھر عجائبات نظر آئیں اور تیرے دل کا روزن کھلے۔

چشم بستہ خفتہ بیند صد طرب
چوں کشاید آں نہ بیند ایں عجب
بس عجب در خواب روشن میشود
دل درون خواب روزن می شود

(ترجمہ) آنکھیں بند کیے ہوئے سوتا ہے اور سو خوشیاں دیکھتا ہے تعجب ہے کہ جب آنکھ کھولتا ہے وہ کچھ نہیں دیکھتا، خواب میں بہت سے عجائب دیکھتا ہے نیند میں دل روشندان بن جاتا ہے۔

یعنی خواب میں دل روزن ہوجاتا ہے اور اس سے خواب کی حالت میں باطن روشن ہوجاتا ہے۔ اور یاد رکھو اگر اللہ کی محبت کا روزن کھلا نہ ہو تو محلات میں کتنی ہی کھڑکیاں کیوں نہ کھلی ہوں مگر ان محلات میں جنت کی کھڑ بند ہوگی۔ کہ نہ کان میں آذان کی آواز آئے گی اور نہ ہی خدا تعالیٰ نظر آئے گا۔ "صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ"[ا] (بقرہ آیت ۱۸) کے مصداق ہوں گے۔

فائدہ ـــــ اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کوئی کام اپنے نفس کے لیے نہ ہو بلکہ سب اللہ کے لیے ہو، اس کا نمونہ حضرت نوح علیہ السلام کا غضب ہے کہ آپ نے فرمایا، رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا[۲] (سورہ نوح آیت ۲۶)

[ا] بہرے گونگے اندھے

[۲] اے میرے رب زمین پر کافروں میں سے کوئی رہنے والا نہ چھوڑ۔

Marfat.com

(۲۳)

حکایت

بیمار صحابی کی دنیا میں عذاب کیلئے دُعا

ایک صحابی بیمار ہو گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر تمام رنج اور تکلیف بھول گئے، وہ بیماری کی وجہ سے بالکل دُبلے پتلے ہو گئے تھے، آپ نے فرمایا کہ تمہاری بیماری کا سبب تمہاری دعا معلوم ہوتی ہے، سوچو تم نے کوئی دعا کی تھی، انہوں نے کہا کہ ہاں یا رسول اللہ۔ بے شک جب میں گناہ میں مبتلا ہوتا تھا اس سے نجات کی تدبیر ڈھونڈتا تھا، اور مثل غریق ہاتھ پاؤں مارتا تھا، کیونکہ عذاب کی وعیدیں آئی ہیں ان کو سوچ کر میں گھبرا جاتا تھا اور اللہ سے کہتا تھا کہ اے اللہ وہاں کی بجائے مجھے یہاں ہی عذاب دے دے، چنانچہ بیماری مجھے لاحق ہو گئی جس کی وجہ سے میری جان بہت بے کل ہے۔ آپ نے سُن کر فرمایا، خبردار، آئندہ ایسی دعا نہ کرنا، تمہاری کیا بساط کہ اس کی بھیجی ہوئی تکلیف کو برداشت کر سکو بلکہ یوں مانگا کرو کہ اے اللہ دنیا میں بھی اچھائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے۔

آتنا فی دارِ دنیانا حَسَنْ

آتنا فی دارِ عقبانا حَسَنْ

(ترجمہ) ہمیں ہمارے دنیا کے میں گھر میں بھلائی عطا فرما، ہمیں ہمارے آخرت کے گھر میں بھلائی عطا فرما۔

فائدہ ـــــ تعلیم کی ہر امر میں ضرورت ہے۔ اسی لیے انبیاء علیہم السلام کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ

Marfat.com

اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ[لے] (النسا آیت ۶۴) انبیاء علیہم السلام کے بعد انکے نائبین علماء اور اولیاء بھی اسی حکم میں داخل ہیں تاکہ نبی کی تعلیم ان سے حاصل کی جائے اور اپنی زندگی کے ہر گام کو ان کی تعلیم کے موافق بنایا جائے۔

فائدہ۔۔۔ ان کی بیماری کا سبب ان کی گستاخی تھی کہ اس میں خودی اور انا کا اظہار ہو رہا تھا اور مقابلہ میں خودی ظاہر ہو رہی تھی حالانکہ دنیا و آخرت دونوں جہاں میں بندہ عاجز ہے اسے تابِ مقابلہ کہاں ؟

فائدہ۔۔۔ اس بیماری میں ان کی عیادت کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو وہ بیماری، رنج اور تکلیف جس کے سبب محبوب ملے ایسی تکلیف بھی مبارک۔ اسی طرح وہ موت بھی اچھی جو لقائے الٰہی کا ذریعہ ہو۔ اسی لیے اہل اللہ کو موت محبوب ہوتی ہے کہ وہ محبوب سے ملاقات کا ذریعہ ہے۔

گفت بیماری مرا ایں بخت داد
کامد ایں سلطان بر من بامداد

انہوں نے کہا کہ اس بیماری نے مجھ کو یہ خوش بختی عطا کی کہ یہ سلطان میرے پاس صبح کے وقت تشریف لایا۔

رنج گنج آمد کہ رحمتہا در وست
مغز تازہ شد کہ بخراشید پوست

(ترجمہ) رنج اور تکلیف ایسا خزانہ ہے جن میں بے شمار رحمتیں پوشیدہ ہیں، جب اوپر کا چھلکا اترتا ہے تو تازہ مغز ظاہر ہو جاتا ہے۔۔۔ بہر حال جس طرح پھل کو چھیلا جاتا ہے تو نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ صاف ستھرا تازہ بتازہ مغز نکل کر سامنے آجاتا ہے اسی طرح دلخراش تکالیف تشریعی و تکوینی جب کسی کو پہنچتی ہیں تو اندر سے مغزِ

لے اور ہم نے کبھی کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اسی واسطے کہ اللہ کے حکم سے اس کی تابعداری کی جائے۔

Marfat.com

ایمان نکل کر سامنے آجاتا ہے۔ پھر ان تکالیف میں بھی اس کو رضا اور خوشی ہوگی۔ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ[1] (بقرہ آیت ۲۵) کے مصداق پھر خوشی کی نہریں بہیں گی۔

فائدہ۔۔۔۔ مخالفتِ نفس ہی تکلیف ہے مگر اس تکلیف میں ہی راحت ہے۔ لہٰذا اے نفس اور خواہش کے بندو! تکلیفِ احکام الٰہی قبول کرو اور نفس کی موافقت چھوڑو۔

فائدہ۔۔۔۔ احکامِ شرعیہ، مجاہدہ وغیرہ یہ سب اللہ تعالیٰ پر ہے کہ ہلکا یا بھاری کر کے دکھلائے۔ جس پر فضل نہیں ہوتا اس کی نظر میں دشمن کو ہلکا اور گناہوں کو صغیرہ اور خفیف کر دکھاتا ہے۔۔۔۔ جس پر فضل ہوتا ہے یہی امور اس کی نظر میں بھاری دکھلاتا ہے۔۔۔۔ پہلے حضرات ایک معمولی سی لغزش کو بھی عظیم گناہ سمجھتے تھے جبکہ آج کل لوگ بڑے بڑے گناہوں کو بھی ہلکا سمجھتے ہوئے اس دلیری سے کر جاتے ہیں جیسے کچھ ہے ہی نہیں

فائدہ۔۔۔۔ جب خوفِ خدا نہ رہے تو پھر ماسوی اللہ سے ڈرنے لگا اور خرگوش بھی اس کو شیر نظر آئے گا، اور جب خدا سے ڈر لگا تو پھر ماسوی اللہ اس کی نظروں میں حقیر ہو جائے گا، دنیا، اربابِ دنیا، ان کے محلات سب اس کی نظروں میں ذلیل ہو جائیں گے۔ ورنہ پھر دنیا کی ایک ایک شے اس کی نظروں میں عظیم ہوگی، حال یہ ہے کہ دنیا مچھر کے پر سے بھی زیادہ حقیر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جس کی نظروں میں دنیا کی بڑائی بیٹھی ہوئی ہے وہ اُمراء و وُزراء کے پاس جا کر اُن سے مرعُوب ہو جاتا ہے، اور ان کے عیوب کا ازالہ تو کیا خود انہی کی سی کہنے لگتا ہے، اُن کی موافقت، یہ خودی کی کمزوری کا نشان ہے، اور اظہارِ حق میں ان کی مخالفت اور ان کے عیُوب کو بتلانا یہ نشانِ شجاعت ہے۔ حضراتِ اہل اللہ دوسروں میں مُدغم

---

[1] ایسے باغات جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں

Marfat.com

نہیں ہوتے بلکہ دوسروں میں اللہ کی محبت کا رنگ چڑھاتے ہیں۔

حکایت (۲۴)

بدچلن عورت سے نکاح

ایک ڈوم سے اس کے آقا نے کہا کہ تُو نے نکاح کرنے میں بہت جلدی کی کہ ایک رنڈی سے نکاح کر لیا، کچھ دن ٹھہرتا تو کسی پارسا عورت سے تیرا نکاح کر دیتے۔ اس نے کہا حضور ایسی عورتوں سے بہت نکاح کیے مگر آخر کار تجربہ کے بعد سب مثل آوارہ اور بدچلن رنڈھیاں ہی ثابت ہوئیں۔ اب میں نے ایک فاحشہ سے کیا ہے دیکھئے یہ کیسی نکلتی ہے۔

فائدہ — کسی بُری چیز کو اچھے نام سے پیش کرنا درحقیقت اس اچھائی سے متنفر کرنا ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں بہت سے کام اسلام کے نام سے لوگ کرتے ہیں۔ مگر درحقیقت وہ اسلامی کام نہیں ہوتے تو اس طرح لوگوں کو اسلام سے نفرت ہوتی چلی جاتی ہے۔

فائدہ — ہم بھی اس دنیا کو آزما چکے ہیں اس تجربہ سے یہ بہت بے کار ثابت ہوئی۔ بظاہر بہت اچھی ہے مگر باطن میں بہت بُری ہے۔

یہ دنیا کی پالیسی بظاہر اچھی معلوم ہوتی ہے مگر بباطن بڑی تلخ ہے، جب چکھو تو کڑوی معلوم ہوتی ہے یعنی جب معاملہ کرو گے تو تلخ نکلیں گے۔ لہذا چالاکی کو چھوڑو۔ رحمن تم ہو کر بُرے کو اچھا سمجھ رہے ہو۔ آؤ آؤ "جنونِ مذہب" کی طرف بھی کبھی آکر دیکھو۔

عقل را ہم آزمودم من بسے

بعد ازاں جویم جنوں را مغز سے

(ترجمہ) میں نے عقل کو بھی بہت آزمایا اس کے بعد دیوانگی کا کھیت تلاش کروں گا۔

Marfat.com

یہ ظاہر مجنون ہیں مگر فی الواقع عاقل ہیں، جن کو تم سفیہ کہتے ہو وہ عاقل ہیں۔ اور تم سفیہ ہو تمہاری سفاہت اس وقت معلوم ہوگی جب نہ دنیا رہے گی نہ دین۔ خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃَ[1] ان کی سی عقل تو ہفت اقلیم کے بادشاہ کو بھی نصیب نہیں۔ اگلا حضرت بہلول کا واقعہ پڑھو۔

فائدہ ـــــ جو لوگ دوزخی معلوم ہوتے ہیں کہ دوزخ میں جائیں گے وہ وقت پر جہاد میں ہوتے ہیں، اور جو جنتی ہوتے ہیں وہ وقت پر جہاد سے بھاگتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

فائدہ ـــــ نام کے پارسا حقیقت میں "فاحشہ" اسی طرح نام کے مسلمان لیکن حقیقت میں انگریز، جو نام کے پیر اور رہبر ہیں وہ حقیقت میں رہزن، اسی طرح بہت سے لوگ ظاہر میں اچھے ہوتے ہیں لیکن باطن میں خراب۔

(۲۵)

حکایت

گھوڑا سوار مجنون نما عاقل

ایک سالک کو ایک باطنی مشکل پیش آئی، کہا کہ مجھے ایک عاقل کی ضرورت ہے جو اس مسئلہ کو حل کر دے۔ کسی نے ایک مجنون نما عاقل کی طرف اشارہ کر دیا جو لڑکوں اور بچوں کی طرح سے ایک لکڑی کا گھوڑا بنا کر دوڑتا پھر رہا تھا، دن رات گیند کھیلتا تھا مگر علم کا خزانہ تھا، آسمان کی مانند رفیع المنزلت تھا، وہ فرشتوں کا بھی محبوب اور اللہ کا بھی محبوب تھا۔ وہ دیوانگی میں مستور تھا اور کور باطن اس کو نہیں پہچان سکتے تھے، ان کا نام بہلول تھا۔ بہر حال وہ سالک ان کے قریب گیا اور ان سے سوال کیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں اس قابل کہاں؟ ورنہ اور شیخوں کی طرح میں بھی اس وقت مسند پر ہوتا۔ لہٰذا کسی خانقاہ میں جا کر کسی لمبی ڈاڑھی

---

[1] دُنیا اور آخرت کھو بیٹھا۔ (الحج آیت ۱۱)

Marfat.com

والے کو تلاش کرو۔ اب سائل نے ایک دوسرے سے بات شروع کی تاکہ وہ کھل جائیں، اور ان سے کہا کہ اے سوار تھوڑی دیر کو اپنا گھوڑا ادھر لایئے یہ سن کر انہوں نے اس طرف کر دیا اور کہا کہ اچھا جلدی کہو میرا گھوڑا بہت سرکش ہے کہیں ایسا نہ ہو لات مار دے جو کچھ پوچھنا ہے جلدی پوچھو۔ یہ سن کر سائل نے اصل راز بیان کرنے کا تو موقع نہ سمجھا اور اس کو چھوڑ کر ایک فضول بات میں ان کو اُلجھا دیا اور کہا کہ مجھے آپ کی جناب میں ایک عورت کے متعلق معلوم کرنا ہے کہ میرے لائق کون سی عورت ہے، فرمایا میں تعین تو کرتا نہیں مگر تفصیل بتا دیتا ہوں جو پسند ہو کر لینا، فرمایا دنیا میں تین قسم کی عورت ہیں بعض تو نہایت مرغوب اور دولت کی طرح آرام جان، بعض دبال جان، یعنی ایک تمام کی تمام تیری، دوسری آدھی تیری اور آدھی دوسرے کی، اور تیسری وہ جو بالکل بھی تیری نہیں۔ بس اب سن چکے جاؤ میں بھی یہاں سے چلتا ہوں، دیکھو گھوڑا لات نہ مار دے ورنہ ایسے گرو گے کہ اُٹھنا بھی نصیب نہ ہوگا۔ یہ کہہ کر گھوڑا دوڑاتے ہوئے لڑکوں میں پہنچ گئے۔ اس شخص نے آپ کو پھر بلایا اور کہا ذرا تفصیل تو بیان کر دیجئے، چنانچہ پھر آئے اور فرمایا کہ "باکرہ" تو کل تیری ہے، اور "بیوہ لاولد" عورت آدھی تیری ہے۔ اور جو بالکل تیری نہیں وہ بیوہ صاحب اولاد ہے۔ کیونکہ جب پہلے خاوند سے اولاد ہے تو اس کی دلی محبت پہلے خاوند سے ہوگی، جا بھاگ ورنہ گھوڑا لات مار دے گا۔ پھر گھوڑا دوڑایا اور لڑکوں تک پہنچ گئے۔ اس نے پھر آواز دی اور کہا کہ حضرت میرا ایک سوال اور رہ گیا آپ دوڑتے ہوئے گھوڑا لے کر پھر آئے اور فرمایا کہ جلدی کہو کیا سوال ہے۔ ایک لڑکا میدان سے میری گیند لے کر بھاگ گیا ہے اس سے گیند چھین کر لانا ہے۔ اس نے کہا کہ آپ اس قدر عاقل ہیں پھر یہ کیا مغالطہ دہی ہے۔ یہ آپ کی بچوں جیسی کیا حرکت ہے؟ آفتاب ہو کر ابرِ جنوں میں آپ کیوں پوشیدہ ہیں؟۔ آپ نے فرمایا کہ اصل بات یہ ہے کہ عوام میں مشورے

Marfat.com

ہو رہے تھے کہ مجھے قاضی بنائیں، ٹالتا رہا مگر انہوں نے منظور نہیں کیا، لہٰذا اس سے بچنے کے لیے یہ تدبیر اختیار کی ہے مجھے دیوانگی سے کیا تعلق؟ دیوانہ ہے وہ جو ایسے وقت میں دیوانہ نہ ہو۔

فائدہ ـــــ کتنے ہی فٹ بال کھیلنے والے ایسے ہیں کہ وہ کھیل چھوڑ کر جب نماز پڑھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ "ولی" ہیں۔ ایسا ہی طریقۂ ہدایت اختیار کرنا چاہیئے جیسا کہ سورۂ یٰسین میں ہے کہ لہو ولعب میں مصروف عوام میں بھی بہت سے صاحبِ دل مل جاتے ہیں، مگر تم سب کو "بہلول" نہ سمجھ لینا کہ ہر ایک کے معتقد ہو جاؤ، تم اتباعِ شریعت کو دیکھنا اور کسی کو برا نہ کہنا۔

لیک ہر دیوانہ را جاں نشمری
سر مَنِہ گوسالہ را چوں سامری[1]

اس لیے کہ باطل پرست ڈھونگ باز ہوتے ہیں، لہٰذا اتباعِ شریعت کو دیکھ کر ولی اختیار کرنا۔

فائدہ ـــــ یہ ہیں مجنون جو عقل میں بادشاہِ ہفت اقلیم سے بھی بڑھ کر ہیں۔ سفیہ وہ ہیں جنہوں نے ان کو نہیں پہچانا اور ان کی تقلید نہیں کی۔ جو ان کو "کَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ"[2] کہے وہ سفیہ اور بیوقوف ہے، ان کی تقلید میں ترکِ دنیا اور بے رغبتی سیکھو، حصولِ مناصب سے گریز کرو کہ "ایک دن نفس پر امیر ہونا" بہتر ہے اس سے کہ ایک جہاں تمہاری اطاعت کرے اور تم کو اپنا امیر مانے۔ اور جس کو بغیر طلبِ منصب وغیرہ ملے تو پھر اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے۔

فائدہ ـــــ مناصب اور عہدوں سے بچنے کے لیے اہل اللہ اپنے آپ کو کس طرح سے چھپاتے ہیں، مجنون و دیوانہ بنتے ہیں لیکن عہدے قبول نہیں کرتے اور آجکل نا اہل ہوتے ہوئے بھی مناسب حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں

---

[1] لیکن ہر دیوانہ کو آپ جان نہ سمجھ لیں۔ سامری کی طرح بچھڑے کے آگے ماتھا نہ ٹیکنا۔

[2] احمقوں کی طرح ایمان لے آئیں (بقرہ آیت ۱۳)

Marfat.com

فائدہ۔۔۔۔۔ آج کل عاقل زمانہ لوگ جو عقل، چالاکی سیکھتے ہیں، قانون پڑھتے ہیں۔ علم حاصل کرتے ہیں اس کا مقصود ملکات ردیئہ اور اخلاق ذمیمہ نجات پانا نہیں ہوتا بلکہ دنیا حاصل کرنا ہوتا ہے، دنیا کی تعریف واہ واہ اور فیشن ایبل بننا مقصود ہوتا ہے۔ تو یہ لوگ اس ہوشیاری اور عقل سے دنیا کماتے ہیں جبکہ وہ خدا کے مقبول بندے "جنون" سے رضائے مولیٰ حاصل کرتے ہیں۔ پس کون سا اچھا ہوا؟

اہل دنیا چوہے کی طرح سے ہر طرف سوراخ کرتے ہیں اور زمین ہی سے اخذ غذا کا تعلق رکھتے ہیں۔ جبکہ اہل اللہ مثل پرند کے ہوتے ہیں جس کی نظر صرف اللہ پر ہوتی ہے۔ کسی سوراخ پر نہیں ہوتی۔۔۔۔۔ اسباب مثل سوراخ ہیں، اسباب سے نظر ہٹا اور غیب پر نظر رکھ۔ ؎

ہم چو موشے ہر طرف سوراخ کرد
نیست مرغے از ہمہ سوراخ فرد

(ترجمہ) وہ چوہے کی طرح ہے جس نے ہر طرف سوراخ کیے، وہ پرندہ نہیں ہے جو تمام سلاخوں سے آزاد ہو۔

بہر حال ان ہوشیاران دنیا کو اللہ تعالیٰ سوراخ اور اسباب سے دیتا ہے اور ان طائران عالم قدس کو غیب سے دیتا ہے۔۔۔۔۔ ایک عورت اکیلی جنگل میں سفر کر رہی تھی ایک صاحب نے اس کو اکیلا دیکھ کر کچھ رقم اپنی جیب میں سے نکال کر اس کو دے دی، اس عورت کاملہ نے ہوا میں ہاتھ بڑھا کر ایک اشرفی کی تھیلی اس کو پکڑا دی اور کہا کہ تمہاری نظر سوراخ یعنی جیب پر ہے اور ہماری نظر "غیب" پر ہے

حکایت (۲۶)

ایک محتسب اور مست

آدھی رات کو محتسب ایک مقام پر پہنچا، دیکھتا کیا ہے کہ دیوار کی جڑ میں

Marfat.com

ایک مست پڑا ہوا ہے، محتسب نے کہا کہ تُو نے کیا پیا ہے اس نے کہا کہ "جو میرے اس سُبُو (صراحی) میں ہے" پوچھا صراحی میں کیا ہے تو کہنے لگا کہ وہ ہی جو میں نے پیا ہے، پوچھا کہ پیا کیا ہے، تو کہنے لگا کہ "جو سُبُو میں ہے"، محتسب چکر میں آگیا اور مجبور ہو کر اس سے کہا کہ میاں اب تیری کم بختی آگئی ہے جیل خانہ چلنے کے لیے تیار ہو جا۔ آہ اور افسوس کر اب تجھ پر مصیبت آنے والی ہے۔ اس نے "ہُو ہُو" کرنا شروع کر دیا۔ محتسب نے کہا کہ میں کہتا ہوں آہ آہ کر اور تو ہُو ہُو کرتا ہے، کہنے لگا کہ میں تو خوش ہوں اور بحرِ توحید میں غرق ہوں اس لیے "ہُو ہُو کرتا ہوں، غم میں تو ہے اس لیے تو آہ کر، کیونکہ آہ وہ کرتا ہے جس کو تکلیف ہو۔ محتسب نے کہا بحث کو چھوڑ اور میرے ساتھ چل، مست نے کہا کہ چل لمبا ہو میں تیرے ساتھ کیوں جاؤں۔ محتسب نے کہا کہ حوالات میں چل تجھے حد لگائی جائے گی اس نے کہا کہ مجھ سے گھر ہی تک نہیں چلا جاتا، اگر میں چل سکتا تو اپنے گھر ہی کو نہ جاتا۔

فائدہ ـــــ جو بحرِ توحید میں مستغرق ہے اس کے آگے اللہ ہی اللہ ہے اسی لیے وہ "ہُو ہُو" کرتا ہے جو "ہوئے ہویت" پر ہے، اور جب نظروں کے سامنے محبوب ہی محبوب ہو تو خوشی ہی خوشی ہے اس کے لیے کوئی تکلیف نہیں پھر وہ آہ کیوں کرے۔

(۲۷)

حکایت

حضرت امیر معاویہؓ کو شیطان کا بیدار کرنا

ایک روز حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے محل میں آرام فرما تھے کہ شیطان نے آکر آپ کو جگا دیا کہ اٹھو اور نماز پڑھو، وقت قضا ہوا جا رہا ہے، آپ نے فرمایا کہ اے شیطان تو طاعت کی طرف کبھی بھی ترغیب نہیں دے سکتا، سچ

Marfat.com

بتا تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے کہا کہ میں بھی تو اللہ کی محبت رکھنے والا ہوں کمالِ عشق میں غیرت کے باعث آدم کو بھی سجدہ کرنے کا روادار نہ ہوا، لہٰذا تم کو اگر سجدۂ حق کے لیے اُٹھا دیا تو کون سی تعجب کی بات ہے۔ آپ نے فرمایا یہ ٹھیک ہے مگر تیرا نیکی سے کیا تعلق۔ نہیں! یہ صرف قال ہی قال ہے اصل بات کچھ اور ہے، سوائے سچ کے تجھ کو مجھ سے کوئی چیز نہیں چھڑا سکتی۔ شیطان نے کہا تم وہمی ہو آخر جھوٹ سچ میں تمیز کا نشان کیا ہے، آپ نے فرمایا کہ یہ حدیث ہے۔ فَاِنَّ الصِّدْقَ طُمَانِيْنَةٌ وَّالْكِذْبُ رِيْبَةٌ[1] یعنی جھوٹی بات سے دل کو تسکین نہیں ہوتی جبکہ سچ سے ہو جاتی ہے۔ آخر شیطان نے اپنی خباثت کا اظہار کیا اور کہا کہ اے معاویہ تم کو نماز سے ایسا شغف ہے کہ تم کو نماز نہ ملتی اور فوت ہو جاتی تو تم کو رنج ہوتا اور تم گریہ و بکا کرتے۔ اس گریہ و بکا میں آپ کو نماز سے بھی زیادہ بلند مراتب حاصل ہوتے۔

گر نماز از وقت رفتے مر ترا

ایں جہاں تاریک گشتے بے ضیاء

(ترجمہ) اگر نماز کا وقت گزر جاتا تو آپ کے لیے یہ دنیا بے رونق، اندھیری ہو جاتی۔

اور ہر رنج والم، گریہ و بکا سے تمہاری ترقی درجات ہوتی، اس لیے تم کو جگا دیا کہ جتنے تمہارے مراتب اور درجات ہیں اتنے ہی رہیں بڑھیں تو نہیں، ایک دفعہ ایسا ہو چکا ہے کہ تم نے آہ و بکا سے اعلیٰ مراتب حاصل کیے تھے اور سوز والم کی وجہ سے تم کو ایک سو نمازوں کا ثواب ملا تو خیال ہوا کہ پھر کہیں سوز آہ سے حجاب بُعد جل کر سیاہ نہ ہو جائے اور بے حجاب وصل ہو جائے۔ میں فی الحقیقت حاسد ہوں میرے اتباع میں تو خرابی ہی خرابی ہے اگرچہ طاعت ہی ہو۔

فائدہ ـــــ شیطان "شَطَنَ" سے مشتق ہے۔ جس کے معنی ہیں "دور ہوا" تو

---

[1] یقیناً سچائی اطمینان والی چیز ہے اور جھوٹ شک میں ڈالنے والی چیز ہے۔ ترمذی شریف حدیث ۲۵۱۶

Marfat.com

اگر یہ کسی کارِ خیر کی طرف بھی ترغیب دے گا تو وہ بھی خدا سے بُعد اور دُوری کے لیے ــــ جیسے یہاں نماز کے لیے جگانا عمدہ کام ہے مگر چونکہ وہ شیطان تھا اس لیے اس اچھی بات میں بھی اس کے لیے کوئی خیر نہیں۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے تلوار کہ جب چور کے پاس جاتی ہے تو خواہ کتنی ہی عمدہ کیوں نہ ہو، وہ اس کو چوری کا آلہ بنا لیتا ہے۔ اسی طرح بیوی، بچے، دکانداری، نوکری، زراعت، صنعت و حرفت تمام کاموں کا یہ حال ہے کہ ایک مومن ان سب کو قُرب کا وسیلہ بناتا ہے اور شیطان کا مُتبع اور خدا سے دور رہنے والا ان سب کو ذریعہ بُعد اور معصیت بنا لیتا ہے، حتیٰ کہ انبیاء، اولیاء اور علمائے دین اسلام کا انکار کر کے ثواب اور نفع کی بجائے الٹا ضرر اور عذاب حاصل کر لیتا ہے۔ دیکھو تصدیق اور اقرار سے ابوبکر صدیق مقبول ہوئے تو انکار رسول سے اُمیہ بن خلف دور رہا۔

فائدہ ــــ جو لوگ مثل شیطان ہو جاتے ہیں ان کے اچھے مشوروں اور عمدہ باتوں میں بھی شیطنت اور عداوت پنہاں ہوتی ہے، مثل "بدخط" انسان کے کہ جب وہ لکھے گا تو اس سے بُرا نقش ہی ظاہر ہو گا۔ اسی طرح شیطان اور اس کے چیلوں سے بدی ہی بدی کا ظہور ہو گا۔

(۲۸)
حکایت
ترکِ جماعت کے غم پر آہ کی فضیلت

ایک صاحب مسجد جا رہے تھے اور لوگ مسجد سے نکل رہے تھے، انہوں نے لوگوں سے پوچھا کہ کیا جماعت ہو گئی ہے ــــ کسی نے کہا جی ہاں جماعت ہو گئی انہوں نے بڑے افسوس سے ایک آہ بھری، ایک صاحب بِنظر وہاں موجود تھے انہوں نے کہا کہ "یہ آہ" مجھے دیدو اور میری نماز باجماعت کا ثواب تم لے لو۔ وہ راضی ہو گئے اور یہ لین دین ہو گیا، رات کو خواب میں ہاتفِ غیب نے

Marfat.com

کہا کہ یہ "وہ آہ" تھی جسکی حرمت کے سبب تمام مخلوق کی نماز کو اللہ نے قبول کیا۔

حرمتِ ایں اختیار وایں دخول

شد نمازِ جملۂ خلقاں قبول

(ترجمہ) اس پسندیدگی اور مداخلت کے احترام کی وجہ سے تمام لوگوں کی نماز قبول ہوگئی۔

فائدہ — حق تعالیٰ کے یہاں عجز و نیاز پسند ہے، اسی لیے اہل اللہ اپنے کو مسکین اور فقیر کہتے ہیں، آثارِ تواضع ان کی پیشانی سے ظاہر ہوتے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے۔ سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ[1] (الفتح آیت ۲۹)

تفسیر روح البیان میں "فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا"[2] (البقرہ آیت ۲۲) کے تحت لکھا ہے کہ حضرت بایزید فرماتے ہیں کہ میں تیس برس مجاہدے کیے پھر ایک قائل کو یہ کہتے دیکھا کہ اللہ کے خزانے عبادت سے مملو ہیں اگر وصول چاہتے ہو تو عجز و ذلت اختیار کرو، فارسی شاعر کہتا ہے کہ

چار چیز آوردہ ام شاہا کہ در گنج تو نیست

نیستی و حاجت و جرم و گناہ آوردہ ام

فروتن بود ہوشمند گزیں

نہد شاخ پر میوہ سر بر زمیں

یعنی لا دہ چیز جو مجھ میں نہ ہو — دوں تجھے وہ چیز جو تجھ میں نہ ہو

یعنی وہ درد و سوز و انکسار — ہم منزہ جس سے ہیں اے باوقار

درد کیا ہے وصل کا پیغام ہے — عجز کیا ہے وصل کا انجام ہے

فائدہ — جو خدمت کر کے اہل نیاز کے دل کو خرید لیگا اس خدمت کیوجہ سے اسکا کیا مرتبہ ہوگا۔ اس خرید و فروخت سے اسکو کیا کچھ مقبولیت ملیگی۔ اسکا کوئی اندازہ نہیں کر سکتا۔

---

[1] ان کی شناخت ان کے چہروں میں سجدہ کا نشان ہے۔

[2] تو اللہ کے لیے جان بوجھ کر برابر والے نہ بناؤ۔

Marfat.com

(۲۹)

حکایت

چور کی تلاش

ایک شخص کے گھر میں چور آیا وہ اس کے تعاقب میں دوڑا قریب تھا کہ پکڑ لے کہ پیچھے سے دوسرے چور نے آواز دی کہ یہاں جلدی آؤ، وہ فوراً چور کو چھوڑ کر اس آواز کی طرف دوڑا کہ نہ معلوم کس خیر خواہ کی آواز ہے، جب یہاں پہنچا تو اس نے کہا کہ دیکھو یہ چور کے قدموں کے نشان ہیں تو اس چور کی تلاش میں ان قدموں کے نشانوں پر جا۔ اس نے کہا احمق میں نے تو خود حقیقت یعنی چور کو پا لیا تھا، نشان کیا چیز ہے، میں تو واصل ہو گیا تھا ذلیل کیا گئی ہے۔

فائدہ ـــــ اگر کوئی چاند تک پہنچا یا اس سے بھی اونچا زہرہ و مشتری تک پہنچا تو وہ صرف نشانِ قدرت تک پہنچا، واصل نہ ہوا، واصل وہ ہے جو خود خدا تک پہنچا، لہذا سائنس دانی کے ساتھ اللہ تک پہنچنے کی بھی کوشش کرو، بعض اہلِ دنیا دنیا کا شوق دلاتے ہیں وہ غیر کی طرف لے جاتے ہیں کوئی ایسا بھی تو ہو جو دوست کی طرف لائے۔ ہر آواز غیر کی طرف لے جاتی ہے وہ بظاہر خیر خواہ کی آواز معلوم ہوتی ہے لیکن حقیقت میں شر ہے۔

فائدہ ـــــ علمائے ظاہر دلائل کی طرف متوجہ ہیں اور علمائے باطن مدلول کی طرف، علم ظاہر کے بعد علم بطون کی طرف بھی آؤ تاکہ آثار قدرت دیکھنے میں ذات اقدس سے محجوب نہ ہو جاؤ۔

صُنع بیند مردِ محجُوب از صِفات
در صفات آں ہست کو گم کرد ذات
واصلاں چوں غرقِ ذاتِ اندا اے پسر
کے کنند اندر صفاتِ او نظر

Marfat.com

(ترجمہ) افعال وہ دیکھتا ہے جو صفات سے حجاب میں ہو صفات ہیں وہ مقیّد ہے جس نے ذات کو گم کر دیا ہو ۔ اے صاحبزادے! واصلین جب ذات میں مستغرق ہیں، وہ اس کی صفات پر کب نظر کرتے ہیں ۔

فائدہ ۔۔۔ گو اس آواز میں خیر معلوم ہوتا تھا لیکن حقیقت میں یہ آواز شر سے پُر تھی، لہٰذا معلوم ہوا کہ ہر شئ کی حقیقت کو دیکھنا چاہیئے ظاہر کو نہ دیکھنا چاہیئے بعض گدڑی میں لعل ہوتے ہیں اور بعض اس کے برعکس ہوتے ہیں کہ بعض کوتاہ بین اس لیے شر کو کر گزرتے ہیں کہ اس میں ان کو خیر نظر آتا ہے حالانکہ وہ خیر نہیں ہوتا، جیسے یہاں خیر سمجھ کر آیا حالانکہ اصلیں شر تھا ۔

اُوپر گندم نیچے جو ـــــ لہٰذا ہر آواز کے پیچھے نہ لگو خیر و شر میں تمیز ہو اور ارباب خیر کے نصائح اور مواعظ سنو گندم نما جو فروشوں سے دور رہو ۔

(۳۰)

حکایت

دورانِ سفر اُونٹ کی گمشدگی

ایک شخص کا سفر میں اُونٹ گم ہو گیا ۔ راستہ خطرناک تھا، قافلہ دور نکل گیا تھا، رات کافی ہو گئی تھی اور وہ بیچارہ دوڑا دوڑا گھبرایا ہوا پھر رہا تھا، ہر ایک سے اپنے اُونٹ کو پوچھتا تھا، کوئی ہنسی سے کہتا کہ وہ اونٹ جس کا کان کٹا ہوا ہے ۔ کوئی مذاق سے کہتا کہ وہ ہی اُونٹ جو خارشی ہے، غرضیکہ انہوں نے سب جھوٹے نشان بتلائے جس سے اس کو کوئی خوشی نہیں ہوئی ۔ اور اگر کسی نے اس کی نشانی درست بتا دی تو اس کا چہرہ خوشی سے چمک اٹھتا تھا ـــــ وہاں ایک مدعی بھی پیدا ہو گیا اس نے کہا کہ میرا بھی اُونٹ گم ہو گیا ہے ۔ مگر وہ سچی اور جھوٹی نشانیوں میں تمیز نہ کر سکا ۔ کیونکہ وہ جھوٹا تھا ۔

فائدہ ـــــ دنیا میں جھوٹے سچے سب ملے ہوئے ہیں، ان میں وہ اہلِ

Marfat.com

حق بھی ہیں جو خدا کی طرف صحیح رہبری کرتے ہیں اور ایسے مُدّعی اور جھوٹے پیر بھی ہیں جو بجائے قریب کرنے کے خدا سے اور دور کر دیتے ہیں، دونوں قسم کے لوگ یہاں آپس میں ملے ہوئے ہیں جس طرح راتوں میں شب قدر، کہ نہ تو تمام راتیں شبِ قدر ہیں اور نہ ایسا ہے کہ کوئی رات بھی شبِ قدر نہ ہو، اسی طرح ان میں بھی نہ تو سب باطل پرست ہیں اور نہ سب حق پرست، ان کے درمیان تمیز کرنا بہت مشکل ہے، بس جن کی باتوں سے تمہیں اطمینان قلب حاصل ہو جائے اور خوشی اور سکون حاصل ہو وہ سچے ہیں اس لیے کہ سچوں کا نشان یہ ہے کہ اس کے بیان سے اطمینان اور خوشی نصیب ہوتی ہے۔

نے ہمہ شبہا بُوَد قدر اے جواں
نے ہمہ شبہا بود خالی ازاں
درمیانِ دلق پوشاں یک فقیر
امتحاں کن وانکہ حق ہست آں بگیر

(ترجمہ) اے نوجوان! سب راتیں شبِ قدر نہیں ہیں، نہ سب راتیں اس سے خالی ہیں۔ گدڑی پہننے والوں میں کوئی ایک فقیر ہے، آزمالے، برحق ہے اس کو اختیار کرلے۔

فائدہ —— دنیا میں اگر کھرا نہ ہو تو کھوٹا کیسے چلے، کھرے کے نام سے ہی تو کھوٹے چلتے ہیں، یہ فضیلت صدق اور کھرے کی ہے۔ لہٰذا اصلی اور کھرے صادق کو معلوم کرو اور ان کے ساتھ رہو۔ کُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِیْنَ[1] (التوبہ آیت ۱۱۹)

گر نبودے در جہاں نقدِ رَواں
قلبہا را خرج کردن کے تواں

(ترجمہ) اگر دنیا میں صحیح سکہ چالو نہ ہوتا تو کھوٹوں کو کب خرچ کیا جاتا۔

بہرحال جس کے کلام میں شفا ہو جو سچے اور پتے کی بات کہتا ہو وہ ہی سچا اور حقیقی

---

[1] سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

Marfat.com

پیرو مرشد ہے۔
فائدہ ـــــ کسی نے کہا کن کٹا اونٹ ہے، کسی نے کہا خارشی اُونٹ، حالانکہ وہ اُونٹ تمام عیوب سے پاک تھا۔ پھر عارف اُونٹ یعنی اُونٹ کے جاننے والے نے جب صحیح نشان دیا تو اس سے سکون ہوا، اسی طرح اللہ تعالیٰ تمام عیوب سے پاک ہے جب ایک عارف باللہ کلام کرتا ہے تو دل بیمار کے لیے اس کا کلام دوا اور شفا ہوتا ہے۔

(۳۱)

حکایت

نماز میں چار نمازیوں کی گفتگو

چار شخص نماز پڑھنے کے لیے مسجد میں آئے، چاروں علیحدہ علیحدہ نماز اور عبادت میں مصروف ہوگئے اتنے میں نماز کا وقت آگیا ـــــ ایک نے ان میں سے کہا کہ مؤذن! آذان دے دیجئے وقت ہوگیا ہے، دوسرے نے نماز پڑھتے ہوئے کہا کہ تیری نماز باطل ہوگئی کیونکہ تو نے نماز میں کلام کیا ہے، تیسرا شخص جو کہ وہ بھی نماز میں ہی تھا اس نے کہا کہ چچا اس کو کیا کہتے ہو اپنے کو تو دیکھو۔ چوتھے صاحب نماز میں ہی بولے کہ الحمدللہ میں ان کی طرح کنویں میں نہیں گرا ورنہ اگر کلام کرتا تو میرا بھی یہی حال ہوتا کہ میری نماز بھی باطل ہوجاتی۔

فائدہ ـــــ بعض دفعہ لوگ دوسروں کے عیبوں کو دیکھتے ہیں حالانکہ عیب خود ان کے اندر موجود ہوتا ہے۔ لہٰذا اپنے عیوب پر نظر رکھو دوسرے کے عیوب کو نہ دیکھو کہ شاید اسی عیب میں تم بھی مبتلا ہو۔ اور اگر وہ عیب نہ بھی ہو تو خوف ہے کہ یہ عیب کہیں تجھ میں بھی پیدا نہ ہوجائے۔ لہٰذا اللہ سے ڈرتے رہو اور تزکیہ نفس میں مصروف رہو، آجکل لوگ عیب بیان کرنیوالے کو جھڑک دیتے ہیں حالانکہ وہ تو آئینہ ہے جس نے تجھے تیری شکل دکھا دی۔ آئینہ کو جھڑکنا کوئی معنے نہیں رکھتا۔

Marfat.com

لَا تَخَافُوْا از خدا نشنیدۂ
پس چہ خود را ایمن و خوش دیدۂ

یعنی اللہ تعالیٰ نے "لَا تَخَافُوْا" تو فرمایا نہیں پھر تم کیوں بے خوف اور خوش ہو رہے ہو۔

سالہا ابلیس نیکو نام زیست
گشت رسوا بیں کہ او را نام چیست

دیکھو ابلیس نے برسوں تک نیک نامی میں زندگی بسر کی مگر آخر کار رُسوا ہو گیا اب دیکھو اس کا نام کون سا مشہور ہے؟ یعنی ابلیس۔

الغرض آج ہر شخص یہ کہتا ہے کہ تمہارے بچہ میں یہ عیب ہے۔ تمہاری بیوی میں یہ عیب ہے۔ تمہارے نوکر میں یہ عیب ہے تم میں یہ عیب ہے مگر خود اپنی بیوی بچوں کو اور خود اپنے کو نہیں دیکھتے کہ وہ ہی عیب ہم میں بھی ہیں۔ اسی طرح بہت سوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ پاکستان کے لوگ بد اعمال ہو گئے سخت اصلاح کی ضرورت ہے حالانکہ کہنے کے وقت خود سر سے لے کر پیر تک بد عمل اور قابل اصلاح ہوتے ہیں۔ لہذا ہر شخص کو چاہیئے کہ پہلے اپنے سے اصلاح شروع کرے قرآن میں ہے۔ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ[1]۔ (البقرہ آیت ۴۴)

فائدہ — اسی طرح پہلی امتوں میں جو خرابیاں تھیں اگر وہ ہی خرابیاں تم میں ہوں تو پھر خدا کے عذاب سے غافل مت رہو۔ پچھلی قوموں کی طرح نصائح سے گریز، اہل اللہ سے عدم لگاؤ، استخفاف احکام وغیرہ سب تم میں موجود ہے۔ لہذا خدا کے عذاب سے ڈرو اور ان چیزوں کو چھوڑو۔ مولانا فرماتے ہیں۔

---

[1] کیا لوگوں کو تم نیکی کا حکم کرتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو پھر کیوں نہیں سمجھتے۔

Marfat.com

در تو ہست اخلاق آں پیشنیاں
چوں نمی ترسی کہ تو باشی ہماں
کہ تجھ میں بھی پہلے لوگوں کے سے اخلاق بد موجود ہیں تو ڈرتا کیوں نہیں کہ تیرا بھی انہی جیسا حشر ہو
آں نشانی ہا ہمہ چوں در تو ہست
چوں تو زیشانی کجا خواہی برست
یعنی جب پہلے لوگوں کی تمام نشانیاں تجھ میں موجود ہیں اور جب تو انہی میں سے ہے تو اب تو بچ کر کہاں جا سکتا ہے۔

حکایت (۳۲)

دو چودھریوں میں ایک کا قتل

کچھ ترکوں نے ایک گاؤں پر حملہ کیا اور وہاں کے دو چودھریوں کو گرفتار کر لیا، اور انہیں سے ایک کو قتل کرنے کے لیے ہاتھ باندھے، اس نے کہا کہ میری کیا خطا ہے؟ انہوں نے کہا کہ تیرے قتل سے ڈر کر دوسرا چودھری تمام مال بتا دے گا۔ کہ کہاں ہے۔ تو اس نے کہا کہ ایسا کرو اُس چودھری کو قتل کر دو تا کہ خائف ہو کر میں کچھ بتا دوں، یہ بھی تو ہو سکتا ہے، انہوں نے کہا کہ وہ زیادہ مالدار ہے۔ اس نے کہا کہ یہ غلط ہے۔ دونوں برابر کے مالدار ہیں۔

فائدہ ـــــ فدویت ایثار دنیا میں کہاں یہ چیز صرف مذہب میں حاصل ہوتی ہے۔ یہ تو دنیا کا حال تھا کہ اپنی وجہ سے دوسرے کو قتل کرا رہے ہیں اور اہل دین کا یہ حال ہے کہ دوسرے کی زندگی کی خاطر اپنی موت کو ترجیح دے رہے ہیں۔ جیسا کہ ایک غزوہ کا واقعہ ہے کہ زخموں سے چور سپاہی شدت پیاس سے پانی طلب کرتا ہے پانی پلانے والا پانی لے کر اس کے پاس آتا ہے کہ قریب سے ایک دوسرے زخمی کی آواز کان میں آتی ہے کہ "اَلْعَطَش اَلْعَطَش" (پیاس پیاس) یہ سپاہی خود پانی نہیں پیتا اور کہتا ہے کہ اس

Marfat.com

میرے بھائی کے پاس لے جاؤ شاید اس کی جان بچ جائے، جب پانی پلانے والا پانی لے کر اس دوسرے سپاہی کے پاس پہنچتا ہے تو وہاں ایک تیسرے زخمی کی آواز آتی ہے وہ بھی پانی طلب کرتا ہے۔ یہ پانی چھوڑ دیتا ہے کہ اس میرے بھائی کو یہ پلادو شاید اس کی جان بچ جائے، جب پانی پلانے والا اس کے پاس پہنچتا ہے تو وہ سپاہی اس دار فانی کو چھوڑ چکا ہوتا ہے، واپس تیسرے سپاہی کے پاس لوٹتا ہے کہ اس کو پلادوں تاکہ اس کی ہی جان بچ جائے لیکن جب واپس یہاں پہنچتا ہے تو وہ بھی شہید ہو چکا ہوتا ہے، اسی طرح جس جس کے پاس لوٹتا ہے سب شہید ہو چکے ہوتے ہیں۔ یہ ہے ایثار کا جذبہ کہ ہر ایک نے اپنے بھائی کی خاطر جان قربان کر دی۔ اور اپنے بھائی کی زندگی پر اپنی موت کو ترجیح دی۔

اسی طرح ایک ظالم بادشاہ کے دربار میں دو بزرگوں کو قتل کے لیے لایا گیا قتل کے وقت ہر ایک کہنے لگا کہ پہلے مجھے قتل کر دو تاکہ دوسرے کو عبادت کا کچھ وقت مل جائے۔

(۳۳)

حکایت

ایک حکیم کے پاس ایک بڈھا مریض

ایک بڈھے نے ایک طبیب سے ضعف دماغ کی شکایت بیان کی۔ طبیب نے کہا کہ بڑھاپے کی وجہ سے ہے، اس نے کہا کہ ضعف بصارت بھی ہے، طبیب نے کہا کہ یہ بھی بڑھاپے کی وجہ سے ہے، پھر اُس نے کہا کہ ضعف معدہ بھی ہے۔ طبیب نے کہا کہ یہ بھی بڑھاپے کی وجہ سے ہے۔ کہا ضیق النفس بھی ہے۔ جواب دیا کہ یہ بھی بڑھاپے کی وجہ سے ہے۔ آخر یہ سُن کر بڑے میاں کو غصہ آگیا۔ اور کہا کہ ایک بات سیکھ لی ہے اس کے سوا اور بھی کچھ سیکھا ہے۔ طبیب

Marfat.com

نے کہا کہ او ساٹھ برس کے بڈھے یہ غصّہ اور غضب بھی بڑھاپے کی وجہ سے ہے۔
فائدہ ـــــ رشوت کے باعث جو ملازمت سے علیحدہ ہوئے تو یہ بے دینی کی وجہ سے ہے، لوگوں میں حرص و بخل کی وجہ سے جو بے عزتی ہوتی ہے یہ بھی بے دینی کے سبب ہے۔ بیوی کو شکایت ہے تو یہ بھی بے دینی کے سبب ہے، دوستوں کو شکایت ہے تو یہ بھی بے دینی کی وجہ سے ہے، اس پر غصّہ ہونا یہ بھی بے دینی کے سبب ہے۔

پس طبیبش گفت اے عمر تو شصت
ایں غضب واں خشم ہم از پیریست

(ترجمہ تب طبیب نے اسے کہا کہ ساٹھ سال کی عمر والے یہ غصّہ اور غضب بھی بڑھاپے کی وجہ سے ہے جس طرح کہتے ہیں کہ پیری و صد عیب چنیں گفتہ اند، اسی طرح بے دینی و صد عیب چنیں گفتہ اند۔

(۴۴)

حکایت

تنگ و تاریک مکان

ایک شخص مر گیا اس کا لڑکا نوحہ کرتا جا رہا تھا کہ تجھ کو ایسے مکان میں لے جا رہے ہیں جہاں نہ چراغ ہے نہ فرش، نہ روٹی ہے، نہ کھانا، نہ روشندان ہے، نہ کھڑکی، اس تنگ و تاریک مکان میں ہائے تو کیسے رہے گا، یہ سُن کر اس کے بیٹے نے اپنے باپ سے کہا کہ ابا! دادا ابا کو تو پھر ہمارے گھر لا رہے ہیں، کہا بے وقوف ہمارے گھر کون لائے گا۔ بیٹے نے کہا یہ نشانیاں تو سب ہمارے گھر کی ہیں، تنگ بھی ہے تاریک بھی ہے، نہ چراغ ہے نہ فرش وغیرہ وغیرہ
فائدہ ـــــ پچھلی امتوں پر جن نشانیوں کی وجہ سے عذاب آیا وہ سب نشانیاں ہم میں بھی موجود ہیں پچھلے انبیاء کو ایذا دیتے تھے اب ان کے جانشینوں کی

Marfat.com

تکذیب انکار اور اہانت کرتے ہیں، بعض کا تو شیوہ ہی یہ رہ گیا ہے کہ ہمیشہ علماء اور اولیاء کی برائی کرتے رہتے ہیں۔

در تو ہست اخلاق آں پیشینیاں
چوں نمی ترسی کہ باشی تو ہماں

الغرض جس طرح قبر کے نشانات اس شخص کے گھر میں تھے اسی طرح امم سابقہ کی نشانیاں تم میں موجود ہیں لہذا ڈر ہے کہ عذاب تمہارے اندر نہ آجائے۔

فائدہ ـــ جس قلب میں حُبِّ خدا، معرفتِ الٰہی، محبتِ اولیاء، عظمتِ علماء کا نور نہیں ہے وہ تنگ اور تاریک ہے۔ اس تاریک قبر سے نکل، اور زندہ در گور مت بن۔

گور خوشتر از چنیں دل مر ترا[1]
آخر از گورِ دل خود بر تر آ

فائدہ ـــ اسی طرح یہ تمام نشانیاں بغض اور حسد میں بھی پائی جاتی ہیں لہذا حسد اور بغض کے تاریک شکم سے نکل کر محبت و وداد کی کشادگیوں میں آ، جہاں جنت کی کھڑکی کھلی ہوئی ہے، حضرت یونس علیہ السلام شکم ماہی میں تسبیح نہ کرتے تو قیامت تک اسی کے اندر رہتے۔ لہذا تو بھی تسبیح کر اور اس سے نکل ؎

گر مسبح باشد از ماہی رہید
ورنہ در وے ہضم گشت و ناپدید

(ترجمہ) اگر تو تسبیح خواں بن گیا، مچھلی سے نجات پا گیا، ورنہ اس میں ہضم اور ناپید ہو گیا۔

اصل تسبیح یہ کہ مخالفتِ نفس کر اور اس کی تکلیف پر صبر کر کے اپنے نفس کو عیوب سے پاک کر کہ صبر موجبِ کشائش ہے۔ اور تنگیوں سے نکلنے کا ایک اور سبب ہے۔ لِاَنَّ الصَّبْرَ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ[2]

---

[1] تیرے لیے ایسے دل سے قبر بہتر ہے بالآخر اپنے دل کی قبر سے باہر نکل۔

[2] ترجمہ، کیونکہ صبر کشائش کی چابی ہے۔

Marfat.com

صبر کردن جان تسبیحاتِ تُست
صبر کن کاں است تسبیحِ درست
ہیچ تسبیحے ندارد آں درَج
صبر کن کاں صبر مِفْتَاحُ الْفَرَج

(ترجمہ) تیری تسبیحوں کی روح صبر کرنا ہے، صبر کرو وہ صحیح تسبیح ہے۔ کوئی تسبیح وہ مرتبہ نہیں رکھتی ہے صبر کر صبر کشادگی کی کنجی ہے

حکایت (۳۵)

ایک موٹا مخنّث

ایک شخص بظاہر تو بہت موٹا تازہ تھا مگر "مخنث"۔ اس سے ایک لڑکا ڈر گیا، تو اس نے کہا کہ مجھ سے مت ڈر کہ میرا جسم صرف دیکھنے کا ہے یہ ظاہری جُثہ قابل لحاظ نہیں۔

فائدہ ـــ لوگ تو بڑے بڑے شاندار جسم والے ملیں گے مگر ان میں ایمانی مردانگی اور بلند حوصلگی نہیں ہوگی۔ جس سے لذائذِ نفس وشیطان کا مقابلہ کر سکیں ایک ادنیٰ درجہ کی دنیاوی شئی سے بھی مرعوب ہو جائیں گے۔ کیونکہ ہیجڑے اور مُخنّث کی توجہ ہمیشہ اسفل ہی کی طرف رہتی ہے اعلیٰ مقاصد کی طرف نہیں ہوتی۔ بلند ہمتی ہیجڑوں کا کام نہیں، اسی لیے ریاضات ومجاہدات اہلِ اللہ کا کام ہے، اور انہی لوگوں کو اللہ کی باتوں میں مزا آتا ہے، جبکہ اہل دنیا جو پست ہمت ہیں ان کو ان عالی باتوں میں مزا نہیں آتا بلکہ انکو دنیا کی پست خیالی میں لذت آتی ہے۔

فائدہ ـــ ان پست ہمت مثلِ مُخنّث اہلِ دنیا سے مت ڈرو، جس طرح صحابہؓ کرام اہلِ روم سے خائف نہ ہوئے کہ یہ صرف ظاہری شکل وصورت ہے

Marfat.com

باطن میں نہ ہمت ہے نہ مردانگی ۔ ہاں اہلُ اللہ سے ڈرو جن کی ہمتیں عالی اور بلند ہیں ۔

(۳۶)

حکایت

ایک ہتھیار بند سوار اور ایک نشانہ باز

ایک ہتھیار بند سوار جنگل میں جارہا تھا ۔ ایک نشانہ باز تیرانداز نے اس کو دیکھا تو یہ سمجھکر کہ یہ مجھے مار نہ دے کمان کھینچ لی ، تیر مارنے کو ہی تھا کہ اس نے کہا خبردار ! میرے ڈیل ڈول پر نظر نہ کرنا میں تو ایک بڑھیا سے بھی زیادہ کمزور ہوں ، اس نے کہا جا چلا جا ورنہ میں نے تو تیرے مارنے کا ارادہ ہی کرلیا تھا ۔

فائدہ ـــــ اس بزدل آدمی کا لباس اس کو بہادر ظاہر کررہا تھا حالانکہ یہ بہادر نہ تھا ۔ اسی طرح بعض جاہل لوگ صوفیا ، اور علماء کا سا لباس پہن لیتے ہیں حالانکہ جو کچھ ظاہر کرتا ہے حقیقت اس کے برعکس ہوتی ہے ، یہ " لباس زُور " ہے ، اس سے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے ۔

فائدہ ـــــ تکبر میں انسان کے لیے ہلاکت کا خطرہ ہے اور تواضع میں نجات ہے

(۳۷)

حکایت

ایک بے وقوف مالدار اور ایک عقلمند نادار

ایک مالدار اعرابی اونٹ پر ایک طرف ریت اور دوسری طرف اناج بھرے ہوئے لیے جارہا تھا ، ایک عقلمند مُفلس آدمی راستہ میں ملا ، اس نے اسکا سبب دریافت کیا تو اس نے کہا کہ ایک طرف ریت اور دوسری طرف اناج اس لیے

Marfat.com

بھرا ہے تاکہ بوجھ اور وزن دونوں طرف برابر رہے۔ اس نے کہا کہ دونوں طرف آدھا آدھا اناج بھر تو تب بھی وزن دونوں طرف برابر رہے گا۔ اس کو یہ بات پسند آئی اور اس عاقل کو اونٹ پر سوار کرلیا، اب اثنار گفتگو میں اس مالدار نے اس مفلس سے دریافت کیا کہ تمہارے پاس اونٹ، گائے اور بکریاں کتنی ہیں وہ تو مفلس تھا اس نے کہا کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ جب یہ سنا تو اس اعرابی نے اس کو اونٹ سے فوراً اتار دیا کہ تیری عقل اس قدر منحوس ہے کہ جس نے تجھ کو مفلس کر رکھا ہے، تجھ سے تو میرا جہل ہی بہتر ہے کہ میں مالدار تو ہوں۔

فائدہ — جس عقل و دانش کے باوجود انسان نیکیوں کی دولت سے مفلس و محروم رہے وہ عقل کس کام کی اگرچہ اس سے کتنی ہی دنیا جمع کرلے۔ خواہ وہ کتنا ہی عاقل و دانشور شمار ہوتا ہو لیکن وہ عقل منحوس ہے کیونکہ وہ دین میں مفلس رہا۔

فائدہ — بڑے بڑے سائنسدان اور اہل عقل و دانش خدا کے معترف نہیں ہوتے، دین چھوڑ دیا، طریقۂ محمدی کو ترک کردیا تو اس تعلیم سے تو جاہل رہنا ہی بہتر ہے — جب عقل سے آسمان تک اُڑے مگر خدا تک اور مذہب تک تم کو اس تمہاری عقل نے رہبری نہ کی تو اس عالم محسوسات میں کتنے ہی بلند مقام پر پہنچ جاؤ جب تک مذہب نہ ہوگا۔ اسفل مقام پر ہی رہو گے۔

احمقے ام بس مبارک احمقی ست
کہ دلم بابرگ وجانم متقی ست[1]

اسی طرح جن اہل ایمان کو وہ لوگ بے وقوف کہتے ہیں۔ کما آمن السفہاء وہ ہی تو لائق مبارک باد ہیں کہ دولت ایمان تو ان کے پاس ہے۔

---

[1] میری بے وقوفی بہت مبارک بے وقوفی ہے کہ میرا دل صاحب ساز و سامان ہے اور جان (مصیبتوں سے) محفوظ ہے۔

Marfat.com

تمہارے پاس موٹر ہے، کوٹھی ہے باغ ہے مگر دولتِ ایمان سے مفلس ہو۔ عقلِ دنیا کس کام کی کہ اصل دولتِ ایمان اور عمل سے محروم ہو۔

(۳۸)

حکایت

حضرت ابراہیم بن ادھم کی سوئی

حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ برلبِ دریا بیٹھے ہوئے اپنی گدڑی سی رہے تھے، اتفاقاً وہاں ایک امیر آپہنچا، وہ آپ کے غلاموں میں سے تھا اس نے آپ کو پہچان لیا، آدابِ شاہی بجا لایا، نہ وہ شکل نہ وہ صورت نہ وہ مزاج شاہی پھر گدڑی وغیرہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اے اللہ کیا یہ وہ ہی بادشاہِ ہفت اقلیم ہے جو آج گدڑی سی رہا ہے۔ حضرت ان کے اس خطرہ پر مُطّلع ہو گئے اور آپ نے اپنی سوئی دریا میں پھینک دی اور پھر بلندی آواز سے سوئی طلب کی تو لاکھوں مچھلیاں سونے کی سُوئیاں اپنے دانتوں میں لیے ہوئے دریائے جودِ حق سے یہ کہتی ہوئی نکلیں کہ خدا کی عطا کردہ یہ سوئیاں لیجئے، انہوں نے عرض کی اے بارِ الٰہ میں نے تو اپنی سوئی مانگی تھی، چنانچہ فوراً ایک مچھلی ہی وہ سوئی اپنے منہ میں لیے ہوئے نکلی، پھر حضرت اس امیر کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے امیر بتلا یہ مُلکِ دل بہتر ہے یا وہ مُلکِ آب وگل۔

فائدہ ـــــ جو اللہ تعالیٰ کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا ہو جاتا ہے۔ مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ[1]۔ اور حق تعالیٰ اپنی برکتوں کے دروازے

---

[1] جو اللہ کا ہو گیا اللہ اس کا ہو گیا۔ (کشف الاسرار مطبوعہ طہران)

کھول دیتا ہے۔ لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ[1]
(سورۃ الاعراف آیت ۹۶) لیکن اس میں گناہوں سے کمی ہو جاتی ہے۔ حضرت اویس سامانی کی خانقاہ میں ایک فقیر نے ایک گھی کا ڈبہ چرا لیا اس کی فتوح کم ہو گئی ___ بعض دفعہ گناہ سے بھی خوب فتوح ہوتی ہے، رشوت، سود، بلیک، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فلما نسوا ما ذکروا بہ فتحنا علیہم من کل شیءٍ[2]۔ مگر یہ ڈھیل ہے۔ اس سے ڈرو۔

فائدہ ___ اللہ اللہ کرنے سے وہ بادشاہت ملتی ہے کہ جانور تک اسکا اتباع کرتے ہیں۔ یہ بات شاہانِ دنیا کو کہاں نصیب؟ اور پھر اللہ تعالیٰ ان کی قبولیت زمین میں رکھ دیتا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے۔ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ[3]۔ حضرت قطب صاحب کے رخصت کے وقت آپ کی خاکِ پا کو بادشاہِ وقت سر پر ڈال رہا تھا، تم بادشاہ، حاکم اور افسر بن کر بھی انسانوں کے دلوں میں قبولیت پیدا نہیں کر سکتے، اگر اللہ اللہ کرو اور خدا ترسی کو کام میں لاؤ تو پھر انسان تو انسان جانور بھی تم سے محبّت کرنے لگیں گے، اور پھر تمہیں دلوں کی بادشاہت حاصل ہوگی۔

فائدہ ___ اس امیر کے دل کے خطرہ اور خیال پر حضرت ابراہیم مطلع ہوئے۔ اس پر مولانا روم فرماتے ہیں کہ

دل نگہدارید اے بے حاصلاں
در حضورِ حضرت صاحبدلاں
پیش اہلِ دل ادب بر باطن پرست
زانکہ دلِ شاں بر سرائر ناطق ست

---

[1] تحقیق ہم اُن پر آسمان اور زمین کی برکتیں کھول دیتے ہیں

[2] پھر جب انہوں نے بھلا دیا جو نصیحتیں ان کو کی گئی تھیں، ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے (الانعام آیت ۴۴)، [3] پھر زمین میں اسے مقبول بنا دیا جاتا ہے (بخاری مسلم)

Marfat.com

یعنی ان جیسے صاحب دل حضرات کی خدمت میں حاضر ہوتو اپنے دل پر نگاہ رکھا کرو، ان اہلِ دل حضرات کے سامنے تمہارا باطن بھی مؤدب ہو اس لیے کہ ان کا دل تمہارے دل کے رازوں اور بھیدوں کو جانتا ہے۔

انہی حضرات کے پاس اصلاح باطن ہوتی ہے جب سے اہل باطن نہ رہے بطون فاسد ہو گیا کہیں نیت خراب، کہیں حسد، کہیں بغض، کہیں حرص، قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا (الشمس آیت ۹) وہ کامیاب ہوا جس نے اپنے باطن کو ان چیزوں سے پاک کر دیا ـــــ لیکن اب یہ اہلِ دِل حضرات رہے نہیں جن کی فکر ہو اس لیے بطون خراب ہوتا چلا جا رہا ہے صرف مخلوق کا ڈر ہے جھوٹ بول کر کسی جرم کا انکار کر کے اپنے خیال میں تزکیہ کر لیا، اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ[1] (سورہ نساء آیت ۴۹) حالانکہ تزکیہ وہ ہے. جو اللہ تعالیٰ کرے. وہ یہ ہے کہ قلب تک ایسے خطرات اور خیالات سے پاک ہو جائے۔

فائدہ ـــــ یہ حضرات تخت و تاج کے بادشاہ نہیں بلکہ رضا و تسلیم صبر و توکل کے بادشاہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ سلاطین کے تخت اور ظلم کی کرسی میں نہیں بلکہ ان حضرات کے بوریئے میں ان کے پاس ملے گا۔

فائدہ ـــــ اطاعت سے اطاعت ملتی ہے ان حضرات نے اپنے خالق کی اطاعت کی تو تمام مخلوق ان کی مطیع ہو گئی۔

(۳۹)

حکایت

ایک پیر اور جام شہد

ایک شخص کے پیر کو ایک صاحب نے بُرا کہا اور کہا کہ وہ تو شرابی ہے مُرید

---

[1] کیا آپ نے ان کو نہیں دیکھا جو اپنی پاکیزگی کا دم بھرتے ہیں بلکہ اللہ جسے چاہے پاک کرتا ہے۔

Marfat.com

نے کہا کہ تم غلط کہتے ہو، اس معترض نے مُرید کو میخانہ میں لے جا کر کھڑا کر دیا وہاں شیخ ہاتھ میں جام لیے کھڑے تھے، معترض نے اُن سے کہا کہ حضرت آپ ہم کو تو نصیحت کرتے تھے کہ شراب مت پیو، کہ جب جام بھرا جاتا ہے تو اس میں شیطان پیشاب کر دیتا ہے۔ اور آج آپ خود وہ ہی جام پی رہے ہیں ــــ آپ نے فرمایا کہ وہ اور جام ہوتے ہیں ہمارا جام اس قدر بھرا ہوا ہے کہ اس میں اتنی جگہ ہی نہیں۔ اس سے ان کی مراد "جام مستی" تھا کہ یہاں وسوسہ کی گنجائش ہی نہیں وہ فیضانِ حق سے لبریز اور پُر ہیں اور خواہشات نفسانیہ کو فنا کر چکے ہیں۔ لیکن وہ نہ مانا تو پھر آپ نے فرمایا اچھا آ اور دیکھ، دیکھا تو اس جام میں شہد بھرا ہوا تھا۔ پھر مُرید سے کہا کہ جاؤ اور ہمارے لیے شراب لاؤ۔ وہ جہاں بھی گیا شراب کی بجائے اس کو ہر جگہ شہد ہی نظر آیا، اور جس نے بھی دیکھا شہد دیکھا۔ اب تو سب رونے پیٹنے لگے اور کہا کہ جب آپ کی تشریف آوری کی برکت سے تمام شرابخانہ شہد ہو گیا تو ہماری اندرونی نجاست کو بھی طہارت سے بدل دیجئے تاکہ ہمارا بھی شہد جیسا ایمان ہو جائے۔ آپ پر ہم نے غلط الزام لگایا، واقعی اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندوں کو غیب سے حلال کھلاتا ہے اگرچہ تمام شراب خانہ حرام سے پُر ہو۔

فائدہ ــــ فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ[۱] (الفرقان آیت ۰۷)
اللہ تعالیٰ سیات کو اہل اللہ کی وجہ سے حسنات میں تبدیل کر دیتا ہے۔ جس طرح حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ نے نان بائی کو ایک ہی توجہ میں خواجہ بنا دیا۔

کردۂ مے را مبدل از حدث
جانِ ما را ہم بدل کن از خبث

آپ نے جس طرح شراب کو ناپاکی سے بدل کر پاک کر دیا ہے، اسی طرح ہماری

---

[۱] سو انہیں اللہ برائیوں کی جگہ بھلائیاں بدل دے گا۔

Marfat.com

جان کو بھی ناپاکی سے بدل کر پاک کر دیجئے ۔

فائدہ ـــــ جس طرح جام میں شراب بھی بظاہر، لیکن حقیقت میں شہد تھا ۔ اسی طرح بعض چیزیں اہل اللہ کے افعال میں مکروہ نظر آتی ہیں لیکن حقیقت میں وہ شہد سے بھی زیادہ شیریں ہوتی ہیں جیسے حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا بظاہر ایک طوائف کے یہاں جانا بڑا مکروہ فعل تھا مگر اس کی ہدایت کی شیرینی تھی ـــــ چنانچہ وہ طوائف آپ کے ہاتھ پر توبہ کر کے ہدایت یافتہ ہو گئی ۔

(۴۰)

حکایت

حضرت شعیب علیہ السلام کے زمانے کا ایک گنہگار

حضرت شعیب علیہ السلام کے زمانہ میں ایک شخص کہا کرتا تھا کہ حق تعالیٰ نے میرے اس قدر گناہ دیکھے مگر مجھے کبھی نہیں پکڑا ، اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ اے شعیب اس سے کہدو کہ تجھے تو اب بھی پکڑ رکھا ہے کہ تیرے قلب کو مسخ کر دیا کہ تجھے یہ بھی خبر نہیں کہ حلال کیا ہے اور حرام کیا ۔ یہ گرفت نہیں تو اور کیا ہے ـــــ نماز روزہ میں تو حلاوت نہیں پاتا اس کی لذت سے محروم ہے، یہی تو خدا کی مار اور عذاب ہے ۔

فائدہ ـــــ یہی حال دنیا داروں کا ہے کہ نعمتوں میں غرق ہیں اور کہتے ہیں کہ خدا کی گرفت سے ہم باہر ہیں حالانکہ عبادت واطاعت اور خدا کی باتوں اور اہل اللہ کی مجلسوں میں لذت نہ پانا ہی بہت بڑا عذاب اور خدا کی گرفت ہے ۔

وز نماز و از زکوٰۃ وغیر آں
لیک یک ذرہ ندارد ذوق جاں

نماز زکوٰۃ وغیرہ ہے لیکن اس میں ایک ذرہ بھی ذوق کا نہیں ۔

Marfat.com

ذوق باید تا دہد طاعات بر
مغز باید تا دہد دانہ شجر

یعنی عبادات میں ذوق چاہیئے تاکہ طاعت وعبادت پھل دے، دانہ کے اندر مغز چاہیئے تاکہ درخت پیدا ہو۔

(۱۴)

حکایت

روئے زمین کی پاکی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ آپ بغیر مصلّے کے ہر جگہ نماز پڑھ لیتے ہیں حالانکہ ممکن ہے کہ پہلے سے وہ جگہ ناپاک ہو اور خشک ہو کر اثر نجاست نہ دکھائی دیتا ہو، آپ نے ارشاد فرمایا کہ جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَھُوْرًا[۱] —— کہ میرے لیے رُوئے زمین پاک اور مسجد بنادی گئی ہے۔

فائدہ —— جس طرح اس سے اوپر کی حکایت میں شراب شہد نظر آئی تو پاک تھی۔ اسی طرح جب نجاست نہ دکھلائی دے تو وہ زمین بھی پاک ہے اور اگر تم میں اوصاف دکھلائی نہ دیں، حسد اور بخل وغیرہ کی نجاست کا اثر تم سے ظاہر نہ ہو تو تم بھی طاہر اور پاک ہو ورنہ نجس اور پلید ہو گے۔

ہاں وہاں ترکِ حسد کن با شہاں
ورنہ ابلیسے شوی اندر جہاں

(ترجمہ) خبردار خبردار شاہوں سے حسد کرنا چھوڑ دے، ورنہ تو دنیا میں شیطان ہو جائے گا۔

---

[۱] الجامع الصغیر ج ۱ صہ ۱۴۳ بحوالہ بیہقی۔ بخاری شریف ۱/۴۶

Marfat.com

(۴۲)

حکایت

اُونٹ کی مہار اور ایک چوہا

اُونٹ جارہا تھا اس کی مہار لٹک رہی تھی ایک چوہا اسکی مہار پکڑ کر چلا اور سمجھا کہ میں کس قدر قوی ہوگیا ہوں کہ اُونٹ کو لے کر چل رہا ہوں ۔ اسی حالت میں ایک دریا کے کنارے پہنچے اُونٹ تو دریا کے اندر چلا گیا مگر چوہا باہر رہ گیا ، اُونٹ نے کہا اندر آ پانی گھٹنوں تک ہے ۔ اس نے کہا جو تیرے گھٹنوں تک ہے وہ میرے سر تک ہے ، آخر عاجز آگیا اور جو رہبر اور رہنما بنا ہوا تھا وہ اس کے کوہان پر بیٹھ کر تیرتا ہوا پار ہوا ۔

فائدہ ـــــ جس طرح چوہے کو پہلے خیال تھا کہ میں ایسا قوی ہوں کہ قوی الجثہ شتر کو کھینچ رہا ہوں ، لیکن اس کا یہ خیال بعد میں غلط ثابت ہوا اسی طرح بعض دفعہ انسان اپنے کو بڑا لائق و قابل سمجھتا ہے لیکن اس کا عجز موقعہ پر ظاہر ہوتا ہے اور وہ وقت پر نااہل نکلتا ہے ۔

فائدہ ـــــ اس چوہے نے اپنے بڑے کی برابری کی ، لہذا نادم ہوا ، اسی طرح تم اکابر کی برابری کرتے ہو ، اس خیال کو مٹا دو ، پار لگے گی انہی سے لہذا ان سے عاجزی اور تواضع کے ساتھ رہو ۔

فائدہ ـــــ تو رہبر نہ بن تجھے خود رہنمائی کی ضرورت ہے تو افسر نہ بن تجھے تو خود افسر کی ضرورت ہے ۔ اسی طرح تو حکومت اور افسری کی حرص نہ کر تجھے ابھی برسوں تربیت کی ضرورت ہے ۔

تو رعیت باش چوں سلطاں نہ
تگ مرواں چوں مرد کشتیاں نہ

یعنی جب تو بادشاہ نہیں ہے تو رعیت بن جا اور جب تو ماہر جہازران نہیں

Marfat.com

ہے تو پھر کشتی کو تیز نہ دوڑا۔

(۴۳)

حکایت

ایک درویش پر چوری کا الزام

ایک درویش صاحب ایک کشتی میں سوار کسی کا سامان لیے سہارا لگائے ہوئے بیٹھے تھے، اتفاقاً کسی کی اشرفیوں کی تھیلی گم ہوگئی، لوگوں کو ان پر شبہ ہوا، اور کہا گیا کہ ان کی گدڑی اتار کر ان کی تلاشی لی جائے، اس فقیر اور درویش نے اس وقت اللہ تعالیٰ سے مناجات کی کہ اے مصیبت کے وقت میرے فریاد رس! اے ہر دعا کے قبول کرنے والے، اے میرے آزمائش کے وقت جائے پناہ! یہ مجھ پر تہمت لگا رہے ہیں آپ کوئی مناسب حکم صادر فرمایئے چنانچہ جب اس حرکت سے فقیر کا دل دکھا اور انہوں نے دعا کی تو اس دعا کا اثر یہ ہوا کہ مچھلیوں نے پانی سے فوراً منہ باہر نکالا اور ان کے منہ میں ایک ایک قیمتی موتی تھا، آپ نے چند موتی لے کر کشتی میں ڈال دیئے اور اچھل کر پانی پر اس طرح جا بیٹھے جیسے بادشاہ تخت پر بیٹھتا ہے۔ ادھر کشتی فوراً نیچے ہونے لگی، آپ نے فرمایا کہ ہم نے کشتی کو چھوڑا اور خدا کو اختیار کیا، تم کو جھوٹے اور ایک چور فقیر سے نجات مل گئی۔ اب سمجھ لو کہ مفارقت سے کس کو نقصان ہوا، میں تو خوش ہوں کہ مخلوق متفرد (جدا) ہو کر خدا سے مل گیا۔ اہل کشتی نے عرض کیا حضور یہ مرتبہ آپ کو کیسے ملا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ مرتبہ میں نے بزرگوں کی تعظیم سے پایا ہے کیونکہ میں درویشوں سے کبھی بدگمان نہ ہوا۔

فائدہ — اس معمولی سی دنیا کی چیز پر مخلوق کا دل مت دکھاؤ۔ بلیک، رشوت یہ اہل دل کی خوشی اور راحت کے آگے کچھ نہیں۔

فائدہ — کسی کو ذلیل نہ کرو، بلکہ ہر ایک سے تعظیم کے ساتھ پیش آؤ، اگر تم

Marfat.com

افسر یا حاکم ہو تب بھی مخلوق کی تعظیم کرو کہ تعظیم کرنے والا صاحب مرتبہ ہو گا۔

حاش للہ بل ز تعظیم شہاں
کہ نبودم بر فقیراں بدگماں

یہ ترقی میں نے بزرگوں کی تعظیم سے پائی ہے کہ درویشوں سے میں نے کبھی بدگمانی نہیں کی۔

آں فقیران لطیف و خوش نفس
کز پئے تعظیم شاں آمد عبس

وہ پاکیزہ اور لطیف درویش جن کی تعظیم میں سورۂ عبس نازل ہوئی۔

فائدہ — اگر تم بھی ایمان پر رہو تو دشمن پر غلبہ پاؤ گے۔ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا[1] (المائدہ آیت ۵۵)

دیکھو ابابیل جیسے چھوٹے جانور نے بادشاہ اور اس کے لشکر کو ہلاک کر دیا اس وقت وہ صورتاً ابابیل تھی مگر حقیقتاً وہ "نصرتِ حق" تھی۔ ابابیل اپنی اصلی حالت پر رہ کر ہاتھی کو کبھی نہیں مار سکتی تھی۔

قوت حق بود مر ابابیل را
ورنہ مرغے چو کشو مر پیل را

ترجمہ: یعنی اللہ تعالیٰ کی قوت و نصرت ان ابابیل کے ساتھ ورنہ ایک چھوٹا سا پرندہ ہاتھی کو کس طرح مار سکتا تھا۔ تم بھی اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد کر کے قوت اور نصرت حاصل کرو۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ[2] (محمد آیت)

---

[1] ترجمہ: تمہارا دوست تو اللہ اور اس کا رسول اور ایماندار لوگ ہیں۔

[2] اگر تم دین خدا کی مدد کرو گے اللہ تمہاری مدد کرے گا۔

Marfat.com

(۴۴)

حکایت

شیخ سے ایک صوفی کی شکایت

ایک شیخ کی خدمت میں چند صوفی حاضر ہوئے، اور ایک شخص کی بُرائی کی، اور کہا کہ اس نے ہماری جان عذاب میں ڈال رکھی ہے، ایک تو یہ کہ وہ باتیں بہت کرتا ہے، دوسرے یہ کہ ایسا بسیار خور ہے کہ بیس آدمیوں کا کھانا اکیلا ہی کھا جاتا ہے تیسرے یہ کہ سوتا بہت ہے۔ ہمیشہ آنکھ بند کیے رہتا ہے۔ شیخ صاحب نے اس شخص کو نصیحت کی، کہ میاں ہر حالت میں توسّط اور اعتدال کا خیال رکھنا چاہیئے۔ حدیث شریف میں ہے خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُهَا[1] دیکھو انسان میں چار خلطیں ہیں اگر وہ اخلاط بھی اعتدال سے باہر ہو جائیں تو جسم میں فوراً امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس شخص نے جواب دیا کہ جناب! "اوسط" یہ اضافی امر ہے، میری خوراک پچاس روٹیاں ہیں اس کی بنسبت، جو میں اس وقت کھاتا ہوں یہ اوسط ہے۔ اب رہا کلام کا معاملہ تو "اوسط" ہمیشہ اشیاءِ متناہیہ میں ظاہر ہوتا ہے جبکہ میں حمد الٰہی کرتا ہوں اور حمد الٰہی بحرِ بے پایاں ہے اس کی کوئی انتہا ہی نہیں۔ اس میں اوسط کیسے مقرر کروں، قرآن میں ہے۔ قُلْ لَّوْ کَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّکَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ کَلِمٰتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ۝[2] (سورہ کہف آیت ۱۰۹) رہا سونا تو اس کی حقیقت یہ ہے

---

[1] تمام امور میں درمیانہ درجہ بہتر ہے۔ (کنوز الحقائق صہ ۲۳ جلد اول)

[2] کہہ دیجیئے کہ اگر تیرے رب کی باتیں لکھنے کے لیے سمندر سیاہی بن جائے تو میرے رب کی باتیں ختم ہونے سے پہلے سمندر ختم ہو جائے، اور اگرچہ ہم اس کی مدد کے لیے ایسا ہی اور سمندر لے آئیں۔

Marfat.com

کہ دل میرا بیدار رہتا ہے آنکھ مراقبہ میں بند رہتی ہے۔ یہ لوگ اس کو سونا سمجھتے ہیں۔ اس کے علاوہ کھانا وہ کم کھائے جہاں شہوت بنے یہاں تو اس سے موتی بنتے ہیں۔ چنانچہ قے کی تو سب موتی ہی موتی نکلے پھر کہنے لگا کہ جب معدہ میں جا کر کھانا بھی پلید بن جائے اور شہوت بڑھائے تو اس وقت حلق میں قفل لگا دینا چاہیئے تاکہ کم کھایا جائے لیکن جہاں نور ہی نور بنے وہاں زیادہ کھانا موجب طعن نہیں۔

فائدہ — اہل اللہ کی باتوں کو اپنے اُوپر قیاس نہ کرو، ان کا سونا تمہارے جاگنے سے بہتر ہے، ان کا کھانا تمہارے کھانے سے بہتر ہے کہ اس کھانے سے دُرِّ معرفت پیدا ہوتے ہیں ان کا بولنا تمہارے بولنے سے بہتر ہے کہ وہ ذکرِ الٰہی اور حمدِ الٰہی پر مشتمل ہے اور اس پر بسیار گوئی کا اطلاق نہیں ہو سکتا

چشمِ تو بیدار و دل رفتہ بخواب
چشمِ من خفتہ دلم درِ فتحِ باب

یعنی تیری آنکھ جاگ رہی ہے مگر تیرا دل سو رہا ہے برخلاف اس کے کہ میری آنکھ سو رہی ہے مگر دل جاگ رہا ہے ؎

چونکہ دُر در تو می شود لقمہ گہر
تن مزن چندانکہ بتوانی بخور

ترجمہ۔ جب تم میں لقمہ پہنچ کر موتی بن جائے تو کھانے سے پہلوتی نہ کرو بلکہ خوب کھاؤ۔

فائدہ — ہر چیز کی حد ہوتی ہے مگر حمدِ الٰہی اور نعتِ رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حد نہیں، لہٰذا حمدِ الٰہی اور نعتِ مصطفوی بیان کرنے والا جتنا بھی بیان کرے کم ہے ؎

تا نہ گوئی مر مرا بسیار گو
من ز صد یک گویم و آں ہم چو مو

Marfat.com

یعنی اس سلسلہ میں جو کچھ بیان کیا وہ ایسا ہی ہے جیسے سو میں سے ایک بیان کیا بلکہ بال برابر بھی بیان نہیں کیا پھر بسیار گو کیسے ہوا۔

(۴۵)

حکایت

ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا کی مثال

ایک استاذ نے کتاب میں مثال پڑھی "ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا" (زید نے عمرو کو مارا) تو شاگرد نے کہا کہ بلا قصور اور بلا وجہ زید نے عمرو کو کیوں مارا۔ استاذ نے کہا کہ یہ فقط ایک مثال دی گئی ہے، حقیقت میں کسی کے مارنے وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں۔ لیکن وہ شاگرد اس حقیقت کو نہ مانا، آخر استاذ نے اس کو ایک باطل طریقہ سے جھوٹے افسانہ کے طور پر سمجھایا کہ زید نے اس لیے مارا کہ عمرو نے "واو" کو چُرا لیا تھا۔ یہ بات اس کی سمجھ میں آگئی اور کہا کہ ہاں یہ ٹھیک ہے۔

فائدہ ــــ بعض کی طبیعت ایسی ہوتی ہے کہ جب تک جھُوٹ شامل نہ کیا جائے وہ ملتے ہی نہیں۔ ایک معمولی چیز کو معمولی کہہ کر اس کے سامنے پیش کروگے تو نہیں مانیں گے، بڑھیا اور قیمتی بتلاؤ گے تو مان جائیں گے، غرض جب تک جھوٹ کا ملمع نہ ہو سیدھی سادھی بات میں ان کو مزا آتا ہی نہیں ؎

ہر کہ او جنسِ دروغست اے پسر
راست پیشِ او نباشد معتبر

یعنی جو شخص جھوٹ بولنے اور سننے والوں کی جنس سے ہے اس کے نزدیک سچ قابل اعتبار ہی نہیں ــــ اسی طرح باطل کو باطل پرست ہی قبول کرتے ہیں حق ان کے دل کو لگتا ہی نہیں کتنے ہی عرفان کی باتیں کرو گھبرائیں گے اور جھوٹی غپ شپ میں ان کو خوب مزہ آئے گا۔

Marfat.com

فائدہ ــــ ظاہری قیل وقال میں لگے رہتے ہیں اور حقیقت سے غافل ہو جاتے ہیں۔ یہ اعراضِ حق کا نشان ہے کہ لایعنی باتوں میں مصروف ہو کر اصل عمل سے غافل ہو جائے حالانکہ عمل ہی نجات وہ ہے نہ کہ قیل وقال۔ جیسا کہ قرآن میں ہے کہ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ[1] (احقاف آیت ۱۴) دوسرے مقام پر ارشاد ہے وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى[2] (النجم آیت ۳۹) مثلاً اگر جنگل میں کسی بہادر انسان کے پاس ہتھیار ہوں اور وہ اس کو شیر پر نہ چلائے تو بدوں عمل کیا وہ بچ سکتا ہے اسی طرح قیامت میں بھی بغیر عمل کے کچھ نہیں بنے گا ــــ ارشاد باری ہے کہ

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا (الکہف آیت ۱۱۰)

ترجمہ: کہ جس کو اپنے رب سے لقا کی آرزو ہے اس کو چاہیئے کہ عمل صالح کرے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں تَعَطَّلَتِ الْعِبَارَاتُ وَفَنِيَتِ الْاِشَارَاتُ وَمَا نَفَعَتْنَا اِلَّا رَكِيْعَاتٌ ــــ یعنی عبارات معطل ہو گئیں تمام ارشادات فنا ہو گئے ہمیں کسی نے نفع نہیں دیا اگر نفع دیا تو صرف رکعات یعنی عبادت نے نفع دیا۔

(۴۶)

حکایت

ھند کا ایک عجیب درخت

ایک شخص نے بیان کیا کہ ھند میں ایک ایسا درخت ہے کہ جو بھی اس کو کھالے تو وہ اس کا میوہ بھی کھائے، نہ کبھی وہ مرے اور نہ بڈھا ہو، ایک بادشاہ

---

[1] ترجمہ: بدلہ ان کاموں کا جو وہ کیا کرتے تھے۔

[2] ترجمہ: اور یہ کہ انسان کو وہی ملتا ہے جو وہ کرتا ہے۔

Marfat.com

اس درخت کا شائق اور عاشق ہوگیا، ایک قاصد روانہ کیا، وہ برسوں تلاش کرتا رہا ہر ہر شہر، پہاڑ، جنگل، غرض ہر جگہ اس کو تلاش کیا، مگر وہ درخت نہ ملا، جس سے پوچھا وہ ہی ہنسا۔ بالآخر عاجز آ کر واپسی کا ارادہ کیا تو ایک جگہ اس کو ایک شیخ اور قطب ملے اس قاصد نے ان سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ کوئی ظاہری درخت نہیں بلکہ وہ "شجرِ علم" ہے تم صورت کی طرف چلے معنیٰ پر غور نہیں کیا پھر مطلوب اور مقصود تمہیں کس طرح ملتا —— یاد رکھو علم کے ثمرات کھانے سے عمرِ جاوید حاصل ہوتی ہے۔

ہرگز نمیرد آنکہ زندہ شد بعشق۔ (ہرگز نہ مرے گا جو عشق میں زندہ رہا) ؎

تو بصورت رفتہ اے بے خبر

زاں ز شاخِ معنے بے بار و بر

یعنی اے بے خبر تو صورت کے پیچھے پڑ گیا اس لیے شاخِ معنٰے کے پھل سے محروم رہا

تو بصورت رفتہ گم گشتہ

زاں نمی یابی کہ معنٰی ہشتہ

چونکہ تم صورت کے پیچھے چل دیئے اس لیے بھٹک گئے، اس لیے تم کو وہ درخت نہیں ملا کہ تم نے معنٰے کو چھوڑ دیا۔

فائدہ —— اس حکایت سے معلوم ہوا کہ حقیقت کو تلاش کرنا چاہیئے الفاظ میں اُلجھ کر نہ رہ جانا چاہیئے۔ بہت سے لوگ نام تبدیل کر لیتے ہیں مگر اس سے حقیقت تو نہیں بدلتی۔ لہٰذا فقط نام کو نہ دیکھو مثلاً سود اور رشوت کا نام "فضلِ رَبی" رکھ دیا تو کیا اس سے رشوت اور سود کی حقیقت بدل جائے گی۔

بہار شریعت کتاب الحدود میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں لوگ نام بدل بدل کر شراب پئیں گے ان کے سروں پر باجے بجائے جائیں گے۔ گانے والیاں گائیں گی، ایسے لوگ زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے اور کچھ لوگ بندر اور سور کر دیئے جائیں گے —— حدیث شریف

Marfat.com

میں آتا ہے کہ ان لوگوں پر جنت حرام ہے ایک تو شراب پینے والا، دوسرا ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا، تیسرا دیُوث، یعنی جو اپنے اہل وعیال میں کوئی بے حیائی کی بات دیکھے اور منع نہ کرے، مگر یہاں تو اس بے حیائی کا نام ہی بدل کر تہذیب، ثقافت اور نئی روشنی رکھ دیا ہے۔

(۴۷)

حکایت

چار مُلکوں کے چار آدمیوں کی چار خواہشیں

چار شخص چار مُلکوں کے رہنے والے تھے، ایک ترکی، ایک رومی، ایک فارسی اور ایک عرب تھا، اتفاق سے یہ چاروں ایک جگہ جمع ہو گئے کسی نے انکو ایک درہم دیا، تو ان چاروں میں سے ایک کی خواہش ہوئی کہ اس کے انگور لائے۔ دوسرے کی یہ خواہش ہوئی کہ اس کے "عِنب" لائے، تیسرے کی خواہش یہ ہوئی کہ اس کے "اُوزم" لائے، چوتھے نے کہا نہیں بلکہ "استافیل" لاؤ ___ یہانتک کہ ایک دوسرے کی نفی میں زدوکوب اور مار پیٹ تک نوبت آگئی ___ ایک واقف کار بزرگ نے ان چاروں کے سامنے انگور لاکر رکھ دیئے تو اس کو دیکھ کر سب کا نزاع جاتا رہا کیونکہ سب اسی انگور کو چاہتے تھے، صرف الفاظ مختلف تھے۔

فائدہ ___ معلوم ہوا کہ حقیقت کو پیشِ نظر رکھنے سے جھگڑے دور ہوتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ (النساء آیت ۷۸) یعنی تمام بندوں کے افعال اللہ کی طرف سے ہیں، تو جب تک زید، بکر، خالد اس اختلافِ اشخاص کو سامنے رکھیں گے تو انتقام جوش میں آئے گا اور جھگڑے بڑھیں گے لیکن جب حقیقت حقیقت "قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ" سامنے ہوگی تو تمام نزاع ختم جائیں گے۔

Marfat.com

فائدہ ـــــ اسی طرح عالم ربانی اور واعظ کو چاہیئے کہ قوم کو یکدل رکھے، متفقہ اصولوں پر وعظ کہے اور ان کو کسی ایک حقیقت پر جمع کرکے ان کے اختلافات اور نزاع کو دور کرتا رہے ؎

نفسِ واحد از رسولِ حق شدند
ورنہ ہر یک دشمنِ مُطلق بُدند

مولانا فرماتے ہیں کہ تمام لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے یک جان ہو گئے۔ ورنہ ہر ایک دوسرے کا پورا پورا دشمن تھا ؎

دو قبیلہ کاوس و خزرج نام داشت
یک ز دیگر جانِ خوں آشام داشت

دو قبیلے جن کے نام اوس و خزرج تھے ان کی جان کو ایک دوسرے کا لہو پینے کی تمنا تھی ؎

کینہائے کہنہ شاں از مصطفیٰ
محو شد در نورِ اسلام وصفا

ان کے پرانے کینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کی برکت سے اسلام کے نور اور صفائی میں فنا ہو گئے ؎

اولاً اخواں شدند آں دشمناں
ہم چو اعداد عنب در بوستاں

پہلے وہ لوگ جو اب تک دشمن تھے پھر بھائی بھائی ہو گئے، اسی طرح جس طرح باغ میں انگوروں کے دانے کہ الگ الگ یک رنگ ہوتے ہیں۔ پھر تو یہ عالم تھا کہ ہرن کو تیندوے سے کبوتر کو باز سے بھیڑیئے کو بکری سے اُنس ہو گیا۔

ایک بزرگ کو دیکھا کہ جنگل میں نماز پڑھ رہے ہیں اور ان کی بکریوں کی حفاظت ایک بھیڑیا کر رہا ہے کسی نے پوچھا کہ ان میں کب سے صلح ہو گئی، آپ نے فرمایا جب سے ہمارے اور اللہ کے درمیان صلح ہوئی ہے ـــــ بہرحال اگر

Marfat.com

درمیان میں اور اس کا ڈر آجائے تو ساری دنیا لڑتی ہوئی موافق ہو جائے۔ یہ سب خواہش کی لڑائی ہے حقیقت میں آؤ، نور اسلام میں داخل ہو تو سب ایک ہو جاؤ گے اور سب میں صلح ہو جائے گی۔

فائدہ — ایسا اتحادِ کامل جو اشتراک اور تعدد سے خالی ہو وہ اس وقت حاصل ہو گا جب سب کا مقصود ایک ہو جائے یعنی رضائے حق اور توحید کا غلبہ، نہ کہ یہ "من و تو" درمیان میں ہے۔

اتحاد خالی از شرک و دوئی
باشد از توحید بے ماؤ توئی

ترجمہ: وہ اتحاد جو اشتراک اور تعدد سے پاک ہو وہ غلبۂ توحید سے حاصل ہوتا ہے نہ کہ "میں اور تو" کہنے سے۔

فائدہ — آج کل لوگ آپس میں کٹ مرتے ہیں اس کا علاج صرف یہی ہے جیسا کہ اس حکایت سے معلوم ہوا کہ بزرگانِ دین اور اولیاء کو تلاش کرو اور ان کی صحبت اختیار کرو تاکہ ان کی صحبت میں فیضانِ اُنس و محبت حاصل ہو۔

فائدہ — آج بھی ایسے حضرات موجود ہیں مگر افسوس دنیاوی نشہ میں ہم تو اندھے ہو رہے ہیں۔

ہم سلیمان است اندر دورِ ما
کو دہد صلح و نماند جورِ ما

یعنی ہمارے زمانہ میں سلیمانِ وقت موجود ہیں جو خلق اللہ میں صلح کرا سکتے ہیں اور پھر ظلم و ستم کا نشان تک نہ رہے گا۔

فائدہ — اگر تم سب کو چھوڑ کر اللہ کی طرف چلو گے تو سارے اختلافات دور ہو جائیں گے، جبکہ اہل اللہ کی طرف آنا یہ اللہ ہی کی طرف آنا ہے، اور اگر نفس کی طرف چلو گے جیسے یہ چاروں اشخاص گئے تو تمہارے درمیان جو اختلافات ہیں باقی رہیں گے۔

Marfat.com

حکایت (۴۸)

ایک مقبول خدا زاہد جنگل میں

ایک زاہد ایک جنگل میں رہتے تھے، عبادت میں غرق تھے کہ کچھ حاجی وہاں سے گزرے اور ان کی نظران پر پڑی، کثرتِ مجاہدہ کے باعث بالکل سوکھ گئے تھے مگر مزاج میں وہ ہی رطوبت تھی جنگل کی لوئیں ان کے لیے دوا کا کام کرتی تھیں، مجاہدہ کے سبب یہ لوئیں بجائے نقصان کے ان کے لیے نافع ہوگئیں تھیں۔ حاجیوں کو ان کی تنہائی پر ترس آیا اور ان کے ان آفتوں میں صحیح سالم رہنے سے تعجب ہوا۔ انہوں نے دیکھا کہ وہ زاہد ایسی تپتی ہوئی ریت پر کہ جس کی گرمی سے ہانڈی بھی جوش مارنے لگے بڑے خشوع وخضوع کیساتھ نماز پڑھ رہے ہیں اور ایسے اطمینان سے پڑھ رہے ہیں جیسے سبزۂ گل پر نماز ادا ہو رہی ہو۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو ان کے ہاتھ منہ سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے، اور اثرِ وضو سے ان کا کپڑا بھی گیلا ہو رہا تھا حاجیوں نے ان سے دریافت کیا کہ اس بے آب وگیاہ صحرا میں آپ کو پانی کیسے ملا، یہاں تو پانی کا کوسوں پتہ نہیں۔ آپ نے اشارہ کرکے فرمایا کہ آسمان سے ملتا ہے، انہوں نے پوچھا کہ کیا کہ جب آپ چاہتے ہیں پانی آپکو مل جاتا ہے اگر ایسا ہے تو ہم کو بھی کرامت دکھا دیجئے تاکہ ہمارا ایمان بھی تازہ ہو جائے۔ انہوں نے اسی وقت دعا کی ابھی دعا کر ہی رہے تھے کہ بڑے بڑے بادل آسمان پر نمودار ہوئے اور اس طرح پانی گرنے لگا جیسے مشکوں سے گرتا ہے ــــ حاجیوں نے فوراً اپنی اپنی مشکیں بھر لی

فائدہ ــــ ان کی نظر مُسبّب پر تھی لہٰذا اسباب کی ان کو ضرورت ہی نہ تھی، جن کی نظر مُسبّب پر ہوتی ہے ان کے سامنے اسباب کی حقیقت کچھ نہیں ہوتی۔ وہ ایک

Marfat.com

لکڑی کے عصا سے دریا پھاڑ دیں۔ ایسے لوگ وہ کچھ پا لیتے ہیں کہ اسباب پرست سو برس کی کوشش میں بھی وہ نہیں پا سکتے۔

یک عجائب دربیاباں وا نمود
ابر چوں مشکے دھن را بر کشود

ترجمہ: جنگل میں ایک عجیب کرشمہ نظر آیا کہ بادل نے مشک کی طرح منہ کھول دیا۔

آنکہ بیند او مسبب را عیاں
کے نہد دل بر سببہائے جہاں

مگر جو شخص مسبب کا پورا مشاہدہ کرتا ہے وہ دنیا کے اسباب میں کب دل لگاتا ہے۔

مرکب ھمت سوئے اسباب راند
از مسبب لاجرم محروم ماند

جس نے اپنی ہمت کا گھوڑا اسباب کی طرف دوڑایا وہ اسباب بنانے والے سے روپوش ہو گیا۔

از مسبب یابد اندر یک صباح
از نجات و از فلاح و از نجاح
آنچہ در صد سال مشتِ حیلہ مند
دہ یکے زاں گنج حاصل نادرند

وہ ایک ہی دن میں سبب پیدا کرنے والے سے اس قدر نجات اور کامرانی حاصل کر لیتا ہے کہ ایک حیلہ گر سو سال میں اس کا دسواں حصہ بھی مٹھی میں نہیں لا سکتا۔

(۴۹)

حکایت

ہاتھی کے بچہ کا شکار

کچھ لوگ ایک لمبے سفر سے بھوکے آرہے تھے کہ راستہ میں ان کو ایک

Marfat.com

دلق پوش فقیر ملے انہوں نے کہا کہ اے مسافرو ایک نصیحت کرتا ہوں بھولے سے بھی اس کا خلاف نہ کرنا۔ اس جنگل میں ہاتھی بہت ہیں تم بھوک سے کتنے ہی تنگ کیوں نہ آجاؤ لیکن کسی حال میں بھی ہاتھی کے بچّہ کا شکار نہ کرنا ورنہ خواہ تم کتنی ہی دور کیوں نہ ہو ہتھنی آگ نکالتی ہوئی غصہ میں دوڑے گی اور سونگ کر جس میں بھی بوئے گوشت پائے گی ہلاک کر ڈالے گی —— مگر ان لوگوں نے اس نصیحت پر عمل نہیں کیا ایک ہاتھی کا بچہ راستہ میں دیکھا تو بھوکے بھیڑیئے کی طرح سب اس پر گرے اس کا خون کیا اس کو مار کر اس کا گوشت اور کباب خوب کھائے —— اور کھا کر سب سو گئے۔ ان لوگوں میں سے صرف ایک شخص نے نصیحت پر عمل کرتے ہوئے اسکا گوشت نہیں کھایا۔ وہ ان سب کا پہرا دے رہا تھا۔ رات کو تھوڑی دیر بعد ہتھنی آئی سب کو سونگھا، اس پہرے دار کو بھی سونگھا اس کو چھوڑ کر سب کو چیر پھاڑ کر ہوا میں پھینک دیا۔

فائدہ —— غیبت کرنا اپنے بھائی کا گوشت کھانا ہے، قرآن حکیم میں ہے

اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَکَرِهْتُمُوْهُ[۱] ط الحجرات آیت ۱۲

اور مال ناحق کھانا، خون کرنا اور خون چوسنا ہے، اس خون اور گوشت کی بُو جس کے منہ سے بھی آئے گی۔ عذاب خداوندی اور قہر الٰہی اس کو اسی طرح فنا کر دیگا جس طرح اس ہتھنی نے ان لوگوں کو فنا کر دیا تھا۔

لحمہائے بندگانِ حق خوری
غیبت ایشاں کنی کیفر بری

---

[۱] کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا

Marfat.com

مالِ ایشاں خونِ ایشاں داں یقیں
زانکہ مال از زور آید در یمین
بوئے رسوا کرد مکر اندیش را
پیل داند بوئے خصم خویش را

(ترجمہ) تو اللہ کے بندوں کے خون کھاتا ہے ان کی غیبت کرتا ہے سزا پاتا ہے۔ یقینی طور پر ان کے مال کو ان کا خون سمجھ اس لیے کہ مال طاقت سے ہاتھ میں آتا ہے مکر کرنے والے کی بُو نے رسوا کیا ہاتھی اپنے بچے کی خوشبو پہچانتا ہے۔

جس طرح بچہ فیل (ہاتھی) کے گوشت کی بُو نے ان کو رسوا کیا اسی طرح غیبت، حرام خوری، جھوٹ اور دیگر بدی کی بُو بھی عالمِ بالا تک پہنچتی ہے اور اس کے کرنے والے کی وہاں تک رسوائی ہوتی ہے۔

تو ہمیں خسپی و بوئے آں حرام
میزند بر آسمانِ سبز فام

(ترجمہ) تو سوجاتا ہے اور اس حرام کی بُو نیلگوں آسمان پر پہنچ جاتی ہے

فائدہ —— جس طرح بُوئے کباب نہ چھپ سکی اُسی طرح بُوئے جھوٹ بُوئے فریب، بُوئے حرص بھی نہیں چھپ سکتی، یہ ظاہر ہو کر رہتی ہے۔ اس کا چھپانا ایسا ہے جیسے لہسن پیاز کھا کر قسم کھائے کہ میں نے پیاز لہسن کو چکھا تک نہیں —— گو اس کی قسموں سے زبانیں خاموش ہو جائیں مگر دل نہ مانیں گے بلکہ اس کی اس بات کا انکار ہی کرتے رہیں گے اور کہیں گے کہ کیسا احمق بناتا ہے حالانکہ خود احمق ہے، اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ[1] (البقرہ آیت ۱۳)

---

[1] ترجمہ: خبردار وہ ہی بے وقوف ہیں اور جانتے ہیں۔

Marfat.com

بُوئے کبر و بُوئے حرص و بُوئے آز
در سخن گفتن بیاید چوں پیاز

(ترجمہ) تکبّر، غصّہ اور حرص کی بُو پیاز کی طرح بات کرنے میں محسوس ہو جاتی ہے۔
ایسے گندہ دہن انسان کی دعا بھی بارگاہِ الٰہی سے ردّ ہو جاتی ہے اور اللہ کے یہاں سے بھی یہ دھتکار دیا جاتا ہے۔ قَالَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ۞ ؎
(المومنون آیت ۱۰۹)

پس دعا ہا رَد شود از بُوئے آں
آں دل کژ می نماید در زباں
اِخسئوا آید جوابِ آں دعا
چوبِ رَد باشد جزائے ہر دغا

(ترجمہ) اس کی بُو کی وجہ سے دعائیں مردود ہوں گی، وہ دِل کی کجی زبان پر نمایاں ہو جاتی ہے۔ اس دعا کا جواب دور ہو جاؤ آتا ہے ہر دغا بازی کا جواب مار کی لاٹھی ہوتا ہے۔

فائدہ ـــــ جس طرح اعمالِ بد میں گندگی اور بو ہوتی ہے اسی طرح اعمالِ ستودہ میں خوشبو اور مہک ہوتی ہے وہ بھی چھپی نہیں رہتی۔ مثلاً علمار بخشش کی مہک، اخلاص و محبت کی خوشبو، دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن سے بوئے اویس معلوم کر لی تھی پھر غور کرو کہ ہمارے اعمال بد کی بدبُو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے نہ ایذا پہنچاتی ہوگی ؎

آنکہ یابد بُوئے حق را از یمن
چوں نیابد بُوئے باطل را زِ من

ترجمہ: وہ ذات جو مدینہ منورہ میں بیٹھے ہوئے یمن سے اللہ کی خوشبو محسوس کرلے وہ ہماری بدبُو کو کیوں نہ محسوس کر لیں گے۔

؎ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس میں پھٹکارے ہوئے پڑے رہو اور مجھ سے نہ بولو۔

Marfat.com

فائدہ ـــــ بوئے باطن ظاہر ہوتی ہے کلام سے، کلام خواہ کتنا ہی حسین ہو گر باطن کج (ٹیڑھا) ہے کلام غیر معقول، اور باطن اچھا ہے تو کلام کتنا ہی خراب ہو وہ مقبول ہے۔

گر حدیث کثر بود معنیت راست
آں کثری لفظ مقبول خداست
وَر بود معنی کثر و لفظت نکو
آں نکو لفظے نیرزد یک تسو

(ترجمہ) اگر لفظ ٹیڑھے ہوں اور معنے سیدھے ہوں تو وہ لفظوں کا ٹیڑھا پن اللہ کے ہاں مقبول ہے۔ اور اگر معنے ٹیڑھے اور تیرے الفاظ اچھے ہوں تو وہ اچھے لفظ دمڑی کے قابل بھی نہیں۔

دیکھو کچھ منافقوں نے حضرت بلال کے "حی علی الصلوہ" کہنے پر اعتراض کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔

کائے خساں نزدِ خدا ھی بلال
بہتر از صد حیّ حیّ وقیل وقال

یعنی اے کمینو بلال کا "ھی" کہنا خدا کے نزدیک سینکڑوں حیّ اور حیّ کے غُل غپاڑے سے بہتر ہے۔

فائدہ ـــــ لذاتِ دنیا کو ترک کر، کہ کباب کی لذت ہی نے ان کو ہلاک کیا، کم کھا اور حلال کھا کہ یہ زُہد ہی مُوجبِ نجات ہے۔

با گیاہ و برگہا قانع شوید
در شکارِ پیل بچگاں کم روید

ترجمہ:۔ گھاس اور پتوں پر قانع ہوجا۔ ہاتھی کے بچوں کے شکار میں مت دوڑ۔

فائدہ ... لذات میں انسان اندھا بہرا ہوجاتا ہے، پھر نصائح نہیں سُنتا،

Marfat.com

بلکہ نصیحتوں سے صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ[1] (البقرہ آیت ۱۸)
کے مصداق ہو جاتا ہے ۔

پس طمع کورت کند نیکو بداں
بر تو پوشاید یقیں را بے گماں

یعنی طمع تجھ کو اندھا کر دیتی ہے ، اچھی طرح جان لے کہ تیرے یقین کو بلاشک
وہ پوشیدہ کر دیتی ہے ۔

حق ترا باطل نماید از طمع
در تو صد کوری فزاید از طمع

یعنی طمع سے تجھ کو حق بھی باطل نظر آئے گا ، اور طمع سے تیرا اندھا پن سوگنا ہو جائیگا ۔

فائدہ ـــــ دیکھو قبولِ نصیحت سے بہرہ دار کیسا بچا ! ۔ پرانا تجربہ نئی کامیابی بخشتا ہے ـــــ اگرچہ وہ دلق پوش فقیر تھا مگر اس کی نصیحت نبات و شکر تھی لہٰذا دلق پوش علماء اور فقراء کو بنظرِ حقارت نہ دیکھو اور ان کے تجربات سے فائدہ حاصل کرو اور ان کے ارشادات پر عمل کرو ۔

فائدہ ـــــ اے انسان تو بھی ان مسافروں کی طرح سو رہا ہے حالانکہ تو بھی مسافر آخرت ہے ۔ اور تیری حرام خوری کی بدبو آسمانوں تک پہنچ کر غضبِ الٰہی کو دعوت دے رہی ہے ۔

تو ہمی خسپی و بوئے آں حرام
میزند بر آسماں سبز فام

یعنی اے غافل تو سوئے جا رہا ہے اور اس حرام فعل کی بدبو اس ہرے ہرے آسمان پر جا رہی ہے ۔

---

[1] بہرے گونگے اندھے ہیں تو وہ پھر آنے والے نہیں ۔

Marfat.com

(۵۰)

حکایت

ایک اللہ اللہ کرنیوالے کو شیطان کا بہکاوا

ایک شخص رات بھر اللہ اللہ کرتا رہتا تھا، شیطان نے کہا کہ تُو نے اتنی دفعہ نام لیا ہے، ایک دفعہ بھی اللہ نے "لَبَّیْکَ عَبْدِیْ" کہہ کر تجھے جواب نہیں دیا۔ دل شکستہ ہو گیا، ذکر چھوڑ چھاڑ کر سو گیا، خواب میں حضرت کو دیکھا آپ نے فرمایا کہ تُو نے ذکر کیوں چھوڑ دیا، اس نے کہا کہ اس طرف سے جواب ہی نہیں ملتا آپ نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ اس سے کہو کہ اللہ اللہ پکارنا ہی تو ہماری لبّیکَ ہے۔

گفت آں اللہ تو لبّیک ماست
ایں نیاز و سوز و دردت پیک ماست

یعنی تمہارا یہ اللہ اللہ پکارنا ہی ہماری لبیک ہے اور تمہاری یہ عاجزی سوز و درد ہی تو ہمارا قاصد ہے۔

فائدہ ـــــ جو کچھ بھی دین ہے یا اسلام سے لگاؤ ہے یہ دلیل ہے اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ کو اس سے لگاؤ ہے۔ اور جس کو اللہ تعالیٰ سے محبت ہے اس کے لیے جنت ہے۔ نماز پڑھنا، علماء اور اولیاء کے پاس جانا مسجد بنوانا یہ سب نشانِ دوستیٔ حق ہے۔

نے ترا در کارِ من آوردہ ام
نے کہ من مشغول ذکرت کردہ ام

ترجمہ: کیا میں نے تجھے اپنے کام میں نہیں لگایا، کیا میں نے تجھے ذکر میں مشغول نہیں کیا

ترس و عشقِ تو کمندِ لطفِ ماست
زیر ہر یارب تو لبیک ہاست

Marfat.com

یعنی تیرا خوف اور عشق ہماری مہربانی کی کمند ہے، میرے ہر بار یارب کہنے کی تہہ میں بہت سی لبیک ہیں ۔

داد مر فرعون را صد ملک و مال
تا کہ کرد اُو دعوئ عزّ و جلال

حق تعالیٰ نے فرعون کو سینکڑوں ملک و مال دیئے۔ حتیٰ کہ اس نے بزرگی و عزت یعنی خدائی کا دعویٰ کر دیا ۔

در ہمہ عمرش ندید او درد سر
تا ننالا سوئے حق آں بد گہر

پھر ساری عمر اس نے درد سر نہیں دیکھا، تاکہ کہیں وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نالہ و زاری اور یادِ خدا نہ کرے ۔

درد آمد بہتر از ملکِ جہان
تا بخوانی مر خدا را در نہاں

یعنی وہ درد اور تکلیف دونوں جہاں کی بادشاہی سے بہتر ہے جس میں تم خدا کو تنہائی میں پکارو ۔

(۵۱)

حکایت

ایک شہری اور دیہاتی کی دوستی

ایک شہری ایک دیہاتی کا دوست تھا۔ دیہاتی جب شہر میں آتا تھا تو دو تین مہینہ تک اس شہری کا مہمان رہتا تھا، دیہاتی نے شہری سے کہا کہ کبھی آپ بھی تو ہمارے یہاں آیئے اور سب بچوں کو ساتھ لایئے۔ مگر میوہ پکنے کے وقت آنا تاکہ اچھی طرح تواضع کر سکوں۔ ایام بہار میں گاؤں کا خطہ بڑا پُر لطف ہوتا ہے، ہر طرف ہری ہری کھیتیاں اور دلکش لالہ زار ہوتے ہیں، ایسی چکنی چیڑی

Marfat.com

باتیں کیں کہ ان شہری صاحب کی تمام ہوشیاری سب کافور ہو گئی، اور وہ دیہات چلنے کے لیے تیار ہو گئے "نرتع ونلعب" (ہم کھائیں گے ہم کھیلیں گے) کے شوق نے آمادہ سفر کر دیا آخر کچھ دن کی مہلت کے بعد اپنے ضروری کاموں سے فارغ ہو کر ایک روز جانبِ دوست روانہ ہو گئے۔ باغ کے اندر آم کھانے کے شوق میں گاؤں گاؤں پھرتے ہوئے مہینہ بھر کی سرگردانی کے بعد دوست کے گاؤں پہنچ گئے، ایسے حال میں پہنچے کہ خود بھوکے تھے پھر جانور بھی بھوک سے تڑپ رہے تھے، جب دوست کے پاس پہنچے تو اس بدنیت نے انکو پہچاننے سے ہی انکار کر دیا، اور ان کو اجنبی اور ناآشنا ظاہر کر کے ان سے منہ چھپانے لگا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ میرے باغ میں پہنچ کر تمام آم کھا جائیں۔ غرض بڑی خوشی خوشی پہنچے مگر گھر والوں نے دروازہ بند کر دیا اور ان کو اندر بھی نہیں آنے دیا، پانچ دن تک دروازہ پر ہی پڑے رہے تمام رات سردی کی سخت تکلیف میں گزارتے تھے، صبح جب اس دیہاتی کو دیکھتے تھے تو کہتے تھے کہ میں فلاں تیرا محسن ہوں، وہ کہتا کہ ہوگا مجھے کیا خبر؟ مجھے تو خدا کی معرفت اور مراقبہ میں اپنی ہستی کی بھی خبر نہیں، غیر اللہ سب میری نظر سے محو ہو چکے ہیں، میرا ہوش حق تعالیٰ کے سوا کسی سے آگاہ نہیں۔ مجھے اللہ کے سوا کسی سے تعلق اور محبت نہیں۔ اس نے پھر یاد دلایا کہ آپ میرے یہاں قیام نہیں کرتے تھے؟ اس نے کہا کہ کیا بیہودہ بک بک کر رہا ہے میں تجھ کو جانتا ہی نہیں، تیرا نام تیرا مقام کچھ نہیں جانتا۔ پانچویں روز ایسے زور کا مینہ برسا کہ بارش میں باہر رہنے کی کوئی جگہ نہ ملی، آخر دستک دی اور دیہاتی صاحب کو بلایا اور کہا کہ کم از کم اس سخت بارش میں بچوں کے پڑے رہنے کے لیے تو ایک رات جگہ دے دو۔ دیہاتی نے کہا کہ ایک گوشہ اور ایک کونہ باغبان کے رہنے کا ہے۔ وہ بھیڑیوں سے حفاظت کرنے کے لیے تیر کمان ہاتھ میں لے کر وہاں بیٹھتا ہے اگر تم یہ خدمت بجا لاؤ تو یہ جگہ مل سکتی ہے ورنہ کسی اور جگہ جاؤ۔ اس نے کہا چلو جگہ تو دو یہ

Marfat.com

خدمت بھی منظور ہے ـــــ غرض ایسی تنگ جگہ ملی جہاں ہلا بھی نہیں جا سکتا تھا۔ رات بھر ہاتھ میں تیر کمان لیے بھیڑیئے کو ڈھونڈتا پھرتا رہا، آدھی رات کو ایک بھیڑیئے کی صورت نے ٹیلے کے پیچھے سے سر نکالا اس نے، فوراً نشانہ باندھ کر تیر مارا، دو زخم کھا کر نیچے گر پڑا، جانور کے گرتے ہی اس سے ہوا خارج ہوئی تو دیہاتی چلا اٹھا اے نامراد! یہ تو نے کیا کر دیا؟ میرے گدھے کے بچے کو ہی مار ڈالا۔ اس نے کہا نہیں یہ تو دیو صورت بھیڑیا تھا، اس نے کہا نہیں اس کے دُبر سے جو ہوا نکلی ہے اس کو میں جانتا ہوں، ظالم تو نے باغ کے اندر میرے گدھے کے بچّہ کا خون کر دیا۔ شہری نے کہا کہ رات ہے کچھ اشتباہ رہتا ہے پھر بادل کی اندھیری اس پر بارش کی اندھیری یہ تین تاریکیاں بڑی غلطی پیدا کر دیتی ہے، دیہاتی نے کہا کہ نہیں مجھے اس میں کوئی شک نہیں کیونکہ میں تو ہواؤں میں بھی اس کی ہوا پہچان جانتا ہوں۔ شہری اچھل پڑا اور اس دیہاتی کا گریبان پکڑ کر کہا کہ تو گدھے کی ہوا تک پہچان جانتا ہے لیکن مجھے نہیں پہچانتا۔ آدھی رات اور پھر اتنی تاریکیوں میں گدھے کو پہچان سکتا ہے لیکن اپنے دس سال کے ہمراہی کو نہیں پہچان سکتا۔ اور کہتا یہ ہے کہ اللہ کے سوا میرے دل میں کسی کی گنجائش نہیں، اس نسیان ماسوی اللہ (اللہ کے غیر کو بھول جانا) کے عالم میں "گورخر" تجھے خوب یاد رہا۔ تیری ریاکاری کی پول کھل گئی اور گدھے کے بچّہ کی باد مخالف نے آخر تجھے رسوا کر دیا۔

فائدہ ـــــ ہر مکار اسی طرح رسوا ہوتا ہے، بعض خاندانی لوگ اپنی شرافت کو پیش نظر رکھ کر اپنی سیاہ کاریوں کو مکاریوں سے چھپاتے ہیں مگر اس کی بدچلنی فوراً ان کو رسوا کر دیتی ہے۔ جھوٹا زیادہ دیر تک جھوٹ سے قائم کردہ عزت پر قائم نہیں رہ سکتا۔ آخر میں وہ رسوا ہوتا ہے۔

Marfat.com

ایں چنیں رسوا کند حق شید را
ایں چنیں گیر د رمیدہ صید را

(ترجمہ) اللہ (تعالیٰ) مکر کو اسی طرح رسوا کرتا ہے، اسی طرح بھاگے ہوئے شکار کو پکڑتا ہے۔

فائدہ —— ہر شخص کا حال امتحان کے وقت معلوم ہوتا ہے اسی لئے حق تعالیٰ کی طرف سے سو ہزار امتحانات کے وقت آتے ہیں۔

صد ہزاران امتحانات اے پسر
ہر کہ گوید من شوم سرہنگ در

یعنی اے بیٹا جو کوئی کہے کہ میں مقرب بارگاہ ہوں اس کے لیے سو ہزار امتحانات آتے ہیں۔

فائدہ —— نا اہل کبھی احسانات سے اہل نہیں بنتا، نا اہل سے کبھی اُمید نہ رکھو وہ کبھی تمہارے کام نہیں آئے گا۔ اور کبھی تمہیں اس سے نفع حاصل نہ ہوگا۔ اور اہل بنتا ہے ہمیشہ دینداری سے، بہر حال نا اہل سے دوستی مت رکھو جو نہ دنیا میں نافع ہے اور نہ دین میں —— احسان فراموشی یہ نا اہلیت کا نشان ہے۔

ایں سزائے آنکہ شد یار خساں
یا کسی کرد از برائے ناکساں

یعنی یہ میری سزا ہے اس بات کی کہ میں کمینوں کا دوست بنا، یا میں نے کمتروں کے ساتھ مروّت و احسان کیا۔

فائدہ —— اس دیہاتی نے قُربِ الٰہی کا دعوٰی کیا لیکن اس کو اولیاء اللہ کا سا قُرب حاصل نہ تھا جس میں ماسویٰ اللہ کا ہوش نہیں رہتا۔ ہر شخص قُربِ الٰہی کا دعویدار بنتا ہے اور کہتا ہے کہ ہم اس کے مصنوع ہے اور وہ ہمارا صانع ہے اس لیے ہم کو اس سے قُرب حاصل ہے۔ حالانکہ یہ نہیں جانتے کہ اولیاء کا قُرب سینکڑوں کرامات رکھتا ہے یہ قُرب اور ہی ہے۔ یاد رکھو قُرب کئی قسم کا ہوتا ہے، دیکھو سورج پہاڑ پر بھی چمکتا ہے اور سونے پر بھی، سوکھی شاخ

Marfat.com

سے بھی آفتاب کو قرُب حاصل ہے اور ترشاخ سے بھی، مگر تر اور ہری شاخ کا قرُب دوسروں کو کہاں؟ ایک عالم تم سب سے قریب ہے اور اپنے شاگرد سے بھی، لیکن تلمیذ کو جو قرُب اس کا حاصل ہے وہ تم کو کہاں؟ — اسی طرح امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ سے امام ابو یوسف کو جو قرب ہے، خواجہ باقی باللہؒ کا قرُب حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کو، ان کا سا قرُب کسی غیر کو نہیں مولانا رومی اسی چیز کو بیان فرما رہے ہیں۔ ے

قرب بر انواع باشد اے پدر
میزند خورشید بر کہسار و زر
شاخ قرب و تر قریب آفتاب
آفتاب از ہر دو کے دارد حجاب
لیک کو آں قرب شاخ طری
کہ ثمار پختہ از وے میبری

(ترجمہ) (بابا) قرُب کی قسمیں ہوتی ہیں سُورج پہاڑ پر بھی چمکتا ہے اور سونے پر بھی۔ تر اور خشک شاخ آفتاب کے قریب ہے، سُورج دونوں سے کب پردہ رکھتا ہے لیکن کہاں وہ ترشاخ کی قربت، کہ تو اس کے پکے پھل کھاتا ہے۔

فائدہ — جو چیز یاد رکھنے کے قابل ہے اس کو بھلا رہے ہیں جیسے قرآن، اسلام، دین، مذہب، نماز کے وقت نماز، خدا اور رسول کی تعلیمات، اور جو بھلانے کے قابل ہیں جیسے بُری صحبتیں اور ان کے اثرات برائیاں، اور اُن کی طرف رغبتیں، ان کو یاد رکھ رہے ہیں، جیسے یہاں حکایت میں نسیان کے لائق "گورخر" تھا وہ یاد اور جو قابل یاد دوستی تھی اس کو فراموش کر دیا اور بھول گیا، لیکن یاد رکھو یہ مجرمانہ بھول ہے۔

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ[1] (الانعام آیت ۴۴)

---

[1] ترجمہ: پھر جب وہ اس نصیحت کو بھول گئے جو انکو کی گئی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے۔

Marfat.com

اکبر الٰہ آبادی کہتا ہے کہ ؎

دل میں خاک اڑتی ہے خالی لہجہ و لب دیکھئے
مذہب اب رخصت ہے بس تاریخ مذہب دیکھئے

اسی طرح حق تعالیٰ جیسے محسن کے حکم سے لوگ منہ پھیر لیتے ہیں، ان کے لیے قرآن کہتا ہے کہ وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ[1] (الزخرف آیت ۳۶)

فائدہ —— وہ دیہاتی انعام کی لذت کو بھول گیا، ایسے لوگ بدترین انسان ہیں جو اپنے محسن کو بھول جائیں۔ محسن کی یاد اور اس کا شکریہ یہ اللہ ہی کا شکریہ ہے، نسیانِ احسان (احسان کو بھول جانا) یہ جرم ہے۔ دیکھو کتا بھی اپنے محسن کو جانتا ہے اور ایک لقمہ کی وجہ سے جو محسن نے اس کو دیا ہے اس کی قدر کرتا ہے اس کے آستانہ کو کبھی نہیں چھوڑتا، بلکہ بعض دفعہ غیر کوچہ میں کوئی کتا آجاتا ہے تو وہاں کے کتے اس کو کاٹتے اور مارتے ہیں یعنی اس کو تنبیہ کرتے ہیں کہ تو کوچۂ محسن سے غیر کوچہ میں کیوں آیا ؎

ور سگے آید غریبے روز و شب
آں سگانش میکنند آندم ادب

ترجمہ، اگر کوئی اجنبی کتا نکل آتا ہے تو وہاں کے کتے اس کو ادب سکھلاتے ہیں ؎

چوں سگاں ھم مر سگاں را ناصح اند
کہ دل اندر خانۂ اول بہ بند

کتے کتوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ جا اپنے پہلے آستانہ سے تعلق رکھ لیکن افسوس انسان محسن کش ہوتا ہے وہ اپنے محسنوں کے احسانوں کو فراموش کر دیتا ہے، اور اس کا سب سے بڑا محسن اللہ ہے وہ اس کے احسانات کو بھی بھلا بیٹھتا ہے

---

[1] ترجمہ: اور جو اللہ کی یاد سے غافل ہوتا ہے تو ہم اس پر ایک شیطان متعین کر دیتے ہیں پھر وہ اس کا ساتھی رہتا ہے۔

Marfat.com

اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ۔ (الاعراف آیت ۱۷۹) ایسے لوگ جانوروں کے مثل بلکہ اُن سے بھی بدتر ہیں ۔

ہم براں در گرد واز سگ کم مباش
باسگ کہف ار شدستی خواجہ تاش

اے انسان تو کتے سے کم رتبہ نہ بن، اگر تو اصحابِ کہف کے کتے کا ہم رتبہ ہو گیا تو اسی دروازہ کا طواف کیے جا ۔

کتے کہتے ہیں کہ تو کتوں کے شیوۂ وفا پر حرف مت لا اور کوچۂ آقا پر چلا جا ۔ اسی طرح انسان بے وفا یعنی عاصی اور گنہگار بندہ ننگِ انسانیت بن جاتا ہے ۔

بیوفائی چوں سگاں را عار بود
بے وفائی چوں روا داری نمود

ترجمہ: جب کتوں کے لیے بے وفائی عار تھی تو پھر اے انسان تو نے بیوفائی (عصیان وگنہگاری) کو کیوں روا رکھا ۔

بس اللہ والوں کے در کو لازم پکڑو تاکہ وفائے حق کا سبق ملے ، اصحابِ کہف کے کتے کی طرح ہو جاؤ ۔

فائدہ — اسی طرح ہر شخص اپنی حاجت اور مطلب برآری و نفع کے وقت دوسرے کو دیکھتا ہے اور جب اس پر آئے تو اندھا ہو جاتا ہے ۔

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ۙ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ۙ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ[1] (عبس آیت ۳۴)

گفت ایں دم با قیامت شد شبیہ
تا برادر شد یفر من اخیہ

---

[1] ترجمہ: جس دن آدمی اپنے بھائی اور اپنی ماں اور اپنے باپ اور اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں سے بھاگے گا ۔

Marfat.com

یعنی اس نے کہا کہ یہ وقت مصیبت قیامت سے مشابہ ہے کہ اس وقت بھائی بھائی سے بھاگے گا۔

(۵۲)

حکایت

ایک سوداگر کی مدینہ میں آمد

ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز پڑھا رہے تھے کہ اچانک ایک سوداگر اپنا مال تجارت لے کر مدینہ میں آیا۔ حسبِ دستور اس نے منادی کے لیے نقارہ پٹوایا، تو نمازیوں سے اکثر نیت توڑ کر مال دیکھنے کے لیے دوڑے، حق تعالیٰ نے قرآن میں اسی واقعہ کو بیان فرمایا کہ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَاِ انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا ط قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ ۝[لہ] (جمعہ آیت)

فائدہ — جو چیز تم کو اللہ اور رسول سے جدا کر ڈالے اس کے قریب بھی مت جاؤ۔ خواہ وہ لباس ہو یا دوست، یا کوئی تفریح ہو یا نوکری — غرض کوئی بھی چیز ہو اس سے دور بھاگو۔

ہر چہ از یارت جدا اندازد آں
مشنو آنرا کاں زیاں دارد زیاں

ترجمہ: جو بھی تم کو یار سے جدا کر دے اس آواز کو مت سن کہ اس میں زیاں ہی زیاں ہے۔

لہ اور جب وہ لوگ تجارت یا تماشہ دیکھتے ہیں تو اس پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ اور آپ کو کھڑا ہوا چھوڑ جاتے ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ جو اللہ کے پاس ہے وہ تماشہ اور تجارت سے کہیں بہتر ہے اور اللہ بہتر روزی دینے والا ہے۔

Marfat.com

صحبت او خیر من لہو است و مال
ہیں کرا بگذاشتی چشمے بمال

ترجمہ، اس کی صحبت کھیل اور مال سے بہتر ہے، آنکھ کو خوب مل کر دیکھ کہ تونے کس کو چھوڑا ہے ۔

خود نشد حرص شمارا ایں یقیں
کہ منم رزاق خیر الرازقین

ترجمہ: تمہارے حرص کے سبب تم کو یہ یقین پیدا نہیں ہوا کہ اللہ تعالیٰ خیر الرازقین ہے

حکایت (۵۴)

باز اور بطخ کا مکالمہ

باز نے بطخ سے کہا کہ پانی سے نکل اور جنگل کی طرف چل، اور وہاں مصری اور قند بکھرتے ہوئے دیکھ ۔ عقلمند بطخ نے کہا کہ معاف رکھو یہ مصری تم کو ہی مبارک ہو ہمارے لیے تو یہ پانی امن وخوشی کا قلعہ ہے ۔

فائدہ ـــــ اسی طرح ولایت اور لندن ویورپ کے طرز تم کو مبارک ہمارے لیے تو ہمارا دین حصن حصین ہے ۔

حصن ما را قند و قندستاں ترا
ما نخواہیم ہدیہ ات بستاں ترا

ترجمہ: یہ پانی کا قلعہ ہی ہمارے واسطے قند ہے، جنگل کا قندستان ترے لیے مبارک ہو۔ مجھے تیرا ہدیہ نہیں چاہیئے ۔

پس لذائذ دنیا کے سبز باغ دیکھ کر دین اسلام سے باہر مست ہو جانا۔ یہ دعوتِ قند بے پردگی، فحاشی، عریانی وغیرہ تم کو مبارک ۔

ما بری از دعوتت دعوت ترا
ما نہ نوشیم ایں ندم تو کافرا

Marfat.com

ترجمہ: ہم تیری دعوت سے بیزار ہیں، یہ دعوت تجھی کو مبارک ہو ہم تیری مکر کی بات کو خوشگوار پانی سمجھ کر نہیں پی سکتے۔

(۵۴)

حکایت

اصحاب جنت کے سازشی منصوبے

"ضروان"، یمن میں ایک مقام ہے جو "صنعا" کے پاس ہے، اس کا قصہ سورۂ نون میں اس طرح ہے کہ اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَاۤ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ (القلم آیت) چند محتاجوں کا رزق مار لینے کے لیے اصحاب جنۃ (باغ والے) منہ سے منہ جوڑ کر منصوبے بناتے رہے، منصوبہ یہ بنا کہ صبح ہوتے ہی ہم محتاجوں کے آنے سے قبل ہی ہم باغ کے تمام پھل توڑ لیں گے، چنانچہ سویرے سویرے باغ کی طرف چلے اور چپکے چپکے یہ کہتے جاتے تھے کہ دیکھو کوئی محتاج باغ کے اندر نہ آنے پائے لیکن جب وہاں پہنچے تو دیکھا کہ رات کو بلائے آسمانی نے تمام باغ کو برباد کر دیا تھا۔

فائدہ — تمہارے حیلے غریبوں کو محروم کرنے اور بھولے بھالے آدمیوں کو کھا جانے کے لیے خوب ہوتے ہیں مگر یاد رکھنا اس کا وبال تمہارے ہی اُوپر آئے گا اور تم کو برباد کر دے گا۔ تمہاری سب چالاکی ختم ہو جائے گی۔ لہٰذا تمہیں چاہیئے کہ عزبار کا حق دے کر رضائے حق کے حصول سے خوش ہو اور ہر ملازم کو چاہیئے کہ حقوق ادا کر کے رضائے مولیٰ کا طالب ہوے

شاد از وے شو مشو از غیر وے

کو بہار است و دگر ہا ماہِ دے

لہ بے شک ہم نے انکو آزمایا ہے جیسا کہ ہم نے باغ والوں (اصحاب جنۃ) کو آزمایا تھا۔

Marfat.com

یعنی شاد اس سے ہو اس کے غیر سے نہ ہو کہ وہ بہار ہے، باقی سب خزاں ہے۔

ہر چہ غیر اوست استدراجِ تست
گرچہ تخت و ملک تست و تاجِ تست

یعنی اس کے سوا جو کچھ بھی ہے وہ تیرے لیے استدراج یعنی ڈھیل ہے، اگرچہ تیرا اقبال ہو تیرا ملک ہو، یا تخت و تاج ہو۔

شاد از غم شو کہ غم دامِ لقا ست

اندریں رہ سوئے پستی ارتقا ست

غم سے خوش ہو کہ غم لقائے محبوب کی کمند ہے اس راستہ میں پستی کی طرف ترقی ہے لہٰذا اپنے نفس کی خواہشات کو توڑ کہ نامرادی اور پستی میں ہی معراج ہے۔
مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ[ا] (الجامع الصغیر جلد دوم صفحہ ۱۶۸ بحوالہ حلیۃ الاولیاء)

(۵۵)

حکایت

مجنوں کا کتے سے پیار

مجنوں ایک کتے کو بار بار چوم رہا تھا اور وجد میں جھوم رہا تھا، کسی نے کہا کہ یہ نجس ہے تو یہ کیا کر رہا ہے؟ مجنوں نے کہا کہ او عیب نکالنے والے ذرا میری آنکھ سے دیکھ، اس کتے کی ہمت دیکھ کہ اس نے کون سی جگہ کا انتخاب کیا ہے، سب دروں کو چھوڑ کر درِ لیلیٰ اختیار کیا ہے اس لیے اس کے پاؤں کی خاک میرے لیے بڑے بڑے شیروں سے بہتر ہے
فائدہ ــــ صورت کتنی بھی حقیر کیوں نہ ہو اس کو نظر انداز کر کے اس کے عمل اور اس کی ہمت و عزم کو دیکھو، کوئی بھی ہو، مدینہ کی گلیوں سے آیا ہے تو ایک

[ا] جس نے اللہ کے لیے تواضع کی اللہ نے اس کو بلند کیا۔

Marfat.com

عاشق کے لیے اس کے پاؤں چُومنے کے قابل ہیں۔

ایک بزرگ نے فرمایا کہ ایک شخص مدینہ منورہ میں ہر جگہ پر معافی چاہتا تھا، اور کوئی دعا نہیں کرتا تھا، اس سے دریافت کیا کہ تو ہر وقت روتا رہتا ہے اور معافی کی طلب کرتا رہتا ہے آخر بات کیا ہے؟۔ اس نے کہا کہ میں نے ایک دن مدینہ کی دہی کو کھٹا بتلایا اور خراب کہہ دیا تھا تو میری نسبت فوراً سلب ہوگئی کہ محبوب کے گھر کی دہی کو خراب کہتا ہے یہ کیا عشق و محبت، اور مجھ پر عتاب ہوا کہ او عیب نکالنے والے نظرِ محبّت سے دیکھ، عشق و محبت کا تقاضا تو یہ ہے کہ محبوب کی ہر شئے عُمدہ ہے۔

فائدہ ——— اسی طرح جو بھی دنیا کے فیشن کو چھوڑ کر کوچۂ شریعت میں مقیم ہوگا بالخصوص انگریزی پڑھ کر وہ صاحبِ مرتبہ ہے، نیز معشوق مجازی کے کوچہ کا کتا قابلِ عزت ہو تو محبوبِ حقیقی کے کوچہ کے اہل کس پایہ کے ہوں گے یعنی اہل اللہ ؎

گر ز صورت بگذرید اے دوستاں
جنت است و گلستان در گلستان

اے دوستو! اگر تم صورت سے آگے نکل جاؤ تو ہر طرف بہشت اور باغ ہی باغ ہیں۔

بعد ازاں ہر صورتے را بشکنی
ہم چو حیدر بابِ خیبر بر کُنی

اس کے بعد تم ہر صورت بُت کو توڑ دو گے، حیدرِ کرّار کی طرح خیبر کا دروازہ اکھاڑ دو گے۔

(۵۶)

حکایت

ایک رنگ برنگا گیدڑ

ایک گیدڑ ایک رنگریز کے مٹکے میں گر گیا، نکلا تو اس کا چمڑا رنگین ہوگیا

Marfat.com

تھا۔ سرخ سبز لال پیلا دیکھا تو اپنے آپ کو غرور کی وجہ سے مور سمجھنے لگا اور مور ہونے کا دعویٰ کر دیا ـــــ اور اعلان کر دیا کہ میں خدا کی قدرت کا مظہر ہو گیا ہوں مجھے گیدڑ مت کہنا ـــــ تمام گیدڑ جمع ہو گئے اور کہا کہ اب ہم آپ کو کیا پکاریں۔ کہا "طاؤس"، کہہ کر پکارو، انہوں نے کہا کہ طاؤس (مور) تو رقص کا جلوہ بھی دکھاتا ہے کیا پھر تم بھی یہ جلوہ دکھاؤ گے، اس نے کہا نہیں، پھر انہوں نے کہا کہ کیا مور کی طرح بولو گے، کہنے لگا نہیں ـــــ تو سب گیدڑوں نے کہا کہ پھر آپ طاؤس نہیں ـــــ طاؤسی خلعت تو آسمان سے ملتی ہے نہ کہ رنگریز کے مٹکے سے۔

فائدہ ـــــ بہت سے لوگ لباسِ مشیخت پہن کر قطبِ زمانہ بن بیٹھتے ہیں، حالانکہ یہ خلعتِ ولایت تو آسمانی ہے، جھوٹے مدعیوں میں سچوں کے اوصاف و نشانات کہاں، پوست کی کونڈی اور بھنگ کے مٹکوں سے بزرگی نہیں ملتی بلکہ خدا کے یہاں سے ملتی ہے۔ اور اوصافِ عزت، امانت، ایمانداری، ہمدردی، طہارت، سلامتیٔ صدر، صبر و شکر اور تسلیم و رضا وغیرہ یہ سب اوصاف جو اہل اللہ کو حاصل ہیں وہ غیر میں کہاں؟ وہ تو فحش گالیاں بکتے ہیں دل میں عداوت اور کینہ رکھتے ہیں، اور اس کے ساتھ بزرگی کا دعویٰ کرتے ہیں۔ بزرگی کے ساتھ یہ چیزیں کب روا ہیں ؎

اے شغالِ بے جمال و بے ہنر
ہیچ بر خود ظنِّ طاؤسی مبر

(ترجمہ) اے بدصورت، بے ہنر گیدڑ اپنے اوپر مور ہونے کا گمان ہرگز نہ کر۔ جھوٹے لوگوں میں اصلی کمالات اور ہنر کا جمال کہاں؟

ٹوٹے برتن کی آوازیں اور ہوتی ہیں، اسی طرح شکستہ ایمان کی آواز علیحدہ پہچان لی جاتی ہے۔ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ[1] (محمد آیت ۳۰)

---

[1] ترجمہ: اور تم ان کو بات کے لہجے سے پہچان لو گے۔

Marfat.com

حکایت (۵۷)

فرعون کی موسیٰؑ کے خلاف تدبیریں

خواب میں فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آمد دیکھی کہ وہ فرعون کی سلطنت کو برباد کردیں گے۔ اس نے نجومیوں سے پوچھا کہ اس خواب کا تدارک کیا ہوسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس کی یہ تدبیر کرینگے کہ پیدا ہونے کے راستہ ہی کو بند کردیں گے یعنی مردوں کو عورتوں کے پاس ہی نہ جانے دیں گے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ بادشاہ ایک میدان میں دربار منعقد کرے اور استقرارِ حمل کے دن سب کو اپنی زیارت کی دعوت دے۔ اس طرح سب لوگ جمع ہو جائیں گے اور ہمارا مقصد پورا ہوجائے گا، چنانچہ جب بنی اسرائیل نے یہ آواز سُنی تو مشتاقِ زیارت ہوکر دوڑ پڑے، کیونکہ ان کو فرعون کے دیکھنے کی اجازت نہ تھی، اب جو اجازت ملی تو دیدار کے پیاسے میدان میں چل پڑے فرعون شبِ حمل خوشی سے میدان میں آیا کہ مردوں کو عورتوں سے شبِ حمل جدا رکھے، بادشاہ کے ساتھ "عمران" خزانچی بھی شہر میں آئے، عمران سے فرعون نے کہا کہ شاہی دروازہ پر سوجاؤ۔ آدھی رات کو بیوی آئی اور عمران سے لپٹ گئی، آخر غلبۂ شوق میں صحبت ہوئی اور امانت کو حوالہ کیا، عمران نے بیوی سے کہا تو واپس چلی جا لیکن کسی سے اس کا ذکر نہ کیجیو۔ اس ہی اثنا میں فضا سے نعروں کی آواز آئی، بادشاہ دھشت سے باہر آیا اور پوچھا کہ یہ کیا شور ہے عمران نے کہا کہ آپ کے دیدار کی خوشی میں سب کچھ ہورہا ہے حالانکہ وہ غیبی آواز ستارۂ موسوی کے طلوع ہونے پر تھی، صبح دریافت حال پر نجومیوں نے کہا کہ وہ طاقت جو مصر کو تہہ وبالا کرے گی وہ آپ کے گھر ہی سے نمودار ہوگی اس کا اقبال تاریک ہوگیا اور پیغمبر کا ستارہ آسمان پر ظاہر ہوگیا۔ جب فرعون ناراض ہوا تو نجومیوں نے کہا

Marfat.com

کہ اب دوسری تدبیر اختیار کریں گے اور وہ یہ کہ اس کا انتظام پیدائش کے روز کریں گے، لیکن آپ ہم کو قتل سے امن دے دیجئے چنانچہ ۹ ماہ کے بعد تخت جلوس پھر میدان میں رکھا گیا اور ندا دی گئی کہ اے عورتو! اپنے بچوں سمیت اس میدان میں آجاؤ۔ بچوں کو سنہری ٹوپی اور عورتوں کو خلعت دی جائے گی، سب عورتیں فوراً جمع ہوگئیں تو ان کے سب لڑکوں کے سر کاٹ دیئے گئے، پھر سپاہی عمران کے گھر گئے تو والدۂ موسیٰ علیہ السلام کو وحی ہوئی کہ بچہ کو تنور میں ڈالدو کہ میں اس کا نگہبان ہوں، اس کے بعد حکم ہوا کہ اس کو دریائے نیل میں ڈالدو اور مجھ پر بھروسہ رکھو۔

فائدہ — بغیر توفیقِ الٰہی کے کوئی کوشش کارگر اور مفید نہیں ہوسکتی۔ اور اگر توفیق شامل ہو تو پھر عصا بھی اژدھا بن جاتا ہے ؎

اژدھا بُود وعصا شد اژدھا

ایں بخورد آں را بتوفیقِ خدا

(ترجمہ) وہ اژدہا تھا اور لاٹھی اژدہا بنی اس نے اس کو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے نگل لیا۔

فائدہ — تو بھی فرعون سے کم نہیں کہ اپنے نفس کی خاطر تو کس کس طرح سے عدل وانصاف اور حقوق کا خون کرتا ہے۔

(۵۸)

حکایت

ایک سپیرا اور پژمردہ اژدھا

ایک سپیرے کو سانپ کی تلاش تھی، برف باری کے ایام میں پہاڑ سے ایک پژمردہ اژدہے کو مردہ سمجھ کر رسیوں سے باندھ کر اٹھا لایا۔ تاکہ لوگوں کو تعجب اور حیرت میں ڈال کر خوب تماشہ دکھلائے اور خوب پیسہ کمائے، چنانچہ بغداد میں اس نے دریائے دجلہ کے کنارے تماشہ کیا، ایک مخلوق جمع ہوگئی لیکن

Marfat.com

جوں ہی اس اژدھے کو سورج کی گرمی پہنچی اس میں حرکت ہوئی، بظاہر مردہ تھا۔ لیکن اب زندہ ہوگیا اور بل کھا کر تمام رسیاں توڑنی شروع کردیں اور بوریوں کے نیچے سے شیر کی طرح گرجتا ہوا نکل پڑا مخلوق میں ایک بھگدڑ مچ گئی، بھاگنے میں بہت سے لوگ مارے گئے ـــــ سپیرا خوفزدہ ہوکر بھاگنے لگا تو اژدہے نے اس کا ایک لقمہ میں کام تمام کردیا ۔ اور پھر ایک ستون سے لپٹ کر خوب زور سے اپنے کو بل دیا تاکہ پیٹ میں اس کی جو ہڈیاں وغیرہ ہیں وہ سب ٹوٹ جائیں اور ہضم آسانی سے ہوجائے ۔

فائدہ ـــــ اے انسان تیرے نفس کا بھی اسی اژدھے جیسا حال ہے ؎

نفست اژدہاست اُو کے مردہ است

از غم بے آلتی افسُردہ است

تیرا نفس بھی اژدھا ہے اس کی خاموشی سے اس کو مردہ نہ سمجھ لینا وہ مردہ کہاں ہے بلکہ بے اسبابی کی برودت کی وجہ سے وہ افسردہ ہے ؎

تا فسردہ میبود آں اژدہات

لقمہ اُوئی چوں اُو یابد نجات

تمہارا یہ اژدھا ابھی افسردہ ہے ورنہ اس کا پہلا لقمہ تم ہی ہوگے ؎

اژدہا را دار در برفِ فراق

ہیں مکش او را بخورشیدِ عراق

اس اژدھے کو محرومی کی برف میں ہی رکھنا ۔ کہیں اس کو عراق کی گرم دھوپ میں نہ لے آنا ۔

فائدہ ـــــ ہر فاجر و فاسق اور ملحد و بے دین شخص تمہیں اپنا لقمہ بنانے کی فکر میں ہے لہذا ان سے دوستی مت کرنا ؎

چوں عصا در دستِ موسیٰ گشت مار ۔

جملہ عالم رابدیں ساں بے شمار

Marfat.com

یعنی موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں میں عصا سانپ ہو گیا، تم تمام عالم کو اسی طرح سمجھو کہ یہاں ایک ایک فرد سانپ اور اژدھا ہے۔

فائدہ— اسی طرح اعمالِ بد مثلاً عدم ادائیگی زکوٰۃ وغیرہ یہ سب مثل اژدھے کے ہیں۔ ایسا مال تم کو ڈس رہا ہے۔ زکوٰۃ دے کر ایسے اژدھے سے بچنے کی کوشش کرو۔

(۵۹)

حکایت

دو جادوگروں کا حضرت موسیٰؑ پر ایمان

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شکست دینے کے لیے فرعون نے ملک کے گوشہ گوشہ سے بڑے بڑے ساحروں (جادوگروں) کو جمع کرایا۔ ان میں دو ساحر بڑے ماہر تھے۔ جب اُن سے کہا گیا کہ دو فقیروں نے (یعنی موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام) شاہی محل میں قیام کیا ہے اور انہوں نے فرعون اور اس کے لشکر کو ناک چنے چبوا دیئے ہیں۔ اور ان کے پاس ایک عصا کے سوا اور کچھ نہیں ہے، جب ان دو ساحروں نے آپ کا ذکر سُنا تو ان پر دہشت طاری ہو گئی کہ کس طاقت کے مالک ہیں۔ اور جب یہ سُنا کہ در دولت وحشمت کے سامان سے خالی ہیں اور فقیری کے لباس میں ہیں تو آپ سے محبت ہو گئی کہ درویشوں سے محبت ہوتی ہے ؎

آں دو ساحر را چوں ایں پیغام داد
ترس و مہرے در دل ہر دو فتاد

جب ان دو ساحروں کو فرعون کا یہ پیغام دیا گیا تو ان کے دل میں رعب اور محبت پیدا ہو گی۔

غرض یہ دونوں اپنے باپ کی قبر پر گئے، کیونکہ وہ بھی اپنے وقت کا

Marfat.com

بڑا عظیم جادوگر تھا اور اس سے عرض معروض کیا، جواب آیا کہ سحر کا اثر ساحر کی بیداری تک رہتا ہے، تم اس کے سونے کی حالت میں اس کا عصا چرا کر دیکھو اگر اس کو چرا لو تو سمجھو کہ وہ ساحر ہے ورنہ وہ مرد باخدا ہے، خدا اس کا حافظ کارکن ہے اور یہ اس کا معجزہ ہے۔ چنانچہ یہ وہاں پہنچے، معلوم ہوا کہ آپ ایک درخت کے نیچے سو رہے ہیں۔ انہوں نے عصا لینا چاہا لیکن وہ عصا حرکت کرنے لگا اور اژدھا بن گیا۔ انہوں نے سمجھ لیا کہ یہ معجزہ ہے اور فوراً مخفی طور پر ایمان لائے اور اپنے ایمان کا بعد میں اظہار کیا۔

فائدہ —— اسی طرح دشمنانِ اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے معجزہ یعنی قرآن شریف میں کوئی تصرف نہیں کر سکتے، اس لیے کہ خدا اس کا محافظ ہے چنانچہ اللہ فرماتا ہے۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ[1] (الحجر آیت ۹)

من کتاب و معجزات را رافعم
بیش و کم کن راز قرآں مانعم

یعنی میں کتاب و معجزات کو بلند کرنے والا ہوں، اور قرآن میں کمی بیشی کرنے والوں کو ان کے اس فعل سے روکنے والا ہوں۔

بہر حال قرآن معجزہ ہے سحر نہیں اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زیرِ زمین استراحت کے بعد بھی یہ باقی اور محفوظ ہے اور قیامت تک اسی طرح رہے گا۔

تو اگر در زیرِ خاکے خفتۂ
چوں عصایش داں تو آنچہ گفتۂ

ترجمہ: آپ اگر زمین میں لیٹے ہیں تو بھی جو آپ کی زبان سے نکلا اسے عصا کی طرح سمجھو۔

---

[1] ترجمہ: ہم نے یہ نصیحت (قرآن) اُتاری ہے اور ہم ہی بیشک اسکے نگہبان ہیں۔

Marfat.com

ہست قرآں مرترا ہم چوں عصا
کفرہا را درکشد چوں اژدہا

قرآن شریف آپ کے لیے عصائے موسٰے کی طرح سے ہے کہ کفریہ افعال کو نگل جائے گا ۔

چاکرانت شہرہا گیرند وجاہ
دینِ تو گیرد زماہی تاہماہ

ترجمہ : آپ کے خادم شہروں کو فتح کریں گے اور آپ کا دین زمین سے آسمان تک پھیلے گا ۔

تاقیامت باقیش داریم ما
تو مترس از نسخ دین اے مصطفےٰ

ترجمہ : ہم اس کو قیامت تک قائم رکھیں گے ۔ اے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس کے منسوخ ہونے سے نہ ڈریئے ۔

قاصداں را بر عصایت دست نے
تو بخسپ اے شہ مبارک خفتنی

یعنی قاصدوں کو آپ کے عصا پر قدرت نہ ہوگی ۔ اے بادشاہ آپ مبارک سوتے رہیں

فائدہ ـــــ اسی طرح باطل پرست راشی حاکم کی تعظیم ، تعریف و توصیف یہ صرف اسی کی زندگی تک ہے ۔ جہاں مرا اس کی مذمّت اور برائی میں زبانیں کھلیں ، اور صالح حاکم کی تعریف اور محبت اس کے عہدہ کے اُترنے کے بعد اور اس کے مرنے کے بعد بھی قائم رہتی ہے ۔ کیونکہ وہ حق سے قائم ہے ـــــ حق باقی تو اسکی تعریف بھی باقی ۔

فائدہ ـــــ موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں درس ہے اظہارِ حق میں کمالِ جرأت ، نصرت حق پر یقین ، طاقتوں کا مقابلہ ، آخر میں فتحیابی ، یہ سب امور قابلِ غور اور لائق عمل ہیں اور گری ہوئی قوم میں نئی زندگی کی روح پھونک دیتے ہیں ۔

Marfat.com

موسےٰ و فرعون در ہستی تست
باید ایں دو خصم را در خویش جُست

یعنی تیری ذات میں "موسےٰ و فرعون" موجود ہیں، یعنی نفس امارہ مثل فرعون ہے اور روح مثل موسےٰ ہے۔ لہٰذا اب نفس کو مغلوب کرکے نئی روح پھونک اور فضیلت علی العالمین کے درجہ پر فائز ہو۔

(۶۰)

حکایت

تاریک گھر میں ایک ہاتھی کی شناخت

ایک تاریک گھر میں ہاتھی کھڑا تھا اس کو دیکھنے کے لیے بہت سے لوگ جمع ہو گئے، اس کے پٹھے پر ہاتھ پھیرا تو کہا کہ وہ تو مثل تخت ہے کسی نے اسکے سونڈ پر ہاتھ پھیرا تو کہا کہ وہ مثل پرنالہ کے ہے، کسی نے اس کے پاؤں کو چھوکر دیکھا تو کہا کہ وہ مثل ستون ہے، کسی نے کان کو ہاتھ لگا کر دیکھا تو کہا کہ وہ مثل پنکھا ہے۔ جس نے تمام ہاتھی کو دیکھا تھا اسنے کہا کہ کوئی کسی کا انکار نہ کرے۔ سب صحیح ہیں۔

فائدہ — اسی طرح جو شخص کسی شئی کا پوری طرح ادراک نہیں کر سکتا جہاں تک اس کی نظر پہنچتی ہے اپنے ادراک کے موافق اس کا بیان کر دیتا ہے، نقطہائے نظر بھی مختلف، لہٰذا بیان بھی مختلف، چنانچہ کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ابن عبداللہ کی صورت میں دیکھا تو اس نے "ابن عبداللہ" کہا، کسی نے تاجر کہا کسی نے رسول اللہ کہا، یہ سب صحیح۔ کسی نے کہا کہ آپ آفتاب ہیں کسی نے کہا کہ آپ احسن من القمر ہیں۔

چشم حس ہم چوں کف دست وبس
نیست کف را بر کُلِ او دست رس

یعنی ظاہری آنکھ ہاتھی چھونے والے کے ہاتھ کی طرح سے ہیں، جس طرح ہاتھ کو پورا ہاتھی ٹٹولنے کی قدرت نہیں اسی طرح آنکھ بھی پوری حقیقت کو نہیں دیکھ سکتی، کوئی کہتا ہے کہ قلم لکھتا ہے کوئی کہتا ہے کہ ہاتھ لکھتا ہے کوئی کہتا ہے کہ روح لکھتی ہے، غرض ہر ایک اپنے اپنے فہم اور ادراک کے لائق بات کرتا ہے۔ اسی طرح کوئی کہتا ہے کہ رمضان کے بعد افضل الصیام محرم کے دس، کوئی کہتا ہے کہ شعبان کے روزے افضل ہیں، کوئی شوال کے روزے کی فضیلت ثابت کرتا ہے اور محرم کا انکار کرتا ہے۔ ابن ماجہ کی روایت سے استدلال کرتے ہوئے کہ اِنَّ اُسَامَۃَ کَانَ یَصُوْمُ الْاَشْھُرَ الْحُرُمَ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم صُمْ شَوَّالًا فَتَرَکَ الْاَشْھُرَ الْحُرُمَ فَکَانَ یَصُوْمُ شَوَّالًا [1]۔

کوئی کہتا ہے کہ نہیں بلکہ شعبان کے افضل ہیں، کیونکہ ترمذی میں ایک حدیث ہے کہ اَیُّ الصِّیَامِ اَفْضَلُ بَعْدَ رَمَضَانَ قَالَ شَعْبَانُ تَعْظِیْمًا لِّرَمَضَانَ [2]

لیکن وہ عالم جس کو حضور کے تمام احوال کا علم تھا اس نے ان سب کو تطبیق دے کر ایک دوسرے کے موافق کر دیا۔ اور کہا کہ کوئی کسی کا انکار نہ کرے سب صحیح ہیں۔ اس طرح کہ رمضان شریف کے فریضہ سے قُربِ اتصال کے باعث شعبان اور شوال کے افضل ہیں وہ مرتبہ میں رمضان ہی کے ساتھ لاحق ہیں۔ جیسے فرائض نماز کے ساتھ قبل و بعد والی سنن رواتب ہیں کہ تمام نوافل میں ان کا مرتبہ زیادہ ہے۔

---

[1] حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ حرمت والے مہینوں کے روزے رکھتے تھے تو انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شوال کے روزے رکھو پس وہ حرمت والے مہینوں کے روزے چھوڑ کر شوال کے روزے رکھنے لگے

[2] رمضان کے بعد کون سے روزے افضل ہیں۔ فرمایا شعبان (کے روزے) رمضان کی تعظیم کی وجہ سے۔

Marfat.com

(۶۱)

حکایت

حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے کی بربادی

حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو کشتی میں بیٹھنے کے لیے بلایا، اس نے سرکشی کی اور کہا کہ پہاڑ پر چڑھ جاؤں گا یہ تدبیر کر لوں گا لیکن تیرا احسان نہ اٹھاؤں گا اور آپ کی کشتی میں کبھی نہیں بیٹھوں گا۔ آپ نے فرمایا کہ اے نالائق باپ کی کشتی میں بیٹھ جا، پہاڑ تجھے نہیں بچا سکے گا، اس نے کہا اپنی کشتی کو رہنے دیجیے مجھے تیرنا آتا ہے تیر کر پار ہو جاؤں گا۔ آپ نے فرمایا کہ قہر الٰہی کے طوفان کے آگے پہاڑ بھی تنکا ہے، اور اس کے آگے تیری کوئی تدبیر نہیں چل سکے گی۔ اس سے بچ، اس نے کہا کہ تم برسوں سے وہی تقریر کر رہے ہو، وہی رٹ لگا رکھی ہے، لیکن مجھ پر کبھی اس کا اثر نہیں ہوا، مجھے تمہاری کوئی بات پسند نہیں، میں تم سے ایسا بیزار ہوں کہ دونوں جہان میں تم سے بے تعلق ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ اب یہاں سوائے عاجزی اور بندگی کے کوئی تدبیر کارگر نہیں ہو سکتی۔ ابھی یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ ایک موجِ قہر نے اس کا قصہ تمام کر دیا۔ اور باپ کو بیٹے سے جدا کر دیا۔ وَحَالَ بَیْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِیْنَ [۱]۔ (ہود آیت ۴۳) اس وقت حضرت نوح علیہ السلام نے عرض کی اے رب! آپ نے وعدہ فرمایا کہ میری اہل نجات پائے گی، آواز آئی کہ ہم سچے ہیں مگر یہ تمہاری اہل سے نہ تھا۔ عملِ صالح سے اہل ہوتا ہے۔ قَالَ یٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ [۲] (ہود آیت ۴۶) وعدہ ایمان داروں کے

---

[۱] اور دونوں کے درمیان موج حائل ہو گئی پھر وہ ڈوبنے والوں میں ہو گیا۔

[۲] ترجمہ: فرمایا اے نوح وہ تیرے گھر والوں میں سے نہیں ہے کیونکہ اسکے عمل اچھے نہیں ہیں۔

Marfat.com

لیے تھا وہ لڑکا ایماندار نہیں لہذا وہ اس زُمرہ میں شامل ہی نہیں تو کشتی میں کیسے آتا۔ تو آپ نے عرض کیا کہ اب مجھے آپ کے غیر سے کوئی تعلق نہیں خواہ وہ فرزند ہی ہو۔

فائدہ — اس بے دینی کے طوفان میں اپنے دین وایمان کو سلامت رکھنے کی صرف ایک ہی صورت ہے کہ اہل اللہ اور علمائے ربّانیین سے اپنا تعلق مضبوط رکھے کہ ان کی محبت وعقیدت مثلِ سفینۂ نوح ہے جو اس میں سوار ہوگیا وہ نجات پاگیا، ورنہ غرق ہوگیا۔ اگرچہ پسرِ نوح ہی ہو۔

آج علماء کی باتیں سنتے نہیں، صوفیاء کے نصائح پر کان رکھتے نہیں، وہ کہتے ہیں کہ آؤ پردہ کرو احکام شریعت پر عمل کرکے ہماری کشتی میں سوار ہوجاؤ تو نجات پا جاؤ گے، انگریزوں کی پناہ میں نجات نہیں لیکن اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ ہمیں مولویوں کی بات پسند نہیں ہمیں علماء سے نفرت ہے۔ آج یہ بڑی موج اور خوشی میں ہیں، لیکن حقیقت میں یہ موجِ قہرو غضب ہے۔

فائدہ — اللہ تعالیٰ کے یہاں عقلی تدابیر سب بیکار، وہاں تو صرف بندگی درکار ہے ؎

جز خضوع وبندگی واضطرار
اندریں حضرت ندارد اعتبار

یعنی اس بارگاہ میں سوائے خشوع وخضوع اور بندگی کے کسی کا اعتبار نہیں۔

فائدہ — افسوس پسرِ نوح نے حضرت نوح کی آواز پر صدائے موافقت بلند نہ کی حالانکہ ان کی آواز پر تو پہاڑ بھی صدائے موافقت بلند کرتے ہیں۔ انبیاء و اولیاء پہاڑوں کو اسی لیے محبوب رکھتے ہیں کہ وہ نامِ محبوب اس سے دو مرتبہ سُنتے ہیں — مگر افسوس کہ انہیں صدائے بازگشت (پھر کر آنے والی آواز) نہیں یہ کیسے مٹی کے ٹیلے ہیں۔ اسی لیے پہاڑ کو عظمت حاصل ہے کہ اس میں

Marfat.com

صدائے بازگشت ہے ؎

ہر نبی زاں دوست دارد کوہ را
تا مثنی بشنود نامِ ترا
من بگویم او نگر دد یارِ من
بے صدا ماند دمِ گفتارِ من ۔

(ترجمہ) ہر نبی پہاڑ کو اسی لیے دوست رکھتا ہے، تاکہ تیرے نام کو مکرر سنے ۔ میں بولتا ہوں وہ میرا یار نہیں بنتا ہے میرے بولنے کے وقت بغیر صدائے بازگشت کے رہ جاتا ہے ۔

میں کہتا ہوں کہ وہ میرا یار نہ ہوگا جو میری گفتگو سے بے صدا رہے ۔

فائدہ ـــــ قرابتِ صوری سے قرابتِ معنوی اولیٰ اور اعلیٰ ہے ۔ جس کو اللہ تعالیٰ سے تعلق ہوگا اسی کو مولوی اور علماء سے اور پیروں سے بھی تعلق ہوگا ان کو اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے ۔ یہی قرابت معنوی ہے ۔ اور اگر قُربِ صوری ہے مگر دین سے تعلق نہیں تو علماء سے بھی تعلق نہ ہوگا ۔

فائدہ ـــــ اہل اللہ اور علماء کے ساتھ قرابتِ ظاہری اس وقت تک کام نہیں آسکتی جب تک کہ محبّت اور ایمان قوی نہ ہو

(۶۲)

حکایت

ایک دولہا اور ایک حجام

ایک شخص ایک حجام کے پاس آیا اور کہا کہ مَیں نے ایک نئی دلہن سے شادی کی ہے اس لیے میری ڈاڑھی بناتے وقت اس میں سے سفید بال چُن چُن کر کاٹ ڈالنا ۔ حجام نے اس کی ساری ڈاڑھی مونڈ ڈالی اور ساری کی ساری اس

Marfat.com

کے سامنے رکھ دی اور کہا کہ مجھے تو ضروری کام ہے آپ خود ہی سفید بال چن لیجئے، مَیں کالے سفید کے جھگڑے میں نہیں پڑتا۔

فائدہ — جن کے پاس وقت کم ہوتا ہے وہ غیر ضروری کاموں سے بچتے ہیں، تو چونکہ دنیا کی چند روزہ اور محدود زندگی ہے اس لیے اہل اللہ اس کی قدر کرتے ہیں اور فضول کاموں میں مصروف نہیں ہوتے، بلکہ اکثر یادالٰہی میں مشغول رہتے ہیں۔

(۶۳)

حکایت

گدّی پر تھپڑ کی آواز

ایک شخص کے زید نے تھپڑ مارا، اس نے انتقام لینے کو حملہ کیا تو زید نے کہا کہ ٹھہرو! میرے ایک سوال کا جواب دے دو پھر انتقام لے لینا، میں نے تمہاری گدی پر ایک چپت رسید کیا تو تڑاخ سے آواز آئی، سوال یہ ہے کہ یہ آواز میرے ہاتھ کی تھی یا تمہاری گدی کی۔ اس نے کہا کہ مجھے درد سے اتنی فرصت کہاں کہ اس مسئلہ کے حل میں مشغول ہوں۔

فائدہ — فضول بحث و مباحثہ میں وہ ہی مشغول ہوتے ہیں جو اہل درد اور اہل دل نہیں ہیں۔ ورنہ ان کو محبوب کے ذکر سے کہاں فرصت ؎

درد منداں را نہ باشد فکرِ غیر

خواہ در مسجد برد خواہی بدیر

درد والوں کو غیر کی کوئی فکر نہیں خواہ وہ مسجد میں جائیں یا تبخانہ میں کہاں سے کھاؤں گا، کہاں سے آئے گا، عاشق ان سب سے فارغ ہے ؎

غفلت و بے دردیت فکر آورد

در خیالت نکتۂ بکر آورد

Marfat.com

یعنی غفلت و بیداری نہیں اِدھر اُدھر کی باتیں سوچنے میں لگا دیتی ہے اور تمہارے خیال میں نئے نئے نکتے لاتی ہے ۔

جُز غمِ دیں نیست صاحب درد را
میشناسد مرد را و گرد را

درد والے کو غم دین کے سوا کوئی غم نہیں ۔ وہ مرد اور گرد (یعنی ذلیل و بے دین) کو بخوبی پہنچانتا ہے ۔

حتیٰ کہ صحابۂ کرام کو تو "فکر حفظِ الفاظ" بھی نہ تھا بلکہ جو الفاظ سے افضل ہے "معنی" وہ اس میں مشغول رہتے تھے ۔

در صحابہ کم بُدے حافظ کسے
گرچہ شوقے بود جاں شاں را بسے

(ترجمہ) صحابہ میں کوئی حافظ کم ہوتا تھا اگرچہ ان کی جان کو بہت شوق تھا ۔

اسی طرح بعض لوگ کہتے ہیں کہ قوانین اسلامی کو لوگ نہ معلوم قبول کریں گے نہیں ۔ یہ موجودہ زمانہ میں چل بھی سکتے ہیں یا نہیں ۔ یہ سب قیل و قال بے فائدہ ہے کیونکہ قرآن مجید تمام عالم کی ہدایت کے لیے ہے تو جو بھی اس پر عمل کرے گا وہ یقیناً ہدایت یافتہ ہوگا ، اب اس سے بحث نہیں کہ کون اس پر عمل کرے گا اور کون نہیں ۔

فائدہ ـــ فکر و نظر کی ترقی میں دردِ عشق کم ہو گیا اس ترقی میں تنزل ہے جس سے تم خوش ہو یہ خوشی کا مقام نہیں بلکہ رونے کا مقام ہے ۔

(۶۴)

حکایت

وصال محبوب میں فراقیہ خطوط

ایک عاشق نے محبوب کے قرب میں بیٹھ کر زمانۂ فراق میں جو خطوط لکھے تھے وہ پلندے کے پلندے پڑھنے شروع کر دیئے ۔ معشوق نے کہا کہ یہ سارا

Marfat.com

رونا دھونا میرے فراق میں تھا، اب وصل میں ان کو پڑھ کر وقت ضائع کرتا ہے، اب تو لذتِ دید سے حظّ (حصہ) حاصل کرنے کا وقت ہے، اب موجودگی میں غیبت کے واقعات سے دل بستگی کرنے کیا معنی ؟ عاشق نے کہا کہ بے شک تم سامنے ہو مگر تمہاری وہ سابقہ شان اور آن نہیں رہی، نہ وہ تمہارا حُسن رہا، اس نے کہا کہ تو پھر اب تو روتا رہ میں تیرا معشوق نہیں بلکہ تیری معشوق یعنی "صفت رعنائی" کا خالی گھر ہوں، تم کو نقدی سے عشق ہے صندوق سے نہیں لہذا میری ذات سے کیا سروکار۔

فائدہ ــــ مقام عین میں علم کے مطالعہ سے فارغ ہو جانا چاہیئے کیونکہ گزشتہ زمانہ کے نقوشِ علمی یہ سب ماسوا میں داخل ہیں۔

فائدہ ــــ کیفیات احوال کے مزے میں نہ پڑے، اسی طرح عطا و بخشش کی بنا پر حق سے تعلق نہ رکھے بلکہ ذاتِ بحث سے تعلق رکھے۔

فائدہ ــــ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

ہست معشوق آنکہ اُو یک تو بود
مبتدا و منتہایت اُو بُود

یعنی معشوق وہ ہے جو کہ یکتا ہو اور تمہاری ابتدا و انتہا سب اسی طرف ہو، یہ بات صرف اللہ تعالیٰ کی ذات میں ہے۔ اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ اسی کی شان ہے سب کے مزاج میں تغیر ہے مگر وہاں نہیں، لہذا فانی فی اللہ بھی متغیر نہیں ہوتا کہ کبھی دل لگے اور کبھی نہ لگے، کبھی خوش ہو اور کبھی ناخوش ہو بات وہاں نہیں ہوتی۔

وانکہ آفل باشد و گہ آن و این
نیست دلبر لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْن

یعنی جو غروب ہو جانے والا ہو، کبھی ایسا کبھی ویسا وہ دلبر بننے کے قابل نہیں، اس کے متعلق تم بھی کہو کہ "غروب ہو جانے والے کو پسند نہیں کرتا۔ لَآ اُحِبُّ

Marfat.com

اُلاٰفِلِیۡنَ ؎ (انعام آیت ۷۶) لہٰذا معلوم یہ ہوا کہ دنیا کی کوئی چیز محبت کے قابل نہیں زمانہ کے ساتھ بدلنے والا اللہ والا نہیں ہوتا۔ اس کا زمانہ تو ہمیشہ یکساں رہتا ہے کیونکہ اس کے معشوق میں بھی تغیر نہیں لہٰذا اس میں بھی تغیر نہیں۔

فائدہ — اللہ کی طلب تو پیدا کرو، اپنے اندر تشنگی تو لاؤ پھر دیکھو روزہ دار کے خشک لب چشمہ پر پہنچا کر ہی رہیں گے غرض طلب ہوگی تو مطلوب تک پہنچو گے۔

این طلب مفتاحِ مطلوباتِ تُست

این سپاہِ نصرت و رایاتِ تُست

(ترجمہ) یہ طلب تیرے مطلوبوں کی کنجی ہے، یہ (طلب) تیری کامیابی کے سپاہی اور جھنڈے ہیں۔

اولیائے کرام طریقۂ طلب کی یوں فرماتے کہ کسی طالب کے پاس بیٹھو وہاں طلب ملیگی

ہر کرا بینی طلبگار اے پسر

یارِ اُو شو پیشِ اُو اندازِ سَر

ترجمہ: اے بیٹا! تو جس کو بھی "طلبگار" دیکھے اس کا دوست بن جائیو اور اس کے سامنے اپنا سر رکھ دیجیو۔

کز جوارِ طالباں طالب شوی

در ظلالِ غالباں غالب شوی

ترجمہ: کہ طالبوں کے پاس رہنے سے تو طالب ہو جائے گا، اور غالبوں کے زیر سایہ رہنے سے غالب بن جائے گا۔ یعنی نفس پر تو غالب ہو جائے گا، اعداءِ دین پر تو غالب ہو جائے گا۔

(۶۵)

حکایت

ایک کاہل کے گھر میں گائے

ایک شخص یہ دعا کرتا تھا کہ اے اللہ مجھے بلا مشقت مال عطا کردے، الٰہی

؎ ترجمہ: میں غائب ہونے والوں (غروب ہونے والوں) کو پسند نہیں کرتا۔

Marfat.com

جب تو نے مجھے سُست ناکارہ اور ہڑیل پیدا کیا ہے تو اب مجھ کمزور پر رحم فرما میں مشقت اور مزدوری نہیں کر سکتا، میں سایہ میں سونے والا آدمی ہوں، ہمیشہ ترے احسان کے سایہ میں سویا ہوں تو نے اب تک راحت میں رکھا، اب اس نعمت پروردہ کو تکلیف میں نہ ڈال اور اپنی رحمت کے بادل ادھر بھیجدے۔ تمام تمام دن اور رات جو یہی دعا کرتا تھا، لوگ ہنستے تھے مگر وہ اپنی دُھن کا پکا تھا کسی کے تمسخر اور مذاق سے اس نے اپنی دعا میں کوئی کمی نہیں کی، ایک روز جبکہ یہ دعا کر رہا تھا اچانک اس کے گھر میں ایک گائے دوڑتی ہوئی اندر آ گئی، اس نے فوراً اس کو ذبح کر ڈالا، اس کے بعد اس گائے کا مالک آیا اور اس نے کہا کہ یہ تو نے کیا کر دیا۔ یہ تو میری گائے تھی۔ اس نے کہا کہ یہ تو "عطیۂ حق" تھا۔ مالکِ گائے نے اس کو گریبان سے پکڑ کر اس کے منہ پر بے تحاشہ تھپڑ مارے اور کہا کہ دعا سے میرا مال ترے ملک کیسے ہو سکتا ہے، دعا ملکیت کا سبب نہیں ورنہ گدا گر بعد دعا جس کے مال پر چاہیں قبضہ کر لیں۔ او اندھے! تو یہ کیا کہتا ہے کہ یہ میرے پاس آ گئی اور دعا سے حلال ہو گئی۔ اور اس کو حضرت داؤد علیہ السلام کی عدالت میں کھینچ کر لے گیا۔ اس نے اللہ سے دعا کی کہ اے اللہ اس نے مجھے اندھا کہا ہے حالانکہ اندھا وہ ہے جو خالق کو نہ دیکھے اور مخلوق کے پاس بھیک مانگنے جائے۔ میری نظر تو صرف تیری ہی طرف تھی تو ہی مشکل آسان کرنے والا ہے۔ اس کی مشکل کو بھی آسان کر دے۔ بہر حال یہ مقدمہ جب حضرت داؤد علیہ السلام کی عدالت میں پیش ہوا تو آپ نے اس سے پوچھا کہ تو نے کیوں ذبح کیا۔ اس نے کہا کہ میں سات سال سے دعا مانگ رہا تھا آخر دعا قبول ہوئی، میں نے اس گائے کو اللہ کا بھیجا ہوا سمجھ کر ذبح کر لیا اور کھا لیا۔ آپ نے اس کے خلاف فیصلہ دیا کہ یہ کوئی شرعی دلیل نہیں لہذا تمہارا فعل غیر شرعی ہے اس کی رقم ادا کرو۔ خواہ قرض لے کر ہی دینا پڑے۔ اب اس نے ایک آہ نکالی اور دھاڑیں مار مار کر رونے لگا، تو حضرت داؤد علیہ السلام

Marfat.com

نے فرمایا کہ اے گائے والے مجھے مہلت دے تاکہ میں اس کا بھید معلوم کروں، چنانچہ آپ نے خلوت گاہ میں جا کر مناجات کی اور کہا کہ اے اللہ مجھ پر اس مخفی بھید کو ظاہر فرما۔ چنانچہ آپ پر حالات کھلے، اور آپ نے دوسرے دن فرمایا کہ اے گائے والے اپنی گائے سے دست بردار ہو جا۔ اور اللہ تعالیٰ کی ستاری کا حق ملحوظ رکھ جس نے تیری پردہ پوشی کی ہے۔ یہ فیصلہ سن کر گائے والے نے حضرت داؤد علیہ السلام کے خلاف بُرا بھلا کہنا شروع کر دیا کہ یہ کیا انصاف ہے وہ بھی نبی کے یہاں۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے حکم دیا کہ اے گائے والے چپ رہ ورنہ اپنا سارا مال اس کے سپرد کر، اب تو اس نے اور واویلا مچایا کہ یہ ظلم پر ظلم ہے۔ آپ نے حکم دیا کہ اگر تو اس فیصلہ پر راضی نہیں تو تیرے بیوی بچے سب اس کے لونڈی اور غلام ہیں۔ اب تو لوگوں میں ہل چل مچ گئی کہ اس کے ساتھ یہ سلوک تو زیبا نہیں تھا، بے گناہ پر اُلٹا الزام۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اب وقت آگیا ہے کہ بھید ظاہر کیا جائے۔ آپ نے فرمایا لوگو اُٹھو اور باہر جنگل کی طرف چلو، ایک درخت کے نیچے پہنچ کر فرمایا کہ یہاں ایک خون ہوا ہے اس کو کھودو یہ اس کا آقا ہے جس کو اس غلام نے قتل کیا ہے، اور یہ گائے اس آقا کی ہے، اور یہ دعا کرنے والا اس مرنے والے کا بیٹا ہے، یعنی یہ شہید اس دعا کرنے والے کا باپ ہے۔ اس نمک حرام غلام نے اسکے باپ اور اپنے آقا کو جب قتل کیا تو اس وقت یہ دعا کرنے والا بچہ تھا، اس کو کچھ خبر نہ تھی حق تعالیٰ نے اس پر پردہ ڈالے رکھا اس ایک لقمہ سے بھی اس کی کبھی دلجوئی نہیں کی ہمیشہ اس کے باپ کا مال کھاتا رہا اور اب ایک گائے کے لیے اس کے فرزند کو زمین پر پٹخ رہا ہے۔ چنانچہ جب وہ جگہ کھودی گئی تو سر سمیت ایک چھری بھی اسی کی نکلی جس پر اس کا نام کھدا ہوا تھا۔ آپ کا یہ معجزہ دیکھ کر سب حیران رہ گئے۔

فائدہ ــــ اس ملعون نے خود اپنے گناہ سے پردہ اٹھایا ورنہ پردہ پڑا ہوا

Marfat.com

تھا کسی کو کچھ معلوم نہ تھا۔ لیکن اس کی سرکشی اور حرص اسکی رسوائی کا باعث بن گئی
فائدہ۔۔۔ اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمت کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے مانگے انشاء اللہ بامراد ہوگا اور ضرور ملے گا۔

فائدہ۔۔۔ اپنے مخالف کو اب اس دنیا میں دے دلا کر راضی کرنا آسان ہے، تھوڑے پر راضی ہو سکتا ہے ؎

کاے خدا خصم مرا خوشنود کن
گر منش کردم زیاں تو سود کن

یعنی اے خدا میرے دشمن کو راضی کر دے، اگر میں نے اس کا نقصان کیا ہے تو آپ اس کو نفع دے دیجئے۔

لہٰذا حقوق العباد کا خیال رکھو، تھوڑا دے کر اب تو راضی کرنا آسان ہے ورنہ قیامت کے دن بہت رسوائی ہوگی۔

فائدہ۔۔۔ گناہوں پر اللہ تعالیٰ ڈھیل دیتا رہتا ہے، اپنی ستاری سے اس پر پردہ ڈالتا رہتا ہے، مگر جب حد سے زیادہ گزر جاتا ہے تو پھر وہ پکڑ لیتا ہے ؎

حلم حق گرچہ مواساہا کند
چونکہ از حد بگذرد رسوا کند

ترجمہ: حلم حق اگرچہ مدد یعنی پردہ پوشی کرتا ہے لیکن جب حد سے گزر جاتا ہے تو پھر رسوا کر دیتا ہے۔

فائدہ۔۔۔ خون ناحق ضرور رنگ لاتا ہے خواہ دیر سے ہو یا جلد اب یہ عام ہے کہ وہ خون خواہ جان کا ہو، مال کا ہو، عزت و آبرو کا ہو، غرض کسی قسم کا بھی ہو کبھی نہ کبھی ظلم کی سزا ضرور ملتی ہے۔

فائدہ۔۔۔ خدا کا انتقام جلدی نہیں آتا بلکہ بندہ کو توبہ کا موقع دینے کے بعد آتا ہے لہٰذا مہلت کو رحمت سمجھے اور سرکش نہ ہو۔

Marfat.com

فائدہ ـــــ "طمع اور حرص" انسان کو کیسے کیسے ذلیل اور رسوا کُن افعال پر آمادہ کر دیتی ہے، احسان فراموشی، محسن کشی، ایذا رسانی، سب کچھ ذلیل کام کر لیتا ہے۔ اور پھر اس کو ڈھکنے کی کوشش کرتا ہے مگر قدرت اسکو ظاہر کر دیتی ہے۔

ایک صاحب نے اپنی بر طرفی کو چھپایا مگر گزٹ شائع ہو گیا۔ کسی نے چوری کو انکار سے چھپایا مگر نہیں چھپ سکی اور ظاہر ہو گئی۔ لہٰذا فوراً توبہ کرے۔ صاحبِ حق سے معافی چاہے عادتِ بد کو چھوڑ دے اور خدا کی پردہ داری کو غنیمت جانے۔ کوئی کسی کا حق مار کر اس ظلم کو اپنی ہوشیاری، قانون دانی، لسّانی (زبان دان ہونا) زبان درازی سے نہیں چھپا سکتا، یہ چھپنے والی چیز نہیں، صرف توبہ ہی سے چھپ سکتی ہے

فائدہ ـــــ پھر اربابِ حق سے جھوٹا جھگڑنا اور بحث کرنا سخت غلطی ہے۔

فائدہ ـــــ آدمی کو ہر ایک چیز کی طلب میں پورا زور لگا دینا چاہیئے موانع کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ انشاء اللہ ضرور کامیاب ہوگا۔ یہ نہ ہو کہ کام شروع ہوا تو ہمت شکن موانعات کے سبب اندھیرے میں کھڑا رہ گیا اور امید افزا حالات کی چمک میں چلنے لگا۔ بلکہ ہر حالت میں چلتا رہے۔ كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا (البقرہ آیت ۲۰)

در طلب چالاک شو زایں فتحیاب
میطلب واللہ اعلم بالصواب

خدا کی طلب میں ہمیشہ چست و چالاک رہو، تاکہ فتحیابی ہو۔

(۶۶)

حکایت

ایک استاذ کی بیماری

ایک استاذ لڑکوں سے سخت محنت لیتا تھا، اور کبھی بیمار بھی نہیں پڑتا تھا جو

نہ ترجمہ۔ جب چمکنے لگتی ہے انکیلئے تو چلنے لگتے ہیں اور جب اندھیرا چھا جاتا ہے ان پر تو کھڑے رہ جاتے ہیں

Marfat.com

ناغہ ہو۔ آخر طلباء نے تدبیر سوچی اور ماسٹر صاحب سے کہا کہ آج آپ کا چہرہ زرد کیوں ہے ؟ ____ خدا خیر کرے۔ آج آپ کا رنگ بدلا ہوا ہے۔ دوسرا لڑکا پہنچا کیا مزاج تو آپ کا اچھا ہے، آج آپ کی صورت کیوں متغیر ہے۔ اس نے کہا کہ مجھے کوئی تکلیف نہیں ہے، چلو بیٹھو بیہودہ مت بکو۔ مگر یکے بعد دیگرے لڑکے آتے رہے اور ہر ایک یہی کہتا رہا ____ ادھر قدرے قدرے ماسٹر جی کے خیال میں اضافہ ہوتا رہا آخر بیماری کا خیال پختہ ہو گیا اور وہم سے وہ سخت کمزور ہو گئے فوراً اُٹھے اور کمبل اوڑھنے کے لیے گھر چل پڑے اور دل ہی دل میں اپنی بیوی سے خفا ہونے لگے کہ اس کو مجھ سے کوئی محبت نہیں، میں اس حال میں تھا اور اس نے مجھے اس سے آگاہ بھی نہیں کیا۔ گھر آئے تو زور سے دروازہ کھولا، لڑکے استاذ جی کے پیچھے پیچھے پہنچے، بیوی نے کہا خیر تو ہے، کہا تیری بلا سے کچھ بھی ہو، تو یہ بتا کہ تو کب کی میری دشمن نکلی کہ میری موت کو چاہتی ہے، جانے کس دھیان میں اندھی ہو رہی ہے، بیگانے میرے تغیرِ احوال اور رنگ بشرہ (جلد کے رنگ) کو محسوس کر لیں اور تجھے اب بھی نظر نہ آئے، تو تو چاہتی ہے کہ میں مر جاؤں اور تُو قید سے چھوٹ جائے۔ عورت نے کہا کہ آپ کو تو بلا وجہ وہم و گمان ہو رہا ہے، کہنے لگا کہ تجھے میرا یہ بدن کا لرزہ اور تغیرِ بشرہ (جسم کے رنگ کی تبدیلی) نظر نہیں آ رہا۔ تو اندھی بہری ہو گئی ہے تو اس میں میرا کیا قصور۔ ہم دکھ اور الم میں مبتلا جس کو ہر شخص محسوس کرے اور تجھ کو ابھی تک محسوس ہی نہیں ہوا، خیر میری قسمت ہے۔ جا سونے کے لیے بستر بچھا۔ چنانچہ ماسٹر جی بستر پر لیٹ گئے اور کراہنا شروع کر دیا۔

عورت سخت پریشان کہ اگر بولتی ہوں کہ خواہ مخواہ بیمار کیوں بنتے ہو تو سرد مہری کی تہمت لگاتا ہے اور اگر کچھ نہ کہوں تو یہ بناوٹی قصہ سچ مچ ہوا جاتا ہے، لڑکے بھی اسی جگہ بیٹھ گئے اور چپکے چپکے سینکڑوں غموں کے ساتھ سبق پڑھتے رہے ____ غم یہ تھا کہ ساری کوشش تو کر چکے مگر اب بھی پڑھنے کی قید ہی میں

Marfat.com

رہے اور اس پڑھائی سے نجات نہیں ملی۔ انہوں نے کہا اب کوئی اور تجویز کرنی چاہیئے، چنانچہ ایک لڑکے نے کہا تم سب زور زور سے باآواز بلند سبق پڑھو، جب سب لڑکوں نے آواز بلند کی تو اس لڑکے نے کہا کہ آواز اور شور سے ہمارے استاذ کو تکلیف ہوتی ہے، آواز سے دردِ سر ہو جائے گا، استاذ نے کہا بالکل سچ کہتا ہے، جاؤ تمہاری سب کی چھٹی ـــــ اور خود استاذ صاحب سر باندھ کر پڑ گئے۔ اب بچوں کے متعلقین تفتیشِ حال کے لیے اور ان کی عیادت کے لیے آئے تو ان سے کہنے لگے کہ میں تعلیمی مصروفیات میں ایسا منہمک رہا اور مجھے یہ بھی خبر نہ رہی کہ میرے اندر ایسا بھاری مرض موجود ہے۔

فائدہ ـــــ آدمی کو اسلامی تعلیمات اور اس کی خوبیوں پر ایمان اور یقین میں مضبوط اور کامل ہونا چاہیئے کہ فریبوں کے اثر سے متاثر نہ ہو اور اپنے اسلامی احکامات کو نہ چھوڑے۔ مثلاً جو ڈاڑھی رکھتا ہے نماز پڑھتا ہے اس کو مُلّا مُلّا کہہ کر چڑاتے ہیں، اس کہنے کی وجہ سے احمقوں کے دماغ میں اس استاذ احمق کی طرح سے اس کی نفرت پختہ ہو جاتی ہے، حالانکہ یہ حماقت ہے۔ اس کو نظر انداز کرے اور نہ ڈاڑھی کو چھوڑے اور نہ نماز روزے وغیرہ کو ترک کرے۔

فائدہ ـــــ اسی طرح جھوٹ، عیاری، بے ایمانی، چالاکی، چالبازی، رشوت، سود، بلیک، غرض یہ تمام برائیاں۔ سوسائٹی کے لوگ ان کی اچھائی کے خیال کو پختہ کر دیتے ہیں، یہ نقصان کی دلیل ہے۔ کامل الیقین لوگ سچائی اور ایمانداری کی خوبی اور اچھائی پر یقین کامل رکھتے ہیں۔

فائدہ ـــــ ایمان اور یقین کامل نہیں ہوتا تو انسان کچے خیال کا ہوتا ہے شگونوں اور بدفالیوں سے ڈر جاتا ہے، جیسے کفار اور منافقین کا حال ہے۔ ایمان سوائے خدا کے کسی سے نہیں ڈراتا سب خوف اور ڈروں کا خاتمہ کر دیتا ہے فَسُبْحَانَ مَنْ جَعَلَ الْاِسْلَامَ دِیْنًا لَّنَا (پاک ہے وہ ذات جس نے دین ہمارا اسلام بنایا)

فائدہ ـــــ جو ایمان اور یقین میں مضبوط ہوگا وہ انشاء اللہ آج کل کی تعلیمات کی

خرابیوں سے کبھی متاثر نہ ہوگا۔

فائدہ — وہاں لڑکوں نے بیمار کیا، یہاں کالجوں اور اسکولوں کے لڑکے خیالات فاسد کررہے ہیں اور احمق بنا رہے ہیں، چنانچہ اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں برائیوں کو اچھا اور اسلامی خوبیوں کو بُرا دکھلایا جاتا ہے پہلے تو ایک مومن اس کو قبول نہیں کرتا مگر اس استاذ کی طرح اُٹھتے بیٹھتے بار بار کہنے سے ایک دن اس کے دل میں بھی نفرت بیٹھ جاتی ہے۔ پھر تو مریضِ قلب ہو کر پختہ ہو جاتا ہے انہی کے لیے فرمایا کہ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا[1] (البقرہ آیت ۱)

آں خیالش اندکے افزوں شود
کز خیالے عاقلے مجنوں شود

ترجمہ: تو اس کا خیال کس قدر زیادہ ہو جائے گا کیونکہ ایک خیال کے پختہ ہونے سے عقلمند بھی دیوانہ ہو جاتا ہے۔

اس کے لیے ضروری ہے کہ یقین میں ایسا ہو کہ کسی سے متاثر نہ ہو، اگر پردے بھی ہٹ جائیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس قول کے مطابق پہلے یقین میں کوئی فرق نہ آئے کہ لَوْ كُشِفَ الْغِطَاءُ مَا ازْدَدْتُ يَقِيْنًا اگر پردہ ہٹ جائے تو یقین زیادہ ہو جائے۔ مولانا روم فرماتے ہیں کہ ؎

او نیفتد در گمان از طعنِ شاں
او نگردد درد مند از طعنِ شاں

یعنی وہ اس کے طعنہ سے کسی شبہ میں نہیں پڑتا، اور ان کے طعنہ سے وہ دردمند بھی نہیں ہوتا ؎

ہیچ یک ذرہ نیفتد در خیال
نے بطعنِ طاعناں رنجور حال

---

[1] ترجمہ: ان کے دلوں میں بیماری ہے پھر اللہ نے ان کی بیماری بڑھادی۔

Marfat.com

کسی کے طعنہ سے نہ اس کے دل میں ذرہ برابر کوئی خیال آتا ہے اور نہ اس کا دل رنجیدہ ہوتا ہے۔

فائدہ — اسی طرح رؤسا روامرا ورکے دل میں یہ خیال ڈال دیا کہ علماء اور غربا وصوفیا کے پاس جاؤ گے تو ذلیل ہو گے۔ مسجد میں جاؤ گے تو تمہاری ہتک عزت ہو گی۔ تم سے کم مرتبہ والے تمہارے برابر صف میں کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہوں گے۔ اور انسان ان خیالات کو قبول کر کے مریضِ وہم بن جاتا ہے۔

(۶۷)

حکایت

ایک زاہد کا اللہ سے عہد

ایک شخص نے متوکل علی اللہ ہونے کا ارادہ کر کے عزلت نشینی اختیار کر لی، قطع علائق اور تنہائی میں بڑی شیرینی محسوس کی، اس کا سونا کھانا پینا سب پہاڑوں میں تھا۔ اس نے یہ نذر مانی کہ خود کبھی پہاڑی پھل نہیں توڑوں گا۔ ہاں اس سے جو پھل خود گر جائے گا۔ وہ کھاؤں گا۔ لیکن بوقتِ عہد اس نے انشاء اللہ نہیں کہا — چنانچہ امتحانِ حق کا وقت آ گیا، پانچ دن تک ہوا نے کوئی امرود نہیں گرایا بھوک سے بے صبر ہوا جاتا تھا کہ اتنے میں ایک شاخ پر چند پکے پکے امرود دیکھے، کھانے کو بے قرار ہوا مگر اس نے اپنے آپ کو باز رکھا، اتنے میں ہوا آئی اور اس نے شاخ کو جھکا دیا، آخر اسکا عہد ٹوٹ گیا، صبر نہ ہو سکا اور اس کو کھا لیا۔ حق کی طرف سے اس کو سزا ملتی ہے، کیونکہ حق تعالیٰ نے فرمایا وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا[1] (الاسراء آیت ۳۴) چنانچہ چند چوروں نے اس پہاڑ میں پناہ لے کر مال مسروقہ تقسیم کرنا شروع کیا، کوتوال کو مخبر نے اطلاع

---

[1] ترجمہ: اور عہد کو پورا کرو بیشک عہد کی باز پرس ہو گی۔

Marfat.com

دے دی چنانچہ پولیس نے چھاپہ مارا اور سب کو گرفتار کرکے داہنے ہاتھ بائیں پاؤں کاٹ ڈالے۔ اس زاہد کو بھی پکڑلیا اور اس کا بھی غلط فہمی سے دایاں ہاتھ کاٹ دیا۔ اس کو بھی چوروں میں سمجھ کر ابھی ہاتھ پاؤں کاٹ رہے تھے کہ ایک غیبی سوار آیا اور سپاہی کو ڈانٹا کہ او کتے دیکھو یہ تو بزرگ اور فلاں ولی ہے تو نے اس کا ہاتھ کیوں کاٹ دیا۔ کوتوال ادب کے ساتھ آگے بڑھا اور عُذر خواہ ہوا کہ ہم کو یہ معلوم نہیں تھا کہ آپ فلاں بزرگ ہیں۔ مجھے معاف کر دیجئے۔ شیخ نے کہا کہ میں اس سبب کو جانتا ہوں، جس ہاتھ نے عہد شکنی کی ہے اس کی یہی سزا ہے۔ فَمَنۡ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنۡكُثُ عَلٰى نَفۡسِهٖ[1] (الفتح آیت ۱۰) تمام جسم دوست پر قربان اس ایک ہاتھ کی کیا حقیقت ہے؟ تمہارا کوئی قصور نہیں یہ میرا ہی قصور ہے۔ ان شیخ صاحب کا نام "ابوالخیر حماد" تھا لیکن اس وقت سے وہ "شیخ اقطع" کے نام سے مشہور ہو گئے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اعتراف قصور اور سزا کے بعد ان کو یہ مرتبہ عطا فرمایا کہ آپ جب زنبیل بنتے تھے تو آپکے دونوں ہاتھ لگ جاتے تھے۔ ایک دوست اس وقت اچانک آگئے تو آپ کی یہ کرامت دیکھی، آپ نے فرمایا کہ کسی پر ظاہر مت کرنا، مگر یہ چیز خود بخود مشہور ہو گئی آخر حق تعالیٰ سے عرض کیا کہ میں چھپاتا ہوں اور آپ اس کو مشہور کرتے ہیں آواز آئی کہ یہ تمہاری کرامت اور بزرگی ان کو دکھانی مقصود ہے جو قطع ید (ہاتھ کٹنے) سے تمہارے منکر ہو گئے تھے اور کہتے تھے کہ اگر بزرگ ہوتے تو ہاتھ کیوں کٹتے، اس لیے ہم نے نہ چاہا کہ وہ کافر ہوں اور بدگمانی میں پڑیں۔

فائدہ:۔ جس پر اللہ تعالیٰ مہربان ہوتا ہے اس کو اقرار، ارادت، عقیدت اور محبت علماء و فقراء مرحمت فرماتا ہے۔ اور ایسے حضرات کی بدگمانی سے دور رکھتا ہے

---

[1] ترجمہ: پھر جو (اس عہد کو) توڑے گا سو توڑنے کا وبال خود اسی پر ہوگا۔

Marfat.com

من نخواہم کاں رمہ کافر شوند
وز ضلالت در گمانِ بد روند

میں نہیں چاہتا کہ وہ جماعت کافر ہوجائے اور گمراہ ہوکر بدگمانی میں مرجائے ؎

تاکہ ایں بیچارگانِ بدگماں
رد نگردند از جنابِ آسماں

تاکہ یہ بیچارے بدگمان آسمانی بارگاہ سے مردود نہ ہوجائیں۔ ؎

ایں کرامت بہرِ ایشاں دادمت
وایں چراغ از بہرِ آں بنہادمت

یہ کرامت میں نے انہی لوگوں کے لیے تمہیں دی ہے۔ اور یہ چراغ اسی بدگمانی کی ظلمت کو دور کرنے کے لیے تمہارے سامنے رکھا ہے۔

فائدہ — بیشک قطع ید میں تکلیف ہوئی، لیکن اس جہان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سونے والے کا خواب ہے۔ اور خواب میں کوئی نقصان ہو تو کوئی مضائقہ نہیں، بیداری میں تکلیف نہیں ہے تو آنکھ کھلتے ہی خواب کی ایذا مُبدل براحت (آرام میں بدلی ہوئی) ہوجائیگی۔ لہٰذا تکالیف تشریعی تکوینی جنت میں آنکھ کھولتے ہی مُبدّل براحت ہوجائینگی۔ یہاں جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہوجائیں تو کوئی پرواہ نہیں ؎

ایں جہاں را کہ بصورت قائم ست
گفت پیغمبر کہ حُلمِ نائم ست

یعنی یہ جہاں جو تم کو بظاہر قائم معلوم ہوتا ہے، آنحضرت نے فرمایا کہ یہ انسان کے خواب کے مانند ہے۔ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلنَّاسُ نِیَامٌ فَاِذَا مَاتُوْا انْتَبَهُوْا۔ لوگ سوئے رہتے ہیں جب موت آتی ہے تو اس وقت انکو خبر ہوتی ہے (زمر اللہ عب ص ۹۲)

(۶۸)

حکایت

ایک خچر اور اُونٹ کا مکالمہ

ایک خچر نے اُونٹ سے شکایت کی کہ میں اکثر منہ کے بل گرتا ہوں جبکہ

Marfat.com

تو شاذونادر ہی گرتا ہے، اس نے کہا کہ تو دو تین قدم تک ہی دیکھتا ہے، دانہ کو دیکھتا ہے جال کو نہیں دیکھتا ـــ میری نظر بلند اور تیز ہے میں قدم رکھنے کے صرف ظاہری مقام کو ہی نہیں دیکھتا بلکہ اس کی تہہ تک نظر ڈالتا ہوں کہ کہیں پُھس پُھسی زمین تو نہیں ہے مآلِ کار اس قدم کا کیا ہوگا؟ تو کوتاہ نظر ہے صرف ظاہر کو دیکھتا ہے باطن کو نہیں دیکھتا، تو نزدیک کو دیکھتا ہے دور کو نہیں دیکھتا۔ ؎

گفت چشم من ز تو روشن ترست
بعدازاں ہم از بلندی ناظرست

ترجمہ: اس نے کہا کہ میری آنکھ تجھ سے زیادہ روشن ہے، پھر میں اس کو بلندیوں سے دور تک بھی دیکھ لیتا ہوں ؎

ہر قدم من از سرِ بینش نہم
از عثار و او فتادن وارہم

یعنی میں قدم دیکھ بھال کر عقل و دانش کیساتھ رکھتا ہوں، اور ٹھوکر کھانے اور گرنے سے بچ جاتا ہوں

تو بہ بینی پیشِ خود یک دو سہ گام
دانہ بینی و نہ بینی رنجِ دام!

یعنی تو اپنے سامنے صرف دو تین قدم آگے دیکھتا ہے، دانہ کو دیکھتا ہے مگر جال کی تکلیف کو نہیں دیکھتا۔

فائدہ ـــ دانۂ حرام کو دیکھنا اور "دامِ عذاب" کو نہ دیکھنا کوتاہ نظری ہے اسی طرح رشوت، سُود، بلیک وغیرہ کو دیکھنا مگر رنج رشوت یعنی قید اور سزا کو نہ دیکھنا۔ اسی طرح دنیا کی فرحت اور خوشی کو دیکھنا مگر رنج آخرت کو نہ دیکھنا یہ بس حماقت ہے۔ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ[1] (الرعد آیت ۱۶)

---

[1] کیا اندھا اور آنکھوں والا برابر ہو سکتا ہے۔

Marfat.com

فائدہ ـــــ اس حکایت سے معلوم ہوا کہ جو لوگ دور و نزدیک یعنی دنیا و آخرت کو پیش نظر رکھیں گے وہ کامیاب ہوں گے۔ اسی طرح سے ظاہر کے ساتھ باطن پر نظر رکھنا بھی ضروری ہے، جیسے مالِ یتیم وغیرہ کہ اس کا ظاہر اچھا ہے، لیکن اس کے باطن میں آتشِ دوزخ ہے۔

فائدہ ـــــ جس طرح ہماری کوتاہ نظری امورِ دنیا میں ہے اسی طرح مسائل کے استنباط میں بھی ہو گی جبکہ مجتہدین کی نظر دُور اور نزدیک سب پر وسیع ہوتی ہے لہٰذا ان کی تقلید کو لازم پکڑو اور حکومت کی بنیاد اسی پر رکھو۔ بے قید مت بنو نہ معلوم کن کن نظریات کے تحت یہ مسائل انہوں نے رکھے ہیں۔ ورنہ یاد رکھو اوندھے منہ گرو گے۔ کسی تیز نظر مُرشد کو اپنے لیے دلیلِ راہ بناؤ ے

زابتدار آگاہ و آخر را بہ بیں
تا نباشی تو پشیماں یوم دیں

(ترجمہ) شروع سے آگاہ رہ اور آخر یعنی انجام کو دیکھو، تاکہ تو قیامت کے دن نادم نہ ہو۔

(۶۹)

حکایت

حضرت عزیز علیہ السلام اور اُجڑی بستی

حضرت عزیز علیہ السلام ایک بستی پر سے گزرے۔ وہ اُجڑی ہوئی تھی اس کی چھتیں گری ہوئی تھیں۔ آپ نے ازراہِ تعجب فرمایا کہ "ایسے مرے ہوئے کیسے زندہ ہوں گے۔" اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کو سو برس تک مردہ رکھا پھر زندہ کیا اور پوچھا کہ تم اس حال میں کتنی مدت رہے ہے، کہا کہ ایک دن یا اس سے بھی کم، فرمایا نہیں بلکہ تم پورے سو برس تک اس حال میں رہے ہو، کھانے پینے کی چیز دیکھ کوئی بھی باقی نہیں ہے، مُردہ گدھے کو دیکھو اب ہم اس کو جوڑ کر کیسا ڈھانچہ بناتے ہیں۔

Marfat.com

"وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ "ؑ (البقرہ آیت ۲۵۹) ۔ چنانچہ ایک عضو دوسرے عضو سے جُڑنے لگا۔ کوئی ہاتھ دکھائی نہیں دیتا تھا مگر فعل ظاہر تھا۔

فائدہ — اسی طرح متوکل علی اللہ یعنی اللہ پر توکل اور بھروسہ کرنے والوں کو اللہ روزی دیتا ہے اور اس کے کام بناتا ہے۔ کَفَاہُ اللّٰہُ ھَمَّ دُنْیَاہُ ؎

دست نے و جزو بر ہم می نہد

یار ہارا اجتماعے می دہد

ترجمہ: کوئی ہاتھ نہ تھا اور جز باہم رکھے جارہے تھے اور ٹکڑے آپس میں مجتمع ہو رہے تھے۔

فائدہ — قدرت کو دیکھو، درستیٔ احوال اس ہی کے قبضۂ قدرت میں ہے اور مارنے کے بعد زندہ کرنا بھی اسی کا کام ہے۔ چنانچہ حضرت عزیز علیہ السلام کو نہ صرف عین الیقین بلکہ حق الیقین کے طور پر دکھلا دیا گیا۔

فائدہ — اسی طرح عالم میں صرف وہ ہی ایک متصرف ہے، اور تمام عالم کے افعال اسی ایک فاعلِ حقیقی کی طرف منسوب ہیں وہ نظر نہیں آتا مگر اسکے افعال نظر آتے ہیں۔

حکایت (۰)

ایک بزرگ کے لڑکے کی وفات

ایک بزرگ کے لڑکے کا انتقال ہوا مگر انہوں نے کچھ بیقراری کا اظہار نہیں کیا۔ بیوی نے کہا کہ کیسے سنگدل ہو کر لختِ جگر کی موت پر بھی تم کو بیقراری اور گریہ زاری نہیں۔ جب دُنیا میں تمہارا یہ حال ہے تو آخرت میں رحم کیا کرو گے۔ اور لوگوں کی شفاعت کیا کراؤ گے۔ حالانکہ وہ تمہاری مہربانی کے اُمیدوار ہوں گے۔

ؑ ترجمہ: اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

؎ اللہ تعالیٰ اس کے دنیاوی غموں کا خود کفیل ہو جاتا ہے۔ (المتجر الرابح حدیث ۲۱۲۲)

Marfat.com

انہوں نے کہا کہ مجھے تو کتوں پر بھی رحم آتا ہے بلکہ مخلوقِ الٰہی کا بھید اہل اللہ ہی جانتے ہیں کیونکہ وہ ہی ان کو ہدایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ دل کی آنکھ سے لڑکا مجھ سے مخفی اور غائب نہیں بلکہ میری نظروں کے آگے ہے۔ رونا جدائی میں ہوتا ہے جب مجھے وصل حاصل ہے تو میں پھر کیوں روؤں۔ ؎

گریہ از ہجراں بُود یا از فراق
با عزیزانم وصال است و عناق

یعنی گریہ ہجر و فراق میں ہوتا ہے، جبکہ اپنے عزیز کے ساتھ تو مجھ کو وصل اور معانقہ حاصل ہے۔ ؎

خلق اندر خواب می بینند شاں
من بہ بیداری ہمے بینم عیاں

جس کو لوگ خواب میں دیکھتے ہیں اس کو میں بیداری میں عیاں دیکھ رہا ہوں۔

فائدہ — آدمی کو خواب اس وقت نظر آتا ہے جب وہ دنیا سے بے ہوش اور بے خبر ہو جائے، تو چونکہ اہل اللہ دنیا سے بے ہوش اور بے خبر ہیں اس لیے ان کو بیداری میں بھی وہ ہی سب چیزیں نظر آجاتی ہیں جو دوسروں کو خواب میں نظر آتی ہیں — اسی لیے وہ اہل اللہ جو دنیا سے بے ہوش ہیں وہ اسی مقام پر جنت و آخرت کے احوال کا مشاہدہ کر لیتے ہیں۔ ان کی یہ حالت بغیر خواب کے بھی ان کے حواس کو عالمِ غیب کا مشاہدہ کرا دیتی ہے۔

مولانا فرماتے ہیں ؎

حِسّ را بے خواب خواب اندر کُند
تاکہ غیبت ہا ازجاں سَر بر زند

ترجمہ: وہ حواس کو نیند کے بغیر ہی سُلا دے گا حتیٰ کہ غیب کے حالات اسکو روح سے نظر آنے لگیں گے۔

Marfat.com

حکایت (۱۷)

نابینا کا دیکھ کر قرآن پڑھنا

ایک درویش نابینا تھے، قرآن ان کے پاس رکھا رہتا تھا رات کو دیکھا کہ وہ قرآن "دیکھ کر" پڑھ رہے ہیں۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ میں نے اللہ سے مانگا تھا کہ قرآن دیکھ کر پڑھنے کے لیے مجھے آنکھ دے دیا کیجئے۔ چنانچہ قرآن پڑھنے کے لیے ہر روز آنکھ مل جاتی ہے۔

فائدہ — اہل اللہ اور علمائے دین اور مذہب اسلام کی خوبیاں دیکھنے کے لیے اللہ سے آنکھ طلب کرو — وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ[1] (الفاتحہ آیت ۴) کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ اے اللہ ہم آپ سے "طلب عین" کرتے ہیں ؎

باز بخشد بینشم آں شاہ فرد
در زماں ہم چوں چراغِ نورد

ترجمہ: پھر اللہ تعالیٰ میری بینائی واپس لوٹا دیتا ہے جیسے رات کو پلٹنے والا چراغ۔

بہرحال اللہ تعالیٰ سلب نور اور عطائے نور سب پر قادر ہے، اگر تمہاری دل کی آنکھ میں اولیاء کو دیکھنے کا نور نہیں تو دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ یہ نور عطا کر دے۔

حکایت (۴۲)

حضرت بہلول کا حال

"بہلول" نے ایک صاحبِ دل سے سوال کیا، تمہارا کیا حال ہے؟ اس

---

[1] ترجمہ: ہم تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔

Marfat.com

نے کہا کہ تم خود ہی قیاس کر لو اس شخص کا کیسا اچھا حال ہوگا۔ جس کی مراد کے موافق تمام جہاں کا کام ہمیشہ چلتا ہو، بہلول نے کہا کہ یہ تو سب جانتے ہیں کہ اللہ کی شان ہے اور اس کا کام ہے انہوں نے فرمایا کہ بس ہم بھی مرادِ حق سے فانی ہو گئے ہیں، جو اس کی مراد ہے وہ ہی ہماری بھی مراد ہے۔

چوں قضائے حق رضائے بندہ شد
حکمِ اورا بندۂ خواہندہ شد

ترجمہ: جب اللہ کا حکم اور اس کی قضا بندہ کی رضا ہو گئی تو اب بندہ اسکے حکم کا چاہنے والا بن گیا۔

فائدہ — فانی فی اللہ اپنی زندگی کو اپنے لیے نہیں چاہتا بلکہ وہ مرادِ حق کے لیے دوست رکھتا ہے۔

زندگی خود نخواہد بہرِ خود
نے پئے ذوقِ حیاتِ مستند

یعنی وہ بندہ اپنی زندگی نہ اپنے لیے چاہتا ہے اور نہ حیاتِ مستند کے مزے لینے کے لیے چاہتا ہے۔

بہرِ یزداں می زِید نے بہرِ گنج
بہرِ یزداں می مُرد نز خوف و رنج

ترجمہ: وہ خزانہ کے لیے نہیں بلکہ اللہ کے لیے جیتا ہے، وہ خوف و رنج سے نہیں بلکہ اللہ کے لیے مرتا ہے۔

ہست ایمانش برائے خواہ اُو
نے برائے جنت و اشجار و جُو

ترجمہ: اس کا ایمان اس کی رضا کے لیے ہے نہ کہ جنت کے میووں اور نہروں کیلئے

ترکِ کفرش ہم برائے حق بود
نے زبیمِ آنکہ در آتش رُود

Marfat.com

ترجمہ: اس کا کفر سے پرہیز کرنا بھی حق کے لیے ہے، نہ کہ دوزخ کی آگ کے خوف سے۔

الغرض اس کا ہنسنا رونا، کھانا پینا چلنا پھرنا یہ سب برائے حق ہے نہ برائے نفس و خواہش۔ لہذا اولاد مرے تو انہیں خوشی کوئی تکلیف ہو تو انہیں خوشی اس لیے کہ جو مرادِ محبوب ہے وہ ہی ان کی مراد ہے۔

(۷۳)

حکایت

حضرت دقوقی کی فریادرسی

حضرت دقوقی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کشتی کے لیے جو گرداب میں غرق ہو رہی تھی، از راہِ ترحم بچنے کی دعا کردی چنانچہ سب غرق ہونے سے بچ گئے۔ لبِ دریا کچھ خاصانِ حق بھی تھے وہ ناراض ہو گئے کہ دقوقی نے قضائے الٰہی سے معارضہ کیوں کیا۔

حضرت دقوقی ہمیشہ سفر میں رہتے تھے اور کہیں دو دن سے زیادہ قیام نہیں فرماتے تھے تاکہ اس مقام سے کہیں دل نہ لگ جائے۔ اور باوجود اس مرتبہ کے ہمیشہ خاصانِ حق کی ملاقات کے طالب رہتے تھے۔

در سفر معظم مرادش آں بُدے

کہ دمے بر بندۂ خاصے زدے

ایں ہمی گفتے چو مے رفتے براہ

کن قرینِ خاصگانم اے الٰہ

ترجمہ: ہمیشہ سفر میں ان کی سب سے بڑی مراد یہ ہوتی کہ کسی خدا کے خاص بندے سے ملاقات ہو جائے۔ جب وہ سفر کرتے تھے تو یہی دعا مانگتے تھے کہ الٰہی! اپنے خاص بندوں کا شریکِ صحبت کر۔

Marfat.com

چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں سفر میں جارہا تھا تاکہ محبوبِ حقیقی کے انوار کو کسی بشر میں دیکھوں ؎

گفت روزے می شدم مشتاق وار
تا بہ بینم در بشر انوارِ یار

(ترجمہ) فرمایا ایک روز میں مشتاقانہ روانہ ہوا تاکہ کسی انسان میں یار کے انوار دیکھو۔

چنانچہ جب میں ایک دریا کے کنارے پر پہنچا تو شام کا وقت ہو گیا تھا۔ مجھے ساحل کی طرف سات شمعیں نظر آئیں۔ میں جلدی جلدی ان کی طرف دوڑا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ سات شمعیں ایک ہو گئیں۔ پھر ایک کی سات ہو گئیں۔ غرضیکہ ان میں وہ جوڑ اور ملاپ تھا کہ جو ہماری زبان اور گفتگو میں نہیں آسکتا، وحدت و کثرت کے بیان کی کوئی انتہا نہیں، میں تیزی سے اس طرف دوڑے جارہا تھا کہ اچانک ٹھوکر کھا کر گر گیا۔ پھر اُٹھ کر چلا تو مجھ کو سات شمع سات آدمی نظر آنے لگے، میں اور آگے بڑھا تو وہ سات درخت کی شکل میں نظر آنے لگے، اور ان درختوں میں سبزہ کا یہ حال تھا کہ پتوں کی کثرت سے شاخ نظر ہی نہیں آرہی تھی۔ اور اس سے میوے اور پھل پک پک کر گر رہے تھے۔ مگر آہ لوگوں کو اس کی کوئی خبر نہ تھی۔ پھر وہ سات درختوں کا ایک درخت بن گیا، پھر میں نے ان درختوں کو نماز میں مصروف دیکھا۔ اب سات مرد بن گئے۔ میں قریب پہنچا اور ادب سے سلام عرض کیا جواب میں انہوں نے کہا کہ اے فخرِ بزرگانِ دقوق! وعلیکم السلام مجھے بڑا تعجب ہوا کہ ان کو میرا نام کیسے معلوم ہو گیا، انہوں نے اس خطرہ پر مطلع ہو کر فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ میں مصروف و مشغول ہیں ان پر دائیں بائیں کے اسرار کب چھپ سکتے ہیں، پھر ان ساتوں نے ان سے اقتدار کی آرزو کی چنانچہ حضرت دقوقی نے نماز پڑھائی۔ ؎

چونکہ با تکبیر ہا مقروں شدند
ہمچو قرباں از جہاں بیروں شدند

Marfat.com

(ترجمہ) جیسے ہی وہ تکبیروں سے وابستہ ہوئے قربانی کی طرح دنیا سے باہر نکل گئے۔

جوں ہی نماز شروع کی تو دہائی دہائی کی آوازیں آنے لگیں۔ دراصل دریا میں ایک کشتی اندھیری رات اور اس پر بادلوں کی اندھیری، پھر موجوں کی اندھیری میں بھنور کے اندر پھنس گئی تھی، ہوا کی موجیں اسے دائیں سے بائیں اور پھر بائیں سے دائیں اٹھا اٹھا کر پھینک رہی تھیں حضرت دقوقی کو ترس آگیا۔ حق تعالیٰ سے دعا کی اللہ نے ان کو نجات دے دی۔ ان مقتدیوں نے کہا کہ یہ فضولی کون ہے، سب نے آپس میں انکار کیا، پھر انہیں معلوم ہوا کہ یہ امام صاحب یعنی حضرت دقوقی ہیں۔ جب ان مقتدیوں کو یہ معلوم ہوا تو یہ رجال الغیب اور اولیا فوراً نظروں سے غائب ہو گئے۔ نہ معلوم زمین میں چھپے یا ہوا میں اُڑے۔

فائدہ۔۔۔ جب حضرت دقوقی جیسے ولیٔ کامل فضولی کام کرنے والے سمجھے گئے اور ان سے بزرگوں اور رجال الغیب کی صحبت جدا ہو گئی تو فضول نظر، فضول کلام، فضول منام (نیند) اور فضول طعام والے اپنی شومیٔ قسمت کے باعث کب اہل اللہ کی صحبت کو پا سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ محروم ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے اہل اللہ اور علماء کو چھوڑا ہے۔ حالانکہ وہ ان کی نااہلیت کے سبب روپوش ہو گئے ہیں اور پھر پوچھتے ہیں کہ اولیاء کیوں روپوش ہو گئے، علماءِ ربانیین کہاں روپوش ہو گئے ہیں۔؟ یہ سب تمہاری نااہلی کے باعث ہے، تمام فضول بحثیں تمہارے ہیں، کوئی کام کا عمل نہیں تمہارے پاس۔ ایک کہتا ہے کہ اردو میں نماز ہونی چاہیئے حالانکہ فرمایا گیا ہے۔ صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ [1]۔ ادھر قرآن میں ہے۔ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ [2] (آل عمران آیت ۳۱) غرضیکہ تمہارے پاس اس قسم کی فضول باتوں کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ پھر یہ مقبولانِ خدا تم سے کیوں نہ روپوش ہوں۔

---

[1] نماز پڑھو جس طرح تم مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو

[2] پس میرے فرمانبردار رہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔

فائدہ۔۔۔ اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ راضی بقضا رہے، جب حکیم مطلق کا فعل ہے حکیم کے فعل میں دخل نہ دے، جب عدمِ رضا کی بنا پر اہل اللہ سے جدائی ہوتی تو پھر اللہ تعالیٰ سے کیوں نہ ہوگی۔ لہٰذا خلاصہ یہ ہے کہ "وصل" رضا بقضا میں ہے

فائدہ۔۔۔ کشتی والے جب نجات پا گئے تو بچنے کو اپنی تدابیر کی طرف منسوب کرنے لگے اور نکل کر پھر غفلت میں پڑ گئے، یہ دعا حیات کی تھی مگر غفلت کی موت میں آ گئے۔ اس سے تو یہ اچھا تھا کہ جب کشتی میں توبہ کر رہے تھے اس وقت مر جاتے تو بحالت رجوعیت اور شہادت کی موت مرتے جو زندگی تھی۔

اسی طرح سب زندگی کے لیے کام کر رہے ہیں مگر موت کی طرف دوڑے چلے جا رہے ہیں۔

فائدہ۔۔۔ اہل اللہ مثل شمعِ انوارِ الٰہی سے روشن ہوتے ہیں اور اخلاق حسنہ و اعمال جمیلہ سے مثل درخت کے سرسبز و شاداب ہوتے ہیں۔ لطائف المعارف بیان شعبان میں ہے کہ ذَاکِرُ اللّٰہِ فِی الْغَافِلِیْنَ کَالشَّجَرَۃِ الْخَضْرَاءِ۔ اللہ کا ذکر کرنے والا غافلوں میں مثل سرسبز درخت کے ہے۔

چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں پوری حدیث ہے کہ وَ ذَاکِرُ اللّٰہِ فِی الْغَافِلِیْنَ مِثْلُ الشَّجَرَۃِ الْخَضْرَاءِ فِیْ وَسْطِ الشَّجَرِ۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ذکر الٰہی کرنے والا غافلوں میں ایسا ہے جیسے درختوں کے درمیان ایک سرسبز درخت۔

مشکوٰۃ شریف میں ہی دوسری روایت ہے کہ وَ ذَاکِرُ اللّٰہِ فِی الْغَافِلِیْنَ مِثْلُ مِصْبَاحٍ فِیْ بَیْتٍ مُظْلِمٍ۔ یعنی غافلین میں ذکر الٰہی کرنے والا ایسا ہے جیسے اندھیرے گھر میں چراغ اور شمع۔۔۔ بہرحال اس حکایت میں ان کو درختوں اور شمعوں کی شکل میں دکھلانا ان کے ہر وقت ذکر الٰہی میں رہنے کا نشان ہے۔

فائدہ۔۔۔ اہل اللہ کی طلب میں چلنا یہ نیک بندوں کا نشان ہے۔ دیکھو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام کی طلب میں سفر کیا اور کہا کہ میں اُن کی تلاش میں چلتا رہوں گا اور

Marfat.com

صدیوں سفر کرتا رہوں گا ۔ چنانچہ قرآن میں ہے۔ اَوْ اَمْضِیَ حُقُبًا (الکہف آیت)
ذرا غور کرو کہ تم روٹی کی طلب میں تو صبح سے شام تک دوڑتے رہتے ہو مگر
اللہ کی طلب میں کبھی نہیں دوڑتے۔

سالہا پرّم بہ پر و بالہا[1]
سالہا چہ بُوَد ہزاراں سالہا[2]

اسی طرح دقوقی خاصانِ خدا کی طلب میں ہمیشہ سفر کرتے رہتے تھے، لہٰذا تم بھی
سفر کرو۔ پھر جب ان کی صحبت ملے گی تو ان کی صحبت میں "سفر در وطن" ہوگا۔
اس لیے کہ وہ مراقبہ میں اللہ کی طلب کے لیے ہر وقت سفر کرتے رہتے ہیں۔

(۴۱)

حکایت

قلب احمق پر دم عیسیٰ علیہ السلام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہاڑ کی طرف دوڑے جارہے تھے ایک شخص ان کے پیچھے دوڑا اور پوچھا حضرت خیریت تو ہے۔ آپ نے جلدی میں کوئی جواب نہیں دیا، وہ ایک میدان تک آپ کے پیچھے دوڑتا چلا گیا پھر پوچھا آخر بہت جدوجہد کے بعد آپ نے اس کو جواب دیا کہ "احمق سے بھاگ رہا ہوں"۔ اس نے کہا کہ آپ کیا وہ ہی نہیں جن کے دم سے اندھے بہرے بینا و شنوا ہو جاتے ہیں اور مُردہ زندہ ہو جاتے ہیں، آپ نے فرمایا ہاں میں وہی ہوں مگر میں نے وہ ہی اسم قلب احمق پر دم کیا مگر بے سُود رہا، اس نے پوچھا کہ اس میں کیا حکمت ہے کہ وہاں اثر ہو اور یہاں نہ ہو، آپ نے فرمایا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ نابینا ہونا مرض ہے جبکہ

---

[1] ترجمہ: یعنی سالہا سال چلتا جاؤں۔
[2] میں پروبال کے ساتھ سالوں اڑتا رہونگا (چند) سال کیا ہوتے ہیں ہزاروں سال۔

Marfat.com

سفاہت بے وقوفی اور حماقت یہ قہرِ حق ہے۔

فائدہ — سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ[۱] (البقرہ آیت ۶) یہ سب نشانِ کفار ہیں، نافرمانی سے دل دل نہیں رہتا بلکہ حجارہ (پتھر) اور اَشَدُّ قَسْوَةً (اس سے بھی سخت) ہو جاتا ہے۔ لہٰذا احمقوں کی صحبت سے بچو جو دنیا کو آخرت پر ترجیح دے رہے ہیں جو اپنے نفع نقصان کو نہیں جانتے بلکہ نقصان مول لے رہے ہیں، قرآن کہتا ہے۔ فَمَا رَبِحَت تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ[۲] (البقرہ آیت ۱۶) ایسے لوگ دین کے عوض دنیا کو خرید کر اپنی تجارت میں نقصان کر رہے ہیں اسی لیے یہ لوگ بے وقوف اور احمق ہیں ان کے لیے اللہ فرماتا ہے۔ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلٰكِن لَّا يَعْلَمُونَ[۳] (البقرہ آیت ۱۳)

زاحمقاں بگریز چوں عیسیٰ گریخت
صحبتِ احمق بسے خونہا کہ ریخت

ترجمہ: احمقوں کی صحبت سے اس طرح بھاگو جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان سے بھاگے۔ احمق کی صحبت نے بہت سی (دین و ایمان کی) خونریزیاں کی ہیں۔

برتنِ مردہ بخواندم گشت حیّ
برسرِ لاشیٔ بخواندم گشت حیّ

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے اس کو (اسم اعظم کو) مردہ جسم پر پڑھا تو وہ زندہ ہو گیا، کسی معدوم پر پڑھا تو وہ موجود ہو گیا۔

---

[۱] برابر ہے انہیں تو ڈرائے یا نہ ڈرائے وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ اللہ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا دی ہے
[۲] پس نفع بخش نہ ہوئی ان کی (یہ) تجارت اور وہ صحیح راہ نہ جانتے تھے۔
[۳] خبردار بے شک وہی احمق ہیں مگر وہ جانتے نہیں۔

Marfat.com

خواندم آں را بردلِ احمق بہ وُدّ
صد ہزاراں بار و درمانے نشد

لیکن میں نے اس کو احمق کے دل پر لاکھوں بار محبّت کے ساتھ پڑھا لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔

گفت رنج احمقی قہرِ خداست
رنج کوری نیست قہر آں ابتلاست

آپ نے فرمایا کہ حماقت خدا کا قہر ہے جبکہ نابینائی مرض اور آزمائش ہے قہر نہیں۔
فائدہ ـــــ حماقت چھوڑ دیا درکھو تم دین سے زندہ ہو ورنہ ایسے مردہ ہو کہ قُمْ عیسوی سے بھی کھڑے نہیں ہو سکتے۔

گر بُدے جاں زندہ بے پرتو کنوں
ہیچ گفتے کافراں را میّتوں

ترجمہ: اگر بے پرتو کے جان زندہ ہوتی تو کبھی وہ (خدا) کافروں کو کہتا کہ وہ مردہ ہیں؟

حکایت (۵)

اہلِ سبا کی گمراہی

سبا بہت بڑا شہر تھا، آبادی کی کثرت تھی، باغ کھیت اس کثرت سے تھے کہ کوئی راہ گیر خالی ٹوکرا سر پر رکھ کر یہاں سے نکلتا تھا تو اس کا ٹوکرا خود بخود بھر جاتا تھا۔ پیغمبرانِ عظام اس قوم کی ہدایت کے لیے تشریف لائے انہوں نے فرمایا کہ نعمت تو بہت ہے لیکن اس کا شکر کہاں ہے؟ ڈرو زوالِ نعمت سے۔ انہوں نے کہا کہ نعمت کی اس قدر بہتات ہے کہ ہم خود تنگ آگئے ہیں، ہمیں زوالِ نعمت کا کوئی ڈر اور خوف نہیں۔ پیغمبروں نے فرمایا کہ ایک مرض ایسا ہوتا ہے جس میں شرینی بھی بدمزہ اور تلخ معلوم ہوتی ہے۔ اسی طرح روحانی مرض بھی ہوتا ہے جس

Marfat.com

میں ایمان، اس کی لذات اور معارفِ الہیہ کی حلاوت یہ سب تلخ ہو جاتی ہے ہم طبیب و حکیم ہیں ہم اس کا علاج کر سکتے ہیں، ہم معالج روحانی ہیں، انہوں نے کہا تمہارا دعوائے پیغمبری سب مکر و فریب ہے، تم فقط سرداری کے طالب ہو، پیغمبروں نے فرمایا کہ ہم کو تمہاری سرداری کی کیا حاجت جبکہ ہم کو آسمانوں کی سرداری ملی ہوئی ہے ہم تو اللہ تعالیٰ کے رسول اور قاصد ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کیا "ہُما" کا قاصد مچھر بھی ہو سکتا ہے؟۔ تم بھی ہم جیسے بشر ہو، تم رسول کیسے ہو سکتے ہو؟ فرمایا کہ جب تم نے پتھروں جیسے بے جانوں کو اللہ تعالیٰ کا شریک کر لیا تو کیا ہم اس کے راز دان رسول بھی نہیں ہو سکتے۔ اور جو شخص یہ کہتا ہے کہ گواہ کہاں ہے وہ روزِ روشن میں اپنے اندھے ہونے کی اطلاع دیتا ہے تم علاج قبول کرو تو تمہاری آنکھ کھُل جائے گی مرض دور ہو جائیگا اور خود نظر آجائے گا۔ ہوشیاری یہ ہے کہ راستہ میں پانی نہ ملنے کی خبر ملے کہ سات روز تک پانی نہیں ملے گا تو پانی اپنے ساتھ لے لے اگر وہاں پانی موجود ہوا تو خیر اور اگر نہ ہوا اور تم بھی اپنے ساتھ نہیں لے گئے تو سوچو آدمی کا کتنا بُرا حال ہو گا۔

اہل سبا نے کہا کہ ہم اگر با اختیار ہوتے تو ایمان لے آتے ہمارے دلوں پر تو اللہ نے مہر لگا دی ہے، اس نے ہمارا دل ہی ایسا بنا دیا ہے، اگر پانی سے کہو کہ شہد بن جائے تو کیا وہ شہد بن جائے گا یا پتھر سے کہو کہ لعل بن جائے تو کیا وہ لعل ہو جائے گا۔ آپ نے فرمایا کہ کچھ اوصاف ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں تبدیلی نہیں ہو سکتی اور کچھ عارضی اوصاف ایسے بھی ہوتے ہیں جو زائل ہو سکتے ہیں جیسے زنگ دور ہو کر صیقل ہو سکتا ہے۔ نا تراشیدہ لکڑی خوبصورت کرسی بن سکتی ہے، لہٰذا جس نے ہماری نصیحت پر عمل کیا وہ اچھا مومن بن جائے گا ورنہ کافر رہ کر عذابِ دائمی میں مبتلا ہو گا۔ قوم نے کہا کہ تم سے کیا ہدایت ہو گی اور تمہاری "سبارکی" کیا ہمیں پہنچے گی، تم تو منحوس ہو، ہماری جان تفکرات سے آزاد تھی تم نے خواہ مخواہ عذاب کی خبر دے کر غم اور تشویش میں ڈال دیا۔ وہ مزے

Marfat.com

اور فارغ البالی کی جمعیت تفرقہ میں تبدیل کر دی، اب تک آرام میں تھے اب تم نے موت کا انتظار کرنے والا بنا دیا۔ آپ نے جواب دیا کہ ایک پُر خطر جگہ میں کوئی سو رہا ہو اور ایک اژدہا اس کے سر پر چلا آ رہا ہو اور اس سے کہا جائے کہ جلدی بھاگ اژدہا کھا جائے گا، وہ یہ کہے کہ کیا بُری فال نکالتے ہو اس سے کہا جائے گا کہ اُلّو! بری فال کیا ہوتی ہے جلدی سے اپنے بچاؤ کی تدبیر کر۔

کسی طبیب نے کہا کہ کچا انگور مت کھانا ورنہ درد ہو جائے گا وہ سُن کر کہے کہ بُری فال مت نکالو، انبیاء نے کہا کہ یہ تمہاری سمجھ منحوس ہے ہم تم کو قبل از وقت عذابِ الٰہی سے ڈراتے ہیں، بہر حال اوصاف بُرے اچھے، روحوں کے مناسب ہوتے ہیں، اچھائی کسی اور روح سے مناسبت رکھتی ہے تو برائی کسی اور روح سے مناسبت رکھتی ہے۔ ؎

شد مناسب وصفہا در خوب و زشت
شد مناسب حرفہا کہ حق نوشت

(ترجمہ) اچھائی اور بُرائی میں مناسب صفتیں پیدا ہوئی ہیں جو حروف اللہ تعالیٰ نے لکھے وہ مناسب ہیں۔

فائدہ — اسی طرح نعمت دینی بہت مگر مرضِ قلبی، باعث اس سے نفرت ہے۔ اس بیماری سے علماء اور اہل اللہ حقیر ہو جاتے ہیں اور بیگانے عزیز۔ اور اللہ رسول کی باتیں تلخ ہو جاتی ہیں۔ ؎

ایں ہم از تاثیرِ آں بیماری ست
زہرِ او در جملہ خلقاں ساری است

ترجمہ: یہ بھی اسی بیماری کی تاثیر ہے اس کا زہر تمام لوگوں میں پھیلا ہوا ہے۔

دنیوی نعمتوں کی بہتات میں انسان کا دماغ ایسا بگڑ جاتا ہے کہ ھادیانِ راہِ حق سے قیل و قال کر کے انسان دین سے محروم رہ جاتا ہے۔ اس بے ادبی کو چھوڑ

Marfat.com

اور ان سے ہدایت حاصل کرو۔

فائدہ — آدمی کو عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔ تلوار کو اگر کوئی کھونٹا بنانے کے کام میں لائے تو کر سکتا ہے مگر پھر شکست سامنے ہے۔

گر تو میخے ساختی شمشیر را
برگزیدی بر ظفر اِدبیر را

آدمی راہست در ہر کار دست
لیک ازو مقصود ایں خدمت بُدست

یعنی اللہ تعالیٰ نے آدمی کو ہر کام پر قدرت عطا فرمائی ہے، اس سے مخلوق کی خدمت مقصود ہے اگر تو تلوار کو کھونٹا بنالے تو تو نے کامیابی پر بدبختی کو ترجیح دی۔

مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ ایں بخواں
جز عبادت نیست مقصود از جہاں

یعنی "مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ [1]" (الذاریت آیت ۵۶) کو پڑھ تو تجھ کو معلوم ہوگا۔ کہ اس جہاں سے سوائے عبادت کے کوئی کام مقصود نہیں۔ لہٰذا تحتِ حکمِ الٰہی رہ کر زندگی گزارو پھر تمہاری تمام زندگی عبادت ہے۔

فائدہ — حضراتِ انبیاء علیہم السلام طبیب ہیں جس طرح حکیم مفید اور مُضِر غذاؤں اور پھلوں کی طرف رہبری کرتا ہے اسی طرح یہ انبیاء بھی مفید اور مُضِر قول و فعل کی طرف رہنمائی فرماتے ہیں۔

ما طبیبانِ فعالیم و مقال
مُلہِم ما پر تو نورِ جلال

ترجمہ: ہم قول و فعل کے طبیب ہیں۔ ہماری روحانی طب الہامی ہے۔

---

[1] یعنی وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ۔ ترجمہ اور میں نے نہیں پیدا فرمایا جن و انس کو مگر اس لیے کہ وہ میری عبادت کریں۔

Marfat.com

کایں چنیں فعلے ترا نافع بود
وانچناں فعلے زراہ قاطع شود

ہم یہ بتلاتے ہیں کہ یہ فعل نافع ہے اور وہ فعل تیرے لیے مُضر اور قاطع راہ ہے۔

فائدہ — انبیاء اور علمائے اسلام کی خوبیوں میں کوئی گواہی طلب کرے تو وہ اپنے اندھا ہونے کا اظہار کر رہا ہے کیونکہ آنکھوں والوں کے لیے ان کی خوبیاں اَظہر من الشمس ہیں۔

تو بگوئی آفتابا کو گواہ
گویدت اے کور از حق دیدہ خواہ[ۓ]

اسی طرح اولیاء کا انکار کر کے اور ان پر معترضانہ انداز میں کلام کر کے ان کے مقامات کا انکار کر کے اپنے اندھے پن کا ظاہر نہ کرو۔

کوریٔ خود را مکن زیں گفت فاش
خامش و در انتظارِ فضل باش[ۓ]

فائدہ — دنیا کی فہم وعقل دین کی فہم وعقل پر غالب آگئی مچھلی سر کی طرف سے سڑتی ہے نہ کہ دُم کی طرف سے، اسی طرح دماغ میں جو گندے خیالات آتے ہیں، انسان اس سے بگڑتا ہے

نفس اول راند نفس دوم
ماہی از سر گندہ گردد نے زدم

(ترجمہ) پہلے نفس نے دوسرے نفس پر حکم چلایا مچھلی سر کی جانب سے سڑتی ہے نہ کہ دُم کی جانب سے۔

ۓ تو کہے اے آفتاب گواہ کہاں ہے؟ وہ تجھ سے کہے گا اے اندھے اللہ تعالیٰ سے آنکھ مانگ
ۓ اس گفتگو سے اپنے اندھے پن کو ظاہر نہ کر، چپ رہ اور (اللہ کے فضل) کا انتظار کر۔

Marfat.com

حکایت (۷۶)

ایک چور اور ایک بیمار

ایک شخص رات کو ۱۲ بجے نقب لگا رہا تھا ایک بیمار نے اس کی آواز سُنی تو پوچھا کہ کیا کر رہے ہو، کہنے لگا ڈھول بجا رہا ہوں۔ مریض نے اس سے مذاق کرتے ہوئے کہا یہ ڈھول کی آواز کیسی ہے اس نے کہا کہ اس کی آواز کل سُن لو گے جب لوگ روئیں گے دھوئیں گے، ہائے دھائی کے نعرے اور آوازیں بلند ہونگی مال جاتا رہے گا۔

فائدہ — اسی طرح انبیاء اور علماء کا مذاق کرنے والے آج جس کی ہنسی اُڑاتے ہیں کل اس کی سزا چکھ لیں گے۔

حکایت (۷۷)

کُتّا اور موسم سرما و گرما

کُتّا موسم سرما میں جب سردی کی تکلیف اٹھاتا ہے تو عہد کرتا ہے کہ موسم گرما میں خود مکان بناؤں گا لیکن جب گرمی آتی ہے اور سُکڑے ہوئے ہاتھ پیر پھیلنے لگتے ہیں تو اپنے کو بڑا فربہ سمجھ کر کہتا ہے کہ بھلا ہم کس گھر میں سما سکتے ہیں۔ اس خیال میں گھر کی تیاری کو بھول جاتا ہے۔

فائدہ — یہی حال انسان کا ہے کہ آرام اور راحت میں دارِ آخرت کی تیاری کو بھول جاتا ہے جب مصیبت آتی ہے تو کہتا ہے کہ اب توبہ کرتا ہوں آخرت کا گھر ضرور بناؤں گا — مگر ؎

چوں بشد درد و شدت آں حرص زفت
ہم چوں سُگ سودائے خانہ از تو رفت

Marfat.com

یعنی جب وہ تکلیف چلی گئی تو مکان بنانے کا خیال بھی چلا گیا، اور آخرت کے گھر کی فکر بھی تجھ سے نکل جاتی ہے۔

حکایت (۷۸)

بے نمازی آقا اور نمازی غلام

ایک امیر نے اپنے غلام جس کا نام "سُنقُر" تھا اس سے کہا کہ میں حمام میں جانا چاہتا ہوں، تو میرے ساتھ کپڑے لے کر چل۔ چنانچہ یہ دونوں روانہ ہوئے راستہ میں آذان کی آواز آئی یہ غلام نمازی تھا آذان کی آواز سُنتے ہی آقا سے کہا کہ آپ یہاں اس دکان پر بیٹھیں میں نماز پڑھ کر آتا ہوں۔ آقا باہر ہی بیٹھ گیا اس کو انتظار کرتے کرتے جب بہت دیر ہو گئی اور سب آدمی نماز پڑھ کر چلے گئے مگر وہ برابر عبادت میں مصروف رہا۔ آقا نے آوازیں دیں اور تقاضا کیا مگر وہ نہ آیا، آخر اس نے کہا کہ یہ تو بتا تجھے کون باہر نہیں آنے دیتا اس نے جواب دیا کہ "جو تجھے اندر نہیں آنے دیتا" کہنے لگا! تجھے کس نے اندر باندھ دیا ہے اس نے جواب دیا کہ ؎

گفت آنکہ بستہ استت از بُروں
بستہ است او ہم مرا از اندروں

یعنی جس نے تجھ کو باہر باندھ دیا ہے اسی نے مجھے اندر باندھ رکھا ہے۔

فائدہ — ایک دوست اپنے ہم نشین کو طاعت و عبادت کی طرف بلاتا ہے اور وہ اس کو رقص و سرود اور دنیا کی خرافات کی طرف بلاتا ہے مگر نہ وہ مسجد کی طرف آتا ہے اور نہ یہ اسکی طرف جاتا ہے جس نے اسکو اطاعت سے باہر روکا اسی نے اسکو اطاعت کے اندر روکا۔ ؎

ہم نشینا ہیں بیا اندر چمن
گو ید اے جاں من نیارم آمدن

Marfat.com

یعنی اے ہم نشین اب تو انجمن میں آجا۔ اس نے کہا کہ اے جان میں نہیں آسکتا۔ ۔

ماہیاں را بحر نگذارد برون

خاکیاں را بحر نگذارد درون

ترجمہ: وہ جس طرح مچھلیوں کو دریا کے باہر نہیں رہنے دیتا اسی طرح زمین کی مخلوق کو پانی کے اندر نہیں رہنے دیتا۔ ۔

جانتا ہوں ثوابِ طاعت و زہد

پر طبیعت اِدھر نہیں آتی

بعض وہ لوگ ہیں جو علماء کی محفل میں آتے ہوئے گھبراتے ہیں اور بعض وہ ہیں جو ان کی صحبت حاصل کرنے کے لیے دور دراز کے سفر کرتے ہیں اور برکاتِ صحبت سے مستفیض ہوتے ہیں۔ ایک وہ ہیں جو مسجد سے گھبراتے ہیں۔ ان کے متعلق بہت مشہور و معروف قول ہے۔ وَالْمُنَافِقُ فِی الْمَسْجِدِ کَالطَّیْرِ فِی الْقَفَصِ۔ کہ منافق مسجد میں ایسا ہے جیسے کوئی پرندہ پنجرہ میں۔ اور ایک وہ ہیں جو مسجد میں رہ کر تسبیح و تقدیس اور ذکر و عبادت کی لذت میں مشغول رہتے ہیں — ایک وہ ہیں جو مجلس اولیاء سے گھبرا کر ان کی صحبت سے دور بھاگتے ہیں اور اگر ان کی محفل میں آ بھی گئے تو متوحش ہو جاتے ہیں، ایک وہ ہیں جو ان کی مجلس میں حاضر ہو کر ان سے محبت کر کے اللہ کی باتوں میں لذت حاصل کرتے ہیں اور فیض پاتے ہیں۔ کسی کو اللہ تعالیٰ نے ان کی محفل سے باہر روکا اور کسی کو ان کی رحمت بھری محفل میں داخل کیا۔

(۷۹)

حکایت

دسترخوان تنور کی آگ میں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں آکر ایک شخص مہمان ہوا۔

Marfat.com

دستر خوان میلا تھا آپ نے خادمہ کو حکم دیا کہ اس کو تنور میں ڈال دو۔ اس نے ڈال دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس دستر خوان کو نکالا تو میل سے صاف وشفاف ہوکر نکلا، مہمان نے پوچھا کہ یہ دستر خوان آگ میں کیوں نہیں جلا۔ آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اپنا دست مبارک اور روئے مبارک پونچھا تھا۔ خادمہ سے پوچھا کہ تو نے بغیر سوچے سمجھے کیسے اس کو تنور میں ڈال دیا اس نے کہا کہ میں بزرگوں پر اعتماد رکھتی ہوں کہ وہ کبھی کسی مضربات کا حکم نہیں فرما سکتے وہ اگر مجھے بھی حکم دیتے تو میں بھی اپنے آپ کو تنور میں ڈال دیتی

فائدہ — جن کی برکت سے رومال اور دستر خوان میں یہ اثر ہو تو پھر ان انسانوں کا کیا کہنا جو ان کی صحبت سے مستفیض ہوئے اور جنہوں نے آپ کے اخلاق اور تعلیم پر عمل کر کے قرب واتصال حاصل کیا ہو، انشاء اللہ ان پر آتش دوزخ حرام ہوگی اور دنیا میں بھی آتش حسد اور آتش حرص سے وہ دُور ہوں گے، میل و کدورت سے ان کا دل پاک وصاف ہوگا اور تکلیف دہ عادات کے عذاب سے ان کو نجات مل جائے گی۔

گفت زانکہ مصطفٰے دست ودھاں
بس بمالید اندریں دستار خواں

یعنی فرمایا کہ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہا اس دستر خوان سے اپنا دستِ مبارک اور روئے مبارک پونچھا ہے۔

اے دِل ترسندہ از نار وعذاب
باچناں دسب ولبے کُن اِقتراب

اے آگ اور عذاب سے ڈرنے والے دل، تو بھی اللہ والوں سے قُرب حاصل کر۔
فائدہ — اس عورت سے کم مت بنو۔ تم میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تک کے قول پر بے اعتمادی ہی بے اعتمادی بھری ہوئی ہے دیکھو عورت کو کہ اس کو بزرگوں پر کس قدر اعتماد تھا کہ "حضرت انس مجھے فرماتے تو میں بھی تنور میں چلی جاتی"۔

Marfat.com

بہر حال علماء اور اولیاء سے بے اعتمادی مت پیدا کرو، یاد رکھو شیخ کامل اکسیر ہے۔ کسی شیخ کامل کی صحبت، یقین اور اعتقاد کے ساتھ حاصل کرو کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ[1] (التوبہ آیت ۱۱۹) ؎

اے برادر خود بریں اکسیر زن
کم نباید صدق مرد از صدقِ زن

یعنی اے بھائی تو اپنے آپ کو اکسیر سے واصل کر دے، مرد کی صداقت عورت کی صداقت سے کم نہ ہونے پائے۔ ؎

آں دلِ مرد یکہ از زن کم بُوَد
آں دلے باشد کہ کم از اشکم بود

ترجمہ: کسی مرد کا وہ دل جو عورت سے کم مرتبہ ہو وہ اُوجھڑی سے بھی زیادہ بدتر ہے، کہ اس میں بداعتقادی کی نجاست بھری ہوئی ہے۔ اسی طرح تم اعتقادِ کامل رکھو کہ خدا تعالیٰ ہمارے مُضر کوئی حکم نہیں دیتا۔

(۸۰)

حکایت

حبشی غلام اور نورانی چہرہ

ایک قافلہ بے آب وگیاہ جنگل میں پیاس کی وجہ سے ہلاکت کے قریب پہنچ گیا تھا۔ اچانک ان کی مدد کے لیے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پہنچ گئے۔ آپ کو ان پر رحم آگیا اور آپ نے اصحاب کو حکم دیا کہ ان ٹیلوں کی طرف جاؤ، ایک حبشی غلام ایک پانی کی مشک اپنے اُونٹ پر رکھے جلدی جلدی اپنے آقا کی طرف جا رہا ہے۔ اس کو جا کر میرے پاس لے آؤ۔ اگر وہ بخوشی نہ آئے

---

[1] ہو جاؤ سچے لوگوں کے ساتھ۔

Marfat.com

تو اس کو جبراً لے آنا۔ صحابہ کرام اس کے پاس پہنچے اور اس سے چلنے کیلئے کہا اس نے کہا کہ تم مجھ کو کہاں لے جا رہے ہو تو صحابہ کرام نے کہا ہم اس ذات کی بارگاہ میں تجھ کو لے جا رہے ہیں۔ جن کی شان یہ ہے ؎

سید و سرور محمد نورِ جاں

مہتر و بہتر شفیع مجرماں

یعنی وہ آقا اور سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہر شخص کی جان کے نور ہیں، سب سے بہتر، اچھے اور گنہگاروں کے شفیع ہیں۔

اس نے چلنے کے لیے کچھ پس و پیش کی تو صحابہ بجبر (مجبوراً) اسکو اپنے ساتھ لے آئے۔ آپ نے قافلہ والوں سے فرمایا کہ تم سب اس کی مشک سے پانی پیو، سب نے اس مشکیزہ سے خوب پانی پیا، اس ایک مشکیزہ نے تمام قافلہ والوں کو سیراب کر دیا۔ حتیٰ کہ اونٹ اور دوسرے جانوروں تک نے خوب پیٹ بھر کر پانی پیا لیکن کمال یہ تھا کہ مشکیزہ ویسا کا ویسا بھرا رہا، اس کا ایک قطرہ پانی ختم نہیں ہوا۔

اس معجزہ کو دیکھ کر اس اونٹ والے حبشی غلام نے کمالِ عقیدت سے اپنا منہ آپ کے دستِ مبارک پر رکھ دیا اور آپ کے ہاتھوں کو چوم لیا آپ نے ازراہِ شفقت اس کے چہرہ پر اپنا دستِ مبارک پھیرا تو اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکنے لگا، جو زنگی اور کالا حبشی تھا وہ چاند کی طرح منور ہو گیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کو حکم دیا کہ اب جاؤ اور اپنا تمام حال اپنے آقا کو جا کر سناؤ، آقا راستہ میں بیٹھا ہوا اس کا انتظار کر رہا تھا اور اس کی دیر کی وجہ سے بہت متفکر تھا جب یہ غلام نورانی صورت میں پہنچا تو اُسکے آقا نے پوچھا کہ تو کون ہے؟ کیا تو نے میرے غلام کو مار ڈالا ہے؟ تو یمنی ہے یا ترکی ہے؟ اس نے کہا کہ میں نہ یمنی ہوں اور نہ ترکی بلکہ وہی تیرا حبشی غلام ہوں اس نے کہا کہ کیا بکتا ہے۔ غلام نے کہا کہ یہ حقیقت ہے، فضلِ ربی سے یہ نور مجھے

Marfat.com

مل گیا ہے۔ کہا سچ بول اگر تو نے میرے غلام کو مار ڈالا ہے تو صاف کہہ دے اس نے کہا کہ میں خود تیرا سابق غلام ہوں ایسے نورِ مجسّم کے پاس پہنچا کہ اس نے مجھے بھی بدرِ منیر بنا دیا۔ جن کی صحبت میں پہنچ کر سب رنگ اڑ جاتے ہیں اگر میرے چہرہ کا سیاہ رنگ اُڑ گیا تو اس میں کون سے تعجب کی بات ہے وہ تو کفر و شقاوت تک کے سیاہ رنگ کو دور کر دیتے ہیں میرے چہرہ کی سیاہ رنگت کی ان کے سامنے کیا حقیقت ہے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے جو میرے ساتھ رُونما ہوا ہے اور تجھے میری غلامی میں شک ہے تو اوّل سے آخر تک جب سے میں تیرے پاس غلام ہوں اس وقت سے لے کر اب تک کے حالات مجھ سے سُن لے۔

فائدہ — آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نائبین کی صُحبت کی بھی یہی تاثیر ہے کہ پھر آدمی پہچانا نہیں جاتا، کچھ سے کچھ ہو جاتا ہے۔ جو چور ہوتے ہیں وہ زاہد بن جاتے ہیں۔ تمام رنگ اڑ جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی محبت کا رنگ ایسا چڑھ جاتا ہے کہ پھر جو ان کے پاس بیٹھتا ہے وہ بھی کمالِ ایمان کے نور سے نورانی ہو جاتا ہے، گناہوں سے جن کے چہرے مسخ ہو جاتے ہیں اور دل سیاہ ہو جاتے ہیں پھر ان کی صورتوں پر نورِ ایمان، نورِ اخلاق، نورِ اعمالِ حسنہ اور نورِ تہجد نظر آنے لگتا ہے۔ لہٰذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نائبین کی صحبت اختیار کرو تاکہ ظلمتِ معصیت دُور ہو اور اطاعت کا نور چڑھے ؎

دیدہ ام صدرے و بدرے گشتہ ام
صاحب فضلے و قدرے گشتہ ام

یعنی میں نے ایک ایسے صدر نشین کی زیارت کی ہے کہ جن کی زیارت سے میں بدرِ کامل ہو گیا اور صاحبِ فضیلت اور مرتبہ والا بن گیا۔

فائدہ — جس طرح یہاں تھوڑا پانی زیادہ ہو گیا اور سب کو کافی ہو گیا اسی طرح تھوڑا کھانا تھوڑا پیسہ بھی بحکم خدا جو کسبِ حلال سے حاصل ہو گا اس میں بھی انشاء اللہ برکت ہو جائے گی۔ ایک صاحب کہتے ہیں کہ ترکاری، لکڑی غرض ہر چیز رشوت

Marfat.com

میں میرے پاس آتی تھی مجھے کچھ خرچ کرنا نہیں پڑتا تھا مگر پھر بھی قرض دار کا قرضدار رہا۔ بہرحال برکتوں کے خزانے اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ کسبِ حلال کے ذریعہ اسے حاصل کرو۔

فائدہ:— معجزات سے نظر اسباب سے منقطع ہوجاتی ہے اور مُسبِّب کے دیکھنے کی دید پیدا ہوجاتی ہے۔ ؎

تو ز طفلی چوں سببہا دیدۂ
در سبب از جہل چفسیدۂ

ترجمہ: تو نے بچپن ہی سے اسباب کو دیکھا ہے اس لیے اپنی جہالت کے سبب تو اسباب کے ساتھ ہی چپکا ہوا ہے۔ ؎

با سببہا از مُسَبِّب غافلی
سوئے ایں روپوشہا زاں مائلی

اسباب کی وجہ سے تو مسبب سے غافل ہوگیا۔ پس تو ان روپوشوں کی طرف مائل ہوکر رُخِ محبوب سے غافل رہا۔ ؎

چوں سببہا رفت بر سر میزنی
رَبَّنا و رَبَّنا ہا می کنی

جب اسباب سامنے سے ہٹ گئے تو بلا پردہ اسباب مُسَبِّب کا جلوہ نظر آتا ہے اور بندہ رَبَّنا رَبَّنا کہہ کے پکارنا شروع کر دیتا ہے۔

جس طرح حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو برائے امتحان دریا میں ڈال دیا تھا، اس نے ایک ایک کو پکارا اور شور مچایا لیکن جب وہ آپ کے نکالنے سے مایوس ہوگیا تو اب "یارب" کہہ کر پکارنے لگا۔ آپ نے فوراً نکال لیا۔ ؎

انبیاء در قطعِ اسباب آمدند
معجزاتِ خویش کیواں روند

Marfat.com

یعنی انبیاء علیہم السلام معجزات دکھلا کر انہی اسباب سے قطع نظر کرانے کے لیے آئے ہیں تاکہ بلا پردہ اسباب مُسبّب الاسباب کو دیکھ۔

فائدہ ـــــ ہر چیز واقعی اور صحیح حاجت سے ملتی ہے جس طرح یہاں قافلہ کو واقعی تشنگی تھی تو ان کی مشکل آسان ہوئی۔ اسی طرح تم بھی پہلے دین کی حاجت اور طلب پیدا کرو پھر انشاء اللہ مشکلات آسان ہوتی چلی جائیں گی، قوانینِ شرعیہ کے نفاذ میں قیل وقال کو چھوڑ کر عمل کی تشنگی پیدا کرو ؎

آب کم جُو تشنگی آور بدست
تا بجوشد آیت از بالا و پست

پانی کم ڈھونڈو، تشنگی زیادہ پیدا کرو تاکہ پھر پانی خود بخود تیرے لیے اُوپر نیچے سے جوش مارنے لگے ؎

ہر کجا مشکل جواب آنجا رود
ہر کجا کشتی ست آب آنجا رود

جہاں کہیں مشکل ہوگی وہیں جواب پہنچے گا۔ جہاں پستی ہوگی پانی وہیں پہنچے گا۔ ؎

ہر کجُا درد ے دوا آنجا رَوَد
ہر کجا فقرے نوا آنجا رَوَد

یعنی جہاں درد ہوگا دوا وہیں پہنچے گی۔ جہاں حاجت ہوگی تو سامان وہیں پہنچے گا ؎

تا سَقَاهُمْ رَبُّهُمْ آید خطاب
تشنہ باش وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب

ترجمہ: تشنگی پیدا کرو تاکہ "فَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ"، (ان کو ان کے رب نے سیراب کر دیا) کی صدا تم تک پہنچے۔

Marfat.com

حکایت (۸۱)

شیر خوار بچہ کا نبی کریمؐ کو سلام

جب اس حبشی غلام نے اپنے گاؤں آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کی تو اس گاؤں سے ایک کافرہ اپنے شیر خوار بچہ کو لے کر آپ کی طرف دوڑی یہاں پہنچ کر ابھی کچھ بولنے بھی نہیں پائی تھی کہ دو ماہ کے بچے نے کہا کہ اے اللہ کے رسول آپ پر سلام ہو، ماں نے بچہ سے خفا ہو کر کہا چپ رہ۔ تجھے یہ تعلیم کس نے دی ہے۔ اس نے کہا جبرائیل نے۔ ماں نے پوچھا جبرائیل کہاں ہیں جواب دیا کہ تیرے سر کے اُوپر ہیں لیکن تجھے نظر نہیں آتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ اے شیر خوار بچے تیرا نام کیا ہے۔ اس نے عرض کیا کہ اللہ کے نزدیک میرا نام عبدالعزیز ہے اور ان چند نالائقوں کے نزدیک میرا نام عبدالعزیٰ ہے۔

فائدہ — جب اللہ کا کرم ہو تو بچہ کو بھی وہ نظر مل جاتی ہے جو بڑوں کو بھی حاصل نہیں ہوتی۔ لہٰذا ہر وقت اللہ ہی سے دید اور نظر طلب کرتے رہو کہ اپنے مقبول بندوں کے دیکھنے کی نظر عطا فرمائے۔ دیکھو یہاں دو ماہ کے بچہ کو کیسی نظر ملی کہ کہ جس سے اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر پہچان لیا اور سلام پیش کیا ؎

کودک دو ماہہ ہمچوں ماہ بدر
درس بالغ گفت چوں اصحاب صدر

حکایت (۸۲)

حضورؐ کا معجزہ اور عقاب (باز)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وضو فرما رہے تھے کہ ایک عقاب (باز) آیا

Marfat.com

اور آپ کے موزہ کو ہوا میں لے جا کر الٹا کر دیا، الٹا کرتے ہی اس میں سے ایک کالا سانپ نکلا، اور پھر وہ موزہ واپس لا کر وہیں رکھ دیا اور کہا کہ یہ حضرت ہی کا عکس اور پرتو تھا کہ میں نے اس کالے سانپ کو اتنی دور سے دیکھ لیا۔

فائدہ — بزرگوں کے عکس سے جانور بھی بینا ہو جاتے ہیں پھر انسانوں کے دیدۂ کور کیوں نہ روشن ہوں

عکس عبداللہ ہمہ نوری بُوَد
عکس بیگانہ ہمہ کوری بُوَد

ترجمہ: اللہ کے نیک بندے کا پرتو بالکل نور ہوتا ہے بیگانے کا پرتو بالکل اندھا پن ہوتا ہے۔

اور کوروں (اندھوں) کے پاس بیٹھ کر تو ایسے اندھے ہو جاتے ہیں کہ پھر علماء و اولیاء بھی نظر نہیں آتے اور اژدھے نفس بھی پھر نظر نہیں آتا۔

فائدہ — اللہ کی عبادت وضو نماز وغیرہ میں لگے رہو تو اللہ تعالیٰ تمہاری عافیت اور تمہارے کاموں کا نگہبان ہے۔ مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ[1]

آں کسے را کش خدا حافظ بود
مرغ و ماہی مرورا حارس شود

ترجمہ: جس شخص کا خدا حافظ ہو پھر پرندے اور مچھلی بھی اس کے نگہبان بن جاتے ہیں

فائدہ — نماز پڑھنے والے کے سب مطیع رہتے ہیں۔ بڑے بڑے حاکم اور سرکش ہندو تک مطیع ہو جاتے ہیں جانور ہی کیا۔

پس عقاب آں موزہ را آورد باز
گفت ہیں بستاں و رَوْ سُوئے نماز

ترجمہ: پھر باز اس موزے کو واپس لایا۔ بولا — ہاں لے لیجئے اور نماز کو چلیئے

---

[1] جو اللہ کا ہو جائے اللہ اس کا ہو جاتا ہے (کشف الاسرار (تہران) ص ۵۶۲

Marfat.com

فائدہ ـــــ ناگوار واقعہ کی تہہ میں ضرور کوئی مفید مصلحت ہوتی ہے۔ اس لیے بندہ کو ہر حال میں شاکر رہنا چاہیئے۔ حالانکہ لوگ حوادث کے خوف سے زرد پڑجاتے ہیں۔ ے

دیگراں گر دند زرد از بیم آں
توچو گُل خنداں گرِ سُو دو زیاں

ترجمہ: اگرچہ دوسرے لوگ اس کے خوف سے زرد پڑجائیں مگر تم نفع و نقصان کے وقت یکساں طور پر پھُول کی طرح کھِلے رہو۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا[1] (الانشراح آیت ۶) کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھو اور خوش و خرم رہو۔

فائدہ ـــــ ذرا عقاب جانور کی خیر خواہی اور ادب کو دیکھو کہ اس نے "جوتیاں" واپس کردیں اور اس میں سے سانپ کو دُور کردیا، مگر مسجد سے جوتیاں لیجانے والے واپسی کا نام نہیں لیتے۔ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ[2] (الاعراف آیت ۱۷۹) یہ قبر میں تمہاری ایذاء کا سبب ہے۔

حکایت (۸۴)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اُمتی اور جانوروں کی بولیاں

ایک شخص حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مُصر ہوگیا (اصرار کرنے لگا) کہ مجھے جانوروں کی بولی سکھا دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ فضول علم کی حرص کو چھوڑ دو۔ لیکن وہ نہ مانا اور کہا کہ اچھا صرف کتے اور مرغ جو گھر میں ہیں صرف ان کی بولی سکھا دیجئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی کہ اے اللہ! اس کو ہدایت

---

[1] بے شک ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔
[2] وہ حیوانوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ

Marfat.com

دیجئے۔ حکم ہوا کہ یہ نہیں مانتا ہے تو اس کو سکھا دو۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تعلیم سے اس کو زبان آ گئی۔

صبح کے وقت آزمائش کے لیے کہ جانوروں کی بولی سنے اور سمجھے دروازہ پر کھڑا تھا کہ اتنے میں گھر کی خادمہ نے آ کر دستر خوان جھاڑا، اس میں سے ایک روٹی کا ٹکڑا گرا مُرغ دوڑا اس کو جھپٹ کر لے گیا، کتے نے کہا کہ تو نے مجھ پر ظلم کیا ہے کیونکہ تُو تو دانہ بھی کھا سکتا ہے جبکہ میں اس سے عاجز ہوں لہٰذا یہ ٹکڑا میرے لیے تجھے چھوڑنا چاہیئے تھا۔ مُرغ نے کہا کہ کل خوب ہڈی اور گوشت کھانا اس لیے کہ کل مالک کا گھوڑا مرے گا۔ یہ حضرت سُن رہے تھے فوراً آ گئے اور گھوڑے کو بیچ آئے۔ بیچارہ مُرغ کتے سے شرمندہ ہوا۔ دوسرے روز اسی طرح ٹکڑا اُڑا جب کتے نے اعتراض کیا تو مُرغ نے کتے سے کہا کہ اچھا گھبراتا کیوں ہے کل مالک کا خچر مرے گا خوب کھا لینا۔ یہ حضرت پھر سُن رہے تھے انہوں نے فوراً جا کر خچر کو بیچ دیا۔ تیسرے روز اس نے کہا کہ اچھا آج غلام مرے گا اس کے رشتہ دار صدقہ کریں گے آدمیوں اور کتوں کو خوب روٹیاں اور بوٹیاں ملیں گی لہٰذا خوب کھائیو۔ اس نے غلام بھی اسی روز بیچ دیا۔ چوتھے روز مُرغ نے کہا کہ آج سب تکلیفیں ختم ہیں اس لیے کہ کل خود آقا مرے گا، جانوری کا خوب کھانا آئے گا۔ اس کے وارث ایک گائے ذبح کریں گے، لہٰذا خوب پیٹ بھر لو۔

یہ سُن کر ان حضرت کے ہوش اڑ گئے اور دوڑتا ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ حضرت بچائیے آپ نے بطور ملامت فرمایا کہ جاؤ اب اپنے کو بھی بیچ ڈالو، شاید گھوڑے وغیرہ کی طرح بیچ کر نقصان سے بچ جاؤ۔ تم قضا سے بچنے میں ماہر ہو گئے ہو لہٰذا جاؤ اور اب اپنا نقصان کسی اور پر ڈال دو اور اپنی تھیلی بھر لو۔ پھر فرمایا کہ اب تیر کمان سے نکل چکا ہے، ہاں صرف یہ دعا کر سکتا ہوں کہ اس وقت تم ایمان کے ساتھ جاؤ۔

Marfat.com

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی اور خاتمہ بالخیر ہوا۔
فائدہ ــــ فضولی اور غیر نافع علوم حاصل کرنے سے بچو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو یہ تعلیم دی کہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا[1] (مشکوٰۃ شریف)
فائدہ ــــ اپنے علم سے کسی کو نقصان مت پہنچاؤ۔ اس نے دوسروں کے مال میں جب نقصان ڈالا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی جان میں نقصان ڈال دیا۔ لہٰذا کسی کو نقصان پہنچا کر نفع حاصل نہ کرو ورنہ تمام نقصانوں کی کسر نکل جائے گی۔ تم اپنے قانون اور حیلوں سے اپنی بلا دوسروں پر ڈالتے رہتے ہو اس سے گریز کرو۔ اگر تجھے کوئی نقصان ہو تو اس کی کبھی فکر نہ کرو۔

کاں بلا دفعِ بلا ہائے بزرگ
واں زیاں منعِ زیانہائے سترگ

یعنی یہ چھوٹی بلا بڑی بلاؤں کو دفع کرنے کے لیے آئی ہے، اور یہ نقصان بڑے نقصانوں کو دفع کرنے کے لیے آیا ہے۔
اسی طرح تکالیفِ شرعیہ یہ بڑی تکالیف یعنی عذابِ قبر وغیرہ کو دُور کرنے کے لیے ہیں۔
فائدہ ــــ گھوڑے اور اُونٹ اس کی قضا اور موت کو ٹالنے والے تھے۔ اسی طرح زکوٰۃ ہے۔ بعض لوگ زکوٰۃ نہ دے کر اس کی تکلیف سے ٹل جاتے ہیں، بعض نماز کی تکلیف سے ٹل جاتے ہیں، وہ اسی شخص کی طرح سے ہیں کہ مال کو نقصان سے بچایا لیکن خود اپنا خون کر دیا۔ ان کو یہ خبر نہیں کہ یہ چھوٹی تکالیف کو دور کرنے کے لیے ہیں ؎

از زیانِ مال و درد آں گریخت
مال افزوں کرد و خونِ خویش ریخت

---

[1] ترجمہ: اے اللہ میں آپ سے نفع بخش علم اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں؟

Marfat.com

فائدہ — جس طرح جانوروں کی موت میں اس کی بقا تھی اسی طرح نفسانی خواہشات کی موت میں اور ان کے مارنے میں اس کے ایمان کی بقا ہے۔

ایں رضتہائے درویشاں چراست
کاں بلا بر تن بقائے جانہاست

غرض بلا اور تکالیفِ شرعیہ کو بُرا نہ سمجھو، نیز خدا کی قضا کے آگے سرِ تسلیم خم کر دو۔ اپنی چالاکی و دانائی خدا کے آگے نہ چلاؤ۔ خدا کے بخشے ہوئے علم سے بندگانِ خدا کو نفع پہنچاؤ نہ یہ کہ اپنا نقصان بھی ان کی طرف منتقل کر دو۔

(۸۴)

حکایت

فوت شدہ بچّے اور جنت کے باغ

ایک عورت ہر سال بچّہ جنتی تھی مگر وہ تین چار ماہ سے زیادہ زندہ نہیں رہتا تھا۔ اللہ سے عرض کیا کہ اے اللہ نو ماہ تکلیف اٹھاؤں اور تین ماہ خوشی دیکھوں، یہ کیسی خوشی ہے۔ جو اتنی جلدی ختم ہو جاتی ہے۔ بچّہ قبر میں جا سوتا ہے۔

ایک دن اس نے خواب میں جنت کے باغ دیکھے اور انہیں سے ایک پر اپنا نام لکھا ہوا دیکھا۔ آواز آئی کہ یہ اس کے لیے ہے جو عبادت میں جان و دل سے کوشش کرے، تجھے بہت عبادت کرنی چاہیئے تاکہ یہ حاصل ہو جائے مگر تو عبادت میں سُستی کی وجہ سے بلند مرتبہ پر نہیں پہنچ سکی تھی اس لیے تجھے یہ مصائب دے کر اس مرتبہ پر پہنچایا گیا۔ اس نے کہا کہ اگر ایسا ہے تو سو سال کی مصیبتیں بھی خوشی سے گوارا ہیں۔ باغ میں جب آگے بڑھی تو وہاں اس کو اپنے بچے بھی کھیلتے ہوئے ملے۔

فائدہ — مصیبت اور بلا موجبِ ترقی اور تدارکِ مافات کا سبب ہے۔ عبادت میں جو کچھ بھی سُستی وغیرہ ہو جاتی ہے ان سب کے لیے یہ نعم البدل ہے۔

Marfat.com

چوں تو کاہل بودی اندر التجا
آں مصیبتہا عوض دادت خدا

ترجمہ: چونکہ تو التجا میں کاہل اور سست تھی اس لیے اس کے عوض خدا نے تجھ کو یہ مصیبت دی۔

حکایت (۸۵)

بغیر زرہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا جہاد کرنا

حضرت حمزہؓ جوانی میں ہمیشہ زرہ پہن کر جنگ میں جایا کرتے تھے، مگر آخر (عمر) میں جب جنگ میں جاتے تو بغیر زرہ کے جاتے تھے۔ جب پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ میں جاہلیت میں موت کو اس جہاں سے رخصت ہوجانا سمجھتا تھا، اب ایمان کے بعد چونکہ اُس جہان کا مشتاق ہوگیا ہوں اس لیے موت کی طرف بھی مجھے رغبت ہوگئی ہے۔ کہ تُحْفَۃُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ[1] اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ[2]

فائدہ — موت سے ڈرنے والے کے لیے زندگی کے ہر قدم پر ڈر ہی ڈر ہے اور آخرت کے شائق پر موت کا اشتیاق غالب ہوجاتا ہے۔ اور وہ بہادر اور نڈر بن جاتا ہے۔ اور جس پر بقائے الٰہی کا شوق غالب ہوتا ہے وہ موت سے محبت کرنے لگتا ہے، اس سے ڈرتا نہیں بلکہ اس کی تمنا کرتا ہے جو سچائی کا نشان ہے۔ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ[3] (البقرہ آیت ۹۴)

---

[1] موت مومن کے لیے تحفہ ہے، مشکوۃ شریف حدیث ۱۵۲۱ جامع صغیر

[2] موت ایک ایسا پل ہے جو دوست کو دوست سے ملا دیتا ہے شرح الصدور،

[3] ترجمہ: تو تم موت کی آرزو کرو اگر تم سچے ہو۔

Marfat.com

حکایت (۸۶)

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا وقتِ آخر

حضرت بلال رضی اللہ عنہ جب بیماری سے مثل ہلال ہو گئے اور قریب المرگ تھے تو ان کی بیوی ہائے ہائے کہہ کر افسوس کا اظہار کرنے لگیں، آپ نے فرمایا کہ ایسا مت کہو بلکہ خوشی و مسرت کا اظہار کرو کہ موت تو عیش، خوشی اور فرحت کا وقت ہے۔ بیوی نے کہا کہ یہ کوئی مذاق کا وقت ہے آپ نے کہا نہیں نہیں یہ تو محبوبِ حقیقی سے وصال کا وقت ہے۔ بیوی نے کہا کہ آج پردیس میں جا رہے ہو۔ فرمایا نہیں نہیں۔ دیس اور وطن میں جا رہا ہوں۔

گفت جفتش الفراق اے خوشخصال
گفت نے نے الوصال است الوصال
گفت نے نے بلکہ امشب جانِ من
میرسد خوش از غریبی در وطن
ہر گرانی و کسل خود از تن است
جاں زخفتِ جملہ در پریدن است

ترجمہ: ان کی بیوی نے کہا کہ اے اچھی خصلتوں والے الوداع اور الفراق اب جدائی اور فراق ہی فراق ہے۔ نہیں نہیں بلکہ یہ وصال ہی وصال ہے آپ نے کہا کہ نہیں نہیں بلکہ آج شب میری جان مسافرت سے وطن میں پہنچ رہی ہے۔ تمام کسل و گرانی بدن سے ہے آج میری جان اور روح ہلکی ہو کر پرواز کر جائے گی۔

حکایت (۸۷)

بادشاہ کا مجرم عاشقِ زار

ایک بادشاہ کا مغرور عہدہ دار کسی سنگین جرم کا مرتکب ہوا جس کی سزا موت

Marfat.com

تھی، جان کے خوف سے وہ بھاگ گیا۔ مگر تھا وہ بادشاہ کا عاشق زار، جتنا بادشاہ سے دور رہا اتنا ہی بادشاہ کے دیدار کا اشتیاق اس میں اور بڑھتا گیا، آخر صبر نہ ہو سکا اور جان ہتھیلی پر رکھ کر آ گیا۔ اور اپنے کو کالعدم سمجھ کر پیش کر دیا۔ اور بادشاہ کی خدمت میں پہنچ گیا۔ بادشاہ نے کہا کہ ہم نادم ہونے والے کا ڈر اپنے حلم سے زائل کرتے ہیں، اور جو نڈر ہوں ان کو غضب سے ڈراتے ہیں ہمارا قہر گستاخ اور بیہودہ لوگوں کے لیے ہے، جو خود ڈر رہا ہو اس کو کیا ڈرانا۔ بہر حال جوں ہی اس کی نظر بادشاہ کی صورت پر پڑی بے ہوش ہو کر گر پڑا، بادشاہ گھوڑے سے اُتر کر اس کے قریب آیا اور مژدہ قرب و وصل اس کو سُنایا تو وہ ہوش میں آگیا اور کہنے لگا کہ آپ کے بغیر میرے لیے ہر طرف غم کی بارش تھی اور جہان تاریک ہو گیا تھا۔

فائدہ —— تم بھی اللہ تعالیٰ سے بھاگے ہوئے ہو تو ندامت کے ساتھ اس کی طرف آؤ وہ تم پر ضرور رحم فرمائے گا۔ ے

خاطرِ مجرم زما ترساں شَوَد
لیک صد امید در ترسش بود

(ترجمہ) مجرم کا دل مجھ سے ڈرتا ہے، لیکن سو اُمیدیں اس کے اس خوف اور ڈر میں پنہاں ہیں۔ ے

ایمناں را من بترسانم بحِلم
خائفاں را ترس بردارم ز حِلم

(ترجمہ) بے خوف لوگوں کو میں غصہ سے ڈراتا ہوں اور ڈرنے والوں کے ڈر کو اپنے حلم سے دور کرتا ہوں۔

فائدہ —— دیکھو جب یہاں خلوص دیکھا تو اس کا اثر بادشاہ پر بھی ہوا۔ معلوم ہوا کہ خلوص اور محبت سے دوسروں میں بھی محبت پیدا ہو جاتی ہے خیر خواہی اور محبت پیدا ہو گی۔ ے

Marfat.com

چوں دریں دل برقِ مہرِ دوست جَست
اندراں دل دوستی میداں کہ ہست

یعنی جب اس دل میں برقِ محبّت چمکے تو سمجھ لو کہ اس دل میں بھی تمہارے لیے محبت ہے۔

جب اس کی محبت سے بادشاہ کے دل میں بھی محبت پیدا ہوگئی تو اگر تم کو اللہ سے محبت ہے تو سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ کو بھی تم سے محبت ہے

در دلِ تو مہرِ حق چوں شد دوتو
ہست حق را بے گمانے مہرِ تو

ترجمہ جب تیرے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت دُگنی ہوگئی تو یقیناً اللہ تعالیٰ کو تجھ سے محبت ہے۔

فائدہ ـــــ مژدۂ وصل و قرب جب پہنچتا ہے کہ ہستی فنا ہو جائے لہذا خواہشات کی ہستی کو فنا کر دو تاکہ وصل کی زندگی ملے۔ دیکھو جب وہ مُردہ ہو کر زمین پر گر پڑا تو بادشاہ گھوڑے سے اتر پڑا اور اس کو اپنا قُرب عطا کیا۔ ؎

شاہ چوں دید آں مزعفر روئے اُو
پس فرود آمد ز مرکب سُوئے اُو
گفت عاشق دوست جوید تیز و تفت
چونکہ معشوق آمد آں عاشق برفت

(ترجمہ) بادشاہ نے جب اس کا زعفرانی چہرہ دیکھا تو اس کی جانب سواری سے اُتر آیا۔ بولا عاشق معشوق کو تیزی اور گرمجوشی سے تلاش کرتا ہے جب معشوق آیا، وہ عاشق چلا گیا۔

اور کہا کہ عاشق معشوق کو ڈھونڈتا تھا اور تیزی سے تلاش کرتا تھا اب جبکہ معشوق آگیا تو عاشق چلا گیا۔ ؎

سایۂ و عاشقے بر آفتاب
شمس آید سایہ لا گردد شتاب

Marfat.com

ترجمہ: تعجب ہے کہ سایہ، آفتاب پر عاشق ہو؛ سورج نکلا نہیں اور یہ محو ہوا نہیں۔ لہٰذا تم کتنے ہی ظلماتی اور سیاہ ہو لیکن اگر خدا سے عشق ہے تو جب تمہارا محبوب طلوع کرے گا اور اس کا نُور ظاہر ہوگا تو تم مثل سایہ فنا ہو جاؤ گے اور تمہاری جگہ نورُ ہی نور ہوگا۔ ے

ہم چنیں جویائے درگاہِ خُدا
چوں خدا آید شود جوئندہ لا

ترجمہ: اسی طرح اللہ کے دربار کی جستجو کرنیوالا، جب خدا آجاتا ہے وہ فنا کی جستجو کرتا ہے۔

فائدہ ــــ جب بادشاہ خلوص کی وجہ سے اس کی طرف متوجہ ہوا تو شریعت نے ہم کو یہ نسخہ بتلایا ہے کہ اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ[1] کہ دین خلوص کا نام ہے۔ لہٰذا دیندار انسان کی طرف خالق و مخلوق دونوں اس کے خلوص کی وجہ سے متوجہ ہوں گے۔

(۸۸)

حکایت

مہمان کُش مسجد

ایک مسجد مہمان کُش مشہور تھی۔ اس میں ایک مسافر آیا اور رات کو شب باش ہونے کا ارادہ کیا، لوگوں نے منع کیا کہ جو یہاں سوتا ہے وہ مرجاتا ہے، اس نے کہا کہ مجھے تو موت کی سخت حاجت ہے میں تو مرنا ہی چاہتا ہوں، یہ کہہ کر مسجد میں لیٹ گیا۔ آدھی رات کو ایک ہیبت ناک آواز آئی کہ او سونے والے تیرے سر پر آتا ہوں ٹھہرا بھی آتا ہوں، یہ اُچھل کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کہ لے میں موجود ہوں مرد ہے تو آجا۔ اسی وقت آواز سے وہ طلسم ٹوٹ

---

[1] ریاض الصالحین صہ ۱۰۲، مسلم شریف باب النصیحۃ

گیا۔ اور ہر طرف نقدی برسنے لگی۔ اس قدر سونا برسا کہ وہ شخص ڈر گیا کہ کہیں سونے کی بہتات دروازہ کو بند نہ کر دے۔ مسجد ہر جگہ سونے سے لبریز ہو گئی اور یہ شخص حیران رہ گیا۔ اس کے بعد یہ شخص کھڑا ہوا اور صبح تک دولت باہر لے جاتا رہا اور جا کر دفن کرتا رہا۔

فائدہ ـــــ اس جواں مرد نے جاں بکف ہو کر اس طلسم کا مقابلہ کیا تو مالا مال ہو گیا اور جو خائف ہو کر بھاگے وہ محروم رہے۔ جس نے موت کو شجاعت اور بہادری کے ساتھ نصب العین بنایا اس کو دولت مل گئی، معلوم ہوا کہ موت سے نہ ڈرنے والے دین و دنیا کی کامرانی حاصل کرتے ہیں۔ لہٰذا "اُذْکُرُوْا هَاذِمِ اللَّذَّاتِ[1]" کے پیشِ نظر موت کو نصب العین بناؤ، اور پھر دیکھو کس طرح دین و دنیا کی دولت تم کو ملتی ہے۔ اسی طرح ریاضت میں نماز میں زکوٰۃ و خیرات میں موت آتی ہے، شجاعت اور جانبازی کے ساتھ اس کو قبول کرو تاکہ پھر لازوال دولت تم کو نصیب ہو۔

مرگ شیریں گشت و نقلم زیں سرا
چوں قفص ہشتن پریدن مرغ را

(ترجمہ) اس سرائے سے منتقل ہونا اور موت میرے لیے شیریں ہو گئی ہے جیسا کہ پرند کیلئے پنجرا چھوڑنا اور اڑ جانا۔

فائدہ ـــــ گپی اور شیخی کی باتیں بنانے والے مت بنو، ہمت سے کام کرنے والے بنو۔ ڈاڑھی رکھنے میں دنیا کی ترقیاں کم ہوں گی مگر ہمت درکار ہے، طلسم دنیا توڑ کر دولتِ آخرت خوب لو گے۔ چنانچہ ایک ڈاڑھی والے سے کہا گیا کہ تم نے ڈاڑھی رکھ کر اپنے کو ترقی سے روک لیا، آج تم کسی اُونچے درجے پر ہوتے۔ حال یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دین میں اُونچے درجے والوں کو دیکھا کرو نہ کہ دنیا والوں کو مگر آہ دینی نظر بند ہو گئی اور نظر دنیا کی رہ گئی۔ اب یہ بھی بند ہو جائے گی تو خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ۔ یعنی دنیا اور آخرت میں گھاٹے والا ہوا۔

---

[1] لذتوں کو مٹانے والی یعنی موت کا کثرت سے ذکر کرو۔ مشکوٰۃ شریف حدیث ۱۵۱۹

Marfat.com

یاد رکھو دنیا کی ترقی جب بے دینی میں نظر آتی ہے تو شریعت پر عمل کرنے میں طالب دنیا سُست ہو جاتا ہے، ایسے پست ہمت اور بزدل سے بچنا۔ ورنہ وہ تم کو بھی بزدل بنا دے گا اور عزم شریعت کو سُست کر دے گا۔ ؎

زانکہ زادو کم خبالاً گفت حق

کز رفاق سُست برگرداں ورق

یعنی بے دین جب تم میں رہیں گے تو تمہارے دین میں نقصان پیدا کر دیں گے اس لیے اُن کی طرف سے اپنا رخ پھیر لو اور اپنی رفاقت کا ورق اُلٹ لو۔

ایسی دوستی سے باز آؤ جو تم کو صف جہاد نفس میں بزدل کر دے۔ شیطان نے قریش کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں لا کر کھڑا کر دیا یہ کہہ کر کہ میں تمہاری مدد اور اعانت کروں گا اور سراقہ نجدی کی شکل میں ابوجہل وغیرہ سے مل کر ان کو آمادۂ جنگ کر دیا، جب مقابلے میں فرشتوں کی کثیر جماعت دیکھی تو ان سے کہنے لگا کہ بھاگ جاؤ، کیونکہ میں وہ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ رہے ہے۔ حارث نے کہا کہ اے سراقہ کے ہم شکل شیطان تو نے پہلے ہم کو کیوں نہ کہا، بلکہ پہلے تو مقابلہ میں لے کر آیا اور اب منع کرتا ہے۔ کہنے لگا کہ جنگ کے وقت کچھ دیکھ کر ڈر گیا ہوں، حارث نے کہا کہ اے مکار تو کچھ نہیں دیکھ رہا ہے۔ وہ شیخی کا وقت تھا لیکن یہ وقت جنگ کا ہے اب ہم ہٹنے والے نہیں۔ آخر سینہ پر تھپٹر مارا اور ان کو بیچ منجدھار میں چھوڑ کر بھاگ گیا، اور مکر سے ان کو قتل کرا دیا جب اتنی دنیا تباہ کرا دی تو بولا کہ میں تم سے بے تعلق ہوں۔ اسی طرح نفس اور رفیق بد بھی تمہارا نقصان دینی کرا کے قطع تعلق کر لیتے ہیں۔ بلکہ دنیا ہی میں جب پیسہ نہیں رہتا تو بُرے ساتھی اس سے قطع تعلق کر لیتے ہیں۔ ؎

نفس و شیطاں بردو یک تن بودہ اند

در دو صورت خویش را بنمودہ اند

ترجمہ: نفس و شیطان حقیقت میں ایک تن ہیں اگرچہ تم کو دو علیحدہ علیحدہ نظر آرہے ہیں

Marfat.com

ہیں۔ نفس ان کے مکروفریب سے مغلوب ہوجاتا ہے، اور وہ بدکام کرکے چور بنا پھرتا ہے بلکہ بُرے کام کرا کے وہ بُرے ساتھی اس سے الگ ہوجاتے ہیں۔

فائدہ — اس بے دینی کے دَور میں دین پر عمل کرنے والے کو موت نظر آتی ہے، اور شریعت پر عمل کرنے میں بڑی بڑی خوفناک آوازیں آتی ہیں۔ مثلاً داڑھی رکھے گا تو ترقی سے رہ جائے گا، شادی نہیں ہوگی، روزہ رکھے گا تو بدن ضعیف ہوجائے گا، زکوٰۃ دے گا تو مال کم ہوجائے گا، سچ بولے گا تو پکڑا جائے گا۔ اگر ان آوازوں کی پرواہ نہ کرے، مردانہ وار ان کا مقابلہ کرے، اور کمر کس کے شریعت پر قائم رہے تو انشاء اللہ یہ طلسم ٹوٹ جائے گا اور اس پر خوب دُھن برسے گا ادھر خدا اور رسول کی خوشنودی کی عظیم دولت نصیب ہوگی۔ ے

تو چو عزم دیں کنی با اجتہاد

دیو بانگت برزند اندر نہاد

یعنی اگر تو دین کا عزم پوری کوشش کے ساتھ کرے گا تو تیرے اندر سے ڈرانے والی نفسِ سرکش کی آوازیں آنے لگیں گی۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَاءِ (البقرہ آیت ۲۶۸) کہ شیطان تم کو فقر سے ڈراتا ہے اور فحشاء یعنی بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔

لہٰذا وہ تم کو صحبتِ بد میں رکھے گا تاکہ فحش کی جاٹ لگے۔

آج کل مساکین سے لے کر سلاطین تک سب اس آواز سے متاثر ہیں اور اپنی اولاد کو اسی لیے علم دین نہیں پڑھاتے کہ ”ملّا“ بن کر مسجد کی روٹیوں کا محتاج ہوجائے گا حالانکہ ایک دیندار کی ضروریات کو اللہ تعالیٰ خود خزانۂ غیب سے بطریق احسن پورا فرماتا ہے۔ وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ (الاعراف آیت ۱۹۶) صالحین کے کاموں کا خود اللہ تعالیٰ متولی ہے۔ جو اپنے بندوں کے دلوں میں صالحین کی محبت ڈال دیتا ہے۔ سَیَجْعَلُ لَھُمُ

Marfat.com

الرَّحْمٰنُ وُدًّا [1] (مریم آیت ۹۶) اسی طرح سلاطین کے ذہن میں ہے کہ دولت اور حکومت پر قابض رہنے کے لیے وہی طریقہ مفید ہے جو اہلِ یورپ کے زیرِ عمل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اسلامی طریقۂ حکومت کو نہیں اپناتے۔ کون ہے جو ہمت کرکے شروع ہی سے بچوں کو دین کا پابند بنائے اور ان وساوس اور شیطانی آوازوں سے خائف نہ ہونے دے۔ اللہ پر پورا بھروسہ کرو اور ہمت کے ساتھ عمل کرو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ. (الطلاق آیت ۳) جو اللہ پر بھروسہ کرتا ہے پس اس کو اللہ کافی ہے۔ ؎

توز بیمِ بانگِ آں دیوِ لعین
واگریزی در ضلالت زریقین

ترجمہ: تو اس شیطان لعین کی آواز کے خوف سے یقین کو چھوڑ کر ضلالت اور گمراہی کی طرف دوڑنے لگتا ہے۔ اس سے بچ۔ یہ آوازیں اسی سحر اور طلسم کی طرح دھوکہ اور غرور ہیں اس سے مت ڈرو۔ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا [2] (النساء آیت ۱۲۰)

فائدہ— موت کے لیے ہمیشہ تیار رہو کہ اس میں بے شمار فوائد ہیں۔ خواہ وہ موت احمر ہو یا موت اسود ہو یا موت اخضر ہو یا موت ابیض ہو۔ ؎

عاشقاں را ہر زمانے مُردنی است
مردنِ عُشاق خود یک نوع ہست

یعنی عاشقوں کے لیے ہر وقت مرنا ہے لیکن وہ مرنا اور موت ایک قسم کی نہیں ہے۔ بلکہ اس کی یہ مندرجہ بالا قسمیں ہیں۔ ہر ایک کی تفصیل یہ ہے۔ نفس کی مخالفت کو موتِ احمر کہتے ہیں، اس میں نفسانی خواہشات کا قتل ہوتا ہے،

---

[1] عنقریب ان کے لیے رحمٰن محبت کر دے گا۔
[2] اور شیطان ان سے صرف جھوٹے وعدے کرتا ہے۔

Marfat.com

موت ابیض بھوک کو کہتے ہیں، کیونکہ کم کھانے سے تنویرِ قلب ہے، موتِ اخضر کم قیمت اور سادہ لباس پہننے کو کہتے ہیں، اور موتِ اسود مخلوقات کی تکلیف برداشت کرنے کو کہتے ہیں۔ مولانا فرماتے ہیں:

اُقْتُلُوْنِیْ اُقْتُلُوْنِیْ یَاثِقَاتْ

اِنَّ فِیْ قَتْلِیْ حَیَاتًا فِیْ حَیَاتْ

ترجمہ، اے باوثوق ہستیو! مجھے قتل کرو کیونکہ میرے قتل میں زندگی ہے۔

اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ؎ (البقرہ آیت ۱۵۴)

لہٰذا تم کو اسلامی احکامات کی ادائیگی میں موت آتی ہے تو اس کو قبول کرو کہ اس میں زندگی ہی زندگی ہے۔

(۸۹) حکایت

عاشق کا محبوب ترین شہر

ایک معشوق نے عاشق سے پوچھا کہ تمام دنیا کے شہروں میں تجھے کون سا شہر سب سے زیادہ پسند ہے۔ اس نے کہا کہ وہ شہر جس میں محبوب ہو۔ ؎

گفت معشوقے بعاشق کاے فتا

تو بغربت دیدہ بس شہرہا

بس کدامیں شہر زانہا خوشتر است

گفت آں شہرے کہ در وے دلبر است

؎ اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں اور لیکن تمہیں شعور نہیں۔

Marfat.com

ترجمہ: ایک معشوق نے عاشق سے کہا اے نوجوان تونے مسافرت میں بہت سے شہر دیکھے ہیں۔ ان میں سے کون سا شہر بہتر ہے؟ اس نے کہا وہ شہر جس میں معشوق ہے۔ پھر وہ عاشق کہنے لگا کہ ۔ ؎

با تو دوزخ جنت ست اے جاں فزا
با تو زنداں گلشن ست اے دلرُبا

یعنی اے محبوب تیرے ساتھ تو دوزخ بھی جنت ہے اور تیرے ساتھ قید خانہ بھی گلشن ہے

شد جہنم با تو رضوان و نعیم
بے تو شد ریحان و گُل نارِ جحیم

ترجمہ: تیرے ساتھ تو جہنم بھی باغ اور گلشن ہے، اور تیرے بغیر، ریحان د گُل بھی دوزخ کی آگ ہیں۔ ؎

ہر کجا تو با منے من خوش دلم
ور بود در قعرِ گورے منزلم

غرض جہاں کہیں تو میرے ساتھ ہے میں وہیں خوش دل ہوں، اگرچہ پھر قبر کی تہہ میں ہی میری منزل ہو تب بھی میں خوش ہوں۔ ؎

خوشتر از ہر دو جہاں آنجا بود
کہ مرا با تو سرو سودا بود

یعنی وہ مقام مجھے دونوں جہاں سے زیادہ خوشتر ہے جہاں آپ سے راز و نیاز کی باتیں ہوں۔

فائدہ ـــــ ہندوستان ہو یا پاکستان جہاں بھی خدا تعالیٰ کے ساتھ اور اس کے احکام کے ساتھ زندگی ہو وہ ہی بہتر اور عمدہ مقام ہے
اگرچہ وہاں تکلیفیں ہی کیوں نہ ہوں۔

"با خدا باش ہر جا کہ خواہی باش"
یعنی جہاں بھی رہنا چاہتا ہے خدا کے ساتھ رہ۔

Marfat.com

حکایت (۹۰)

جالینوس کی دُنیا سے محبّت

جالینوس نے کہا کہ میں اس پر بھی راضی ہوں کہ "میری آدھی جان سلامت رہ جائے اگرچہ خچرؔ کی دُبر ہی میں سے دنیا کا نظارہ کر سکوں"، یعنی اچھا مکان اور عمارت نہ ملے تو نہ سہی ایک تنگ و تاریک متعفن کوٹھری ہی مل جائے جو اگرچہ حیوانات کے مقعد کے مشابہ ہو مگر میں کسی طرح دنیا کو دیکھتا رہوں۔

فائدہ — یہ آرزو دنیا کی غایت محبت و حرص اور آخرت سے انتہائی غفلت اور ناواقفیت کی بنا پر ہے۔ جالینوس اس دنیاوی زندگی کا دلدادہ تھا کیونکہ اس کا علم و ہنر صرف اسی جگہ کارآمد تھا۔ اس نے وہ ہُنر نہیں سیکھا جو اس عالم میں بھی کام آتا یا وہاں وہ عام لوگوں کے ساتھ اپنے آپ کو برابر تصوّر کرتا ہے کہ اسکا تفوق اور سرداری وہاں مٹ جائے گی، اس لیے یہاں رہنے کی آرزو کر رہا ہے۔ یا یہ بھی وجہ ہو سکتی ہے کہ وہ اس عالم کو بالکل معدوم سمجھ رہا ہے بالکل اسی طرح جیسے جنین (پیٹ میں بچہ) بھاگا پھرتا ہے اور شکم سے نکلنا نہیں چاہتا کہ اگر شکمِ مادر سے نکل گیا تو دوبارہ یہ مقام نہیں دیکھ سکوں گا، غرضیکہ بچہ اتنے بڑے عالمِ دُنیا سے ناواقف ہے اسی طرح جالینوس بھی عالمِ عقبیٰ سے غافل ہے۔

کہ اگر بیروں نہم زیں شہر گام\
اے عجب دیگر نہ بینم ایں مقام

"جنین"، کہتا ہے کہ اگر اس بستی سے میں نے باہر قدم رکھا تو میں دوبارہ یہ مقام نہ دیکھ سکوں گا۔

ایں چنیں ہم غافل ست از عالمے\
ہم چوں جالینوس اُو نا محرمے

Marfat.com

یعنی جس طرح وہ ناواقفیت جنین اتنے بڑے عالم سے بے خبر ہے اسی طرح جالینوس بھی عالمِ عقبیٰ سے غافل ہے۔

حالانکہ اس بچہ کو خبر نہیں کہ رحم کی رطوبتیں جو اس کی غذا ہیں وہ باہر کی دُنیا ہی سے بطورِ مدد اس کو پہنچتی ہیں لہٰذا باہر کی دنیا رحم سے افضل ہے، اسی طرح دُنیا عالمِ غیب کی محتاج ہے۔ صورتِ جسمیہ نوعیہ کا فائز ہونا روح کا آنا یہ سب عالمِ غیب سے ہے۔ لہٰذا وہ عالم اس دُنیا سے افضل ہے۔

(۹۱)

حکایت

مچھر اور ہوا کا منازعہ

مچھر حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں پہنچے اور عرض کیا کہ ہمارا فیصلہ کرا دیجئے، آپ نے کہا کس سے؟ انہوں نے کہا کہ ہوا کی وجہ سے ہم سخت تنگ ہیں آپ نے فرمایا کہ مُدّعی اور مُدّعا علیہ دونوں کا عدالت میں حاضر ہونا ضروری ہے۔ لہٰذا ہوا کو طلب فرمایا، وہ تیز تیز دوڑتی ہوئی حاضر ہوئی تو مچھر سب غائب ہو گئے۔ سب نے راہِ فرار اختیار کی، مچھروں نے کہا کہ جب یہ ہے تو ہم کہاں باقی رہ سکتے ہیں۔

فائدہ ـــــ اسی طرح جب شریعت آتی ہے تو خواہشات کہاں باقی رہتی ہیں، اسی طرح خدا کی ہستی کے سامنے بندہ کی ہستی کی نفی ہو جاتی ہے اسی لیے عبودیت کا سبق دیا گیا۔ ؎

ہم چنیں جویائے درگاہِ خدا
چوں خدا آید شود جوئندہ لا
گرچہ آں وصلت بقا اندر بقاست
لیک ز اوّل آں بقا اندر فنا ست

Marfat.com

ترجمہ: اسی طرح اللہ کے دربار کی جستجو کرنے والا جب خدا آجاتا ہے وہ فنا کی جستجو کرتا ہے۔ اگرچہ تیرا وصال بقا در بقا ہے لیکن شروع میں وہ بقا فنا میں ہے۔
فائدہ ــــــ اسی طرح دین اور دنیا کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔ دین آئے گا تو دنیا فنا ہو جائے گی۔ اور دنیا وہ ہی ہے جو خدا سے غافل کر دے۔

چیست دنیا از خدا غافل بُدن
نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

ترجمہ: دُنیا خُدا سے غافل ہونے کا نام ہے، مال و اسباب، سونے چاندی اور بیوی بچوں کا نام نہیں ہے اور یاد رکھو کہ دین اسی غفلت کو دُور کرنے کے لیے آیا ہے

(۹۲)

حکایت

ایک عاشق اور کوتوال کا ڈر

ایک جوان مرد ایک عورت پر عاشق ہو گیا، اس کے عشق میں روز و شب بے آرام و بے خواب رہتا تھا۔ قاصد بھیجتا تو وہ اس کے وصل کی راہ مار دیتے تھے۔ خط لکھواتا تو اس میں ردّ و بدل کر دیتے تھے، غرض اس دردمند کے علاج کی ساری راہیں مسدود ہو گئیں تو مجبور ہو کر راہِ سفر اختیار کی، ایک مقام پر کوتوال کے ڈر سے یہ حضرت کود کر ایک باغ میں گر گئے تو وہاں اچانک اپنے محبوب کو موجود پایا۔

فائدہ ــــــ وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ[1]۔ (انعام آیت ۵۹)
جب وہ چاہتا ہے تو مطلوب تک پہنچنے کی بند راہوں کو کھول دیتا ہے کیونکہ ہر بند کام کی کنجی اس کے ہاتھ میں ہے اور وہ غیب سے کامرانی کے اسباب

---

[1] اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں۔ انہیں وہی جانتا ہے۔

Marfat.com

ظاہر فرما دیتا ہے۔

ناشناسا تو سببہا کردۂ

از درِ دوزخ بہشتم بُردۂ

ترجمہ، نامعلوم کو تو نے سبب بنا دیا تو دوزخ کے دروازے سے مجھے بہشت میں لے گیا۔

بُرے اسباب کو اچھا کر دیتا ہے۔ ہر چیز پر اس کو قدرت ہے۔ عَسٰی اَنْ تَکْرَهُوْا شَیْئًا وَّهُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ[1] (البقرہ آیت ۲۱۶)

فائدہ ــــ فقدان اسباب کے وقت اور ناکامی میں کبھی مایوس نہ ہو بلکہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ پر نظر رکھو۔

فائدہ ــــ یہ ہی محتسب، نماز، روزہ وغیرہ جو مکروہ (ناپسند) معلوم ہوتے ہیں مثل کوتوال یہ سب باغ جنت میں پہنچنے کے اسباب ہیں۔

ہر چہ مکروہ است چوں او شد دلیل

سوئے محبوبت حبیب ست و خلیل

(ترجمہ) جو ناپسندیدہ ہے، جب وہ راہنما ہوتا ہے تیرے محبوب کی جانب (وہ) محبوب اور دوست ہے

(۹۳)

حکایت

واعظ کی اچھے بُروں کیلئے دعائے خیر

ایک واعظ صاحب جب تخت پر آتے تو اچھے بُروں سب کے لیے دعائے خیر کرتے لوگوں نے کہا کہ نیک تو خیر دعا کے مستحق ہیں لیکن اہل ضلالت کے لیے یہ آپ کی بخشش کیوں ہے انہوں نے جواب دیا کہ انہی کے سبب تو میں نے نیکی کو پہنچانا ہے۔

---

[1] قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں بُری لگے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو۔

Marfat.com

گفت نیکوئی ازیں ہا دیدہ ام
من دعاشاں زیں سبب بگزیدہ ام

قائدہ — غلط رُو انسانوں کو دیکھ کر اپنی اصلاح کی جاتی ہے، بخیل کا بخل نہ ہوتا تو سخی کی سخاوت کی کیسے قدر ہوتی بدمزاج کی بدخوئی نہ ہوتی تو خوش خلق کی خوش خلقی کیسے محبوب ہوتی۔ اسی طرح ایذا دینے والے اور دشمنی کرنے والے بھی محبوب ہیں اس لیے کہ ان کے ذریعے صبر و تحمّل علی الایذا، (تکلیف پر صبر و تحمل کرنا) کظمِ غیظ (غصّہ کو پی جانا) جیسے پسندیدہ اوصاف حاصل ہوتے ہیں۔ ؎

درحقیقت ہر عدو داروئے تُست
کیمائے نافع و دلجوئے تُست

یعنی درحقیقت ہر دشمن تمہارے اخلاقی امراض کی دوا ہے وہ تمہارے لیے مفید کیمیا اور دلجوئی کرنے والا ہے۔ ؎

درحقیقت دوستانت دشمن اند
کہ زحضرت دور مشغولت کنند

ترجمہ: درحقیقت تیرے دشمن ہیں جو تجھے خدا کی بارگاہ سے جدا کر دیتے ہیں۔

پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کی سنّت بھی ہے کہ آپ دشمنوں کو دعا دیا کرتے تھے کہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ کہ اے اللہ میری قوم کو ہدایت دے کہ یہ مجھ کو جانتے نہیں۔ مشکوٰۃ شریف حدیث ۵۰۸۰

قائدہ — پہلے زمانہ میں اس درجہ خیر خواہی تھی کہ اپنے دشمنوں کو بھی دعائے خیر سے محروم نہیں رکھتے تھے اور اب وہ زمانہ ہے کہ اچھوں پر بھی کیچڑ اچھالتے ہیں، بدگوئیاں کرتے ہیں کہ علمائے کرام ایسے پیر ایسے، ارے ظالم! دوسروں کی آنکھ کا تنکا دیکھتا ہے اور اپنی آنکھ کا شہتیر بھی تجھے نظر نہیں آتا۔ اگر کسی میں کوئی عیب ہے تو تجھ میں دوسروں کے عیوب دیکھنے اور بیان کرنے کا سب سے بڑا عیب ہے۔ بہرحال اگر کوئی بدگوئی اور عیب جوئی میں مبتلا ہو تو یوں

Marfat.com

دعائے خیر کرے کہ الٰہی ! اگر واقع میں مجھ میں عیب ہے تو مجھے ہدایت دے ورنہ اس کو ہدایت دے، لیکن بد دُعا نہ کرے بلکہ دعائے خیر دے۔

الغرض بُرے لوگ اچھوں میں بھی بُرائی دیکھنے کا کوئی پہلو تلاش کر لیتے ہیں اور اچھے اور نیک لوگ بدوں میں بھی کوئی نیکی کا پہلو نکال لیتے ہیں۔

(۹۴)

حکایت

خاتون کے بھیس میں آشنا

ایک روز ایک صوفی صاحب جو اپنی عورت کی بد چلنی سے خائف تھے اس کو دیکھنے کے لیے بے وقت اپنے گھر لوٹے اس وقت بیوی ایک غیر مرد کے ساتھ اندر کوٹھڑی میں تھی اور کواڑ بند تھے، صوفی صاحب نے دروازہ کھٹکھٹایا تو دونوں حیران اور پریشان ہو گئے کہ اب کیا کریں، کوئی دوسرا راستہ بھی نہیں تھا، آخر عورت نے اس مرد کو چادر اوڑھا کر بٹھا دیا، صوفی صاحب پر یہ چیز ظاہر ہو گئی مگر انہوں نے صبر سے کام لیا کہ اس حال سے دوسرے اس وقت مطلع نہ ہو جائیں۔ پوچھا کہ یہ کون ہے عورت نے کہا کہ یہ ایک مالدار خاتون ہیں اپنے لڑکے کا رشتہ آپ کی لڑکی سے کرنا چاہتی ہیں صوفی نے کہا کہ وہ مالدار اور ہم غریب ہمارا ان کا کیا رشتہ تو اس نے کہا کہ عورت کہتی ہے کہ مجھے مال و دولت کی کوئی ضرورت نہیں مجھے صرف عفّت اور پاکدامنی درکار ہے۔ تو اس نے کہا کہ ہمارے گھر کا حال تو اس پر ہم سے زیادہ ظاہر ہے کہ کیسی عفت اور پاکدامنی ہے ؟

فائدہ —— بدعملی آدمی کو رسوا کر دیتی ہے مگر پھر بھی پاکدامنی ہی دکھلاتا رہتا ہے۔ اور انکار کی چادر واقع پر ڈال کر غلط بیانی کو کام میں لاتا ہے، یہ گناہ پر گناہ کا مرتکب ہوتا ہے جب پاکدامنی اچھی چیز ہے تو حقیقت میں بھی پاکدامن ہی رہنا چاہیئے تاکہ دنیا اور آخرت کی رسوائی سے بچ جائے۔

Marfat.com

فائدہ — مخلوق کے خوف سے انسان ظاہر کو عمدہ اور پاک صاف دکھلانے کی کوشش کرتا ہے مگر خوف خدا ہو تو ظاہر و باطن دونوں درست اور پاک رہتے ہیں۔

کہ زہر ناشستہ رو ئی گپ زنی
شرم داری وز خدائے خویش نے

ترجمہ: کہ ہر برائی کے بارے تو گپیں مارتا ہے، شرم کرتا ہے اور اپنے خدا سے نہیں کرتا ہے۔

(۹۵)

حکایت

دَبّاغ کا عطاروں کے کوچے سے گزرنا

ایک دَبّاغ (کھالوں کا کام کرنے والا) بازار گیا جوں ہی وہ عطاروں کے کوچے سے گزرا تو بے ہوش ہو کر گر پڑا، لوگ دوڑے کوئی عرق گلاب منہ پر چھڑک رہا ہے کوئی عطر اور کیوڑا سونگھا رہا ہے، مگر اس کو کسی تدبیر سے ہوش نہیں آیا کسی نے اس کے عزیز بھائی کو خبر کر دی چنانچہ اس کا بھائی دوڑا ہوا پہنچا اور پہنچتے ہی ایک کالی سی ڈلی فوراً توڑی جس کی بدبو سے لوگ پیچھے ہٹ گئے، لوگوں نے دریافت کیا کہ یہ کیا ہے، کہا کہ "کتے کا گو" ہے۔ لوگوں نے کہا کہ کیا تجھے اس سے کچھ عداوت ہے، اس کو مارے گا کہنے لگا نہیں، تم اس کی بے ہوشی کا سبب نہیں جانتے تو علاج کیا کرو گے، بات یہ ہے کہ یہ دُبّاغ ہے اور دن رات کھالوں کی بدبو میں رہتا ہے اس کو خوشبو سے کیا واسطہ، جب خوشبو کے کوچہ سے گزرا تو تحمل نہ ہوا اور بوئے عطر اور گلاب سے تباہ ہو گیا اس کا علاج صرف بدبو ہی سے ہو سکتا ہے کیونکہ وہ اسی کا عادی ہے یہ کہہ کر وہ ڈلی اس کی ناک پر رکھ دی، رکھتے ہی وہ فوراً ہوش میں آ گیا۔ کہنے لگا کہ یہ سارا فساد ہی عطر کے خوشبو سے ہوا ہے

فائدہ — اسی طرح جو دنیا میں مدہوش ہیں ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کی باتیں

Marfat.com

ہوں تو وہ اس سے خوش نہیں ہوتے اور گندی گندی باتوں اور دنیاوی تذکروں سے ان کو ہوش اور بیداری حاصل ہوتی چلی جاتی ہے۔ فیشن، بے پردگی غرضیکہ ہر گندی بات سے خوش ہیں، ان کی فرحت فسق و فجور میں ہے نہ کہ اللہ اور رسول کی اطاعت میں اس لیے کہ جن کا ماحول گندہ رہا ہو، گندے اور سڑے ہوئے اعمال اور اخلاق، بے نمازیت اور دہریت میں وہ رہے ہوں ان کو کب اسلامی طرز و طریق پسند آ سکتے ہیں۔

ہر کرا مشک نصیحت سود نیست
لاجرم با بوئے بد خو کرد نیست

ترجمہ: جس کسی کو نصیحت کی مشک سود مند نہ ہو تو وہ یقیناً بدبو کا عادی ہے۔

اسی لیے حق تعالیٰ نے مشرکین کو نجس و پلید فرمایا کہ جب حق کی طرف نہ آئے تو وہ شرک کی وجہ سے ناپاک اور پلید ہے۔ طہارتِ قلب، طہارتِ روح اور طہارتِ بدن کا سبق تو اسلام ہی سکھاتا ہے۔ اور یہ طہارت کی زندگی ہی حیاتِ طیبہ ہے یہ پاک اور طیب ہستیاں ہی پاک باتوں کو پسند کریں گی اور گندے لوگ خبیث اور ناپاک باتوں ہی سے خوش ہوں گے۔ اَلْخَبِيْثَاتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثَاتِ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبَاتِ[1] (النور آیت ۲۶)

(۹۶) حکایت

یہودی اور حضرت علیؓ کا مکالمہ

ایک یہودی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا تم خدا کے حافظ و ناصر

---

[1] گندیاں گندوں کے لیے اور گندے گندیوں کے لیے اور ستھریاں ستھروں کے لیے اور ستھرے ستھریوں کے لیے

Marfat.com

ہونے سے واقف ہو آپ نے فرمایا ہاں، تو اس نے کہا کہ اگر تم حفظِ حق پر اعتماد رکھتے ہو تو اس بلند کوٹھے پر سے کود جاؤ۔ آپ نے فرمایا کہ بندہ کو یہ لائق نہیں کہ اپنے آپ کو مصیبت اور ابتلا میں خود ڈال کر اللہ کی آزمائش کرے۔ امتحان اللہ کی شان کے لائق ہے۔ کہ وہ ہمیں آزمائے کہ ہم ایمان اور اطاعت میں کیسے ہیں اس لیے کہ بڑے چھوٹوں کا امتحان لیتے ہیں نہ کہ چھوٹے بڑوں کا امتحان لیں۔

فائدہ ــــ اطاعت و عبادت میں مصروف بندہ کی یہ شان نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو آزمائے، اسلام لائے تو اس لیے کہ وہ ہم کو دنیا کتنی دیتا ہے۔ نماز پڑھے تو اس لیے کہ ہمارے کاروبار اور تجارت میں کتنا نفع ہوتا ہے۔ اگر نہ ہو تو سب چھوڑ چھاڑ دے۔ ایسا نہیں ہونا چاہیئے، قرآن کہتا ہے کہ لَا تَمُنُّوْا عَلَیَّ اِسْلَامَکُمْ بَلِ اللّٰهُ یَمُنُّ عَلَیْکُمْ اَنْ هَدٰىکُمْ لِلْاِیْمَانِ (الحجرات آیت ۱۷) یعنی اللہ پر احسان اسلام لانے کا نہ رکھو بلکہ اس کا احسان قبول کرو کہ اس نے اسلام کی تم کو توفیق دی۔

(۹۷)

حکایت

ایک گل خور اور شکر کی خریداری

ایک گل خور یعنی مٹی کھانے والا شخص شکر فروش کے پاس پہنچا اور اس سے پوچھا کہ تمہارے پاس شکر ہے، اس نے کہا ہاں ہے مگر باٹ مٹی کے ہیں، اس نے کہا مجھے باٹوں سے کیا مطلب مجھے تو شکر چاہیئے باٹ کسی بھی چیز کے ہوں لیکن دل ہی دل میں خوش ہونے لگا کہ یہ باٹ تو میرے لیے شکر سے بھی بہتر ہیں بلکہ میرے لیے تو یہ "میوۂ دل" ہیں۔

بہرحال شکر فروش ترازو میں وہ مٹی کے باٹ رکھ کر شکر لینے کے لیے

Marfat.com

اندر گودام میں چلا گیا، وہاں اس کو نکالنے میں دیر لگ گئی یہاں اِن حضرت نے آنکھ بچا کر اپنی عادت سے مجبور ہو کر باٹ میں سے مٹی چرا چرا کر کھانی شروع کر دی، عطار نے بھی اس کو وہاں سے کھاتے ہوئے دیکھ لیا، اس لیے اس نے اور بھی دیر لگائی کہ اچھا ہے اپنا ہی حق کم کر رہا ہے، یہ گِل خور (مٹی کھانے والا) بیوقوف یہ سمجھا کہ میں دوسرے کے باٹ کھا رہا ہوں حالانکہ حقیقت یہ تھی کہ وہ اپنی ہی شکر کا نقصان کر رہا تھا۔

فائدہ۔۔۔۔ اس حکایت سے یہ نتیجہ نکلا کہ وہ لوگ جو دوسروں کے حقوق اور عزت میں کمی کرتے ہیں وہ درحقیقت اپنی ہی عزت، تقویٰ، دین اور اپنے ہی اجر و ثواب میں کمی کرتے ہیں، ترازو اور لین دین کے معاملے میں ڈنڈی مارنے والا چالاکی سے کسی کا پیسہ لینے کو اپنی عقلمندی خیال کرتا ہے حالانکہ یہی اس کی حماقت اور جہالت ہے۔ کیونکہ وہ اس طرح اپنے ہی حق میں کمی کر کے اپنے ساتھ دشمنی کر رہا ہے، حقدار کو پورا حق دینا "عمل صالح" کہلاتا ہے اور "عمل صالح" ہی پورا پورا اجر ملنے کا ذریعہ ہے، قرآن پاک میں ارشاد ہے۔ فَاَمَّا الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُوَفِّیْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَیَزِیْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ[1] (النساء آیت ۱۷۳)

بہرحال خلاصہ یہ ہے کہ تیرے ہی بھائی کسی انسان خاکی کی عزت، حرمت محبت اور ہمدردی میں اگر تو نے کمی کی تو وہ دراصل تیرے اپنے ہی حق میں کمی ہوگی اور تو اپنی ہی عزت و حرمت میں کمی کرے گا۔

فائدہ۔۔۔۔ جس طرح اس مٹی کھانے والے شخص نے اس باٹ سے مزے سے مٹی کھائی تو اس کی شکر کم ہوتی چلی گئی، اسی طرح اے انسان! یہ دنیا بھی "مٹی"

---

[1] پھر جو لوگ ایمان لائے ہوں گے اور اچھے کام کیئے ہوں گے انہیں تو ان کا پورا ثواب دے گا اور انہیں اپنے فضل سے اور زیادہ دے گا۔

Marfat.com

ہے تو اس سے تو جتنا حظ (حصہ) اور لذت حاصل کریگا اسی قدر تیری حلاوت ایمانی بھی کم ہوتی چلی جائے گی۔ لہذا نامحرموں اور غیر شرعی اُمور سے حظِ نظر کم کرو جتنا کم کرو گے حلاوتِ ایمانی اسی قدر زیادہ ہوتی چلی جائے گی۔

(۹۸)

حکایت

ایک بزرگ کا طلبِ رزقِ حلال

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ مجھ کو چند باخدا ہستیاں ملیں میں نے ان سے دریافت کیا کہ میں حلال روزی کہاں سے کھاؤں؟ وہ حضرات مجھ کو ایک پہاڑ کی طرف لے گئے اور وہاں پہاڑی درختوں میں سے بدمزہ میوہ جھاڑ کر میرے سامنے رکھ دیا اور پھر اللہ سے دعا کی کہ اے پروردگار اس میوہ کو شیریں کر دے، پھر مجھ سے کہنے لگے یہ حلال اور پاک رزق ہے اس کو کھاؤ، میں نے ان بدمزہ پھلوں کو کھانا شروع کیا تو کھاتا ہی چلا گیا، اس قدر شیریں خوش ذائقہ پھل بن گئے تھے کہ ایک بار منہ سے لگانے کے بعد چھوڑنے کو جی نہ چاہتا تھا۔ اس کے بعد میرے دل میں خیال آیا کہ میرے پاس جو بچے کچھے پیسے ہیں، ان کو بھی کسی درویش و فقیر کو دے ڈالوں کیونکہ میرے لیے تو اللہ نے تمام پہاڑی میووں کو خوش مزہ اور لذیذ بنا دیا ہے اب مجھے ان پیسوں کی بھی کیا ضرورت، یہ سوچ کر چلا تو مجھے ایک درویش نظر آیا جو جنگل سے لکڑیاں لا رہا تھا، میں اپنے ارادہ کے مطابق ان کے پاس پہنچا تاکہ ان کو وہ پیسے دے دوں۔ لیکن وہ تو صاحبِ کشف بزرگ نکلے، انہوں نے میرے دل کا حال جان لیا اور غصہ سے فرمایا کہ وہ بادشاہ جن کی وجہ سے دوسروں کو خدا سے رزق ملتا ہے ان کے متعلق اس طرح کے خیال دل میں لاتے ہو۔

Marfat.com

کہ چنیں اندیشی از بہر ملوک
کَیْفَ تَلْقَی الرِّزْقَ اِنْ لَّمْ یَرْزُقُوْکَ

ترجمہ: تو شاہوں کے بارے میں ایسا سوچتا ہے اگر وہ تجھے رزق نہ دیں تجھے رزق کیسے ملے۔ وہ بزرگ فرماتے ہیں کہ یہ کہہ کر وہ مردِ کامل میری طرف شیر کی طرح رُعب اور ہیبت کے ساتھ آگے بڑھا اور لکڑیوں کا گٹھا زمین پر ڈال کر فرمایا کہ اے اللہ! تیرے بندے خاصانِ حق اگر زندہ ہیں تو ان کی دعا اور ہمت کا صدقہ ان لکڑیوں کو سونا کردے۔ چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے وہ تمام لکڑیاں سونے کی ہوگئیں، پھر دوبارہ دعا کی کہ اے رب! شہرت کا طالب نہیں ہوں لہذا ان لکڑیوں کو اپنی اصلی حالت میں کردے، یہ کہنا تھا کہ وہ سونے کا ملبہ لکڑی میں تبدیل ہوگیا۔

وہ بزرگ فرماتے ہیں کہ ان کی ہیبت اور رُعب کے باعث مجھے اُن سے بات کرنے کی بھی ہمت نہ ہوسکی اور وہ اپنی لکڑیوں کا گٹھ لے کر چل دیئے اور نظروں سے غائب ہوگئے۔

فائدہ ـــــ اس حکایت سے یہ فائدہ نکلا کہ وہ تکالیف شرعیہ جو نفس کو تلخ معلوم ہوتی ہیں یا وہ احکاماتِ تکوینیہ جو مرادِ نفس کے مخالف ہونے کے باعث انسان کو کڑوے معلوم ہوتے ہیں وہ تمام امور کسی بزرگ کی دعا اور صحبت سے ہی شیریں بھی ہوسکتے ہیں۔

بس غنیمت دار آں توفیق را
چوں بیابی صحبتِ صدیق را

ترجمہ: اس توفیق کو بہت غنیمت سمجھ۔ جب تو کسی صدیق کی صحبت حاصل کرلے۔

فائدہ: ـــــ جب ایک درویش کی ہمت سے لکڑی سونا ہوسکتی ہے تو انکی صحبت میں آدمی کیوں نہ "کندن" سا ہوجائے گا، حقیقت یہ ہے کہ ان کی صحبت میں آدمی آدمی بن جائے، اور یہ آدمی بننا ہی اس کے لیے "کندن" ہونا ہے۔ ؎

آدمی را آدمیت لازم ست

Marfat.com

لہٰذا کوشش کر کے ایسے بزرگوں کو تلاش کرو تاکہ ان کی صحبت کیمیا اثر سے تم بھی کچھ بن جاؤ ۔

از شما کے گدیۂ زر میکنیم
ما شمارا کیمیا گر میکنیم

ترجمہ: ہم تم سے سونے کی بھیک کب مانگتے ہیں ہم تمہیں کیمیا گر بناتے ہیں ۔

فائدہ ـــــ اس حکایت سے ہمیں یہ بھی سبق ملا کہ کسی کو نظرِ حقارت سے نہ دیکھو خواہ وہ کسی حلیہ میں ہو، نہ معلوم کس بھیس میں کون خدا کا مقبول بندہ ہو۔ اسی طرح حکام اور مالکانِ میل وغیرہ کو چاہیئے کہ وہ کسی مزدور کو پھٹے پرانے کپڑوں میں دیکھ کر اس کے ساتھ ذلت آمیز سلوک نہ کریں، کسی خستہ حال کے ساتھ تحقیر آمیز روش کے ساتھ پیش نہ آئیں ۔ نہ معلوم اس گدڑی میں کون سا لال چھپا ہوا ہو، بلکہ ان کو چاہیئے کہ سب کو سلام کریں تاکہ جواب سلام میں سب کی طرف سے "دعائے سلامتی" ملے، اگر انہیں میں کوئی خدا کا مقبول بندہ بھی ہوا اور اس کی دعا لگ گئی تو بیڑا پار ہو جائے گا ۔

(۹۹)

حکایت

حضرت ابراہیم ادھم کی چھت پر اونٹ کی تلاش

حضرت ابراہیم بن ادھم ایک رات اپنے محل میں آرام فرما رہے تھے، دیکھا کہ کچھ لوگ چھت پر کسی چیز کو ڈھونڈتے پھر رہے ہیں، آپ نے ان سے دریافت کیا کہ کیا تلاش کر رہے ہو؟ ۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہمارا اونٹ گم گیا ہے اس کو تلاش کر رہے ہیں، آپ نے فرمایا اونٹ کو چھت پر تلاش کرنا بڑی تعجب خیز بات ہے، تو ان بزرگوں نے جواب دیا کہ اس سے زیادہ تعجب خیز بات یہ ہے کہ خدا کو تختِ شاہی پر تلاش کیا جائے ۔

Marfat.com

پس بگفتندش کہ تو بر تخت وجاہ
چوں ہمی جوئی ملاقات اِلٰہ

ترجمہ: پھر انہوں نے ان سے کہا کہ آپ تخت اور رتبہ میں اللہ کی ملاقات کیوں تلاش کر رہے ہیں۔ دل پر چوٹ لگی اور تخت وتاج، جاہ وسلطنت سب کچھ چھوڑ کر جنگل میں نکل گئے۔

فائدہ ___ تخت نشینوں کے لیے ان کی جاہ اور عزت، قربِ حق سے مانع بن جاتی ہے، اسی طرح حکام اور امراء کو اہل اللہ اور علماء کی ملاقات اور پنجوقتہ جماعات میں شرکت سے ان کی جاہ اور عزت ان کو روکتی ہے، اس لیے کہ اہل اللہ کے پاس جانے اور ان سے ملنے میں ان کو چھوٹا ہونا پڑتا ہے، مسجد میں جا کر پنجوقتہ نمازوں میں غرباء کے ساتھ کھڑے ہونے میں ان سے برابری اور ہمسری کا احساس ہوتا ہے جو ان کی جاہ وعزت کے منافی ہے، اسی جاہ وعزت اور شان وشوکت نے ان کو خدا طلبی سے روک دیا، انہی کے لیے قرآن میں ارشاد ہے۔ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ (البقرہ آیت ۲۰۶) (کہ وہ گناہوں کے ذریعہ عزت حاصل کرتے ہیں) اس کا علاج یہی ہے کہ حضرت ابراہیم بن ادھم کی طرح اس کرسی وتخت کو چھوڑ دو اور اگر اس کو نہ چھوڑ سکو تو اس کے لوازمات یعنی تکبر، غرور، ظلم، سرکشی، طغیانی، علماء اور فقراء سے نفرت، صلحاء وصوفیاء سے بُعد اور بیگانگی کو چھوڑ دو کہ یہ بھی "تخت" چھوڑنے کے ہی برابر ہے جب اسکو چھوڑ دو گے تو تم کو خدا مل جائے گا۔

حکایت (۱۰۰)

پیاسا اور پانی کی آواز

ایک شخص بڑا پیاسا نہر کے کنارے بیٹھا درخت سے پھل توڑ توڑ کر اس

Marfat.com

نہر میں ڈال رہا تھا، پانی اس پھل کو بہا کر کہیں کا کہیں لے جاتا تھا، کسی نے پوچھا میاں کیا کر رہے ہو؟ اس عبث کام سے کیا فائدہ۔؟ تو اس نے جواب دیا کہ اس سے مقصود پانی کی آواز سننا ہے، کیونکہ پیاسے کو پانی کی آواز بھی اچھی معلوم ہوتی ہے۔

قصدِ مَن آنست کاید بانگ آب
ہم بہ بینم بر سرِ آب ایں حُباب
تشنہ را خود شغل چہ بُوَد در جہاں
گرد پائے حوض گشتن جاوداں

ترجمہ: میرا قصد یہ ہے کہ پانی کی آواز آئے میں یہ بُلبلے بھی پانی پر دیکھوں۔ دنیا میں پیاسے کا خود کیا کام ہوتا ہے! ہمیشہ حوض کے چاروں طرف چکر کاٹنا۔

فائدہ — خدا تک تو کون پہنچ سکتا ہے ہاں علماء اور اہل اللہ کی مجلسوں، وعظوں اور صحبتوں میں جا کر اللہ کے طلبگار، اللہ کے نام کی آواز، محبوب کا ذکر اور کلامِ حق سُن کر ہی سکون حاصل کر لیتے ہیں۔

پس غذائے عاشقاں آمد سماع
کہ درو باشد خیالِ اجتماع

ترجمہ: پس سماع عاشقوں کے لیے غذائے روح ہے، کیونکہ اس میں وصلِ محبوب کا تصوّر رہتا ہے۔

(۱۰۱)

حکایت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کعبہ میں گُم جانا

حضرت حلیمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ چھڑانے کے بعد آپ کے دادا کے سپرد کرنے کے ارادے سے لے کر آئیں جوں ہی آپ حطیم میں داخل

Marfat.com

ہوئیں غیب سے آواز آئی کہ اے حلیمہ تجھ پر آفتاب چمک اٹھا، تجھ میں نور آگیا حضرت حلیمہ حیران ہوگئیں کہ یہ آواز کہاں سے آرہی ہے جبکہ دُور دُور کوئی نظر بھی نہیں آرہا۔ آخر پریشان ہوکر آپ کو زمین پر بٹھایا اور اس جستجو میں چلیں کہ معلوم کریں یہ کس کی آواز تھی، لیکن تلاش بسیار کے باوجود کسی کو نہ پایا آخر واپس لوٹیں تو جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بٹھا کر گئیں تھیں وہاں آپ کو نہ پایا، آپ نے رونا چلّانا شروع کر دیا۔ آخر ایک بوڑھا آدمی وہاں آنکلا اور اس نے کہا کہ مائی گھبراتی کیوں ہو میں تجھ کو ایسے کے پاس لے چلتا ہوں جو تجھے ابھی تیرے بچے کا پتہ بتا دے گا، یہ کہہ کر وہ شخص حضرت حلیمہ کو "عزیٰ" بُت کے پاس لے گیا خود اس کے سامنے سجدہ ریز ہو کر کہا کہ یہ حلیمہ اپنے گم شدہ فرزند کے معلوم کرنے کی اُمید لے کر یہاں آئی ہے، اس فرزند کا نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔ جوں ہی اس شخص نے یہ نام لیا تمام بُت یہ نام سنتے ہی ہیبت سے سجدہ میں اوندھے گر پڑے۔

چوں محمد گفت آں جملہ بُتاں
سرنگوں گشتند ساجد آں زماں

(ترجمہ) جب اس نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کہا، وہ سب بُت فوراً اوندھے منہ سجدہ کرنیوالے ہوگئے۔

بُتوں نے کہا کہ اے شخص تو نے جس کا نام لیا ہے وہ ذات ہے جس کے وجود سے عالم میں بُت پرستی کی رونق سرد پڑ جائے گی، اس کے نام سے تو ہم پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے، یہ سُن کر اس بوڑھے شخص پر بھی کپکپی طاری ہوگئی، حضرت حلیمہ نے سوچا کہ جب پتھر بھی اس کا ادب بجا لا رہے ہیں اور ہوا سے بھی کلام سُنا جا رہا ہے تو پھر معلوم ہوتا ہے کہ میرے فرزند کو غیبی لوگ یعنی رجال الغیب لے گئے ہوں گے، پھر رونے کی کیا ضرورت بلکہ مطمئن رہنا چاہیئے کہ جس کے نام سے بُت اوندھے ہوگئے وہ تو سو ہزار غیبی پاسبانوں میں محفوظ ہوگا، یہ خبر مشہور ہوتے ہوتے حضرت عبدالمطلب کے پاس پہنچی، آپ غم سے نڈھال فوراً کعبہ شریف پہنچے،

Marfat.com

اور درِ کعبہ پر سر جھکا کر بارگاہِ ایزدی میں التجا کی کہ اے اللہ! مجھ میں نہ کوئی فن ہے نہ ہنر جو میں تیری بارگاہ میں مقبول ہوں، نہ میرے سَر اور سجدہ کی کوئی قدر ہے لیکن اے پروردگار اُس دُرِّ یتیم کے رُخ میں تیرے لُطف و کرم کے آثار دیکھے ہیں، اسی کا واسطہ تجھے دے کر میں اپنا فرزند طلب کرتا ہوں۔ ؎

من ہمو را اے شفیع آرم بتو
حالِ اُو اے حال داں با ما بگو

ترجمہ: میں تیری بارگاہ میں اس کو شفیع بنا کر لاتا ہوں، اے جاننے والے اس کا حال بتا دے۔ ؎

از درونِ کعبہ آمد بانگِ زُود
کہ ہم اکنوں رُخ بتو خواہد نمُود

ترجمہ: فوراً کعبہ کے اندر سے آواز آئی کہ وہ ابھی اپنا دیدار تم کو کرائیگا اور ابھی نظر آجائیگا۔

الغرض فوراً غیب سے آواز آئی کہ تمہارا فرزند محفوظ ہے، عرض کی اس وقت کہاں ہے کعبہ کے اندر سے جواب آیا کہ فلاں وادی مین فلاں درخت کے نیچے ہے، چنانچہ حضرت عبدالمطلب وہاں تشریف لے گئے اور آپ کو پا کر اپنے آغوش میں لے لیا۔

فائدہ۔۔۔۔ دیکھو آنحضرت کا نام سُن کر بُت اُوندھے گر پڑے، تم بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع میں ایسے پرستارِ حق بنو کہ باطل قوتیں تمہارے نام کی ہیبت سے سرنگوں ہو جائیں۔ مگر یہ چیز حق پرستی اور ایمانی قوت سے پیدا ہوگی۔

فائدہ۔۔۔۔ حضرت عبدالمطلب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی تو ان کی دعا قبول ہوئی اس سے معلوم ہوا کہ مقبولانِ حق بالخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے توسُّل سے اگر کوئی دعا کی جائے تو وہ قبول ہوتی ہے،

چنانچہ ترمذی شریف کی حدیث ہے کہ ایک نابینا شخص بارگاہِ رسالت میں

Marfat.com

حاضر ہوا، آپ نے اس کو ایک دعا پڑھنے کے لیے بتائی جس میں یہ الفاظ آتے ہیں کہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ الخ (ترمذی) یعنی اے اللہ میں تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ اور واسطہ سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ جب اس شخص نے یہ دعا پڑھنے کے بعد اپنی آنکھوں کی بینائی کے لیے دعا کی تو اللہ نے اس کی دعا کو قبول کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے توسّل سے اللہ نے اس شخص کی آنکھوں میں روشنی عطا فرما دی۔

حکایت (۱۰۲)

بادشاہ اور اس کے اچھے بُرے مشیر

ایک بادشاہ کے پاس ایک حاجت مند شاعر آیا، اس نے قصیدہ پڑھا اور اس کے بعد اپنی حاجات پیش کیں، بادشاہ نے ایک ہزار زرِ سُرخ عطا کرنے کا حکم دے دیا، اس کا وزیر جس کا نام "حَسَن" تھا اس نے بادشاہ سے کہا کہ آپ جیسے بحرِ جُود و کرم سے اس جیسے حاجت مند شاعر کے لیے یہ عطا بہت کم ہے، کم از کم دس ہزار کا تو حکم دیا جائے، بادشاہ نے منظور کیا اور دس ہزار کا حکم دے دیا۔ ایک عرصہ کے بعد اسی شاعر کو محتاجی نے پھر آن گھیرا اور پھر قصیدہ لکھ کر اسی بادشاہ کی خدمت میں پھر حاضر ہوا، مثلِ سابق بادشاہ نے پھر ایک ہزار کا حکم دیا، اب پہلا وزیر مر چکا تھا اس کی جگہ پر دوسرا وزیر آ گیا تھا، اس کا نام بھی "حَسَن" ہی تھا، مگر یہ طبیعت کا بڑا بخیل واقع ہوا تھا، اس نے فوراً بادشاہ سے کہا کہ اس قدر رقم آپ کیوں دے رہے ہیں بلکہ ایک ہزار کی بجائے پانچ سو دیا جائے تو بہتر ہے، بادشاہ نے یہ کہہ کر اس تجویز کو ماننے سے انکار کر دیا کہ اس کو پہلے زیادہ دیا جا چکا ہے، وزیر نے کہا کہ آپ اس شاعر کو میرے سپرد کر دیں میں اس کو پانچ سو پر راضی کر لوں گا۔ چنانچہ بادشاہ نے

Marfat.com

اس کو اس کے حوالہ کر دیا، اس نے انتظار میں اس کو اتنا پھرایا اور اس کا اتنا وقت ضائع کیا کہ وہ تنگ آکر تھوڑی ہی رقم لے کر چلا گیا۔

فائدہ — آج کل بھی لوگ اہلِ حاجات کو بہت تنگ کرتے ہیں تاکہ وہ اپنا حق کم لینے پر راضی ہو جائیں، یہ راضی ہونا نہیں، راضی ہونا وہ ہے جس میں اس کا دل راضی اور خوش ہو۔

فائدہ — اس حکایت سے ہم کو یہ بھی سبق ملا کہ آدمی نام سے "حَسَن" نہیں ہوتا بلکہ اخلاق و کردار سے "حَسَن" بنتا ہے۔ نام کے تو دونوں وزیر "حَسَن" تھے مگر کام کا ایک ہی "حَسَن" تھا، بلکہ اگر نام بھی نہ ہو صرف کام اچھا ہو وہ ہی حقیقت میں "حَسَن" ہے۔ ورنہ نام سے کیا ہوتا ہے بعض لوگوں نے تو نام کیلئے "پاک سنیما" اور "اسلامی شراب" نام رکھا ہوا ہے تو کیا نام سے وہ پاک یا اسلامی بن جائے گا؟ ہرگز نہیں۔

مولانا رومی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

در گزر از صورت واز نام خیز
از لقب وز نام در معنٰے گریز
پس بپرس از خلق وز افعالِ اُو
درمیان خلق و فعل اُورا بجُو

(ترجمہ) صورت سے آگے بڑھ اور محض نام سے دستبردار ہو جا لقب اور نام کی بجائے باطن کی طرف جا۔ اس سے اخلاق اور افعال دریافت کر، اخلاق اور افعال کے درمیان اسکو تلاش کرو۔

بہرحال خلاصہ یہ ہے کہ نام دو قسم کے ہوتے ہیں، ایک ماں باپ کا رکھا ہوا نام، دوسرا وہ جو انسان خود اپنے عمل اور کردار سے نام پیدا کرتا ہے، اصل میں نام یہی ہے۔

فائدہ — امراء، حکام اور سلاطین کے پاس ہمیشہ اچھے مشیر ہونے چاہئیں، کوئی بُرا مشیر ہوگا تو وہ ہمیشہ بُرائی کا مشورہ دے گا، اور انسانی عقل چونکہ حرص و ہوا

Marfat.com

سے مغلوب ہوتی ہے اس لیے وہ اس قسم کے مشوروں کو جلدی قبول کر لیتی ہے۔ ؎

عقل تو مغلوبِ دستور ہو است
در وجودت رہزنِ راہِ خدا است

ترجمہ: تیری عقل خواہشِ نفسانی کے وزیر سے مغلوب ہے تیرے وجود میں راہِ خدا کا ڈاکو ہے۔

اسی طرح وہ بیوی بھی مبارک ہے جو شوہر کو اچھے مشورے دے اور اس سے اچھی سفارش کرے۔ گھر میں اتحاد و اتفاق کی فضا پیدا کرنے میں مُعین و مددگار ثابت ہو۔

حکایت (۱۰۳)

کم عقل غلام کی تنخواہ میں کمی

ایک بادشاہ نے اپنے ایک بد مزاج، تُند خو اور کم عقل غلام کی تنخواہ کم کر دی، اور کہا کہ اگر یہ کسی سے جنگ کرے تو اس کا نام بھی ملازمت سے کاٹ دینا اور اس کا کھانا بھی کم کر دینا، چونکہ عقل کم اور حرص زیادہ تھی اس لیے وظیفہ کم ہوتے ہی اور بھی تند مزاج ہو گیا، اگر عقل ہوتی تو اپنے جُرم اور اپنی غلطی کو سمجھتا اور معافی طلب کرتا مگر کم عقلی کے باعث دوسروں پر اس کا الزام رکھنے لگا، چنانچہ مَطبخ میں جا کر باورچی سے لڑنا شروع کر دیا کہ او بخیل! ایسے سخی بادشاہ کے مطبخ سے کیا صرف میرا کھانا ہی تجھے بھاری معلوم ہوا تھا، اس نے کہا میں تو حکم کا تابع ہوں میرا اس میں کیا قصور، اصل تو بادشاہ کا حکم ہے میں تو "فرع" ہوں۔ ؎

ایں مگیر از فرع ایں از اصل گیر
بر کمان کم زن کہ از بازو ست تیر

ترجمہ: یہ شاخ کی جانب سے نہ سمجھ جڑ کی جانب سے سمجھ۔ کمان پر طعنہ زنی

Marfat.com

نہ کر تیر بازو سے چلا ہے۔

پھر بادشاہ کو ایک خط لکھا جو لوگوں کی شکایت سے پُر تھا، بادشاہ نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا، پھر دوسرا خط لکھا اس کے جواب میں بھی بادشاہ نے سکوت اختیار کیا، اب اس کو قاصدوں کی طرف سے وساوس پیدا ہونے لگے کہ نہ معلوم بادشاہ تک میرا خط پہنچاتے بھی ہیں یا نہیں، اسی طرح مسلسل پانچ خط بادشاہ کو لکھ ڈالے، بادشاہ نے کہا کہ یہ تمام خطوط تنخواہ کے سلسلہ میں آئے ہیں نہ کہ ہم سے تعلق کی بنا پر۔ لہذا اب بھی اس کا فرع سے ہی تعلق ہے اصل سے اب بھی نہیں ہوا۔ ؎

گفت او را نیست اِلّا درد قُوت
پس جوابِ احمق اولیٰ تر سکوت
نیستش درد فراق و وصل ہیچ
بندِ فرع ست او نجوید اصل ہیچ

ترجمہ: بادشاہ نے کہا کہ اسے بھوک کی درد کے سوا اور کچھ نہیں لہذا احمق کے جواب میں سکوت بہتر ہے اسے وصل و فراق کا کوئی درد نہیں ابھی یہ فرع کی محبت میں پھنسا ہوا ہے، اصل کو نہیں ڈھونڈتا۔

فائدہ۔۔۔ کم عقلی کا یہ نشان ہے کہ انسان اپنی خطا کو نہیں دیکھتا، ناحق دوسروں پر الزام رکھتا ہے، مثلاً بعض کم عقل لوگ دین اور اسلام کو الزام دیتے ہیں اور نتائج بد میں اپنے کو ملزم قرار نہیں دیتے، اپنی بدچلنی کے سبب تباہ ہوئے ہیں اور اسلام پر الزام رکھتے ہیں کہ یہ زبوں حالی اسلام کی قیود کے سبب ہے ایسے لوگوں میں اپنے قصور کے دیکھنے کی آنکھ بند ہو جاتی ہے، دوسروں میں خواہ مخواہ کے عیوب نکالتے ہیں۔ حتیٰ کہ علماء اور انبیاء تک کو نہیں چھوڑتے، جیسے بعض لوگوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے کہا تھا کہ یہ سب نحوست معاذاللہ ان کی ہے، مگر اپنی بداعمالیوں کو نہیں دیکھا۔

Marfat.com

الغرض انسان کو اپنی تباہ حالی بھی اسلام کی پابندی میں نظر آتی ہے کبھی اس کو کسی عالم، صوفی یا پیغمبر کے سبب (معاذ اللہ) سمجھتا ہے، کبھی کہتا ہے کہ عورت منحوس ہے جس کی وجہ سے میرا حال تباہ ہو رہا ہے، کبھی گھر کو منحوس کہتا ہے مگر افسوس کبھی وہ اپنے اعمالِ بد کو نہیں دیکھتا کہ یہ سب آفات اس کی اپنی بداعمالیوں کے نتیجہ میں ہیں۔ قرآن صاف فرماتا ہے۔ مَا اَصَابَکُمْ مِنْ مُصِیْبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ، (الشوریٰ آیت) یعنی جو کچھ تمہیں مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے عمل کی وجہ سے ہے۔

ہم چوں آں زنگی کہ در آئینہ دید
روئے خود را زشت و بر آئینہ دید

(ترجمہ) اس حبشی کی طرح جب اس نے آئینہ میں دیکھا، تو اپنے چہرہ کو آئینہ میں بدشکل دیکھا۔

فائدہ۔۔۔ بادشاہ نے کہا کہ اس کے خطوط ہماری محبت میں نہیں آئے بلکہ اپنے مطلب کے لیے آئے۔ اس نے ہماری طرف توجہ نہیں کی اگر یہ ہم سے تعلق رکھتا تو اس کا روزینہ بھی جاری ہو جاتا اور ہم سے تعلق کی فضیلت بھی اس کو مل جاتی، اصل و فرع اس کے دونوں درست ہو جاتے، اسی طرح بعض لوگ نماز وغیرہ پڑھتے ہی اس لیے ہیں کہ ان کو نوکری مل جائے یا امتحان اور مقدمہ وغیرہ میں کامیابی حاصل ہو جائے، اسی طرح علماء اور اہل اللہ کے پاس بھی اپنے مطلب کے لیے جاتے ہیں اور کہتے یہ ہیں کہ آپ کی زیارت کے لیے آئے ہیں حالانکہ اگر وہ صرف زیارت کے لیے آتے تو دین و دنیا دونوں کے کام ان کے بن جاتے صرف وہ فرع سے تعلق رکھتے ہیں اصل سے تعلق نہیں رکھتے۔

(۱۰۴)

حکایت

چیتھڑوں سے بھرا ہوا صافہ

ایک فقیہ صاحب نے ایک گز کپڑے میں بہت سے چھوٹے چھوٹے

Marfat.com

کپڑوں کے ٹکڑے اور چیتھڑے بھر کر ایک بہت بڑا "صافہ" اپنے لیے تیار کیا تاکہ بڑا صافہ ان کے سر پر ہو تو اس سے ان کی شانِ فقہی ظاہر ہو۔ ایک روز وہ اس صافے کو سَر پر رکھ کر مدرسہ جا رہے تھے، راستہ میں بہت دیر سے ایک اُچکا اپنے شکار کی تلاش میں تھا، اسے اب تک کوئی مطلب کی چیز نظر ہی نہیں آئی تھی، جوں ہی اس کی نظر ان فقیہ صاحب کی اس عظیم الشان پگڑی پر پڑی تو خوش ہو گیا اور دل میں کہنے لگا کہ دیر تو لگی لیکن چیز بڑی اچھی ہاتھ آئی، ایک پورا ململ کا تھان اس کے سر پر بندھا ہوا ہے، یہ ہاتھ آ گیا تو مزا آ جائے گا، چنانچہ ایک دم اس نے ان کے سَر پر حملہ کیا اور اُچک کر سَر پر سے صافہ لے کر بھاگا، فقیہ صاحب نے بھاگتے ہوئے کو پکار کر آواز دی کہ اے بھاگنے والے! پہلے اس کو کھول کر تو دیکھ لے پھر بھی اگر تو اس کو لے جانا چاہے تو لے جائیو، میری طرف سے پھر تجھ کو اجازت ہو گی لیکن ایک بار اس کو کھول کر دیکھ لے، چنانچہ وہ رکا اور اس نے جیسے ہی اس کو کھولا تو بے شمار چیتھڑے اس میں سے نکل کر بکھر گئے اور بمشکل تمام ایک گز کپڑا اس کے ہاتھ میں رہ گیا، غصہ میں اس کو بھی زمین پر دے مارا اور چلا کر کہا کہ اے مکار! تو نے مجھے فریب اور دھوکے میں رکھ کر اپنے کام سے بھی رکھا۔ فقیہ نے کہا کہ ہم نے نصیحت کر کے حقیقتِ حال سے تجھے آگاہ کر دیا یہ کتنا بڑا احسان کیا۔

فائدہ۔۔۔۔ یہی حال دنیا اور اس کی ہر چیز مثلاً سینما، نئی تہذیب، بے پردگی، رشوت، بلیک، چور بازاری وغیرہ کا ہے کہ ظاہر بڑی اچھی اور خوشنما ہوتی ہیں لیکن باطن بڑا خراب ہوتا ہے، ان کو اختیار کرنے والے کے پاس موت کے بعد ڈیڑھ گز کفن کے کپڑے کے سوا کچھ نہیں رہتا۔ مذہب دینِ اسلام اس ظاہری خوشنما انگریزیت اور فرنگیت کے چیتھڑوں میں کہاں؟ ان میں تو واہیات اور بے ہودہ خیالات اعتراضات اور افکار کے سوا اور کچھ نہیں۔

ہم چنیں دنیا اگرچہ خوش شگفت
عیب خود را بانگ زد با جملہ گفت

مولانا روم فرماتے ہیں کہ اگرچہ دنیا خوب شگفتہ نظر آتی ہے مگر وہ باواز بلند اپنے عیوب سب سے بیان کر رہی ہے۔

کون می گوید بیا من خوش پیم
واں فسادش گفت اد من لاشیم

بلکہ یہ تمام عالم پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ میرے ظاہر میں اگرچہ ٹیپ ٹاپ ہے لیکن میرے باطن میں فساد ہی فساد ہے۔

روز دیدی طلعت خورشید خوب
مرگ اُورا یاد کُن وقتِ غرُوب

یعنی اے انسان تو نے دن کو آفتاب کا جلوہ تو دیکھ لیا مگر غروب کے وقت اس کی موت کو بھی یاد کر۔

(۱۰۵)

حکایت

بوسیدہ حال آدمی کی شیخی

ایک صاحب پرانے اور بوسیدہ کپڑے پہنے ہوئے عراق سے واپس اپنے ملک آئے لوگوں نے اس فراق اور جدائی کے زمانہ کے احوال اُس سے پوچھے کہنے لگے کہ احباب اور دوستوں سے فراق ضرور تھا لیکن الحمدللہ سفر بڑا مبارک رہا، بادشاہ وقت نے بڑی بڑی خلعتوں سے نوازا، لوگوں نے تعجب سے کہا کہ یہ تیری خستہ اور خراب حالت تو تیری دروغ گوئی اور جھوٹ کی گواہی دے رہی ہے، وہ نشانِ عطا کہاں ہیں، تیری حالت سے تو یہ معلوم ہو رہا ہے کہ تجھ کو کسی نے بھی کسی انعام واکرام سے نہیں نوازا۔

Marfat.com

گر زبانت مدح آں شہ می تند
ہفت اندامت شکایت می کند

یعنی اگرچہ تیری زبان اس بادشاہ کی تعریف میں مصروف ہے لیکن تیرے ساتوں اعضا شکایت کر رہے ہیں۔

گفت من ایثار کردم آنچہ داد
میر تقصیرے نکرد از افتقاد

اس نے کہا کہ جو کچھ بادشاہ نے مجھے دیا تھا وہ سب مَیں نے بخشش کر دیا، بادشاہ نے میری دلجوئی میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

پھر لوگوں نے کہا کہ جب تمام مال تو نے بخوشی ایثار اور بخشش کیا ہے تو ہر چیز کا نشان ہوتا ہے، ایثار کا نشان یہ ہے کہ چہرے پر بشاشت، تازگی اور فرحت وانبساط ہونا چاہیئے مگر وہ تو تیرے چہرے پر ہے نہیں؟

صد نشاں باشد دروں ایثار را
صد علامت ہست نیکو کار را

ترجمہ: باطن میں ایثار کے سیکڑوں نشان ہوتے ہیں نیکو کار کی سیکڑوں علامتیں ہیں۔ یہ سُن کر وہ خاموش ہو گیا اور اس کا تمام پول کُھل گیا۔

فائدہ ـــــ یہ نہ سمجھنا کہ کوئی بات چھپی رہے گی، نیکی ہو یا بدی ہر فعل کے آثار ہوتے ہیں، بند کمرے میں بھی کوئی فعل کرے گا تو وہ بھی پہچان لیا جائے گا کبھی بھی چھپا نہیں رہ سکتا گویا اس کے اثر سے دیواروں میں بھی سوراخ ہو جائیگا اور باطنی اُمر پر خدا مُطّلع کر دے گا۔ جیسے مولانا رومیؒ فرماتے ہیں کہ ؎

از شگاف روزن و دیوار ہا
مُطّلع گردند بر اسرار ہا

(ترجمہ) روشن دان اور دیواروں کے شگاف سے رازوں سے واقف ہو جاتے ہیں۔
لہٰذا ہمیشہ سچ بولو ورنہ ذلیل ہو گے کیونکہ اصلیت چھپی نہیں رہے گی اور جھوٹ

Marfat.com

اپنے رُسواکن علامات کے ساتھ ظاہر ہو کر رہے گا۔

اِسی طرح قلبی محبت وارادت، دشمنی و عداوت بھی اپنے آثار سے ظاہر ہو جاتی ہے منافقوں کا نفاق ان کے لہجوں سے ظاہر ہو جاتا تھا حالانکہ وہ اپنے نفاق کو بہت چھپانے کی کوشش کرتے تھے، مگر پھر بھی اسکے آثار و علامات سے اس کا کسی نہ کسی طرح اظہار ہو ہی جاتا تھا۔

حکایت (۱۰۶)

"حضرت بایزیدؒ کو خواجہ ابوالحسنؒ خرقانی کی خوشبو"

ایک روز بایزید خرقان کے ایک جنگل اور صحرا سے گزرے آپ نے اس دشت کی خاک کو اُٹھا کر سُونگھا اور پھر فرمایا۔ ے

گفت زیں سُو بُوئے یارے میرسد
کاندریں دہ شہر یارے میرسد

فرمایا کہ اس مقام کی خاک سے ہمیں بوئے یار آتی ہے۔ پھر فرمایا کہ یہاں کی خاک سے ایک مردِ حق پیدا ہوگا جس کا نام "ابوالحسن خرقانیؒ" ہوگا۔ ے

بعد چندیں سال می زاید شہے
می زند بر آسماں ہا خرگہے

فرمایا کہ اتنے سال بعد اس زمین سے ایک بادشاہِ ولایت پیدا ہونے والا ہے جو آسمانوں پر خیمے نصب کرے گا۔ ے

بر نبشتند آں زماں تاریخ را
از کتاب آراستند آں ریخ را

اس وقت حضرت بایزید کی بتائی ہوئی تاریخ لکھ لی گئی اور قلم کی اس ریخ کو یادداشت کی تحریر کے کتاب سے آراستہ کرلیا گیا۔

Marfat.com

آگے مولانا رومؒ فرماتے ہیں کہ ؎

چوں رسید آں وقت وآں تاریخ راست
زاں زمیں آں شاہ پیدا گشت وخاست

یعنی جب ٹھیک وہ تاریخ آ پہنچی تو اس زمین سے وہ شاہِ ولایت پیدا ہو گئے اور مسندِ رُشد و ہدایت پر قائم ہو گئے

لیکن حضرت شاہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت بایزید کے انتقال کے بعد پیدا ہوئے اور آپ نے یہ اپنا معمول بنا لیا تھا کہ ہر صبح بلا ناغہ حضرت بایزید کے مزار پر حاضر ہوتے اور اشراق کے وقت تک وہاں ہی مراقب رہ کر مزار سے اکتساب فیض کرتے تھے۔ ؎

ہر صباحے رُو نہادے سوئے گور
ایستادے تا ضحیٰ اندر حضور

ہر صُبح قبر شریف کی طرف جاتے اور پھر دن چڑھے تک آپ کے حضور میں کھڑے رہتے۔ ؎

ہر صباحے تیز رفتے بے فتوُر
بر سر گورش نشستے با حضور

ہر صُبح جلدی جلدی وہاں پہنچتے اور قبر شریف کے سرہانے ادب سے بیٹھ جاتے۔ ؎

تا مثال شیخ پیشش آمدے
یا کہ بے گفتے شکالش حل شدے

یہاں تک کہ شیخ (بایزیدؒ) کی صُورت آپ کے سامنے آجاتی اور بغیر کسی گفتگو کے ان کی مشکل فوراً حل ہو جایا کرتی تھی۔

ایک روز سخت برف باری ہوئی قبر شریف پر برف کے تودے جم گئے اس وقت قبر سے آواز آئی کہ ؎

Marfat.com

ہیں بیا ایں سُو بر آوازم شتاب
عالم ار بر فست رُواز مَن متاب

اِدھر آؤ! اگرچہ اس وقت سردی سے تمام عالم برف بن چکا ہے لیکن اے ابوالحسن! تم مجھ سے منہ نہ موڑو۔

حال او زاں روز شد خوب و بدید
آں عجائب را کہ اوّل می شُنید

اس روز حضرت ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ کو بڑے مکاشفات ہوئے اور آپ کو وہ فیض پہنچایا کہ تمام حجابات اُٹھ گئے اور مشاہدہ و دید کے مقام پر آپ کو فائز کر دیا۔

فائدہ ـــــ اس حکایت سے معلوم ہوا کہ اہل اللہ کے مزارات بھی فیض رساں ہیں مگر اکتساب فیض کے لیے اہلیّت شرط ہے۔ آج کل تو فقدانِ اہلیّت کا یہ عالم ہے کہ جو بزرگانِ دین اس عالم میں ہیں ان کے برکات و فیوضات حاصل کرنے کی بھی اہلیت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ بزرگانِ دین کے فیوضات حاصل کرنے کا اہل بنائے۔ آمین

فائدہ ـــــ اہل اللہ میں کیا "بُوئے دلآویز" ہوتی ہے کہ حضرت بایزید پیدائش سے قبل ہی خاک سے محسوس فرما رہے ہیں، مگر ہائے افسوس بے دین لوگ انہی نیک لوگوں کی صحبت سے گریز کرتے ہیں اور اُن کے قُرب سے بھاگتے ہیں، حقیقت یہ ہے کہ بُری صحبتوں اور گندے اعمال اور عقاید کی "بدبُو" نے ان کے دماغ کو ایسا گندا کر دیا ہے کہ ان کو یہ لطیف خوشبو بھی نہیں آتی۔

(۱۰۷)

حکایت

"عقلمند دشمن سے مشورہ"

ایک شخص نے اپنے ایک دشمن سے مشورہ طلب کیا اس نے کہا کہ

Marfat.com

تمہارے بہت سے دوست ہیں اُن سے مشورہ لو، مَیں تو دشمن ہوں مجھ سے مشورہ کیوں لیتے ہو۔ اُس نے کہا کہ مانا تُو دشمن ہے مگر تُو عاقل ہے اور عاقل کبھی عقل کے تقاضوں کو نہیں چھوڑتا، تقاضائے عقل طبیعت کی خواہش پر غالب آجاتا ہے، اگرچہ طبیعت اس کو کینہ پر آمادہ کرے مگر پھر بھی بات وہ سمجھ کی کرتا ہے۔

لیک مردِ عاقلی و معنوی
عقلِ تو نگذاردت کہ کج روی

ترجمہ: لیکن تو عقلمند اور با معنےٰ آدمی ہے تیری عقل تجھے ٹیڑھا چلنے کی اجازت نہ دے گی۔

فائدہ —— سمجھ اور عقلِ دینی پیدا کرو تاکہ لوگ تمہاری صُحبت و مشورہ سے فائدہ حاصل کریں اور عاقل وہ ہوتا ہے جو خواہشاتِ نفس پر پاسباں رہے خود کو بگڑنے نہ دے اگر دشمن میں بھی عقل ہے تو وہ دوست ہے اس خُوبی کے سبب سے

عقلِ ایمانی چو شحنہ عادل ست
پاسبان و حاکمِ شہرِ دل ست

ترجمہ: ایمانی عقل مُنصف کوتوال کی طرح ہے دل کے شہر کی محافظ اور حاکم ہے۔

حکایت (۱۰۸)

"ایک نوجوان بحیثیّت سالارِ لشکر"

ایک لشکر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نوجوان کو امیر اور سالارِ لشکر مقرر فرمایا ایک صاحب سے ضبط نہ ہو سکا۔ عرض کیا، حضور! بڑے بڑے عمر والے، معمّر اور مشائخ یہاں موجود ہیں لیکن ان سب کو چھوڑ کر آپ ایک نوجوان کو امیر مقرر فرما رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہاں درازیِ عمر اور سفید ریش کی ضرورت نہیں، نہ عقل اور تجربہ کی حاجت ہے اگرچہ نوجوان ہی ہو مگر عقل ہے تو پھر وہ بھی شیخ ہے۔

Marfat.com

گفت پیغمبر کہ اے ظاہر نگر
تو مبیں او راں جوانِ وبے ہنر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ظاہر کو دیکھنے والے تو اس کو جوان وبے ہنر مت سمجھ۔

اے بسا ریش سیاہ و مرد پیر
دے بسا ریش سفید و دل چو قیر
عقل او را آموزدم بارہا
کرد پیری آں جواں در کارہا

ترجمہ: بہت سے کالی ڈاڑھی والے ہیں اور بوڑھے ہیں بہت سے سفید ڈاڑھی والے ہیں اور سیاہ دل ہیں، میں نے بارہا اس کی عقل آزمائی ہے کاموں میں اس نوجوان نے بوڑھاپن دکھایا ہے۔

فائدہ۔۔۔ معلوم ہوا کہ اگرچہ عمر میں کوئی چھوٹا ہو لیکن اگر علم، ورع اور تجربہ میں اگر زیادہ ہے تو اس کو معمر انسان پر فضیلت حاصل ہوگی اور اس نوجوان کے تحت رہنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرنی چاہیئے۔ چنانچہ حضرت قطبؒ صاحب نوجوان تھے اور حضرت بابا فریدؒ شکر گنجؒ معمر اور بزرگ تھے مگر معمر اور بزرگ ہوتے ہوئے اس نوجوان کے مرید ہوئے۔

(۱۰۹)

حکایت

"بایزیدؒ کا قول سُبحَانِی مَا اَعظَمَ شَانِی"

حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے جب سُبحَانِی مَا اَعظَمَ شَانِی (یعنی میں پاک ہوں میری شان بلند ہے) کہا تو لوگوں نے اس پر اعتراض کیا آپ نے فرمایا کہ اب اگر کبھی میں ایسا کہوں تو خنجر لے کر مجھے اسی وقت ہلاک

Marfat.com

کر دینا، چنانچہ پھر جب آپ پر یہی حالت طاری ہوئی تو آپ نے وہی فرمایا اور لوگوں نے خنجر مارنے شروع کر دیئے، لیکن وہ خنجر بجائے بایزید کے اُلٹے مارنے والوں پر ہی لگنے لگے وہ سب خون میں غرق ہو گئے اور آپ کو ایک زخم بھی نہ آیا۔

فائدہ ــــ سُبحانی مَا اَعظَمَ شانی کہنے کا سِرّ (راز) معلوم ہو گیا کہ ان حضرات اہل اللہ کا بدن خود سے فانی اور انوارِ خدا سے پُر ہوتا ہے۔ لہذا یہ ارشاد ان کا اپنے لیے نہیں بلکہ اللہ کے لیے تھا۔

نیست اندر جبہ ام اِلّا خدا
چند جوئی بر زمین و بر سما

ترجمہ: (کہا) میرے جُبّہ کے اندر خدا کے سوا کوئی نہیں ہے تو آسمان اور زمین میں کب تک تلاش کرے گا۔

فائدہ ــــ اس حکایت سے یہ بھی سبق ملا کہ ان فانی فی اللہ ہستیوں کو کبھی ایذا نہیں پہنچانا چاہیئے کیونکہ ان کو ایذا پہنچانا دراصل خود اپنے کو ہی ایذا پہنچانا ہے۔

اے زدہ بر بے خوداں تو ذوالفقار
بر تنِ خود مے زنی آں ہوش دار
زانکہ بے خود فانی ست وامین ست
تا ابد در ایمنی او ساکن ست

ترجمہ: اے وہ کہ تُو نے فانیوں پر تلوار چلائی سمجھ لے تو اپنے جسم پر مار رہا ہے کیونکہ بے خود فانی اور محفوظ ہے وہ ہمیشہ کے لیے امن میں مقیم ہے۔ لہذا کسی کا دل مت دکھاؤ بلکہ قلبِ مسلم کو سرور رکھنے کی کوشش کرو۔

Marfat.com

(۱۱۰)

حکایت

تالاب میں تین قسم کی مچھلیاں

سمندر سے قریب پانی کے تالاب میں تین مچھلیاں رہتی تھیں ان میں سے ایک عاقل تھی، ایک نیم عاقل اور ایک احمق۔ ایک روز چند شکاری اس طرف شکار کے لیے آنکلے، مچھلیوں کو دیکھ کر دوڑے تاکہ جال لائیں اور ان کو پکڑ لیں، ان مچھلیوں میں جو عاقل مچھلی تھی اس نے یہ حال دیکھ کر فوراً سمندر کی راہ اختیار کی اور بہت سی تکالیف برداشت کرتی ہوئی سمندر میں امن و عافیت کے مقام پر پہنچ گئی، اب صیاد جال لے کر جب سر پر آگئے تو یہ دوسری نیم عاقل مچھلی گھبرائی اور افسوس کرنے لگی کہ میں نے وقت کیسا ضائع کر دیا اس بھلی مچھلی کی رہنمائی میں اس کے ہمراہ نہ گئی اور اس نیک اور عاقل رفیق کی رفاقت کو کھو بیٹھی مگر اب تدبیر خلاصی کیا ہے آخر اس کو ایک تدبیر سوجھی کہ اپنے آپ کو مُردہ کر کے پانی کے اُوپر ڈال دیا۔ شکاری نے جب دیکھا تو افسوس سے کہا کہ بہت عُمدہ مچھلی مر گئی ایک شکاری نے اس کو باہر نکال کر پھینک دیا۔ جُوں ہی وہ باہر گری اس نے موقع پا کر ایک زقند لگائی اور سمندر میں پہنچ گئی اور ہمیشہ کے لیے امن میں آگئی اور بے خوف ہو گئی اور پُر امن زندگی بسر کرنے لگی، اب صیادوں نے جال ڈالا تو وہ احمق مچھلی جو اس میں رہ گئی تھی وہ بے چین اور مضطرب پھرنے لگی اور کہتی تھی کہ اگر اس دفعہ مصیبت سے چھُوٹ گئی تو ہمیشہ دریا کو اپنا وطن بنا لوں گی اور اب عقل سے کام لوں گی، مگر اب شرمندگی، ندامت اور آہ و زاری سے کیا ہوتا ہے وقت تو گزر گیا آخر یہ پکڑی گئی، کاٹی گئی اور آگ پر اُس کے کباب تلے گئے۔

فائدہ ـــــ جس طرح اس تالاب میں مچھلیاں تین قسم کی تھیں اسی طرح اس

Marfat.com

دُنیا میں آدمی بھی تین قسم کے ہوتے ہیں، جن کی طرف قرآن میں اس طرح اشارہ کیا گیا ہے کہ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ (فاطر آیت ۳۲) یعنی ایک عاقل ہوتے ہیں جنہیں قرآن سابق بالخیرات کہتا ہے، ایک نیم عاقل ہوتے ہیں جنہیں قرآن مُقتصد کہتا ہے اور تیسری قسم "احمق"، جنہیں قرآن "ظالم" کہتا ہے۔

عاقل وہ ہے جو اپنی عقل سے کام اور عقل کا تقاضا یہ ہے کہ خطرہ سے لاحق ہونے سے پہلے نجات کی راہ تلاش کرے اور عذاب کی حدُود سے نکل کر دینِ اسلام میں امن و عافیت اور سلامتی کے مقام پر آجائے۔ اور نیم عاقل (مُقتصد) وہ ہے کہ جب سر پر عذاب آجائے یعنی جب بُڈھا ہوجائے اور مرنے کے قریب ہو تو پھر ہوش آئے اور موت سے پہلے خواہشاتِ نفس کو مردہ کرکے قومِ یُونس علیہ السلام کی طرح تائب ہوجائے اور احمق وہ ہے کہ جنہیں "عبرت" حاصل کرنے کا مادہ ہی نہ ہو اور آخر تک نہ نکلے اور غضبِ خداوندی کا شکار ہوجائے، جیسے "کافر"، کہ جب مرنے کے بعد پھنسیں گے اور اُن پر عذاب ہوگا تو اس وقت گھبرائیں گے اور اس پچھلی کی طرح کہیں گے کہ اگر اس دفعہ چھُوٹ گیا تو ہمیشہ عقل سے کام لوں گا لیکن افسوس اب ندامت بیکار ہے اب آہ وزاری کا کوئی نتیجہ نہیں۔

فائدہ ــــــ دوسری مچھلی نے موت کو ذریعۂ حیات بنا کر یہ سبق دے دیا کہ اگر تم بھی حیاتِ جاودانی چاہتے ہو تو اپنی خواہشاتِ نفسانی کو فنا کرکے مُردہ ہوجاؤ اور مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا کے بمصداق مرنے سے پہلے مرجاؤ کہ اس موت میں ہی زندگی اور امن ہے۔ مولانا رومی فرماتے ہیں۔

مرگ پیش از مرگ امن ست اے فتیٰ
این چنیں فرمودہ مارا مُصطفیٰ

ترجمہ :- اے نوجوان مرنے سے پہلے مرنا امن ہے مصطفیٰ نے ہم سے ایسا ہی فرمایا ہے

Marfat.com

حکایت (۱۱۱)

"استنجے کے وقت وضو کی دعا"

وضو کرتے وقت ہر عضو کی دعا علیحدہ علیحدہ ہے چنانچہ ناک میں پانی دیتے وقت یہ دعا پڑھتے ہیں کہ اَللّٰھُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ یعنی "اے اللہ مجھ کو جنت کی خوشبو سونگھا" ناک کا چونکہ خوشبو سے تعلق ہے اس لیے یہ دعا اس مقام پر مناسب محل ہے مگر ایک جاہل شخص بوقت استنجا اس کو پڑھتا تھا کسی نے کہا کہ وظیفہ اور دعا تو اچھی ہے مگر تو نے اس کے محل سے (موقع سے) اس کو ہٹا دیا اگر تو پڑھنا چاہتا ہے تو اس کے محل اور مقام پر اس کو پڑھ، یہی عدل ہے ورنہ اس دعا کے ساتھ ناانصافی اور ظلم ہوگا۔

فائدہ — محل اور موقع کی شناخت ضروری ہے ہر شئے کو اس کے محل پر رکھنا عدل ہے اور بے محل رکھنا ظلم ہے، ہر چیز میں اس کا خیال رکھنا ضروری ہے، محبت، عداوت، تواضع، تکبر، دولت، حکومت، امارت سب عمدہ چیزیں ہیں اگر محل پر ہوں لیکن اگر بے محل ہیں تو ان میں سے کوئی بھی اچھا نہیں۔ مثلاً عارف رومیؒ اس کی مثال دیتے ہیں۔ ؎

عدل چہ بود آب دہ اشجار را
ظلم چہ بود آب دادن خار را

یعنی مثلاً "پانی دینا" اچھی چیز ہے لیکن اس وقت جبکہ ثمردار درخت کو دے، کہ یہ اس کا محل ہے اور بے محل پانی دینا "خاردار" درخت کو پانی دینا ہے کہ اس پانی دینے سے کانٹوں میں اضافہ ہوگا کیونکہ یہ تو محل قطع و برید ہے نہ کہ محل تربیت، اسی طرح خلاف شرع کاموں میں پیسہ خرچ کرنا کانٹے دار درخت کو پانی دینے کے مترادف ہے اور نیک محل میں پیسہ لگانا گل اور ثمردار درخت کی تربیت کرنے کے

Marfat.com

مترادف ہے جو کہ عدل ہے۔ عارفِ رُومیؒ ایک اور مثال دیتے ہیں کہ ؎

ہم چنیں حبِ الوطن باشد درُست
تو وطن بشناس اے خواجہ نخُست

یعنی وطن سے محبت کرنا اچھا ہے لیکن اے انسان اپنے وطن کو پہچان کہ آخرت اور جنت یہ تیرا اصلی اور حقیقی وطن ہے اسی طرح تواضع اچھی چیز ہے مگر اس تواضع کے محل کو بھی پہچان کہ وہ علماء، اولیاء اور صلحاء ہیں کہ ان کے ساتھ تواضع سے پیش آنا یہ تواضع کا صحیح محل ہے اسی طرح غُصّہ کرنا کہ یہ بھی اگر محل میں ہو تو اچھا ہے ورنہ مکرُوہ فعل ہے۔

(۱۱۲)

حکایت

ایک شکاری اور ایک چڑیا

ایک شکاری نے جال میں چڑیا پکڑی، چڑیا نے اس سے کہا کہ تُو نے ہرن، نیل گائے جیسے بڑے بڑے جانور پکڑے ہیں مجھ جیسے چھوٹے سے جانور سے تیرا کیا بھلا ہوگا، میری جان علیحدہ جائے گی اور تیرا شکم بھی سیر نہ ہوگا البتہ اگر تو مجھ کو چھوڑ دے گا تو تجھ کو چند ایسی بیش قیمت باتیں نصیحت کے طور پر بتاؤں گی کہ جو مجھ سے کہیں زیادہ قیمتی ہونگی، ایک بات تیرے ہاتھ پر کہوں گی دوسری دیوار پر اور تیسری شاخ پر پہنچ کر کہوں گی، چنانچہ جب اس کو چھوڑ دیا تو ہاتھ پر بیٹھ کر اس نے سب سے پہلی بات کہی کہ "محال بات کوئی بھی کہے کبھی اس کو نہ ماننا اور اس کا یقین نہ کرنا" پھر دیوار پر جا کر کہا کہ گزری ہوئی بات پر کبھی افسوس نہ کرنا اور کہا کہ مجھ میں دس درہم کے برابر موتی تھا تُو نے مجھ کو چھوڑ کر اس کو کھو دیا یہ سُن کر صیاد نے رونا پیٹنا شروع کر دیا جب بہت رویا تو چڑیا نے کہا کہ اے نادان! میں تمام کی تمام مشکل سے ایک درہم کے برابر ہوں گی مجھ میں دس درہم

Marfat.com

کے وزن کا موتی کس طرح سے آسکتا ہے تجھے ابھی تو نصیحت کی تھی کہ امرِ محال پر یقین کبھی نہ کرنا، مگر تو نے سب بھُلا دیا۔ شکاری کو ہوش آیا تو اس نے کہا اچھا تیسری نصیحت اور کرد تو اس نے کہا کہ او احمق جب تُو نے طمع اور لالچ میں اپنی نصیحت کو بھُلا دیا تو آئندہ تجھ کو نصیحت کرنا کھاری اور شور زمین میں بیج ڈالنا ہے۔

پند گفتن با جہولِ خوابناک
تخم افگندن بُود در شورہ خاک

یعنی جاہل اور غافل کو نصیحت کرنا شور زمین میں بیج ڈالنے کے مترادف ہے۔

فائدہ — معلوم ہوا کہ آدمی حرص میں اندھا ہو جاتا ہے اس کو کچھ نظر نہیں آتا۔ نصیحتوں کو بھُول جاتا ہے لہٰذا حرص سے انسان کو بچنا چاہیئے، اللہ تعالیٰ ہم کو اس سے محفوظ رکھے۔ آمین

(۱۱۳)

حکایت

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تبلیغ اور فرعون کی سرکشی

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے پاس رُشد و ہدایت کی غرض سے تشریف لے گئے تو اس نے پوچھا کہ تو کون ہے؟ آپ نے فرمایا مَیں رسُول ہوں، اس نے کہا کہ اپنی قدیمی بندگی اور نسبت کا حال بتاؤ؟ آپ نے فرمایا خاکی الاصل ہوں اور اللہ تعالیٰ کا قدیمی بندہ ہوں۔ اس نے کہا وہ بندگی اور نسبت بیان کر جو تجھ کو مجھ سے حاصل ہے اور یُوں کہہ کہ مَیں بندۂ فرعون ہوں، طاغی باغی، قاتل خونی اور حق ناشناس ہوں، آپ نے فرمایا کہ مَیں بجُز خدا کے کسی کا بندہ نہیں ہوں اس خدا کا بندہ ہوں جو سارے جہاں کا اکیلا مالک ہے اور یہ جو تو نے کہا ہے "طاغی اور باغی" تو یہ تجھ پر ہی صادق آتا ہے کیوں کہ تو اپنے اس مالک سے طاغی اور باغی ہے خُونی قاتل ہونا بھی تیرا ہی وصف ہے کیوں کہ تو نے نہ معلوم بنی اسرائیل

Marfat.com

کے کتنے بچوں کو قتل کیا ہے۔ اب رہا حقِ نمک تو اس کی ادائیگی کے لیے تیرے پاس آیا ہوں تاکہ تجھے مالکِ حقیقی یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف ہدایت کروں، اگر تو نے ہدایت کو قبول کرلیا تو بابِ توبہ مفتوح ہے اللہ تعالیٰ تجھے معاف فرمائے گا۔ تو اگر موحّد بن گیا تو توحید قبول کرنے کے عوض اللہ تعالیٰ تجھے چار چیزیں عطا فرمائیگا۔ عافیت(۱)، درازیٔ عمر(۲)، ملک دوجہاں(۳) اور جوانی(۴)۔ فرعون نے کہا اچھا میں اپنی بیوی آسیہ سے مشورہ لے لوں، جب بیوی سے مشورہ لیا تو بیوی نے کہا کہ بے دریغ اور بغیر کسی پس و پیش کے عنایت ہائے ربانی کو فوراً قبول کرلے۔ فرعون نے کہا کہ اپنے وزیر ہامان سے بھی مشورہ لے لوں۔ بیوی نے کہا کہ ہامان سے مشورہ مت لے ورنہ وہ تجھ کو گمراہ کردے گا۔ چنانچہ یہی ہوا جب اس نے ہامان سے مشورہ لیا تو ہامان سُنتے ہی غصہ سے اُچھل پڑا اور کہا کہ یہ کس گستاخ نے آپ کے سامنے ایسے گستاخانہ کلمات اور بے ادبی کے حروف اپنی زبان سے نکالے ہیں۔ مشرق و مغرب کے سلاطین آپ کو خراج دیں، تمام عالم آپ کے آستانہ پر سجدہ ریز ہو آپ مسجودِ عالم ہیں اب کیا تنزّل کریں گے اور خدا بن کر اب بندہ بنیں گے۔ مسجودِ عالم بن کر اب ساجد بنیں گے۔ اگر آپ اس کو قبول کریں تو پہلے میری گردن مارنے کا حکم دے دیں تاکہ میری آنکھ آپ کو اس حال میں نہ دیکھ سکے غرضیکہ ہامان نے فرعون کی راہ ماردی اور وہ کافر کا کافر ہی رہا۔

آخر اللہ تعالیٰ نے مینڈک اور قحط کا عذاب نازل فرمایا جب پریشان ہو گئے تو پھر حضرت موسیٰ سے دعا کی درخواست کی آپ نے دعا فرمائی تو قحط دور ہو گیا اور کھیتیاں خوب سرسبز و شاداب ہوگئیں مگر شکم سیر ہو کر پھر نفسِ طاغی، طغیانی اور سرکشی پر آگیا۔

چوں شکم پُر گشت و بر نعمت زدند
واں ضرورت رفت پس طاغی شدند

(ترجمہ) جب پیٹ بھر گیا اور نعمت مل گئی وہ ضرورت ختم ہو گئی پھر سرکش ہو گئے۔

Marfat.com

فائدہ ـــــ اپنے دوست اور مصاحبین اچھے تلاش کرو کہ تم خدا کو بھولے ہوئے ہو تو وہ تم کو یاد دلا دیں اور اگر یاد ہو تو یاد کو زیادہ کر دیں. جو مثلِ ہامان تمہارے ساتھی ہیں ان کو فوراً چھوڑ دو یعنی جو تمہاری نیک راہ مارتے ہیں ان سے دوری اختیار کر لو۔ ؎

از چنیں ہمراہ بد دوری گزیں
زینہار اللہ اعلم بالیقیں

ورنہ قیامت کے روز افسوس کرو گے اور کہو گے کہ یٰوَیْلَتٰی لَیْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا ہائے میری شامت کاش میں نے فلاں کو اپنا دوست نہ بنایا ہوتا۔ (الفرقان آیت ۲۸)

فائدہ ـــــ آج بھی بہت سے امراء و حکام ایسے فرعون صفت موجود ہیں کہ ان کی شان و شکوہ ان کو بندۂ خدا بننے اور اپنے مالکِ حقیقی کی بندگی ادا کرنے سے، مانع ہے اُن کو عار آتی ہے کہ اپنا اُونچا سر سجدہ کے لیے زمین پر رکھیں، بڑے ہو کر غریبوں کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر مسجد میں جماعت کے ساتھ کھڑے ہوں۔

اللہ تعالیٰ اس رعونت اور فرعونیت سے محفوظ رکھے. آمین

حکایت (۱۱۴)

گرتے ہوئے بچے کو بچانے کیلئے حضرت علیؓ کی تدبیر

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک عورت گھبرائی ہوئی حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ جلد کوئی تدبیر نجات بتلائیے۔ میرا بچہ چھت کے کنارہ پر ہے میں اس کو پکڑنے کے لیے جاتی ہوں تو مجھ سے بھاگ کر کنارے سے اور نزدیک ہو جاتا ہے بس اب گرنے کے قریب ہے۔ میری طرف آتا ہی نہیں.

Marfat.com

ئیں اس صورت میں کیا کروں اس کو کس طرح بچاؤں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جا اس کے ہم عمر کو لا اور اس کو دکھلا وہ اپنے ہم جنس بچہ کو دیکھ کر اس کی طرف مائل ہو گا اور جب تیری طرف آجائے تو تو اس کو پکڑ لیجیو۔ اس نے ایسا ہی کیا وہ بچہ اس بچہ کو دیکھ کر خوشی خوشی اس کی طرف چلا آیا۔ ماں نے لپک کر اس کو اپنی گود میں اٹھالیا۔ اس طرح وہ بچہ گرنے سے بچ گیا۔

فائدہ۔۔۔ یہی حکمت ہے رسولوں کے تمہارے مثل، ہم جنس بشر ہونے میں تاکہ جو لوگ دوزخ کے کنارے کے قریب پہنچ گئے ہیں اور قریب ہیں کہ دوزخ میں گرجائیں وہ اپنے ہم جنس دیکھ کر اُن کی طرف دوڑتے ہوئے آئیں گے تو یہاں رحمتِ خداوندی ان کو اپنی گود میں اٹھالے گی اور وہ اس عظیم تباہی سے بچ کر ہمیشہ کے لیے آغوشِ رحمت خداوندی میں آجائیں گے۔

زاں بود جنس بشر پیغمبراں
تا بجنسیت رہند از ناوداں
پس بشر فرمود خود را مثلکم
تا بجنس آئید و کم گردند گم

(ترجمہ) وہ شخص جو جنسِ پیغمبر سے ہو گا وہ جنسیت کے سبب دوزخ میں گرنے سے بچ جائے گا۔ اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے مثل اپنے کو بشر فرمایا تاکہ جنس کی طرف آئیں اور بہت کم لوگ گمراہ ہوں۔

فائدہ۔۔۔ اس حکایت سے معلوم ہوا کہ جنسیت میں میلان ہوتا ہے لہذا جس کا میلان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور آپ کی تعلیم کی طرف ہے سمجھ لو وہ آپ کی جنس سے ہے اور جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کی طرف میلان نہیں وہ آپ کی جنس سے نہیں ہے جیسے "عکرمہ" ابوجہل کے گھر پیدا ہوا لیکن میلان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کی طرف تھا لہذا وہ آپ کی جنس

Marfat.com

سے ہوا برخلاف اس کے حضرت نوح کا بیٹا کہ اس کا رجحان اور میلان کفار کی طرف تھا لہذا حضرت نوح کا بیٹا ہوتے ہوئے کفار کی جنس سے ہوا آپ کی جنس سے نہ ہوا چنانچہ قرآن میں صاف ارشاد ہے کہ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ (ہود آیت ۴۶) کہ اے نوح یہ تمہارے اہل اور خاندان سے نہیں ہے۔ لہذا قرآن میں جو ارشاد ہے کہ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ[1] (یونس آیت ۱۲) تو مِنْ اَنْفُسِكُمْ میں وہ ہی داخل ہوگا جس کا میلان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہوگا نہ کہ کفار اور مشرکین۔

حکایت (۱۱۵)

سیلاب میں حضورؐ کی لکڑی کے نہ بہنے کا معجزہ

سرداران عرب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جھگڑا کیا کہ تم بھی سردار ہو تو ہم بھی سردار ہیں لہذا ملک میں ہم تم برابر ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میری سرداری اللہ کی طرف سے ہے، انہوں نے کہا ہم کو بھی امیری اللہ کی ہی طرف سے ملی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مگر میری امیری اور سرداری تو قیامت تک باقی رہنے والی ہے۔ عارف رومی فرماتے ہیں کہ ؎

پنج نوبت می زنند شں بر دوام
ہم چنیں ہر روز تا روز قیام

(ترجمہ: ہمیشہ پانچ وقت ان کے نام پر نوبت بجتی ہے اسی طرح ہر روز قیامت تک۔

اس پر ان سرداروں نے دلیل طلب کی، تو حق تعالیٰ نے ایک ابر کو بھیجا جس سے اتنی زبردست بارش ہوئی کہ ایک سیلاب چڑھ گیا آپ نے فرمایا کہ اب

---

[1] بیشک تشریف لایا ہے تمہارے پاس ایک برگزیدہ رسول تم میں سے۔

Marfat.com

وقتِ امتحان آگیا ہے اس میں سب اپنے اپنے نیزے ڈال دیں چنانچہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور سب سرداروں نے اپنے اپنے لکڑیوں کے نیزے اس میں ڈال دیئے۔ سب کی لکڑیاں سیلاب میں بہہ گئیں مگر آنحضرت ؐ کی لکڑی کو سیلاب نے نہ بہایا وہ پانی پر بدستور کھڑی رہی اس معجزہ کو دیکھ کر سب آپ کی فضیلت کے معترف ہو گئے مگر تین شخص اس وقت بھی حسد کے باعث آپ پر ایمان نہ لائے اور آپ کو ساحر اور کاہن ہی کہتے رہے۔

فائدہ — اسی طرح الحاد اور بے دینی کے سیلاب میں بہہ جانے والے بھر جاتے ہیں لیکن حضور ؐ کے غلام، متبع سنت، طریقۂ محمدی پر چلنے والے بدستور اپنی روایات اور طریقوں پر قائم رہتے ہیں اور کوئی فیشن یا دنیا کا کوئی سیلاب ان کو بہا نہیں سکتا۔

فائدہ — اتباعِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں عدل وانصاف، محبت و ایثار دیگر اعمالِ صالح اور اخلاقِ فاضلہ سے وہ نیک نامی ہو گی کہ پھر اس کو سیلابِ مرگ بھی فنا نہ کر سکے گا حضرات اولیائے کرام کی سیرتیں اس پر شاہد ہیں۔ ے

نام شاں را سَیلِ تیز مرگ بُرد
نامِ اُو و دولت تیزش نمُرد

(ترجمہ) ان کے نام کو موت کا تیز سیلاب بہا لے گیا ان کا نام اور اُن کی تیز حکومت نہیں مری ہے

(۱۱۶)

حکایت

ایک فلسفی اور بزرگ کا مباحثہ

ایک فلسفی اور ایک بزرگ کے درمیان بحث ہو پڑی، بزرگ نے کہا کہ عالم حادث اور فانی ہے فلسفی نے کہا کہ تو بعد میں پیدا ہوا ہے تجھ کو ابتدا اور

Marfat.com

انتہائے عالم کی کیا خبر یہ بات تو نے صرف آبائی تقلید میں کہہ دی ہے۔ تیرے پاس کوئی دلیل اور برہان اس پر نہیں اور میں بغیر دلیل ایسی باتوں سے متاثر ہوتا نہیں۔

بزرگ نے کہا کہ میرے پاس حجت ہے جو میرے اندر موجود ہے اور وہ "ایمان" ہے۔ ایمان یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا سب فانی ہیں۔ فلسفی نے کہا کہ تمہارا ایمان میرے لیے کوئی حجت نہیں بزرگ نے کہا کہ ایمان نجات بخش ہے اس سے بڑھ کر اور کیا برہان ہوگی۔ آؤ ہم اور تم دونوں آگ میں کودتے ہیں۔ کھرا کھوٹا، سچا جھوٹا ابھی ظاہر ہو جائے گا۔ چنانچہ دونوں آگ میں کود پڑے۔ فلسفی جل کر راکھ ہو گیا اور وہ بزرگ آگ سے محفوظ رہ گئے۔ نورِ ایمان سے وہ آگ بَرداً وَسَلاماً ہو گئی یعنی ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو گئی۔

فائدہ — دین کی سچی پیروی کرنیوالا آتشِ غضب، آتشِ حرص، آتشِ شہوت سے ہمیشہ محفوظ رہے گا۔ حسد کی آگ میں بھی نہیں جلے گا۔ دنیا میں بھی ان آگوں سے محفوظ رہے گا اور انشاء اللہ قیامت کے دن بھی دوزخ کی آگ سے سلامت اور محفوظ رہے گا۔ یَوْمُ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ صِدْقُهُمْ (المائدہ آیت ۱۱۹) (کہ اس دن ان کی سچائی ان کو فائدہ پہنچائے گی) اسی طرح اگر ایسا شخص اختلاف، فتنہ و فساد کی آگ میں کود پڑے گا تو وہ آگ برداً و سلاماً ہو جائے گی اور اس کی برکت سے جنگ کے شعلے بجھ جائیں گے کُلَّمَا اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ[1] (المائدہ آیت ۶۴) فیضِ صحبت میں نورِ صلح ایسا پہنچے گا کہ نارِ حرب پر غالب آجائے گا بلکہ اسے مومن کامل اور ولیٔ برحق کی شان تو یہ ہے کہ اگر ناری عمل والوں کے پاس بیٹھ جائے تو نورِ ایمان پہنچا کر ان کو مشرف باسلام کر دے۔ فِیْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ کے بجائے بھر دے

---

[1] جب کبھی وہ لڑائی کی آگ بھڑکاتے ہیں اسے اللہ تعالیٰ بجھا دیتا ہے۔

Marfat.com

بُطُونِہِمْ اِلاَّ النُّوْرُ ہو جائے یہ خدا کے مقبول بندے دُنیا میں اس طرح آگوں کو سرد کرتے ہیں اور جب قیامت میں اپنا نورِ ایمان لے کر یہ دوزخ کے اُوپر سے گزریں گے تو دوزخ بھی پکار پکار کر کہے گی کہ ؎

گوید ش بگذر زمن اے شاہ زود
ہیں کہ نورت سوزِ نارم را ربود

کہ اے دین کے بادشاہ! مجھ پر سے جلدی گزر جا کہ تیرا نور میری آگ کو بجھائے جا رہا ہے۔ ؎

پس ہلاکِ نار نورِ مومن است
زانکہ بے ضد دفعِ ضد لاممکن است

معلوم ہوا کہ "نار" کی ہلاکت "نورِ مومن" سے ہے اس لیے کہ بغیر ضد کے دفع ضد ناممکن ہے۔

فائدہ — پہلے لوگ ایمانی باتوں میں مقابلے کیا کرتے تھے اور "ایمان" سے غالب آتے تھے اور اب غیر ایمانی باتوں میں ایک دوسرے پر غالب آنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مثلاً کسی کے پاس ایک سنیما ہے تو دوسرا چاہے گا کہ اس کے مقابلہ میں میرے پاس دو سنیما ہوں تاکہ میں اس پر غالب آجاؤں۔

حکایت (۱۱۷)

ایک شخص کی اپنے محسن کے احسان پر ناراضگی

ایک بادشاہ اپنے ایک مصاحب اور ندیم سے بگڑ گیا، غصّہ میں تلوار میان سے کھینچ لی کس کا جگر تھا کہ اس وقت دم مارتا اور بادشاہ سے اس کی سفارش کرتا مگر اس کے خواص میں سے ایک مصاحب عماد الملک تھا وہ ہمت کر کے آگے بڑھا اور بادشاہ کے قدموں میں گر پڑا اور طالب عفو ہوا،

Marfat.com

بادشاہ نے اسی وقت تلوار میان میں رکھ لی اور کہا چونکہ تو درمیان میں آ گیا، اس لیے مَیں نے اس کو معاف کیا اور اس سے راضی ہوا۔ مگر یہ مجرم ندیم بجائے خوش اور احسان مند ہونے کے اس محسن ندیم سے ناراض ہو گیا اس تعجب انگیز بات پر لوگوں کو بڑی حیرت ہوئی۔ آخر لوگوں نے اس کی وجہ اس سے دریافت کی تو اس نے کہا کہ مَیں اپنے اور بادشاہ کے درمیان کسی کو دیکھنا پسند نہیں کرتا مجھے تو تیری ہمدردی اور احسان سے کہیں زیادہ مزا قہرِ محبوب میں سر کٹانے کے اندر تھا۔ ؎

من نخواہم رحمتے جز رحم شاہ
من نخواہم غیر آں شہ را پناہ

(ترجمہ) مَیں سوائے بادشاہ کے کسی کا رحم و کرم نہیں چاہتا، مَیں بادشاہ کے علاوہ کسی کو اپنا پُشت پناہ بنانا نہیں چاہتا۔

فائدہ ـــــ انتہائی محبت اور تعلق میں انسان محبوب کے قہر سے بھی لُطف اندوز ہوتا ہے۔ جس طرح مہرِ محبوب لُطف دِہ ہوتا ہے اسی طرح محب اور عاشق کیلئے قہرِ محبوب بھی لذت آگیں ہوتا ہے لہذا ایک سچے مُسلمان کو اگر شریعت کے احکامات پر عمل کرنے میں کوئی مالی نقصان بھی ہوتا ہے جیسے زکوٰۃ یا ترکِ سُود وغیرہ میں تو تعلقِ مولیٰ اور محبتِ خدا میں یہ نقصان بھی اس کے لیے خوشگوار ہو جاتا ہے۔ اغیار کے بارِ احسان سر پر آنے سے اس کے لیے یہ بدرجہا بہتر ہے کہ محبوب کے ہاتھ سے سر قلم ہو جائے۔ لہذا سُود اور شراب کے جواز میں انسانی ہمدردی اور ترقی دکھانے والو ہم کو تمہاری ہمدردی کی کوئی ضرورت نہیں ہے ہمیں تو صرف اپنے محبوبِ خدا کا حکم پسند ہے، ہمیں اس پر عمل کرنے میں مزا ہے خواہ سر ہی کیوں نہ چلا جائے۔ علامہ اقبال فرماتے ہیں ؎

جفا جو عشق میں ہوتی ہے وہ جفا ہی نہیں
ستم نہ ہو تو محبت میں کچھ مزا ہی نہیں

Marfat.com

حکایت (۱۱۸)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اپنے رب سے ایک سوال

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے بارِ الٰہا! آپ مخلوق کو بنا کر کیوں فنا کر دیتے ہیں؟ نقش بنا کر اس کو کیوں مٹا دیتے ہیں؟ آواز آئی اے موسیٰ! اگر یہ تمہارا سوال طلبِ حکمت کے لیے نہیں ہوتا بلکہ ازراہِ غفلت ہوتا تو اس پر عتاب کرتا۔ لیکن تم کاشفِ حکمت ہو۔ اس لیے عتاب نہیں کرتا۔ اچھا اب جواب معلوم کرنے کے لیے زمین میں دانہ بوؤ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا، جب خوب سرسبز ہو گیا اور بالیاں نکل آئیں اور وہ خشک ہو گئیں تو حضرت موسیٰ نے اس کو درانتی لے کر کاٹنا شروع کر دیا، فوراً غیب سے ندا آئی کہ کیوں بویا اور اب ایسی زینت کی چیز کو کیوں کاٹتے ہو؟ عرض کی کہ اس میں دانہ پیدا ہو گیا اور اب وہ اس لائق نہیں کہ اس گھاس میں رہے لہٰذا مناسب ہے کہ ہر ایک کو الگ الگ کر کے اس کے مقام پر پہنچا دیا جائے۔ آواز آئی کہ یہ فہم و دانش تجھ میں کہاں سے آئی۔ کہا آپ سے ملی ہے۔ ندا آئی کہ پھر مجھے بھی نیک و بد کے درمیان فرق اور امتیاز کرنا ہے۔ یہی تمہارے سوال کا جواب ہے۔

واجب است اظہارِ ایں نیک و تباہ

ہم چناں کاظہار گندم ہا زکاہ

(ترجمہ۔ نیک اور برباد کا فرق کرنا ضروری ہے جس طرح گیہوں کا بھوسے سے الگ کرنا۔

فائدہ ۔۔۔ دنیا میں نیک و بد سب ملے ہوئے ہیں، اب یہ موت اس لیے ہے کہ بدوں کو ان کے مقام پر پہنچائے اور نیکوں کو ان کے مقام پر پہنچائے تو موت دراصل اس تفریق اور امتیاز کے لیے ہے تاکہ نیکوں اور بدوں کو الگ الگ کر کے نیکوں کو جنت میں اور بدوں کو دوزخ میں پہنچا دے۔

Marfat.com

(۱۱۹)

حکایت

خوبصورت شہزادہ کا بدصورت عورت سے عشق

بادشاہ کا ایک نہایت زیبا صورت اور خوب سیرت لڑکا تھا، ایک روز خواب میں دیکھا کہ اچانک یہ لڑکا مرگیا ہے، بادشاہ کو اس قدر غم اور افسوس ہوا جس کی کوئی انتہا نہیں تمام عالم مکدر ہوگیا غم سے نجات کی کوئی صورت نظر نہیں آتی تھی کہ اچانک آنکھ کھل گئی وہ خوشی ہوئی کہ عمر بھر کبھی ایسی نہیں ہوئی تھی۔

شادیٔ آمد ز بیداریش پیش
کو ندیدہ بود اندر عمرِ خویش

بیداری کے بعد بادشاہ کو خیال آیا کہ موت و زیست کا کوئی بھروسہ نہیں نسل آگے چلنی چاہیئے، لہٰذا شہزادہ کی شادی کی فکر کرنی چاہیئے، چنانچہ بیوی سے کہا کہ صالحین میں سے کسی کے نسل کی لڑکی چاہتا ہوں مجھے شاہی نسل کی کوئی ضرورت نہیں، بیوی نے کہا کیا گداؤں میں شادی کروگے کہا صالحین پر گدا کا اطلاق ہی خطا ہے وہ تو انعامِ ربانی سے مالامال ہیں۔

گفت صالح را گدا گفتن خطا ست
کو غنی القلب از دادِ خدا ست

بالآخر بادشاہ نے جیسی ٹھانی تھی ویسی ہی کرکے رہا، نسلِ صالحین سے ایک لڑکی شادی کرکے لایا۔ لڑکی نہایت خوبصورت اور خوب سیرت تھی مگر شہزادہ پر ایک بدصورت بڑھیا فریفتہ اور عاشق ہوگئی اور اس نے شہزادہ پر ایسا جادو کیا کہ وہ اپنی خوبصورت اور خوب سیرت بیوی کو چھوڑ کر اس نوّے سالہ بدصورت کالی بڑھیا پر فریفتہ ہوگیا اس کے غم میں دن بدن گھلنے لگا۔ بادشاہ نے اس سے خلاصی کی ہزار تدبیریں کیں مگر ایک تدبیر بھی کارگر نہ ہوئی، آخر تنگ آکر

Marfat.com

بادشاہ خدا کے حضور سجدہ میں گر گیا اور عرض کی یارب رحم فرما اور مددِ غیبی سے امداد فرما۔ دعا قبول ہوئی اور منجانب اللہ ساحروں کا اُستاد بڑا عامل بزرگ اتفاقاً ادھر آنکلا اس نے خبر سُنی کہ شہزادہ ایک بڑھیا کے عشق میں مبتلا ہے وہ بادشاہ کے پاس گیا اور کہا کہ اس جادو کو میرے سوا کوئی دُور نہیں کر سکتا میں اس لیے یہاں آیا ہوں کہ شہزادہ کا جادو دُور کروں کل صبح میرے ساتھ چند آدمی فلاں قبرستان میں چلیں وہاں پہلوے دیوار میں ایک سفید قبر ملے گی اس کو کھودنا ہے، چنانچہ وہاں گئے اس قبر کو کھودا تو اس میں سے ایک جادُو کیا ہوا بال نکلا جس پر سو گرہ لگی ہوئی تھیں اس استاد نے ان گرہوں کو اپنے عمل سے کھولنا شروع کیا ادھر شہزادہ کا اپنی بیوی کی طرف دل کھُلنے لگا، بوجھ سا ہٹا یہاں تک کہ اس کی آنکھ کھُل گئی اور اپنے آپ میں آگیا، بادشاہ، اہلِ شہر، عروس نامراد سب خوش اور شاد ہو گئے، عالم از سرِ نو زندہ ہو گیا اور وہ جادُو کرنے والی بڑھیا غم و غصہ سے مر گئی بعد میں شہزادہ کو بڑا تعجب ہوا کہ میری عقل کو کیا ہو گیا تھا جو اس بدشکل پر فریفتہ ہو گیا تھا، جادُو کا اثر ختم ہونے کے بعد اپنی بیوی کو دیکھا تو دیکھتا رہ گیا اور اس کے حُسن کی تاب نہ لا کر بے ہوش ہو گیا، آخر عطر و گلاب کے چھڑکنے کے بعد اُسے ہوش آیا۔ کچھ عرصہ کے بعد بادشاہ نے اس کو اس بڑھیا پر فریفتہ ہونے کا زمانہ یاد دلایا تو بڑا نادم ہوا اور شرما کر کہنے لگا کہ اب اس ذکر کو چھوڑیئے اب تو خدا کے فضل سے "دار الغرور" سے "دار السرور" میں پہنچ گیا ہوں ۔

گفت رو من یافتم دار السرور
وا رہیدم از چہِ دار الغرور

(ترجمہ، اس نے کہا جائیے میں نے خوشی کا گھر پا لیا میں دھوکے کے گھر کے کنوئیں سے نجات پا گیا۔

فائدہ ــــ جس طرح بادشاہ پر خواب میں بے پناہ غم پڑا تو جاگنے کے بعد اسی قدر بے انتہا اس کو خوشی بھی ہوئی، اسی طرح یہ دُنیا بھی مثلِ خواب ہے جتنا مُسلم کو

Marfat.com

رنج وغم اس دُنیا میں پہنچے گا اور تکالیف شرعیہ کی ادائیگی میں اس کو تکلیف ہوئی اسی قدر موت کے بعد آخرت کی نعمتوں میں جب آنکھ کھلے گی تو خوشی بھی اسی قدر زیادہ ہوگی یہی غم وہاں موجب فرحت ہوگا۔ اسی لیے حدیث شریف میں فرمایا گیا کہ تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ کہ موت مومن کے لیے تحفہ ہے اور اسی لیے مصیبت کے وقت ہمیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھ کر رجوعیت سے تسلّی حاصل کرنے کا حکم ہے۔

فائدہ — جس طرح اس شہزادہ پر اس بڑھیا کا جادُو چل گیا اور اچھی خوبصورت بیوی بھی اس کو بُری معلوم ہونے لگی اسی طرح آج کل لوگوں پر دنیا اور اسکے فیشن کا جادُو چل جاتا ہے جس میں پھنس کر وہ سُنّت کو بھی چھوڑ دیتے ہیں اور دین وایمان سب سے متنفّر ہوجاتے ہیں ہیں۔ اس محبّت کی گرہ کو دل سے سوائے انبیاء کے اور کوئی نہیں کھول سکتا اسی لیے انبیاء علیہم السّلام کو بھیجا جاتا ہے ؎

در کشادے عُقدہ اوراعقلہا
انبیاء راکے فرستادے خُدا

(ترجمہ) اگر عقلیں اس گرہ کو کھول سکتیں تو اللہ تعالیٰ نبیوں کو کب بھیجتا۔

اب اس زمانہ میں انبیاء کے نائب یہ اولیاء اللہ اور خدا کے مقبول بندے ہیں ان کی صحبت اختیار کرو تاکہ عقدے کشا ہوں اور تمہاری مشکلات آسان ہوں۔

فائدہ — جس طرح اس حکایت میں جادُو کا اثر دُور ہونے کے بعد دل میں نُور اور سُرور پیدا ہوا، نیک وبد میں تمیز پیدا ہوئی اسی طرح فیشن اور دُنیا کے عشق سے نکلنے کے بعد حُسن وقبح شرعی میں امتیاز پیدا ہوتا ہے اور جب ان اولیاء کی صُحبت میں فیشن کے جادُو کا اثر ختم ہوتا ہے تو عقل وفہم کی آنکھ کھُلتی ہے پھر نادم وشرمسار ہوتا ہے اور سوچتا ہے کہ میں کس پر فریفتہ ہوگیا تھا، دُنیا کے یہ گناہ یہ عیوب یہ فسق وفجور کی باتیں یہ فحاشی اور عریانی

لے موت مومن کا تحفہ ہے۔ مشکوٰۃ شریف ۱/۱۴۲۱۔ الجامع الصغیر

Marfat.com

کے کام، قابل فریفتگی تو نہیں بلکہ نفرت کے قابل ہیں ؎

کہ تجافی جوید از دار الغرور

ہم انابت آرد از دار السرور

(ترجمہ) کہ وہ دُنیا سے دُوری چاہتا ہے۔ آخرت کی طرف رجُوع کلی کرتا ہے۔

حکایت (۱۲۰)

قحط سالی اور زاہد کی خوشی

قحط سالی کے زمانہ میں ایک زاہد بڑا خوش ہوتا ہنستا مُسکراتا پھر رہا تھا، مخلُوق تمام پریشانی کے عالم میں آہ وبکا کر رہی تھی کسی نے اس سے پُوچھا کہ یہاں یہ وقت خوشی کا ہے یا اظہارِ غم کا تیرے اس وقت ہنسنے کا کیا مطلب؟ اس نے کہا جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اُن کے رفقاء کے لیے دریائے نیل آبِ حیات تھا اور وہ ہی نیل فرعون اور اس کے ساتھیوں کے لیے خُون تھا، اسی طرح یہ وقت مثل دریائے نیل تم پر خُون ہے لیکن یہی وقت میرے لیے آبِ حیات ہے اس لیے کہ میں بندۂ نعمت نہیں کہ جس کے زوال پر میں غمگین ہو جاؤں بلکہ میں بندۂ حق ہوں جس کے لیے ہر وقت خوشی ہی خوشی ہے ؎

یارِ فرعونِ تنید اے قوم دُوں

زاں نماید مر شمارا نیل خُوں

(ترجمہ) اے کمینہ قوم! تم فرعونِ جسم کے یار ہو اسلئے تمہیں وہ دریائے نیل خون نظر آتا ہے

فائدہ ـــــ شریعت کے احکامات سب کے لیے ایک ہیں لیکن یارانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وہ احکام آبِ حیات ہیں اور یارانِ نفس کے لیے وہ ہی احکام مصیبت ہیں۔

فائدہ ـــــ معلوم ہوا کہ معیت میں قطعیت بھی ہے اور وصل بھی ہے، اگر وہ

Marfat.com

بندۂ نعمت ہے تو "مصیبت" اس کے لیے قطعیت کا سبب ہے اس لیے کہ بندۂ نعمت زوالِ نعمت کے رقت الہٰی سے منقطع ہو جائے گا اور یہی اس کے لیے خون اور موت ہے اور اگر "مصیبت" میں اس کو رجوعیت الی اللہ حاصل ہو جاتی ہے اور وہ مصیبت کو یہ سمجھ کر بخوشی قبول کر لیتا ہے کہ یہ تجلیات جلالی سے میری تربیت ہے تو یہ "مصیبت" اس کے لیے وصل کا سبب بن جائے گی اور وہ خدا سے واصل ہوتا چلا جائے گا جبکہ وصلِ محبوب میں حیات ہی حیات ہے۔

(۱۲۱)

حکایت

قبطی کی سبطی سے ایک آرزو

ایک قبطی (فرعون کا ماننے والا) اپنے دوست سبطی (حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ماننے والے) کے پاس گیا اور کہا کہ تیرے پاس ایک حاجت لے کر آیا ہوں وہ یہ کہ موسیٰ نے دریائے نیل کو ہمارے لیے خون کر دیا ہے اور تمہارے لیے وہ پانی ہے لہٰذا تم اس دریا میں سے اپنے لیے پانی لو اور وہ پانی کا بھرا ہوا پیالہ پھر مجھ کو دے دو تا کہ پانی خالص نصیب ہو جائے چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور جب اس نے دریا سے پانی بھر کر خود پیا تو وہ پانی تھا لیکن جوں ہی آدھا بچا کر اس کو دیا تو وہ خون ہو گیا آخر پریشان ہو کر اس نے کہا کہ اس سے نجات پانے کی کیا تدبیر ہے تو اس نے کہا کہ ایمان لا کر متقی ہو جا بس صرف یہ ایک تدبیر ہے ؎

اے برادر ایں گرہ را چارہ چیست
گفت ایں را آں خورد کو متقی ست
متقی آں است کو بیزار شد
از رہِ فرعون و موسیٰ وار شد

Marfat.com

(ترجمہ) اے بھائی اس عقدہ کا کیا حل ہے اس نے کہا اس کو وہ پیتا ہے وہ پرہیز گار ہے پرہیز گار وہ ہے جو فرعون کے راستہ سے بیزار ہوا اور موسیٰ جیسا بن گیا۔
یہ سُن کر قبطی نے سبطی سے کہا کہ تم ہی میرے لیے دُعا کرو کہ دِل کا قفل ٹوٹ جائے اور دِل کی سیاہی دُور ہو جائے، سبطی سجدہ میں گر گیا اور کہا اے خُدا جب بندہ کو کوئی حاجت ہوتی ہے تو تو ہی اوّل اس کو خواہش دعا دیتا ہے اور آخر میں تو ہی اس کی دُعا قبول کرتا ہے ؎

اوّل و آخر توئی ما درمیاں
ہیچ ہیچے کہ نیاید در بیاں

(ترجمہ) اوّل و آخر تو ہی ہے ہم درمیان میں ایسے ناچیز ہیں کہ بیان نہیں ہو سکتا۔
اے بارِ الٰہا اس کو اسلام دے دے ابھی یہ دعا کر ہی رہا تھا کہ قبطی بیہوش ہو کر گر پڑا، جب ہوش آیا تو نعرہ مارا اور کہا کہ اسلام پیش کرتا کہ زنار کا لوٹں میرا دل اسلام کے لیے کھُل گیا ہے، دل پر وہ تجلّیِ الٰہی پڑی کہ بیہوش ہو گیا، تمہاری صحبت کیمیا اثر کام کر گئی، تم دوست نہیں بلکہ شاخِ شجرِ خُلد ہو جس کے ذریعہ میں خُلد میں داخل ہو گیا ؎

کیمیائے بُود صحبت ہائے تو
کم مبادا از خانۂ دل پائے تو

(ترجمہ) تمہاری صحبت میرے لیے کیمیا تھی خدا کرے میرے دِل پر ہمیشہ تمہارے قدم رہیں ؎

تو یکے شاخے بُدی از نخلِ خُلد
چوں گرفتم اُو مرا تا خُلد بُرد

(ترجمہ) آپ میرے لیے جنّت کے درخت کی ایک شاخ تھے کہ جس کو پکڑ کر مَیں جنّت میں پہنچ گیا۔
فائدہ ـــــ جو شخص متقی ہے اس کے لیے یہ دُنیا حلال اور آبِ حیات ہے ورنہ

Marfat.com

حرام ہے اور خون ہی خون ہے۔

فائدہ۔ ایسی بزرگ ہستیوں کے پاس بیٹھو کر جن کی دُعا اور دوستی سے تم کو کچھ نفع پہنچے، ایمان تازہ ہو اور اسلام نصیب ہو، چنانچہ دیکھا گیا ہے کہ جن پر بزرگوں کی نظر اور توجہ پڑ گئی وہ ہمیشہ اچھے ہی رہے حضرت خواجہ عبدالرحیم صاحب پر بچپن میں ایک بزرگ کی نظر پڑی تو ذکر جاری ہو گیا۔

(۱۲۲)

حکایت

بدمعاش عورت کی اپنے شوہر سے مکاری

ایک بدمعاش عورت نے اپنے ایک آشنا اور دوست سے کہا کہ فلاں باغ میں چل وہاں میں اپنے شوہر کو لے کر آتی ہوں اس کو بیوقوف بنا کر ہم تم ہمکنار ہوں گے۔ اور اپنی دیرینہ آرزو پوری کریں گے۔ یہاں آکر اپنے شوہر سے کہا کہ چلو باغ وہیں چلتے ہیں جب دونوں باغ میں پہنچے تو اپنے شوہر سے کہنے لگی کہ میں امرود کے درخت پر چڑھ کے امرود کھاؤں گی، یہ کہہ کر درخت کے اُوپر چڑھ گئی اور اُوپر چڑھ کر واویلا اور شور مچانا شروع کر دیا اور شوہر سے کہنے لگی کہ یہ تجھے کیا ہو گیا ہے کہ تُو کسی شخص سے لواطت کر رہا ہے۔ تو نیچے ہے اور تیرے اُوپر کوئی شخص ہے، شوہر نے کہا کمبخت کیا بکتی ہے اُتر کر دیکھ میرے پاس کوئی نہیں اچھا اب میں اُوپر چڑھ کر دیکھتا ہوں کہ کیا نظر آتا ہے چنانچہ وہ اُوپر چڑھا اُدھر اس عورت نے اپنے آشنا کو اشارہ کر دیا وہ فوراً آگیا اور اس نے اس سے صحبت شروع کر دی اب شوہر نے درخت کے اُوپر سے شور مچانا شروع کر دیا کہ اب میں کیا دیکھ رہا ہوں کہ تُو ایک مرد کے نیچے ہے، عورت نے کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ، کیا بکتا ہے میرے پاس کوئی نہیں تُو اطمینان سے اُوپر بیٹھا رہ یہ دید بد تو اس درخت کی خاصیت ہے، اس عرصہ

میں عورت فارغ ہو گئی، شوہر اُترا تو دیکھا کوئی نہیں ہے۔

فائدہ ـــــ عورت نے مکاری سے یہ ظاہر کیا کہ یہ سب کچھ نظر کا دھوکا ہے اصل میں کچھ نہیں ہے، آج کل بھی بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ آپ کا غلط گمان ہے بلکہ یہ آپ کو دھوکہ ہے کہ مخلوط تعلیم، سینما کے بوس وکنار، عشق ومحبت کے مناظر وغیرہ سے بدچلنی اور بے حیائی کی اشاعت ہوتی ہے ورنہ اصلیت کچھ نہیں ـــــ الغرض بے چارے غریب مرد کو فیشن اور ترقی کے "درختِ امرود" پر بٹھا دیا اب کتنے ہی بوس وکنار ہوں ہر بُرائی کی چھٹی ہے۔ خدارا بیوقوف بننا اور حقائق سے آنکھ بند کر کے اس کو جھٹلانا چھوڑ دو۔

حکایت (۱۲۳)

حضرت ذوالقرنین کا کوہِ قاف سے مکالمہ

ایک روز حضرت ذوالقرنین کوہِ قاف کی طرف نکل گئے اور کوہِ قاف کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تیری عظمت کے آگے دُنیا کے پہاڑوں کی کیا حیثیت ہے ذرا کچھ اپنی عظمت کا حال تو بیان کر، تو اس نے جواب دیا کہ میری رگیں ہر شہر کے ساتھ پیوستہ ہیں جب چاہوں ہلا دوں تو زلزلہ آجائے، آپ نے فرمایا اچھا اب ذرا عظمتِ خداوندی کا حال بھی بیان کر دے تو اس نے کہا کہ خدا کی عظمت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ میرے چاروں طرف تین سو سالہ جنگل کی راہ کو اس نے برف کے پہاڑوں سے پُر کر رکھا ہے۔ اگر وہ برف کے پہاڑ نہ ہوتے تو دوزخ کی تپش مجھ کو جلا کر خاکستر کر دیتی۔

فائدہ ـــــ ایک سے ایک زیادہ عظمت والی چیز موجود ہے لیکن ان سب کا خالق اللہ تعالیٰ ہے کائنات میں جتنے اسباب وعلل ہیں ان سب کی انتہا خدا تک پہنچتی ہے، لہٰذا اسباب میں اپنی نظر نہ اُلجھاؤ بلکہ اس مُسبِّب

Marfat.com

الاسباب پر اپنی نظر رکھو۔
ایک چیونٹی نے کہا کہ دیکھو یہ قلم کیسے اچھے نقوش بنا رہی ہے۔ دوسری نے کہا کہ اس قلم کی کیا طاقت یہ اُنگلی نقش بنا رہی ہے، تیسری نے کہا کہ یہ اُنگلی کا کام نہیں بلکہ یہ "بازو" کا کارنامہ ہے چوتھی ذرا ان سے کچھ زیادہ عقل مند تھی اس لیے اس نے کہا کہ یہ سب کرشمہ روح کا ہے۔ مگر اے انسان تو آگے اور چل، رُوح میں یہ قوت کس نے ڈالی وہ اللہ کی ذات ہے۔ لہٰذا تو ہر کام میں خدا کو دیکھ اگر خُدا پر تیری نظر نہ گئی تو تو مثل چیونٹی کے احمق ہے۔

(۱۴۴)

حکایت

نام مصطفیٰ کی برکت سے یہود و نصاریٰ کو فتوحات

یہود و نصاریٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے قبل آپ کے نام نامی "احمد" صلی اللہ علیہ وسلم کو حرز جاں بنا رکھا تھا اور اس کے وسیلہ اور واسطے سے وہ اپنے دشمنوں پر فتح اور نصرت طلب کیا کرتے تھے، چنانچہ قرآن میں آتا ہے وَكَانُوا مِن قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا[1] (البقرہ آیت ۸۹) ان کے یہاں یہ نام بیماروں کے لیے دارُوئے شفا تھا مگر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی تو انکار کر کے سب کافر ہو گئے۔

فائدہ ـــ "اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ"[2] (کنوز الحقائق جلد اول صد۴۰) نیز معلوم ہوا کہ علم صرف رہنمائی کے لیے کافی نہیں جب تک کہ فضل و کرم الٰہی اور توفیق ربانی اس میں شامل نہ ہو۔ لہٰذا خدا سے ہمیشہ اسکا فضل اور توفیق طلب کرتے رہو

---

[1] ترجمہ: اور پہلے سے فتح مانگتے تھے کافروں پر
[2] اعمال کا اعتبار خاتمہ کے ساتھ ہوتا ہے،

Marfat.com

(۱۲۵)

حکایت

حضرت ابراہیمؑ کا احیاء موتیٰ کے سلسلہ میں اپنے رب سے سوال

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ اے الہ العالمین! مجھے یہ دکھا کہ تُو کس طرح مُردوں کو قیامت کے دن زندہ کرے گا، ارشاد ہُوا اے خلیل! کیا تجھے اس پر ایمان نہیں؟ عرض کی ایمان تو ہے لیکن مزید اطمینانِ قلب چاہتا ہوں، حکم ہوا اچھا جاؤ چار پرندے لو ان کو کاٹ کر انکی ہڈیاں، گوشت وغیرہ سب ملالو اور چار علیحدہ علیحدہ پہاڑوں پر جا کر اس مجموعہ میں سے ایک ایک حصّہ رکھ دو اور پھر کسی ایک پرند کو بلاؤ، چنانچہ حضرت ابراہیم نے ایسا ہی کیا اور چار پرند یعنی بطخ، مُرغ، مور اور کوا ان چاروں کو لے کر ارشادِ ربانی کے مطابق عمل کیا اور پھر جس پرند کو بلایا وہ اس سے بن کر فوراً اُڑتا ہوا آپ کے سامنے زندہ ہو کر آ گیا۔

فائدہ ـــــ عارفِ رُومی فرماتے ہیں کہ اے انسان تیرے اندر بھی انہی چار پرندوں کی صفتیں موجود ہیں مثلاً بطخ جیسی حرص کہ وہ ہمیشہ اپنی چونچ سے زمین میں کچھ تلاش ہی کرتی رہتی ہے۔ "مور" ہمیشہ زیب و زینت کے اظہار اور رقص میں لگا رہتا ہے۔ "کوا" خوف کی وجہ سے ہمیشہ اِدھر اُدھر دیکھتا رہتا ہے اور "مُرغ" جیسی شہوتِ نفس ہے۔

بط حرص است و خروس آں شہوت ست
جاہ چوں طاؤس و زاغ آں امنیت ست

(ترجمہ) حرص بطخ ہے اور شہوت مُرغ ہے رُتبہ مور کی طرح ہے آرزو نفس کا کوا ہے۔

ان پرندوں کو مار کر زندہ کرنے میں یہ اشارہ ہے۔ تُو بھی ان سب کو مار کر اچھی صفات سے ان کو بدل دے مثلاً تیری حرص حَرِیۡصٌ عَلَیۡکُمۡ کے مصداق

Marfat.com

ہو، زیب و زینت برائے خلق نہیں بلکہ برائے حق ہو خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ[1] (الاعراف آیت ۳۱) کے مصداق ہو۔ شہوت تمہاری پاک اور مطہر ہو اور خوف تمہیں صرف خدا سے ہو اور اس میں التفات ماسوا اللہ نہ ہو۔

(۱۳۶)

حکایت

حضورؐ اور ایک حریص کافر کی میزبانی

کچھ کافر شام کے وقت مسجد نبوی میں آئے اور کہا کہ ہم مسافر بے نوا ہیں اور دُور سے آئے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے فرمایا کہ ان کو باہم تقسیم کرلو، چنانچہ ہر ایک نے ایک ایک مہمان کو لے لیا، ایک بہت موٹا اور بڑے پیٹ والا رہ گیا تو اس کی مہمانداری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے ذمہ لی۔ رات کو اس کے لیے ایک بکری کا دُودھ لایا گیا اس کو پی گیا پھر دوسری بکری کا دُودھ لایا گیا وہ بھی تمام کا تمام چڑھا گیا اسی طرح تیسری اور چوتھی بکری کا بھی ختم کرگیا غرضیکہ سات بکریاں تھیں یکے بعد دیگرے سب کا دُودھ پی گیا اور گھر میں روٹی وغیرہ جو بھی تھی ختم کرگیا۔ اہل خانہ کے لیے گھر میں کچھ نہ بچا، سونے کا وقت آیا تو سونے کے لیے حجرہ میں چلا گیا اور وہاں جاکر سو گیا ایک کنیز جو اس کی بسیار خوری سے بہت تنگ آگئی تھی اُس نے باہر سے دروازہ بند کرکے کنڈی لگا دی، چونکہ اس نے کسی کے لیے کھانا چھوڑا ہی نہیں تھا اس لیے جل کر اس کنیز نے اس سے اس طرح انتقام لیا اب آدھی رات کو اس مہمان کے دردِ شکم ہوا اور پاخانے کی حاجت ہوئی اپنے بستر سے اُٹھا دروازہ کی طرف دوڑا لیکن دروازہ کو باہر سے بند پایا، دروازہ کھولنے میں بہت سی تدبیریں کیں،

---

[1] تم مسجد کی حاضری کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو۔

Marfat.com

لیکن ایک بھی کارگر نہ ہوئی، ادھر شدّت مروڑ سے قضائے حاجت کے لیے تقاضے پر تقاضا تھا حیران و پریشان تھا کہ کیا کریں کوئی راہ نہیں ملتی تھی آخر پیٹ پکڑ کر لیٹ گیا، لیٹتے ہی اُس کی آنکھ لگ گئی خواب میں دیکھا کہ میں ایک ویرانہ اور جنگل میں ہوں اُس لیے کہ دل میں ویرانہ ہی تھا تو خواب میں بھی وہ ہی ویرانہ آیا، ایک خالی جگہ دیکھی بس کیا تھا دردِ شکم دُور ہونے کی جگہ مِل گئی، دل کھول کر اطمینان کے ساتھ قضائے حاجت کی، جب آنکھ کھلی تو تمام کپڑے، جگہ اور بستر کو آلودہ دیکھا تو بہت فکرمند اور مضطرب ہو گیا کہ عجب رسوائی ہوگی، اب منتظر بیٹھا رہا کہ رات گزرے اور دروازہ کھلے تو بھاگ نکلوں اور اس طرح بھاگوں کہ بھاگتے وقت کسی کی نظر مجھ پر نہ پڑے، بہرحال قصہ مختصر یہ کہ صبح ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود دروازہ کھولا ؎

مصطفیٰ صبح آمد و در را کشاد
صبح آں گُم راہ را اُو راہ داد

(ترجمہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم صبح تشریف لائے اور دروازہ کھولا اور اس گمراہ کو آپ نے راہ دکھلائی۔

در کشاد و گشت پنہاں مصطفیٰ
تا نگردد شرمسار آں مبتلا

(ترجمہ) دروازہ کھول کر آپ وہاں سے ہٹ گئے تاکہ وہ شخص شرمندہ نہ ہو۔

جوں ہی اس نے دروازہ کھلا دیکھا آہستہ آہستہ دیکھتا ہوا نکلا جب کسی کو نہیں دیکھا تو دوڑتا ہوا بھاگ گیا۔ اب لوگوں نے اس کی حرکت کو دیکھا، سرکار کی خدمت میں اس کے کپڑے لائے، آپ نے تبسم کیا اور پھر فرمایا کہ لوٹا لاؤ ہم اپنے مہمان کے نجاست آلودہ کپڑے خود اپنے ہاتھ سے دھوئیں گے۔ ہر طرف سے صحابہ دوڑے مگر آپ نے منظور نہ فرمایا اور خود دھونا شروع کر دیا، اُدھر اس مہمان کو اپنا تعویذ (ہیکل) کا چھوڑ آنا یاد آ گیا وہ یادگار بتے تھی جہاں

Marfat.com

سویا تھا وہیں اس کو چھوڑ آیا اب اس کو شرم دامنگیر ہوئی کہ وہاں اس کو لینے کے لیے کس طرح جائے مگر حرص جب کسی چیز کی غالب ہوتی ہے تو شرم و حیا بھی جاتی رہتی ہے، چنانچہ وہ اس ہیکل کو لینے کے لیے وہاں پہنچ گیا، جب اندر گیا تو کیا دیکھتا ہے کہ خود سرکار اپنے دست مبارک سے دھو رہے ہیں، یہ دیکھ کر اس پر ایک حال طاری ہو گیا وجد میں آ گیا، سر دھننے لگا اور چلا چلا کر رونے لگا کہ کہاں میں اور کہاں یہ سردار کہ میری نجاست دھوئے اور کہنے لگا اے آقا! آپ نے یہ نجاست کیا دھوئی میرے دل کی نجاست بھی دھو دی اب مجھے اسلام پیش فرمایئے تاکہ میں مسلمان ہو جاؤں۔ چنانچہ آپ نے اس کو اسلام پہنچایا اور وہ مشرف باسلام ہو گیا پھر آپ نے فرمایا ٹھہرو آج کی رات ہمارے مہمان رہو تو اس نے عرض کیا کہ روحانی غذا کا وہ مزا آپ نے مجھے پہنچایا ہے کہ اب مزید انعام واکرام میں ہمیشہ آپ کے خوان نعمت کا ہی مہمان رہوں گا ۔

گفت واللہ ما ابد ضیف توام

ہر کجا باشم بہر جا کہ روم

(ترجمہ) اس نے کہا خدا کی قسم ہمیشہ کے لیے آپ کا مہمان ہوں جہاں کہیں بھی رہوں جہاں بھی جاؤں ۔

چنانچہ اس رات اس نے پھر آنحضرت کے یہاں قیام کیا لیکن اس رات صرف ایک بکری کے دودھ میں اس کا پیٹ بھر گیا اور وہ سیر ہو گیا سب کو تعجب ہوا کہ اس بسیار خور کو اتنا سا دودھ کیسے کافی ہو گیا ۔

فائدہ —— اے انسان کھانا کم کھا، کہ زیادہ کھانے سے آبرو جاتی ہے "بسیار خور بسیار خوار است" اسی لیے آنحضرت نے مسلمان کو قلتِ منام، قلتِ کلام اور قلتِ طعام کا حکم دیا ہے یہ ایک جہادِ عظیم ہے ۔

فائدہ —— معلوم ہوا کہ کفر اور معصیت میں انسان کی بھوک اور حرص بے انتہا بڑھ جاتی ہے اور ایمان سے کم ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دوسری رات

Marfat.com

صرف ایک بکری کے دُودھ میں اس کا پیٹ بھر گیا۔
فائدہ ــــ ایمان کی غذائے رُوحانی یہ صرف اہل اللہ کی صُحبت سے ملتی ہے جو خسیس لوگوں کی نظر سے پنہاں ہے، پاخانہ اور گوبر کے کیڑے کی تو غذا ہی نجاست ہے۔ دُوسری پاک غذائیں اُس کی نظر میں کہاں، اسی طرح خسیس لوگوں کو اس رُوحانی غذا کی کیا خبر؟ ؎

حبذا خوانے نہادہ در جہاں
لیک از چشمِ خسیساں بس نہاں

(ترجمہ، کتنا اچھا دسترخوان بچھایا جہاں میں، لیکن خسیسوں کی نگاہ سے وہ پوشیدہ ہے۔
فائدہ ــــ وہ اخلاق حاصل کرو کہ جس کو دیکھ کر لوگ اسلام کی طرف کھنچے چلے آئیں اخلاقِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا اور اوصافِ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے آپ کو مُتصف کرنے کی کوشش کرو۔
فائدہ ــــ کھانا پینا حجاب ہے خدا اور بندہ کے درمیان، یہی وجہ ہے کہ جو رات دن کھانے پینے میں رہتے ہیں ان کی راہ میں یہ حجاب بن جاتا ہے اسی لیے نورِ باطن قوت کے ساتھ مصاحبین پر بھی نہیں پڑتا۔ کم کھانے اور روزے رکھنے سے یہ حجابات مرتفع ہو جاتے ہیں۔ ؎

از حجابِ ابر نورش شد ضعیف
کم زماہِ نو شداں بدرِ شریف

(ترجمہ، اس (چاند) کا نُور ابر کے پردے کی وجہ سے کمزور ہو گیا وہ چودھویں کا بزرگ چاند پہلی رات کے چاند کی طرح ہے۔

(۱۲۷)
حکایت

کُتّے کے فراق میں کنجوس مالک کی آہ و بکاہ

ایک صاحب رو رہے تھے اور ان کا کُتا ان کے آگے سسک سسک کر مر رہا

تھا، اور ان صاحب کی پُشت پر روٹیوں کی ایک پوٹلی رکھی ہوئی تھی اور وہ اسکے فراق میں یہ کہہ رہے تھے کہ اب میں تیرے بغیر کس طرح زندہ رہوں گا، ایک شخص نے پوچھا کہ یہاں کیوں رو رہے ہو؟ کہنے لگے کہ میری قیمتی ملک میں یہ ایک نیک خُو کُتا تھا وہ آج راستہ میں مر رہا ہے، دن کو صَیّاد تھا اور رات کو میرا پاسبان تھا، سائل نے پوچھا کہ اس کو بیماری کیا ہے؟ کہنے لگے کچھ نہیں بھوک سے سِسک سِسک کر مر رہا ہے، پُوچھا یہ تیری پُشت پر کیا رکھا ہوا ہے کہا روٹیوں کی پوٹلی ہے، پوچھا کہ پھر اس کو کیوں نہیں دے دیتا، کہنے لگے کہ ایسی دوستی نہیں رکھتے، روٹی میں تو پیسہ خرچ ہوا ہے جبکہ آنسوؤں میں تو کچھ خرچ نہیں ہوا۔

فائدہ ــــ بعض لوگوں میں روٹی پیسہ کی محبّت اس قدر جاں گزیں ہوتی ہے کہ کوئی مرے ان کو کسی کی پرواہ نہیں ہوتی۔ زکوٰۃ خیرات تو کیا دیں گے۔ چہیتی بیوی اور بچے ہوں تو ان کی دوا دارُو میں بھی بُخل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسی محبّت سے بچائے اور سچا پکا مومن بنائے۔ کیونکہ کامل مومن وہ ہے کہ اللہ اور رسول کی محبّت ان تمام محبتوں پر غالب آجائے۔

فائدہ ــــ ان صاحب کو روٹی کے مقابلے میں آنسوؤں کی کوئی قدر نہ ہوئی حالانکہ قدر والے جانتے ہیں کہ آنسو کتنی بڑی چیز ہیں اسلئے کہ یہ مُوجبِ نزولِ رحمت ہوتے ہیں۔

زور را بگذار زاری را بگیر
رحم سُوئے زاری آید اے فقیر

(ترجمہ) زور کو چھوڑ اور گریہ زاری کو اختیار کر کہ رحم و ترس زاری کرنے والے پر ہی آتا ہے۔

فائدہ ــــ ایک ٹکڑا روٹی کا نگلنے سے دل ٹوٹتا یا ٹوٹنے دیا ہوتا، اس سے تو شکستگی آتی اور یہ شکستگی اللہ کو بڑی پسند ہے، بخیلو! تمہارا دل دینے میں زیادہ ٹوٹے گا لہٰذا تم کو اجر بھی زیادہ ملے گا، اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ اَحْمَزُھَا

لہٰذا بُخل تمہارے لیے زیادہ اُجر کا باعث ہے آیہ لِحُبِّ الْخَیْرِ لَشَدِیْد

Marfat.com

(العدیات آیت ۸) کہ اس کو مال سے تعلق اور محبت بہت شدید ہے، اب اس حال میں اگر وہ مال راہِ خدا میں دیتا ہے تو یہ زیادہ اجر و ثواب کا موجب ہوگا۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (پ ۴ آل عمران آیت ۹۲) (ترجمہ) تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو۔

فائدہ ــــ اسی طرح بعض لوگ بزرگوں سے بڑی ارادت اور عقیدت دکھلاتے ہیں، غریبوں اور فقیروں سے خوب زبانی ہمدردی کرتے ہیں، اسلام کا خوب غم دکھلائیں گے مگر پونجی اور دولت سے کچھ نہیں نکلتا۔ یہ نہیں کہ کوئی دینی مدرسہ وغیرہ قائم کریں یا کسی دینی کام میں پیسہ لگائیں اور اسلام کی قوت، رفعت اور شوکت کے لیے پیسہ خرچ کریں۔ پیسہ برف کی سل ہے جس طرح برف سے اگر چاہو تو اس کو استعمال کر کے عارضی نفع حاصل کر لو اور اگر چاہو تو اس کے بدلے قیمت لے کر دیر پا فائدہ حاصل کرو۔ اسی طرح پیسہ کو بھی اپنی ذاتی اغراض کے لیے استعمال کر کے عارضی نفع بھی حاصل کر سکتے ہو اور راہِ مولیٰ میں خرچ کر کے آخرت کا دائمی اور ابدی فائدہ بھی حاصل کر سکتے ہو۔

(۱۲۸)

حکایت

مور کا اپنے پروں کو نوچنا

ایک حکیم نے جنگل میں ایک مور کو دیکھا کہ اپنے خوش نما پروں کو اُکھاڑ اُکھاڑ کر پھینک رہا ہے اس نے کہا کہ اے ظالم! یہ کیا کر رہا ہے، تیرے پَر تو ایسے عزیز ہیں کہ لوگ اس کو مصحف (قرآن) میں رکھتے ہیں یہ کیا بے باکی اور وحشت ہے کہ تُو انہی کو اکھاڑ رہا ہے جب مور نے یہ سُنا تو دیکھ کر رویا اور کہا کہ اس کی خوشنمائی میرے لیے سَو بلاؤں کا سبب بن گئی ہے، ہر طرف سے بلاؤں کے تیر میری جانب انہی پَروں کے سبب آتے ہیں، مَیں نے سوچا ان پروں سے

Marfat.com

زیادہ جان بہتر اور عزیز ہے لہذا جس کے باعث جان خطرہ میں ہے اسی کو ختم کردوں ۔

نزدِ من جاں بہتر از بال و پر است

جاں بماند باقی و تن ابتر است

(ترجمہ) میرے نزدیک جان ، بال اور پر سے بہتر ہے جان باقی رہے گی اور جسم ناقص ہے ۔

فائدہ ـــ آج کل کی خوشنمائی کی چیزیں مثلاً سُرخی، پوڈر وغیرہ ان سب کو "اُڑا دو" کرسب فتنے اسی سے پیدا ہوتے ہیں جو شخص ترقی میں بگڑنے لگے آپے سے باہر ہوجائے۔ اس کو اردو میں کہتے ہیں کہ یہ "اُڑنے لگا" اور اس کے "پَر لگ گئے ہیں" لہذا جو شخص احکام شریعت اور دین اسلام کی حدود میں نہ رہے اور دولت وعیش وعشرت میں ایسا اُڑے کہ جس کے سبب حدُودِ الہٰی سے بھی باہر ہوجائے تو ایسے "بال و پَر" سے ایمان و تقویٰ بہتر ہے ۔

ایں سلاح عجب من شد اے فتا

عجب آرد مُعجباں را صد بلا

(ترجمہ) اے نوجوان! یہ میری خود پسندی کا ہتھیار ہے خود پسندی خود پسندوں کو سینکڑوں مصیبتوں میں مُبتلا کر دیتی ہے ۔

(۱۲۹)

حکایت

ایک ہرن گدھوں کے اصطبل میں

ایک شکاری نے ہرن کو پکڑ کر گدھوں کے اصطبل میں بند کر دیا ۔ ناجنسوں کی صُحبت کی وحشت اس ہرن کے لیے ایک عذاب اِلیم بن گئی ، ہر چہار طرف گھبرایا ہوا پھرتا تھا جیسا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہُدہُد سے کہا تھا کہ تجھے عذاب اور سزا دوں گا اس طرح کہ تجھ کو قفس میں ناجنسوں کے ساتھ مُقیّد کر دونگا

Marfat.com

اسی طرح یہاں ہوا، ہرن کے اندر "مشک" اور گدھوں کے پیٹ میں "پشک" پاخانہ وہ مشک کی قدر کیا جانیں، چنانچہ گدھوں نے ہرن پر طعنے کرنے شروع کر دیئے کہ اچھا آپ ہیں وہ جو طبع شاہی رکھتے ہیں، دوسرے نے کہا کہ کیا آپ ہی ہیں وہ جو قیمتی مشک اپنے اندر رکھتے ہیں؟

فائدہ —— یہی حال اہل دین اور حق پرست لوگوں کا اہل دنیا کی محفلوں میں ہوتا ہے وہ ان کی محفل میں پہنچ کر گویا قفس میں ناجنسوں کے ساتھ مقید ہو جاتے ہیں کوئی ان میں سے کہتا ہے کہ اچھا آپ ہیں جنہوں نے داڑھی رکھی ہوتی ہے تو کوئی یوں آوازہ کستا ہے کہ کیا آپ ہی ہیں جن کو نماز پڑھ کر مُلّا بننے کا شوق ہے۔ غرضیکہ کوئی دین کی مدد کرنے والا نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی زمانہ کے لیے ارشاد فرمایا کہ لِلْعَامِلِ مِنْهُمْ اَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ لِاَنَّكُمْ تَجِدُوْنَ اَعْوَانًا وَلَا يَجِدُوْنَ —— یعنی صحابہ کو مخاطب کر کے آپ نے فرمایا کہ جو کوئی اس زمانہ میں دین پر عمل کرے گا۔ اس کو تم میں سے پچاس عاملوں کے عمل کے برابر ثواب ملے گا اس لیے کہ تمہارے دین پر مدد کرنے والے موجود ہیں۔ جبکہ اس زمانہ میں دین اور احکام شریعت پر معین و مددگار کوئی نہیں ہوگا بلکہ اُلٹا مذہب اور دین سے نفرت پیدا کرائیں گے۔

مضطرب در نزع چوں ماہی بخشک
در یکے حقہ معذب پشک و مشک

(ترجمہ) جان کنی میں بے چین تھا جس طرح مچھلی خشکی پر ایک ڈبیہ میں مینگنی اور مشک عذاب میں ہوتے ہیں۔

بہر ایں گفت آں نبی مستجیب
رمز الاسلام فی الدنیا غریب

Marfat.com

(ترجمہ) اسی لیے اُس (حق) کو قبول کرنے والے نبی نے اشارہ فرمایا ہے اسلام دُنیا میں پردیسی ہے۔

بہرحال جس طرح یہ ہرن غریب تھا گدھوں میں، اس کی خوشبو کا کوئی قدر کرنے والا نہیں تھا اسی طرح آج کل بھی علماء، صُوفیاء اور اہل اللہ ہیں جو ان اہل دُنیا کی محفلوں میں غریب ہیں ان کی کوئی قدر کرنے والا نہیں۔

(۱۳۰)

حکایت

ایک بزرگ کے صدقہ ہلاکت سے نجات

محمد خوارزم بادشاہ نے ایک شہر پر چڑھائی کی جس کا نام "سبزوار" تھا، اس کے ہیبت ناک لشکر اور دل ہلا دینے والے حملوں سے لوگ کانپ اُٹھے اور سب نے ہتھیار ڈال دیئے اور کہا کہ ہم امان (پناہ) مانگتے ہیں اور خراج دینے کے لیے تیار ہیں جتنا سونا روپیہ پیسہ آپ طلب کریں گے ہم دینے کے لیے تیار ہیں، شاہ خوارزم نے کہا کہ مجھے کچھ منظور نہیں۔ ہاں میرے قہر اور غضب سے تم صرف ایک صورت میں بچ سکتے ہو وہ یہ کہ کوئی "ابُوبکرؓ" نامی بزرگ اس شہر میں سے لاکر پیش کردو، لوگوں نے کہا کہ اس نام کا تو کوئی بزرگ یہاں موجُود نہیں ہے اسکے بجائے آپ ہم سے سیم وزر کی جتنی تھیلیاں لینا چاہیں لے لیں، بادشاہ نے کہا کہ تمہاری نجات صرف ابُوبکر نامی بزرگ کے پیش کرنے میں ہے اس کے علاوہ اور کوئی صُورت نہیں ہے اب لوگ دائیں بائیں اُس بزرگ کی تلاش میں دوڑے آخر ایک ویرانہ کے گوشہ میں اس نام کے ایک بزرگ ملے لوگوں نے کہا کہ سلطان آپ کا طالب ہے اور غضب سُلطانی کا فرو ہونا صرف آپ پر موقُوف ہے اگر آپ چلیں گے تو ہماری جان بچ سکتی ہے ورنہ نہیں، انہوں نے فرمایا میں کیسے چلوں میرے تو پاؤں ہی نہیں اگر چلنے کی قدرت ہوتی تو اب تک دوستوں کے

Marfat.com

شہر میں پہنچ گیا ہوتا، یہاں اس دشمن کدہ میں کیوں پڑا رہتا، لوگوں نے کہا اس کی آپ فکر نہ کریں ہم آپ کو وہاں لے جائیں گے چنانچہ تخت پر بٹھا کر کندھوں پر رکھ کے وہاں لے کر گئے تب سب کو نجات ملی۔

فائدہ —— یہی حال اس جہان میں مردِ حق اور خدا کے مقبول بندوں کا ہے۔ کہ اہلِ دنیا کی نظروں میں ذلیل اور خوار ہیں مگر سُلطانِ زمین و آسمان کی نظر میں یہ خوار اور ذلیل ہی مقبول ہیں اور مقبول بھی ایسے ہیں کہ دَ لَہُمْ یُرْزَقُوْنَ۔ کہ ان کے وسیلہ اور واسطہ سے مخلوق کو رزق ملتا ہے۔ یہ حضرات کا ذریعہ اور وسیلہ تقربِ حق ہیں —— مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ "صعالیات" یعنی فقرار کے ذریعہ اور توسّل سے دُعا مانگی جاتی ہیں، معلوم ہوا کہ صالحین کا توسّل محبوب ہے حتیٰ کہ ایک بزرگ نے بارگاہِ الٰہی میں دُعا کی کہ اے اللہ میری اس آنکھ کے صدقہ بارش برسا دے۔ دُعا قبول ہوئی اور خوب بارش ہوئی، لوگوں نے پوچھا حضرت یہ آنکھ کا واسطہ آپ نے کیوں دیا، فرمایا کہ ان آنکھوں نے حضرت بایزیدؒ جیسے صاحب دل کو دیکھا تھا اُن کا نقشہ ان آنکھوں میں تھا اس لیے اس کے توسّل سے دُعا کی تو اللہ نے قبول فرمائی۔

(۱۳۱)

حکایت

ایک جھوٹا مدّعی نبوّت

ایک شخص نے دعوائے پیغمبری کیا اور کہا کہ میں پیغمبر ہوں اور عالمِ بالا سے آیا ہوں بلکہ سب پیغمبروں سے فاضل تر ہوں، لوگ اس کو بادشاہ کے پاس لے گئے لوگوں کا ایک ہجوم لگا ہوا تھا، کسی نے کہا کہ اگر عالمِ بالا سے آنا ہی پیغمبری کا سبب ہے تو ہم سب بھی عالمِ بالا ہی سے آئے ہیں لہٰذا ہم سب پیغمبر ہوئے اس نے کہا کہ تم سب تمام راستے سوتے ہوئے آئے تھے۔ اس لیے راہ سے

Marfat.com

بے خبر ہو جبکہ میں جاگتا ہوا تمام راہ کو دیکھتا ہوا آیا ہوں۔ بادشاہ نے اس سے کہا اچھا یہ بتاؤ آج ناشتہ کیا کیا اور کھانا کیا کھایا ہے۔ کہنے لگا اگر کھانے کو کچھ ملتا تو یہ "دعوائے پیغمبری" ہی کیوں کرتا۔

فائدہ — فقر و فاقہ تمام عیوب کی جڑ ہے، چوری ڈاکہ وغیرہ تمام افعالِ بد اسی کے سبب پیدا ہوتے ہیں حتیٰ کہ اسی کے سبب انسان کفر تک پہنچ جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد برحق ہے کہ کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا[1]

لہٰذا حکومت کو چاہیئے کہ سب سے پہلے رعایا کی اقتصادی حالت کو بہتر کرے تاکہ جرائم کا ارتکاب کم ہو۔

فائدہ — علم و ہنر، دین و ایمان، معرفت و حکمت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے خود خشک لب اور بھوکے ہوتے ہیں وہ شخص آبِ حیات کیا دے گا جو خود خشک لب ہو ایسے لوگوں سے دُور بھاگنا چاہیئے۔

ہر کرا دیدی ز کوثر خشک لب
دشمنش میدار ہم چوں مرگ و تب

(ترجمہ) تو جس کو ثر سے خشک لب دیکھے اس کو موت اور بخار کی طرح دشمن سمجھ۔

(۱۳۲)

حکایت

ایک عاشق و معشوق کا مکالمہ

ایک عاشق نے اپنے معشوق سے کہا کہ میں نے تیرے لیے یہ کیا وہ کیا، تیری خاطر میری عزت و ناموس گئی اور اب بھی تو جو کچھ کہے اس پر دل و جان سے عمل کرنے کے لیے حاضر ہوں، یہ اظہار اس لیے نہیں کر رہا کہ یہ کوئی تجھ پر

---

[1] قریب ہے کہ محتاجی کفر ہو جائے یعنی کفر تک لے جائے۔ الجامع الصغیر جلد دوم ص ۸۸

Marfat.com

احسان جتا رہا ہوں بلکہ اپنی سچی محبت کا ثبوت دے رہا ہوں اور اپنی صادق محبت پر گواہ پیش کر رہا ہوں، معشوق نے کہا کہ تُو نے سب کچھ کیا مگر جو کرنا تھا وہ تُو نے نہ کیا، حالانکہ وہ ہی اصل چیز تھی۔ عاشق نے پُوچھا کہ وہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ وہ "موت اور مَر جانا ہے"۔ یہ افعال جو کچھ تُو نے کیے یہ سب وجود فاعل پر دلالت کرتے ہیں جبکہ اپنی ہستی اور وجود کا مٹانا ہی اس راہ میں اصل ہے۔ خواجہ میر دردؔ فرماتے ہیں کہ ؎

حجاب رُخِ یار تھے آپ ہی ہم
کھلی آنکھ جب کوئی پردہ نہ دیکھا

جب عاشق نے یہ سُنا تو ایک سرد آہ بھری اور اسی وقت جان دے دی اور مُردہ ہو کر زمین پر گر گیا۔

فائدہ ـــــ اگر تم کو بھی خدا اور اس کے رسُول سے سچی محبت ہے تو اپنی خواہشات نفسانی کو فنا کر کے اس پر موت طاری کر دو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا[1] (منہج القوی) اسی طرف اشارہ ہے کہ موت آنے سے قبل اپنی نفسانی خواہشات کو مُردہ کر دو کہ اس موت کے بعد ابدی زندگی اور راحت ہے۔ مولانا رُومی فرماتے ہیں ؎

گر بمیری زندگی یابی بتام
نام نیکوئے تو ماند تا قیام

(ترجمہ) اگر تو مر جائے گا مکمل زندگی حاصل کرے گا حشر تک تیرا نیک نام زندہ رہے گا۔

بہر حال اگر تم کو محبت ہے تو اپنے محبوبِ خدا اور اس کے رسُول کے حکم سے خواہشات نفسانی کو چھوڑنے اور ترکِ عاداتِ بد سے نفس کو مار کر اپنی محبت پر دلیل اور اس کی نشانی پیش کرو، غرضیکہ محبوب کے کہنے سے "ہر موت" کو قبول

---

[1]

Marfat.com

کر جا، "جہاد" بھی موت ہے ترکِ فیشن میں بھی تجھے موت آتی ہے، زکوٰۃ میں پیسہ نکالنا بھی تیرے لیے موت ہے لیکن اگر محبت ہے تو ان سب کے لیے تیار ہو جا۔ ارشادِ ربانی ہے۔ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (البقرہ آیت ۹۴) کہ اگر سچے ہو تو موت کی تمنا کرو، معلوم ہوا "موت" صدق اور سچی محبت کی علامت ہے۔ ایک سچے عاشق کا نشان یہ ہے کہ جب محبوب اس کی جان طلب کرے گا اور وہ عاشق "موت" کے وقت اِرْجِعِيْ اِلٰى رَبِّكِ[۱] (الفجر آیت ۲۸) کا حکم سنیگا تو خوشی خوشی اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دے گا بلکہ ایسا ہنستا اور مسکراتا، فرحان اور شاداں اس دنیا سے جائے گا کہ اس کی خاکِ گور سے بھی تبسم ظاہر ہو گا، محبوب کے حکم پر جان دینے اور اس کے بلانے میں وہ مزا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيٰى[۲] کہ میں پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر یہ تبسم اور خوشی اس کو ہر اس موت میں حاصل ہو گی جو خدا کے حکم سے آئے گی۔ زکوٰۃ میں بھی مالی موت ہے لیکن پھر یہ بھی تبسم کیا تو ادا ہو گی، مصائب میں بھی راحت اور عیش و عشرت کی موت ہے لیکن یہ موت بھی وہ تبسم کے ساتھ قبول کرے گا ؎

ماند آں خندہ بروے وقفِ ابد
ہم چوں جان و عقل عارف بے کبد

کیونکہ اب عاشق اپنے مرنے کو محبوب رکھتا ہے اس لیے کہ اس کا مرنا محبوب کو محبوب ہے ؎

ظاہرش مرگ و بباطن زندگی
ظاہریں ابتر نہاں پایندگی

---

[۱] اپنے رب کی طرف لوٹ جا۔

[۲] پھر میں قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں۔ مشکوٰۃ شریف حدیث ۳۶۱۱ ص ۲۶۴ [illegible]

Marfat.com

چوں تمنّوا موت گفت اے صادقین
صادقم جاں ، ابر افشانم بریں

(ترجمہ) بظاہر یہ موت ہے لیکن بباطن زندگی ہے، ظاہر اس کا ابتر ہے لیکن باطن اس کا مضبوط اور پائیندہ ہے۔

جبکہ اے صادقو! اللہ نے فرمایا کہ موت کی تمنا کرو تو میں صادق ہوں اور سچا ہوں اس لیے جان کو اس پر قربان کرتا ہوں۔

حکایت (۱۳۳)

ایک عالم کا عارف سے استفسار

ایک عالم نے عارف سے مسئلہ پوچھا کہ اگر کوئی شخص نماز میں روئے تو اس کی نماز باطل ہوگی یا نہیں، عارف نے جواب دیا کہ یہ دیکھیں گے کہ رونے والے کی آنکھ سے جو آنسو نکلے ہیں وہ کیسے ہیں؟ اگر تجلیاتِ خداوندی کو دیکھ کر اس پر رقّت طاری ہوئی ہے تو نماز اس کی باطل نہیں بلکہ کامل ہوگی اور اگر فرزند وزن پر نظر تھی اور ان کے فراق اور فکر میں یہ رویا ہے تو نماز باطل ہوجائے گی اس لیے کہ نماز اللہ سے تعلقِ تامہ کا نام ہے جب تمام نماز میں ماسوا کا تصوّر اور اس سے تعلق رہا تو وہ نماز کیا ہوئی۔

پس نمازش بیشکے باطل بود
گریۂ او نیز بے حاصل بود
زانکہ ترکِ تن بود اصلِ نماز
ترک خویش و ترکِ فرزند از نیاز

(ترجمہ) تو اس کی نماز بلاشبہ فاسد ہوجائے گی اس کا رونا بھی بے نتیجہ ہوگا کیونکہ نماز کی اصل جسم کو ترک کرنا ہے نیاز مندی کی وجہ سے اپنے آپ کو اور اولاد

Marfat.com

کو ترک کرنا ہے۔

فائدہ۔۔۔ اعمال کی قدر و قیمت دل کی کیفیت اور دید پر مبنی ہے ظاہر میں اعمال کتنے ہی یکساں معلوم ہوں مگر فرق ان کے درمیان باطن سے ہوتا ہے ایک رونا عورتوں کا ہے اور ایک اہل اللہ کا ہے گریہ بھی رونا ہے لیکن انمیں کتنا بڑا فرق ہے

حکایت (۱۲۴)

مُرشد اور مرید کے رونے میں فرق

ایک مرید اپنے پیر و مُرشد کی خدمت میں آیا، پیر کو روتا دیکھ کر خود بھی رونے لگا اور خوب پھوٹ پھوٹ کر رویا، ایک دوسرا مرید وہاں آیا اس نے کہا کہ اے شخص! اگرچہ نیکوں کی تقلید مُبارک ہے اور اس میں بھلائی ہے مگر یاد رکھ اپنے فعل کو ان کے فعل کے مثل نہ سمجھو اور ہرگز یہ خیال مت لائیو کہ میں ویسا رویا ہوں جیسے شیخ رویا ہے، اس لیے کہ شیخ کا رونا آگاہی اور معرفت کے ساتھ ہے جبکہ تیرا رونا جہل اور نادانی کے ساتھ ہے ؎

تو قیاس گریہ بر گریہ مساز
ہست زیں گریہ بداں راہِ دراز

(ترجمہ) تو رونے کو رونے پر قیاس نہ کر اس رونے سے اس رونے تک بہت فاصلہ ہے۔ مُرشد کا گریہ تو وہ ہے جو تیس سال کے مجاہدہ کے بعد مشاہدہ سے حاصل ہوا ہے۔

ہست آں از بعدِ سی سالہ جہاد
عقل ایں جا ہیچ نتواند فتاد

(ترجمہ) وہ (رونا) تیس سالہ مجاہدہ کے بعد ہے عقل اس جگہ کبھی نہیں پہنچ سکتی۔

فائدہ۔۔۔ ایک چیز دوسری چیز سے صورتاً مشابہ ہوتی ہے مگر حقیقت میں بہت بڑا فرق ہوتا ہے جس طرح گریہ گریہ برابر نہیں، اسی طرح کلام کلام

Marfat.com

سب برابر نہیں، بدن بدن سب برابر نہیں۔ عارف رُومی فرماتے ہیں کہ ؎

ہر الف لامے چہ می ماند بدیں
گر تو جاں داری بدیں چشمش مبیں

قرآن میں ہے "الف، لام، میم" لیکن ہر الف لام کو اس آنکھ سے نہ دیکھ اگر تو جان رکھتا ہے تو اس کو جان کی آنکھ سے دیکھ ؎

گرچہ ترکیبش حروفت اے ہمام
می نماند ہم بترکیبِ عوام

(ترجمہ) اگرچہ قرآن پاک کی ترکیب بھی انہی حروف سے ہے اور عوام کے کلام کی ترکیب بھی انہی حروف سے ہے، ظاہری صُورت یکساں ہے لیکن حقیقت میں زمین آسمان کا فرق ہے قرآن کی ترکیب معجزہ ہے اور عوام کے کلام کی ترکیب معجزہ نہیں ہے، اسی طرح

گوشت دارد پوست دارد استخواں
ہیچ ایں ترکیب را باشد ہمَاں

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ترکیب بھی گوشت پوست سے ہے جیسے دوسرے جسموں کی ہے مگر ؎

کاندریں ترکیب آمد معجزات
کہ ہمہ ترکیب ہا گشتند مات

کہ اس ترکیب میں معجزات ہی معجزات ہیں اور اس ترکیب کے سامنے تمام ترکیبیں ہیچ اور مات ہیں۔

اسی طرح اہل اللہ کا رونا ہنسنا، بولنا، سمجھنا سب جُدا ہے ؎

گریۂ اُو خندۂ اُو نطق اُو
فہم اُو و خلق اُو و خلق اُو
عقلِ اُو و وہم اُو و حس اُو
نیست ازوے ہست محض صنع ہُو

Marfat.com

چونکہ ظاہرہا گرفتند احمقاں
واں وقائق شد از ایشاں بس نہاں

(ترجمہ) اس کا رونا، اس کا ہنسنا، اس کا بولنا، اس کی فہم، اس کی ساخت، اور اس کے اخلاق، اس کی عقل اور اس کا وہم اور اس کا احساس اس کا اپنا نہیں ہے وہ محض اللہ کی کاریگری سے ہے۔ احمقوں نے چونکہ ظاہری احوال کو پسند کیا وہ باریکیاں ان سے بہت پوشیدہ ہو گئیں۔

(۱۳۵)

حکایت

ایک عارف کے خواب کی تعبیر

ایک بزرگ نے چلّے کے اندر بحالت خواب دیکھا کہ ایک کُتیا کے پیٹ میں بچے ہیں جو آنکھ بند کئے پیٹ کے اندر ہی چلا رہے ہیں۔ بیدار ہوئے تو اس خواب کی تعبیر کی جستجو ہوئی لیکن اس وقت کوئی معبّر نظر نہ آیا جس سے مشکل آسان ہوتی اور تعبیر پُوچھتے، آخر اللہ تعالیٰ سے رجُوع کیا کہ وہ اس کا سِرّ ظاہر فرمائے، چنانچہ اس طرف سے القا ہوا کہ یہ مثال جاہلوں کی لاف زنی اور شیخی کی دی گئی ہے کہ غفلت و جہل کے پردے سے نکلتے نہیں، وہیں حقیقت سے آنکھ بند کئے بے ہُودہ قیل وقال کرتے رہتے ہیں۔

آمدش آوازِ ہاتف در زماں
کاں مثالے داں ز لاف جاہلاں
کز حجاب و پردہ بیروں نامدہ
چشم بستہ بیہُدہ گویاں شدہ

فائدہ — جن کو نیم ملّا خطرۂ ایمان کہا جاتا ہے ان پر اور مذہب سے بے بہرہ لوگوں پر یہ مثال صادق آتی ہے جو جہل مرکب میں مُبتلا ہیں نہ وہ جہل سے

Marfat.com

نکلے نہ ان کی آنکھ علمی دُنیا میں کُھلی مگر کج بحثی کی عادت ہوتی ہے اور وہ بھی علماء کے مقابلے میں۔

حکایت (۱۳۶)

ایک سخی تاجر کی اپنے بیٹوں کو وصیّت

یمن کے نزدیک ایک مقام "ضروان" میں ایک مرد صالح کی صدقہ و خیرات دینے میں بڑی شہرت تھی کہ ان کا کوچہ حاجت مندوں کا مرجع بنا ہوا ہے اور وہ ہر شئے میں سے "عُشر" نکالتے ہیں، گندم ہوتی تو اس کا بھی عُشر، روٹی پکتی تو اس کا بھی عُشر، آٹا ہوتا تو اس کا بھی عُشر، انگور ہوتے تو اس کا بھی عُشر، حلوے کا عُشر، فالودہ کا عُشر، غرضیکہ ہر یافت اور آمدنی کا عُشر خدا کی راہ میں دے دیا کرتے تھے اور اپنے فرزندوں کو وصیّت کرتے تھے کہ میرے بعد دنیا کی زیادہ طلب اور حرص کے سبب مسکینوں پر یہ سلسلہ بند نہ کر دینا، طاعت حق اور غریبوں کی دُعاؤں کے سبب بہتات پھل اور پیداوار اسی طرح باقی رہے گی اور اللہ تعالیٰ بے اندازہ دے گا لیکن یہ نصیحت زمینِ شور میں کارگر نہ ہوئی اور اُن کے مرنے کے بعد اُولاد نالائق نکلی اور حرصِ دُنیا سے خیرات بند کر دیا اِدھر غریبوں کا خیر و خیرات بند کرنا تھا کہ اِدھر ان کا بھی خیر بند ہو گیا اور حال تباہ ہو گیا مفلس ہو گئے۔

فائدہ — جیسا اللہ تعالیٰ کے بندوں کے ساتھ معاملہ کرو گے ویسا ہی اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ کرے گا اگر تم اُن پر رحم کرو گے تو وہ تم پر رحم کرے گا، دیتا اللہ تعالیٰ ہی ہے مگر اسباب کے توسّط اور پردہ میں دیتا ہے اور بندگانِ خدا کا دل خوش کرنا اور ان کو دینا یہ بھی اپنے لیے فراخی اور خوشحالی پیدا کرنے کا سبب ہے، بندگانِ خُدا کی خوشی سے اللہ تعالیٰ خوشحال بنا دیتا ہے، زکوٰۃ و خیرات، صلہ رحمی وغیرہ کی مشروعیت میں یہ بھی ایک حکمت ہے۔

Marfat.com

حکایت (۱۳۷)

قبضِ رُوح کے کام کی حضرت عزرائیل کو تفویض

اللہ تعالیٰ نے جبرائیل کو حکم دیا کہ جسمِ آدم کے خمیر کے لیے ایک مٹھی خاکِ زمین سے لاؤ، جب یہ پہنچے تو زمین نے قسم دے کر جبرئیل سے کہا اللہ مجھے تکلیف میں مت ڈالو مجھ سے درگزر کردو، جبرئیل نے واپس جاکر عرض کیا کہ اے اللہ مجھے آپ کے نام کی قسم دی تو شرم آگئی ورنہ زمین سے ایک مٹھی خاک لینا فرشتوں کی قوت کے آگے کیا حقیقت رکھتا ہے، مگر آپ کا نام بڑا ہے اس کی عظمت کی وجہ سے رُک گیا، پھر میکائیل کو بھیجا، زمین نے میکائیل سے بھی گریہ وزاری کی، میکائیل نے بھی واپس آکر عرض کر دیا کہ خاک کی گریہ وزاری سے عاجز آگیا، اس لیے کہ اشک کی قیمت آپ کے یہاں بہت ہے، اب اسرافیل کو حکم ہوا، اس کے آگے بھی زمین نے خوب عاجزی کی اور کہا کہ قہر کو مجھ پر روا نہ رکھ، تم سے پہلے دو نیک بندے مجھے چھوڑ گئے ہیں، خدا کی رحیمی کا واسطہ تم بھی مجھے معاف کردو لہٰذا یہ بھی واپس ہو گئے اور بارگاہِ الٰہی میں عرض کی کہ آپ کی رحمت غضب پر غالب ہے اور اس نے آپ کی رحمت کا واسطہ دیا اب کیا کرتا۔ اب عزرائیل کو حکم ہوا، یہ زمین کے پاس پہنچے ان سے بھی زمین نے خوشامد کی اور کہا کہ قہر مجھ پر روا نہ رکھ، عزرائیل نے فرمایا کہ یہ قہر ہے تو حکمِ خدا سے ہے۔ اس میں ضرور لُطف مُضمر ہے، مَیں حکمِ ربّ سے سرتابی نہیں کرسکتا، حکمِ رب مُقدّم ہے، اگرچہ تیری نالہ وزاری پر رحم آتا ہے لیکن مَیں "خیر" بھی اس کے سوا کسی اور چیز میں نہیں پاتا، یہ کہہ کر زمین سے ایک مُشتِ خاک لی اور اس کو جا کر بارگاہِ ربّ العزت میں پیش کر دیا ارشاد ہُوا کہ اچھا اب قبضِ رُوح کا کام بھی تم ہی کے سُپرد کیا جاتا ہے، عرض کی کہ ساری مخلوق مجھے دشمن اور مبغوض رکھے گی، ارشاد ہوا کہ ہم

Marfat.com

اسباب رکھ دیں گے مثلاً تپ دق، قولنج، سرسام وغیرہ کہ لوگوں کی نظر ان اسباب پر رہے گی اور تم سے ہٹ جائے گی۔ عرض کیا کہ ایسے بندے بھی تو ہوں گے جو اسباب کو نہیں دیکھتے وہ کب قولنج وغیرہ کو دیکھیں گے۔ فرمایا کہ وہ بندے پھر تم کو بھی کب دیکھیں گے اس لیے کہ تم بھی تو ایک سبب ہو ؎

گفت یزداں ہر کہ باشد اصل داں
پس ترا کے بیند اُو اندر میاں

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو شخص اصل جاننے والا ہوگا وہ تجھے درمیان میں کب دیکھے گا۔

ایسی نظر والوں کے لیے موت تلخ ہی نہیں رہے گی اس لیے کہ وہ پھر ہم کو دیکھیں گے اور جو ہم کو دیکھے گا اس کے لیے موت بھی شیریں ہو جائے گی ؎

تلخ نبوَد پیشِ ایشاں مرگِ تن
چُوں روند از چاہ و زنداں در چمن

(ترجمہ) جسم کی موت ان کے لیے کڑوی نہیں ہوتی کیونکہ وہ کنویں اور قید خانہ سے چمن میں جاتے ہیں۔

فائدہ ــــ اسباب حجاب ہیں، اگر ان حجاب اسباب سے نظر ہٹ جائے اور ہر چیز خدا کی طرف سے دیکھے تو یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ ؎ کے مشاہدہ کا مقام حاصل ہو جائے، کسی کاروبار میں ہو یہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ کھلاتا اور پلاتا ہے، لہٰذا اسباب کو حجاب نہ بنا، مُسَبِّب کا قُرب حاصل کرو۔

فائدہ ــــ اے مسلمانو! موت سے نہ گھبراؤ، بقول حضرت عزرائیل علیہ السلام کہ خیر اللہ تعالیٰ کے حکم میں ہے، موت بھی اللہ کا حکم ہے لہٰذا اس میں بھی خیر ہی خیر ہے۔ اس کے تمام حکموں پر عمل کرنا عبادت تھا۔ لہٰذا موت کے حکم ملنے پر

؎ (ترجمہ) میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے (بخاری شریف، مسلم شریف)

Marfat.com

مرجانا یہ بھی عبادت ہے، اے انسان! جس طرح تو نے خوشی خوشی زندگی کے تمام حکموں کو اُٹھایا تو دنیا میں سب سے پچھلے اور آخری حُکم کی اطاعت میں خوشی سے جان پیش کردے اور اگر کسی کی نظروں کے آگے سے حجاب ہٹے ہوئے ہوں اور وہ دیکھ رہا ہو کہ خود جان آفرین اس کی جان قبض کر رہا ہے تو اس کی خوشی کا کیا ٹھکانا، ایسا مرنا تو جینا ہے، اِس موت میں بھی حیات ہے۔

(۱۳۸)

حکایت

ایاز کا خفیہ کمرہ

ایاز نے پھٹے پُرانے جُوتی کپڑے ایک حجرہ میں رکھ چھوڑے تھے ہر روز اس حجرہ میں تنہا جاکر ان کو دیکھتا اور کہتا کہ اے ایاز تیری اصلیت تو یہ ہے، کسی نے بادشاہ سے جاکر کہا کہ ایاز کے پاس بہت سیم وزر معلوم ہوتا ہے جس کو اس نے حجرہ میں چھپا رکھا ہے، ہمیشہ اندر کا دروازہ بند رکھتا ہے اور کسی کو اندر نہیں آنے دیتا بادشاہ نے کہا کہ وہ کون سی چیز ہے جس کو ایاز نے ہم سے پوشیدہ رکھا اس نے حکم دیا کہ رات کو اس حجرے کا تالا توڑو اور جو کچھ بھی اس میں ہو اس کو لوٹ لو، لہٰذا رات کو لوگ مشعل روشن کر کے دوڑے دوڑے اس طرف گئے، تالا توڑ کے اندر گئے تو پھٹی پُرانی جُوتیوں اور کپڑوں کے علاوہ اور کچھ نہ پایا، شرمندہ ہو کر بادشاہ کی طرف لوٹے، بادشاہ نے کہا کہ تھیلیوں سے تمہارا ہاتھ کیوں خالی ہے۔ خجالت سے سب نے سر جھکا دیئے اور طالب عفو ہوئے، بادشاہ نے جب ایاز سے دریافت کیا تو اس نے کہا کہ ان پھٹے پُرانے کپڑوں کو اس لیے دیکھتا ہوں تا کہ آپ کا احسان نہ بھولوں، اور یہ یاد رکھوں کہ یہ سب آپ کی عطا ہے ورنہ میں تو یہی پُرانی جُوتیوں والا ہوں، جیسے مولانا رُوم فرماتے ہیں ۔

Marfat.com

گفت من دانم عطائے تست ایں
ورنہ من آن چارقم واں پوستیں

فائدہ ــــ ہر شخص کو چاہیئے کہ وہ یہ سمجھے کہ مَیں اپنی ذات میں فقیر ہوں جو کچھ بھی دیا اس "غنیٔ مطلق" نے دیا، حتیٰ کہ بدن، اعضاء، اوصاف و کمالات، جان و دولت یہ سب چیزیں اس کی عطا ہیں، اسی حقیقت کو قرآن میں اللہ تعالیٰ نے یُوں بیان فرمایا کہ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ (العلق آیت ۲) کہ اے انسان! تیری حقیقت یہ ہے کہ تجھ کو خدا نے ایک خُون کے لوتھڑے سے پیدا کیا ہے، دوسری جگہ ارشاد فرمایا وَاللّٰہُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ (محمد آیت ۳۸) کہ اللہ غنی ہے اور تم سب فقیر ہو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ (شرح نہج البلاغہ ۲/۲۷۴) کہ جس نے خود کو پہچان لیا اس نے خدا کو پہچان لیا۔ اس ارشاد کا سِر اس حکایت کے بعد کچھ سمجھ میں آتا ہے۔

سِرِ ایں پیغمبر ایں را شرح ساخت
ہر کہ خود بشناخت یزداں را شناخت
چارقت نطفہ است وخونت پوستیں
باقی اے خواجہ عطائے اوست ایں

(ترجمہ) اسی کی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے یُوں شرح فرمائی کہ جس نے خود کو پہچان لیا اس نے خدا کو پہچان لیا یہ تیرا نطفہ ایاز کی جُوتی کی طرح ہے اور تیرے خُون کا لوتھڑا (علق) یہ پھٹے پُرانے کپڑوں کی طرح سے ہے اب دیکھ تیری حقیقت تو یہ تھی اب اس کے علاوہ تیرے پاس جو کچھ ہے وہ سب اس مالک و خالقِ دوجہاں کی عطا ہے۔

اکبر الہ آبادی مرحوم کا کہنا ہے ؎

تم شوق سے کالج میں پھلو، پارک میں پھُولو
جائز کہ جہازوں میں اُڑو چرخ پہ جھُولو

Marfat.com

بس ایک سخن بندۂ عاجز کا رہے یاد
اللہ کو اور اپنی حقیقت کو نہ بھولو

فائدہ۔ ارشادِ پیغمبرؐ ہے کہ مَنْ لَمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ[1] یعنی جس نے بندہ کا شکریہ ادا نہ کیا اس نے خدا کا شکر ادا نہ کیا۔ اس حدیث کے بموجب اپنے محسن کا ہمیشہ احسان مند اور شکر گزار رہے لہٰذا جس شخص سے دین، مال، علم اور عرفان کی دولت ملی ہو اس کو کبھی نہ بھولے، اسی طرح ماں باپ، اُستاد وغیرہ کو بھی کبھی نہ بھولے کہ یہ نشانِ سعادت ہے۔

فائدہ۔ عبودیت یہ ہے کہ نقصانِ ذاتی کو دائماً ملحوظ رکھے اور کمالات کو لباسِ مستعار کے مثل عطا اور فضلِ رب سمجھے ادب کرے اور گستاخی و شوخ چشمی کو روا نہ رکھے، یہ اللہ تعالیٰ سے عشق و محبت پیدا کرنے کا طریقہ ہے، مثلِ ایاز اپنے عدم کو دیکھے پھر اللہ کے فضل و عطا کو دیکھے ؎

اے ایاز از تو غلامی نور یافت
نورت از پستی سوئے گردوں شتافت

(ترجمہ) اے ایاز تجھ سے غلامی نے نور پایا اور تیرا نور آسمانوں سے بھی اوپر گزر گیا۔

(۱۲۹)

حکایت

مجنوں کا فصد لگوانا

ایک دفعہ مجنوں مرض خناق میں مبتلا ہو گیا۔ طبیب نے کہا کہ بغیر فصد لگوائے کام نہیں بنے گا۔ لہٰذا اس کے بازو باندھے اور نشتر لگا کر خون نکالنا چاہا تو اس نے چلانا شروع کر دیا کہ خدا کے لیے اپنی مزدوری لے لے مگر نشتر

---

[1] ترمذی شریف، الجامع الصغیر جلد دوم صہ ۱۸۰

Marfat.com

نہ لگا اس لیے کہ میں نہیں ہوں مجھ میں لیلیٰ ہے یہ نشتر اس کے لگ رہے ہیں اور میں یہ برداشت نہیں کرسکتا ۔

لیک از لیلیٰ وجودِ من پُر ست
ایں صدف پُر از صفاتِ آں دُرست
ترسم از فصّادا گر فصدم کُنی
نیش را ناگاہ بر لیلیٰ زنی
مَن کیم لیلیٰ و لیلیٰ کیست من
ما دو رُوحیم آمدہ در یک بدن

(ترجمہ) لیکن میرا وجود لیلیٰ سے پُر ہے، یعنی یہ صدف اس موتی کی صفات سے پُر ہے' اے فصد لگانے والے! میں ڈرتا ہوں کہ اگر میں نے فصد لگوایا تو نشتر میری لیلیٰ کے لگ جائے گا۔ میں کون ہوں؟ لیلیٰ اور لیلیٰ کون ہے؟ میں' ہم دو روحیں ہیں جو ایک جسم میں آگئی ہیں۔

فائدہ ــــ محبت میں فنائیت کا یہ کامل درجہ ہے کہ ماسوائے محبوب اس کے باطن میں نہ رہے تمام تصورات فنا ہوجائیں حتیٰ کہ فنا کا علم بھی نہ رہے کہ یہ علم بھی حجابِ اکبر ہے اور محبوب کے خیال میں رہتے رہتے وہ محبوب سے پُر ہوجائے اور پھر اس سے محبوب کے صفات اور جلوے ظاہر ہونے لگیں، بہرحال تم اللہ سے اس کی اور اس کے حبیب کی ایسی ہی کامل محبت مانگو کہ دل سے ماسوی اللہ سب کچھ نکل جائے اور پھر محبوب ہی محبوب سے تم ایسے پُر ہو جاؤ کہ پھر تم سے اسی کے جلوے ظاہر ہوں سُنّت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں فانی ہوکر اخلاقِ محمدی، سیرتِ محمدی، اعمالِ محمدی، سے اپنے کو ایسا پُر کرلو کہ پھر تمہارے ہر ہر فعل اور ہر ہر ادا سے خُلقِ محمدی اور اوصافِ محمدی جھلکیں۔

فائدہ ــــ عشق و محبت یہ ترقی کا عجیب وسیلہ ہے، انسان محب ہوکر قربِ

Marfat.com

محبوب میں پہنچیکا ہے پھر "فنا" ہو کر مقامِ اصل میں محبوب بن جاتا ہے،
عارف رومی فرماتے ہیں کہ ؎

زاہد با ترس می تازد بپا
عاشقاں پراں تراز بادِ صبا

یعنی انسان "خوف" کی وجہ سے بھی چلتا ہے اور منزلیں طے کرتا ہے لیکن "خوف" کے ذریعہ وہ دوڑتا ہے اور عشق و محبت وہ ہے کہ اس سے وہ اُڑنے لگتا ہے۔ نیز محبت اللہ کا وصف ہے۔ اس سے متصف ہونے والا وصفِ الٰہی سے تخلّق ہو کر قربِ الٰہی حاصل کر لیتا ہے اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دُعا فرمایا کرتے تھے کہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ[1] یعنی اے اللہ میں تجھ سے تیری محبت اور تجھ سے محبت کرنے والوں کی محبت مانگتا ہوں ؎

پس محبت وصفِ حق داں عشق نیز
خوف نبود وصفِ یزداں اے عزیز

اولیاء اللہ سے ان کا وصفِ حادث یعنی "خوف" جاتا رہا اور جو اللہ تعالیٰ کا وصفِ قدیم ہے یعنی "محبت" اس کے ساتھ وہ متصف ہو گئے، اَلَا اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ[2] (توبہ آیت ۶۲) میں اسی رمز کی طرف اشارہ ہے اور پھر اہل اللہ نے اس محبت میں کمال پیدا کیا چنانچہ حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ پیدائش لفظ "عشق" (۴۷۰ھ) سے نکلتی ہے اور ان کی تاریخ وفات "کمالِ عشق" (۵۶۱ھ) سے نکلتی ہے یہ اشارہ ہے اس طرف کہ عشق کی تکمیل کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کو پیدا کیا ہے اور ان حضرات نے اس میں کمال پیدا کیا۔ لہٰذا ان اہل محبت کو ڈھونڈو اور انکی صحبت

---

[1] ترمذی شریف، الجامع الصغیر
[2] خبردار! بیشک اللہ کے ولیوں پر کچھ خوف ہے اور نہ غم

Marfat.com

میں محبت حاصل کرکے کامل بنو کر یہی وصفِ حق مطلوب ہے۔

حکایت (۱۴۰)

ایک زاہد کا اپنی بیوی کی لونڈی سے عشق

ایک زاہد صاحب اپنی بیوی کی لونڈی پر عاشق تھے، بیوی کی سخت نگرانی کے باعث کبھی تنہائی اور خلوت نصیب نہ ہو سکی، ایک دن بیوی حمام میں پہنچی، وہاں پہنچ کر اُسے یاد آیا کہ طشت گھر میں ہی رہ گیا ہے، لونڈی کو حکم دیا کہ "فوراً دَوڑ کر جا اور گھر سے وہ طشت لے کر آ، بس کیا تھا یہ سُن کر لونڈی خوش ہو گئی کہ آج تنہائی میں اپنے محبوب سے ملنے کا رستہ نکل آیا، غرض وہ گھر پہنچی، چھ سال کے بعد اس سے تنہائی نصیب ہوئی تھی دونوں مغلوبِ شہوت ہو کر مصروف ہو گئے اور دروازہ بند کرنا بھول گئے، اُدھر بیوی کو خیال آیا کہ اس نے یہ کیا کر دیا کہ آگ اور رُوئی کو جمع کر دیا، فوراً سر سے مٹی دھو کر دَوڑتی ہوئی گھر آئی جب دروازہ کھُلا تو یہ دونوں فوراً علیحدہ ہو گئے۔ لونڈی شرمندہ سی ہو کر ایک طرف کھڑی ہو گئی اور شوہر صاحب سیدھے مُصلّے کی طرف دَوڑے اور نیت باندھ کر فوراً نماز کے لیے کھڑے ہو گئے بیوی نے جو "ران" کی طرف دیکھا تو تمام نجاست سے آلودہ تھی، بیوی نے غصّہ سے تھپّڑ رسید کرکے کہا کہ کمبخت یہ ران یہ کپڑے یہ تیری حالت کیا نماز کے لائق تھی یہ تیری نماز اور خدا کی عبادت؟ تجھے شرم نہیں آتی۔

فائدہ۔۔۔ جو شخص اپنے گندے باطن کو چھُپا کر مخلوق کے دکھلانے کے لیے اپنے ظاہر کو اچھی صُورت میں لائے تو خدا اس کے مکروہ باطن کو بھی مخلوق پر ظاہر فرما دیتا ہے، منافقین اپنی گندگی پر پردہ ڈال کے اس کو چھُپاتے تھے مگر اللہ تعالٰی نے اُس کو ظاہر فرما دیا لہٰذا آدمی کو اپنا باطن بھی پاک وصاف اور مطہر رکھنا چاہیئے۔

Marfat.com

فائدہ ــــ جس طرح یہاں "ران" نے جھوٹا کر کے دکھا دیا اسی طرح قیامت کے دن ایک ایک عضو کی گواہی سے انسان جھوٹا ثابت ہو جائے گا، قرآن میں ارشادِ ربانی ہے وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ (یٰس آیت ۶۵) یعنی ان کے پیر گواہی دیں گے کہ یہ گناہ ہم نے کیا ہے، ہاتھ بھی زنا کی گواہی دیں گے، غرض، آنکھ، کان وغیرہ تمام اعضاء اس کے خلاف گواہی دیں گے ؎

پس دروغ آمد ز سر تا پائے او
کہ اگر شرحش دہم لے وائے او
دست گوید من چنیں دُز دیدہ ام
لب بگوید من چنیں بوسیدہ ام

(ترجمہ) وہ سر سے پاؤں تک ایسا جھوٹا ثابت ہوا کہ میں اس کی شرح کروں تو اس پر افسوس ہے، ہاتھ کہے گا میں نے اس طرح چوری کی ہے ہونٹ کہے گا میں نے اس طرح بوسہ لیا ہے۔

اسی طرح اس دُنیا میں بھی اس کے اعمال و افعال اس کے خلاف گواہی دیتے ہیں وہ کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں لیکن اس کے جھوٹے معاملات، ایذا رسانی، ظلم و تعدی، دھوکا دہی، غداری جیسے غیر اسلامی افعال اس کے خلاف شہادت دیتے ہیں اور اس کے دعوائے اسلام کو جھوٹا ثابت کر رہے ہیں ؎

کفر و فسق و اِستم بسیار اُو
ہست لائق با چنیں اقرار اُو

(ترجمہ) اس کا کفر اور فسق اور بھاری ظلم اس کے ایسے اقرار کے مناسب ہے۔

لہٰذا معاشرت، معیشت، اخلاق و کردار وغیرہ میں اسلامی اصولوں پر عمل کر کے عملی شہادت دینی پڑے گی۔ صرف اسلام کا نام لینا یا محض تجاویز اور بل وغیرہ پاس کرنا کافی نہیں۔ بہر حال ہماری صداقت پر "اتباعِ رسول" گواہِ صادق ہے اور آپ کی راہ پر نہ چلنا یہ دلیلِ کذب ہے ؎

Marfat.com

رفتن بندہ پئے خواجہ گواست
کہ منم محکوم وایں مولائے ماست

(ترجمہ) غلام کا آقا کے پیچھے چلنا گواہ ہے کہ میں محکوم ہوں اور یہ میرے آقا ہیں۔

فائدہ ـــــ لونڈی اور بیوی دونوں کے گھر جانے میں کتنا فرق ہے یہ خوف کا جانا تھا وہ شوق کا، یہ بدمزگی کا جانا تھا وہ لُطف اور ذوق کا، اسی طرح خدا کی طرف رجُوع ہونا ایک عذابِ اُخروی کے خوف سے ہے اور ایک محبّت وشوق سے ہے، شوق اور محبّت سے خدا کی طرف رجُوع ہونا اور ہی شَے ہے جو زاہدوں میں نہیں بلکہ عارفوں میں ملتی ہے ۔

زاہد با ترس می تازد بپا
عاشقاں پرّاں تر از برق وہوا

(ترجمہ) خوف زدہ زاہد پاؤں سے دوڑتا ہے، عاشق بجلی اور ہوا سے زیادہ تیز اُڑنے والے ہیں۔

لہٰذا خدا کے حضور "علیٰ جناح الشوق" یعنی شوق کے پَروں پر اُڑ کے پہنچو اور یہ شوق و محبّت ایک عجیب چیز ہے جو خدا کے مقبول بندوں کی صحبت سے حاصل ہوتی ہے اسی لیے بڑے بڑے علماء نے حصُولِ علم کے بعد پیروں اور ولیوں سے بیعت حاصل کی اس لیے کہ یہ شوق اور محبّت ڈگریوں اور سندوں سے نہیں ملتی بلکہ یہ محبّت والوں کے قُرب سے ملتی ہے ۔

نہ کتابوں سے نہ کالج کے ہے دَر سے پیدا
دیں ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

(اکبر الٰہ آبادی)

Marfat.com

حکایت (۱۴۱)

حمام میں کام کرنے والے بے داڑھی کے آدمی کی توبہ

"نصوح" نامی ایک شخص "کوسہ" یعنی بے داڑھی مونچھوں والا تھا جو حمام میں عورتوں کی کمر اور بدن ملا کرتا تھا، صورت شکل میں مثل عورتوں کے تھا اسلیے اُس کے حال سے کسی کو خبر نہ ہوئی اور وہ مدتوں یہ پیشہ کرتا رہا۔ اس پیشہ میں اُس کو پیسہ بھی خوب ملتا تھا اور عورتوں کے قرب کا لطف بھی خوب حاصل ہوتا تھا وہ اس پر کبھی کبھی نادم بھی ہوتا تھا اور توبہ بھی کرتا تھا لیکن بار بار اُس کا تقویٰ اور توبہ ٹوٹ جاتی تھی اور نفس کافر اُس کو توبہ پر قائم نہیں رہنے دیتا تھا ایک روز وہ ایک عارف کی خدمت میں حاضر ہوا اور دعا کے لیے عرض کیا، ان عارف پر اسکا اصلی حال کھل گیا اور ان پر سب کچھ کشف ہوگیا، لیکن اُنہوں نے حلم کی وجہ سے اس پر ظاہر نہیں کیا صرف اتنا کہا کہ اے بدنہاد! جس کو تو جانتا ہے اللہ تعالےٰ اس سے تجھے توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔ عارفِ رومی فرماتے ہیں کہ

آں دُعا از ہفت گردوں دَر گزشت
کارِ آں مسکین بآخر خوب گشت
کاں دُعائے شیخ نے چوں ہر دُعاست
فانی ست و گفتِ اُو گفت خداست

(ترجمہ) دُعا سات آسمانوں سے گزرتی ہوئی اُوپر چلی گئی اور آخر کار اُس مسکین کا کام بہتر طور پر ہوگیا کیونکہ شیخ کی دُعا ایک عام شخص کی دُعا کی طرح تو نہیں ہے کیونکہ وہ خدا میں فانی ہیں اور ان کا کہنا خدا کا کہنا ہے۔

بہرحال اب دُعا کی قبولیت ظاہر ہونیکے لیے سبب پیدا ہوا، چنانچہ بادشاہ کی بیٹی کے کانوں کا قیمتی گوہر گم ہوگیا، ایک شور مچ گیا، تمام حمام کے دروازے فوراً بند

Marfat.com

کر دیئے گئے اور ہر ایک کو ننگا کر کے ایک ایک کی تلاشی لینی شروع ہو گئی، جب تلاشی ہوتے ہوتے "نصوح" کی باری آئی اور تلاشی کے لیے اس کا نام پکارا گیا تو اب نصوح صاحب کے ہوش اُڑ گئے، چہرہ کا رنگ فق ہو گیا اور وہ لرزنے لگا کہ اگر مجھے بھی ننگا کر کے تلاشی لی گئی تو قیامت ٹوٹ پڑے گی، اب اللہ کیطرف صدقِ دِل سے متوجہ ہو گیا اور پکار کر کہا "یا رب!" یہ کہا اور بے ہوش ہو گیا، اتنے میں اچانک موتی مِل گیا اور ہر طرف سے تالیوں کا جو شور بلند ہوا تو نصوح صاحب کو فوراً ہوش آ گیا، توبہ کی اور سجدہ میں گر پڑا، اِدھر سب اُس سے معافی مانگنے لگے کہ حقیقت یہ ہے کہ تو پاک نکلا ورنہ تیری طرف سب کو زیادہ بدگمانی تھی کیونکہ تو ہی سب سے زیادہ عورتوں کے قریب اور نزدیک رہتا تھا۔ اُس نے کہا کہ یہ فضلِ الٰہی ہو گیا ورنہ "من آنم کہ من دانم" کہ جو کچھ بھی تم نے سمجھا تھا اس سے کہیں زیادہ گنہگار تھا مجھ سے کیا معافی مانگتے ہو میں تو بہت بڑا مجرم تھا، دوزخی تھا، میرے رَبّ نے مجھے رسوا نہ کیا۔ اپنی ستاری سے میرے عیوب پر پردہ ڈال دیا اور تائب بنا کر مجھے ہمیشہ کے لیے جنتی اور بہشتی بنا دیا ہے

آفریں ہا بر تو بادا اے خدا
ناگہاں کردی مرا از غم جدا

اے خدا آپ کے لیے صد ہزار آفریں کہ آپ نے مجھ کو غم سے چھڑا دیا۔ غرض کہ ایسی سچی توبہ کی کہ ایک بادشاہ زادی نے پھر اس سے معافی اور معذرت طلب کی اور اس کو بُلا کر کہا کہ اب تُو ہی میرا جسم اور سر دھویا کرے گا لیکن نصوح نے کہا کہ اس کام کے لیے کوئی اور ڈھونڈ لو اب میں یہ کام کبھی نہیں کر سکتا ہے

توبہ کردم حقیقت با خدا
نشکنم تا جاں شود از تن جدا

اب میں نے حقیقت میں خدا سے ایسی توبہ کر لی ہے کہ اگر جان، تن

Marfat.com

سے جُدا ہو جاتے تب بھی مَیں اس توبہ سے نہیں پھر سکتا۔ اسلیے کہ میں نے موت کی تلخی چکھ لی ہے اور پھر توبہ کی ہے تو اَب پھر کیسے موت کی طرف جاسکتا ہوں۔ اب تو توبہ کر کے خُدا کی طرف رجُوع ہو گیا ہوں۔

فائدہ ـــــ معلوم ہوا کہ سچی توبہ اور استغفار سے بہت سی بلائیں اور بہت سی مصیبتیں ٹل جاتی ہیں لہذا استغفار کو اپنے ورد میں رکھو اور صدقِ دِل سے ہر روز اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ[1] پڑھ لیا کرو۔

فائدہ ـــــ نصوح نے بار بار توبہ کی لیکن ہر بار اس کی توبہ ٹوٹی، آخر میں ایک عارف کی برکت سے اس کو گناہوں سے نجات ملی اور توبہ پر مضبوطی اور استقامت حاصل ہوئی اسی لیے پیر کرتے ہیں اور اُن سے بیعت ہوتے ہیں تاکہ ان کی صحبت کی وجہ سے راہِ نجات ملے اور توبہ و طاعات پر مضبوطی حاصل ہو۔

فائدہ ـــــ سچی توبہ یہ ہوتی ہے کہ توبہ شکن مواقع آئیں اور پھر توبہ نہ ٹوٹے یہ بڑی قوت کا کام ہے جس کو ایک "مومنِ قوی" ہی کرسکتا ہے اور مومنِ قوی اللہ کو بہت پسند ہے۔

اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِیُّ خَیْرٌ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِیْفِ

طاقتور مومن بہتر اللہ کے نزدیک کمزور مومن سے زیادہ محبوب ہے۔

(مشکوٰۃ شریف حدیث ۲۰۶۱)

حکایت (۱۴۲)

گدھا، لومڑی اور شیر

ایک دھوبی کا ایک گدھا تھا جو ایک ایسی خشک اور پتھریلی

---

[1] :۔ میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں اور اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

Marfat.com

زمین پر رہتا تھا جہاں سبزہ کا نام و نشان تک نہیں تھا، رات بھر یہاں ہی مارا مارا پھرتا رہتا تھا اور کچھ کھانے کو مل جاتا اسی پر قناعت کر لیا کرتا تھا اس کے قریب ایک سرسبز جنگل تھا جہاں ایک شیر رہتا تھا اس شیر نے ایک دیو پیکر ہاتھی سے لڑائی لڑی تھی جس کی وجہ سے وہ کافی زخمی ہو گیا تھا اور اب شکار وغیرہ بھی معذوری کے سبب نہیں کر سکتا تھا۔ شکار نہ ہونے کی وجہ سے دوسرے صحرائی جانوروں کو بھی پس خوردہ نہ ملا تو انہیں سے ہر ایک کے لیے عرصہ حیات تنگ ہونے لگا۔ آخر شیر نے ایک روز ایک مکار لومڑی سے کہا کہ گدھا احمق ہوتا ہے اس کو دم جھانسے دے کر یہاں شکار کے لیے لانا کہ میں بیٹھے بیٹھے یہاں ہی شکار کر لوں، اس کا خون پینے کے بعد کچھ طاقت آئے گی اور چلا جائے گا تو پھر اور شکار کروں گا تاکہ تم سب جانوروں کا بھلا ہو۔ لہذا وہ لومڑی چلی اور اس مذکورہ بالا گدھے کے پاس پہنچی، سلام کیا اور کہا کہ تو اس سنگلاخ زمین میں کہاں پڑا ہوا ہے جہاں سبزے کا نام و نشان تک نہیں گدھے نے کہا کہ میں جہاں ہوں اپنی قسمت پر شاکر ہوں، بدحالی میں ایک سے ایک زیادہ بدحال موجود ہے اس لیے اب موجودہ حال پر نافع اور شاکر ہوں، جب دینے والا اللہ ہے تو گلہ کفر ہے اس کے دینے میں خیر ہی خیر ہے لومڑی نے کہا کہ بھوکے مرنے سے کیا فائدہ آخر رزقِ حلال طلب کرنا بھی تو اللہ تعالٰی کا حکم ہے اس کی تلاش میں دوڑ دھوپ کرنا بھی عبادت ہے یہ عالمِ اسباب ہے لہذا ہر چیز کا سبب تلاش کرنا ضروری ہے، گدھے نے کہا کہ یہ صحیح ہے مگر تلاش اور سعی کی پریشانی ضعفِ توکل سے ہوتی ہے، ورنہ انسان صبر کرے تو رزق جہاں کہیں بھی ہو گا اس کو ضرور پہنچے گا۔ کوشش کی مصیبت سے الگ بچے گا اور قناعت جیسی عظیم دولت سے الگ سرفراز ہو گا۔ لومڑی نے

Marfat.com

کہا یہ سبب درست ہے مگر یہ راہِ سلطانی کس کو ملتی ہے؟ یہ تو ایک بہت نادر چیز ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قناعت کو گنج ضرور فرمایا ہے مگر ہر ایک کو یہ خزانہ کہاں ملتا ہے۔ مولانا رومی فرماتے ہیں

چوں قناعت را پیمبر گنج گفت
ہر کسے را کے رسد گنج نہفت

(ترجمہ) تو تجھے چاہیئے کہ تو اپنی حد میں رہے اور اونچی اڑان نہ بھر قناعت کرنا تیرے بس کا کام نہیں توکل اور قناعت کرے گا تو بے جان ہو جائے گا، گدھے نے کہا کہ ؎

از قناعت ہیچ کس بے جاں نشد
وز حریصے ہیچکس سلطاں نشد

ترجمہ:۔ کہ قناعت سے کوئی بے جان نہیں ہوتا اور حرص کرنے سے کوئی بادشاہ نہیں بن جاتا۔ لومڑی نے پھر دوبارہ اس کو "سبب کسب" کی طرف توجہ دلائی تو گدھے نے کہا کہ اے لومڑی اگر تو "سبب" پر نظر رکھتی ہے تو توکل سے بہتر کوئی سبب نہیں ؎

خود توکل بہترین کسب ہاست
زانکہ در ہر کسب دستت بر خداست

ترجمہ:۔ خود توکل بہترین کمائیوں میں سے ہے کیونکہ ہر کمائی میں تو خدا کی جانب ہاتھ اٹھائے ہوتے ہے لومڑی نے کہا قرآن میں حکم ہے لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ[1] (البقرہ آیۃ ۱۹۵) لیکن تو اپنے آپ کو دانستہ طور پر ہلاکت میں ڈال رہا ہے، تباہی سے بچ، خشک صحرا میں صبر کرنا احمقانہ حرکت ہے اور گدھا پن ہے ایسے سبزہ زار کی طرف چل جہاں سبزہ ہی اتنا

---

[1] اور اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔

Marfat.com

ہے کہ اس میں اونٹ بھی غائب ہو جائیں وہاں پانی کے چشمے اُبل رہے ہیں وہ تو ایک جنت ہے وہاں میرے ساتھ چل کر رہ خوش حال، صحت مند اور تندرست ہو جائے گا۔ مگر اس گدھے سے یہ نہ کہا گیا اے لومڑی تو تو وہاں رہتی ہے تجھ میں اس مقام کا نشان کہاں ہے، تو دُبلی کیوں ہے تیری خوشی اور فربہی کہاں گئی آخر گدھا تھا فریب کھا گیا اور حرص میں اندھا ہو گیا۔ ؎

حرص خوردن آنچناں کردش ذلیل

کہ زبُونش کرد با پا نصد دلیل

ترجمہ:۔ کھانے کی حرص نے اس کو ایسا ذلیل کیا کہ پانچ سو دلیلیں ہوتے ہوئے اس کو مغلوب کر دیا۔

آخر کار دم جھانسہ دے کر اس گدھے کو اس شیر کے جنگل میں لے گئی۔ ابھی گدھا دور ہی تھا کہ شیر سے صبر نہ ہو سکا اور اس نے اس گدھے پر حملہ کر دیا، حملہ ناکام رہا، شیر میں ضعف کی وجہ سے آگے بڑھنے اور جست لگانے کی طاقت نہ تھی اس لیے گدھا بھاگ نکلا، اور پہاڑ کی جڑ میں دوڑتے دوڑتے پہنچ گیا، لومڑی نے شیر سے کہا کہ اے ہمارے بادشاہ! آپ نے بہت جلدی کی، گدھا غبی اور احمق ہوتا ہے وہ خود آپ کے پاس آجاتا، "جلدی" کرنا تو مکرِ شیطان ہے اور صبر و قرار میں لُطفِ رحمان ہے۔ شیر نے کہا کہ سخت بھوک کی وجہ سے میری عقل نے بھی کام کرنا چھوڑ دیا۔ اب اگر تو کسی ترکیب سے دوبارہ اس کو لے آئے تو تیرا بڑا احسان ہوگا اور تجھے بھی شکار کھانے کو مل جائے گا۔ لومڑی نے کہا اچھا اب پھر کوشش کرتی ہوں، اگر اللہ تعالیٰ اندھے پن کی مُہر اس کے دل پر لگا دے اور وہ اس ڈر اور وحشت کو بھول جائے تو بیڑا پار ہے مگر اب جلدی نہ کرنا، شیر نے کہا کہ نہیں

Marfat.com

اب تو تجربہ ہو گیا اب کبھی جلدی نہیں کروں گا۔ لومڑی نے کہا کہ مجھ میں وہ عقل ہے کہ میرے چکموں سے اچھے اچھوں کی توبہ ٹوٹ جاتی ہے۔ ابھی اس کو لے کر آتی ہوں، چنانچہ وہ پھر اسی گدھے کی طرف روانہ ہوئی جب گدھے کے پاس پہنچی تو گدھے نے کہا کہ کمبخت میں نے تجھے دیکھ لیا۔ آخر میں نے تیرا کیا بگاڑا تھا جو تو نے مجھے شیر کے سامنے لے جا کر کھڑا کر دیا تجھے مجھ سے دشمنی ہی نہیں بلکہ یہ تیری بدطینتی ہے۔ لومڑی نے کہا کہ وہ تو ایک جادو اور طلسم تھا ورنہ ہم جیسے کمزور ہر روز دن رات وہاں چرتے پھرتے ہیں۔ تیری طرح اس سے ڈر کر تو نہیں بھاگتے ورنہ تو کبھی کے بھوکے مرجاتے۔ میں تجھے پہلے یہ کہنا بھول گئی تھی کہ اگر ایسی ڈراؤنی شکل تجھے دکھائی دے تو اس سے ڈرنا نہیں۔ گدھے نے کہا، پرے ہٹ، مجھ سے دور ہو جا میں نے وہ خوف اور ہول دیکھا کہ عمر میں کبھی نہیں دیکھا تھا۔ سچ ہے کہ "یارِ بد مارِ بد" سے بدتر ہے۔ لومڑی نے کہا کہ یہ سب تیرا وہم ہے تو اپنے مخلص کے ساتھ سوءِ ظنی رکھتا ہے تو اہلِ صفا سے نیک گمان رکھ وہ صرف ایک طلسم تھا، غرضیکہ گدھے نے اس کے رفع کرنے کی ہر چند کوشش کی لیکن لومڑی کی استقامت نے اس کے پختہ عزم کو متزلزل کر کے اس پر حرص کو غالب کر دیا۔ آخر اُس کے دم جھانسے میں آ کر اس کے ساتھ پھر چل دیا۔ جب وہاں پہنچا تو سب معاملہ تیار تھا۔ شیر نے ایک لمحہ میں اس گدھے کا کام تمام کر دیا۔ شیر پانی پینے کے لیے گیا تو لومڑی اُس کا دل اور جگر نکال کر کھا گئی۔ جب شیر لوٹا تو اُس نے واپس آکر دِل اور جگر کو تلاش کیا، نہ ملنے پر لومڑی سے پوچھا کہ دِل اور جگر کا کیا ہوا؟ کہنے لگی کہ یہ گدھا بے دِل اور بے جگر کا تھا۔ اگر دِل ہوتا تو دوبارہ یہاں نہ آتا اور اگر جگر ہوتا تو قناعت کرتا۔

گفت اگر بودے ورا دل یا جگر
کے بدیں جا آمدے بارِ دگر

Marfat.com

فائدہ ـــــــ بہت سے لوگ دوست نما دُشمن ہوتے ہیں جو سرسبز باغ دکھا کر موت کے مُنہ میں لے جاتے ہیں، کوئی کیمیا کی دُھن لگا کر وقت اور دولت ضائع کراتا ہے۔ تو کوئی ایک ہزار نوٹ کے دس ہزار نوٹ بنا دینے کا چکّر دیتا ہے۔ کوئی جوا، شراب، سٹّہ بازی، گانا باجا رشوت وحرام خوری اور سُود وغیرہ میں ڈال کر دنیا کی چند روزہ بہار سامنے دکھلا کر ابدی موت کی جانب دھکیل دیتے ہیں ایسے دولت نما دشمن سے بچو ؎

حقِّ ذاتِ پاک اَللّٰہُ الصَّمَدُ
کہ بُوَد بہ مارِ بد از یارِ بد

ترجمہ:۔ اُس ذات پاک اللہ الصمد کی قسم، ایسے بُرے دوست سے تو مارِ بد (بُرا سانپ) ہی اچھا ہے۔ اس لیے کہ ؎

مارِ بد زخم او زند بر جاں زند
یارِ بد بر جان و بر ایماں زند

ترجمہ:۔ کہ "مارِ بد" تو اس جان پر زخم لگاتا ہے لیکن ایسا یارِ بد تو جان اور ایمان کو مجروح کر دیتا ہے۔

فائدہ ـــــــ دُنیا سرسبز ضرور ہے مگر اسی سبزہ میں موت کا سامان پنہاں ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اَلدُّنْیَا حُلْوَۃٌ وَخُضْرَۃٌ[1] کہ دُنیا میٹھی اور سرسبز ہے، شیطان مکّار حدود مذہب کو خشک دکھلا کر اس دُنیا کے سبزہ زار کی طرف لے جاتا ہے جہاں اس کا ایمان ضائع ہو جاتا ہے، دین تلف ہو جاتا ہے اور ابدی موت اس کو

---

[1]: الجامع الصغیر جلد دوم ص۱۴۷

Marfat.com

حاصل ہو جاتی ہے ۔

فائدہ ـــــــ لومڑی صفت یعنی خود غرض انسان کسی کا دوست نہیں بن سکتا۔ دوست صحیح معنوں میں وہ ہی ہو سکتا ہے جو خود غرض نہ ہو ۔

فائدہ ـــــــ ڈاکہ ڈالنا یا کسی کو قتل کرنا، یہ گدھے کی طرح موت پر جرأت کرنا ہے اسی طرح گناہ کرنا یہ دوزخ میں جانے کی جرأت کرنا ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ (البقرہ آیت ۱۷۵) یعنی تو کس درجہ انہیں آگ کی سہار ہے ۔

فائدہ ـــــــ ایک راہ سے نقصان پاکر پھر اسی کی طرف جانا مومن کی شان نہیں یہ گدھے کا کام ہے ۔ اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن ایک سوراخ سے دو دفعہ نہیں کاٹا جاتا ۔ لہذا وہ لوگ جو رشوت، چوری اور قتل وغیرہ کے سبب جیل خانے میں جاتے ہیں اور چھوٹ کر پھر وہی کام کرتے ہیں یہ اُن کی بے عقلی اور گدھا پن ہے، جس دِل میں نوُر نہیں ہوتا وہ ہی بار بار اندھیری اور تاریکی معصیت کیطرف جاتا ہے ۔

فائدہ ـــــــ "حرص" وہ چیز ہے کہ جس کے سبب انسان علم کے باوجود عمل کے برکات سے محروم رہتا ہے اور موت کی طرف چل پڑتا ہے، دیکھو گدھا کس قدر توکل، قناعت اور صبر کے فضائل پر دلائل رکھتا تھا مگر حرص کے سبب ان پر عمل نہ کر سکا اور ہلاک ہوا، معلوم ہوا کہ عمل کے لیے صرف علم کافی نہیں بلکہ توفیق اور فضلِ الٰہی کی بھی ضرورت ہے، اسی طرف اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ (الفاتحہ آیت ۴) میں اشارہ ہے ۔ کہ اے اللہ بغیر تیری مدد کے عبادت اور نیک عمل بھی مشکل ہے تو نیکیوں پر ہماری مدد فرما تاکہ نجات حاصل اور بے عملی کی ذلت سے بچیں ۔

Marfat.com

حرص کور و احمق و ناداں کند
مرگ را بر احمقاں آساں کند

ترجمہ:۔ حرص اندھا، احمق اور نادان کر دیتی ہے اور پھر احمقوں کو آسانی سے موت کی طرف دھکیل دیتی ہے۔

كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ أُعِيدُوا فِيهَا[1] (الحج آیت ۲۲)

قرآن کا ارشاد بھی ایسے ہی لوگوں کے لیے ہے۔

فائدہ ـــــ فی الحقیقت رنج اور تکلیف خواہ وہ تدبیروں کی سوچ اور فکر میں ہو یا سعی اور تلاش میں یہ ثمرہ ہے ضُعفِ توکل کا۔ بعض لوگ اپنی روزی ملازمت وغیرہ کی طرف سے ہر وقت پریشان کن خیالات میں مبتلا رہتے ہیں، اگر وہ خدا پر نظر رکھیں تو انشاء اللہ اُن کے یہ سب خیالات جاتے رہیں اور پریشانی سے ان کو نجات مل جاتے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُمْ مُبْصِرُونَ[2] (الاعراف آیت ۲۰۱)

لہٰذا پریشانی اور ہلاکت سے نجات حاصل کرنے کے لیے رجوعیت الی اللہ پیدا کرو اور تدبیروں کو خدا کے حوالے کر دو ـــ اللہ تعالیٰ جس پر فضل کرتا ہے اس کو تدبیروں کی ظلمت سے نکال کر نورِ تفویض میں داخل کر دیتا ہے۔

اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ[3] (البقرہ آیت ۲۵۷)

---

[1] (ترجمہ) اور جب بھی فرطِ رنج والم کی وجہ سے اس سے نکلنے کا انہوں نے ارادہ کیا تو اسی طرف لوٹا دیے گئے۔

[2]: بے شک جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں جب انہیں کوئی خطرہ شیطان کی طرف سے آتا ہے تو وہ یاد میں لگ جاتے ہیں پھر اچانک ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔

[3] اللہ ایمان والوں کا مددگار ہے انہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالتا ہے۔

Marfat.com

اور وہ سبق دیتا ہے کہ مَاکَانَ لَھُمُ الْخِیَرَۃُ (القصص آیت ۶۸) یعنی تمہاری زندگی کا اختیار بدستِ مختار ہے، لہٰذا پوری طرح اپنے کو اللہ کی سپردگی میں دے کر طاعت و عبادت کے لیے فارغ ہو جاؤ۔ یہی مقصدِ تخلیق ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ۔ (الذاریات آیت ۵۶)

ترجمہ :۔ اور میں نے نہیں پیدا فرمایا جن و انس کو مگر اس لیے کہ وہ میری عبادت کریں

دوسرے مقام پر اللہ فرماتا ہے کہ نَحْنُ نَرْزُقُکُمْ کہ ہم تم کو رزق دیں گے۔ لہٰذا رزق اور روزی کا ذمہ اُس نے لے لیا اب تو عبادت کر کہ یہ تیرا کام ہے۔

پسرِ نوح ؑ نے محض تدبیر پر نظر رکھی سَاٰوِیْ اِلٰی جَبَلٍ (میں کسی پہاڑ کی پناہ لے لوں گا) کہہ کر پہاڑ کی طرف نظر رکھی چنانچہ ہلاک ہوا۔ اس کے برخلاف حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں جاتے ہیں حضرت جبرائیل عرض کرتے ہیں کہ میرے لائق کوئی خدمت تو فرماتے ہیں کہ اَمَّا اِلَیْکَ فَلَا کہ تیری طرف کوئی حاجت نہیں جس کی طرف حاجت ہے وہ مجھے دیکھ رہا ہے اس سے کہنے کی ضرورت نہیں۔ یہ کہہ کر آپ نے جبرائیل کو بھی نظر کے آگے سے ہٹا دیا اور صرف اللہ پر نظر رکھی تو اللہ نے اُن کو نجات دی۔ لہٰذا خلاصہ یہ نکلا کہ "توکل اور تفویض" ہی نجات کا ذریعہ ہیں۔

حکایت (۱۴۳)

گدھے والے کو گدھے کیساتھ اپنے پکڑے جانیکا خوف

ایک شخص ڈر کر بھاگا اور ایک گھر میں گھس گیا، چہرہ زرد تھا، ہونٹ نیلے، رنگ فق، صاحب خانہ نے کہا خیر تو ہے، تجھے کیا ہوا جو تو

Marfat.com

بید کی لکڑی کی طرح لرز رہا ہے۔ کہنے لگا باہر بادشاہ کی بیگار کیلئے گدھے پکڑے جا رہے ہیں صاحبِ خانہ نے کہا کہ جب گدھے پکڑے جا رہے ہیں تو پھر تجھ کو کیا فکر؟ کہنے لگا آج کل حکام اور سردار بڑے بے تمیز اور سر پھرے ہوتے ہیں۔ میرے پاس بھی گدھا ہے مجھے ڈر یہ ہے کہ کہیں گدھے کے بجائے مجھ کو ہی پکڑ کر نہ لے جائیں کیونکہ ان کے نزدیک انسان اور گدھے میں کوئی تمیز نہیں ہے۔ مجھے پکڑ کر لے جائیں اور میرے ساتھ بھی گدھے جیسا سلوک کریں تو میں کیا کروں گا؟

فائدہ: ـــــ حقیقت یہ ہے کہ خدا ترس انسانوں سے کسی کو کوئی خوف نہیں لیکن ناخدا ترس حکام سے سب خائف ہیں کہ جس کو چاہتے ہیں پکڑ کر لے جاتے ہیں اور ان کے ساتھ حیوانوں کا سا برتاؤ کرتے ہیں ؎

چونکہ بے تمیزیاں ماں سرورند
صاحبِ خررا بجائے خر برند

ترجمہ:۔ چونکہ بے تمیز لوگ ہمارے سردار ہیں گدھے کی بجائے گدھے والے کو پکڑ کر لے جائیں گے۔

فائدہ ـــــ سلاطین کو ظالم نہیں ہونا چاہیے بیگار ظلم ہے، بادشاہ خلیفۃ اللہ ہوتا ہے اس لیے اس کو بھی سمیع و بصیر، عادل و رحیم ہونا چاہیے مُتَخَلِّق بِاَخْلَاقِ اللّٰہ [1] بننا چاہیے، ظلم کو سنتے اور دیکھتے رہنا چاہیے

نیست شاہِ شہرِ ما بیہودہ گیر
ہست تمیزش سمیع ست و بصیر

ترجمہ:۔ ہمارے شہر کا بادشاہ خواہ مخواہ پکڑنے والا نہیں ہے اس کو تمیز ہے، وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

---

[1] (ترجمہ) اللہ کی عادات پیدا کرنیوالا۔

فائدہ:۔۔۔ بے تمیزی کی اردو میں ایک مثال ہے کہ "گدھے اور گھوڑے سب ایک بھاؤ ہیں" مگر بے تمیزی کی انتہا یہ ہے کہ گدھوں اور انسانوں میں تمیز نہ کی جائے۔ انسان کا کمال "مردم شناسی" میں ہے لیکن آج زمانہ ایسا خراب آگیا ہے کہ ماہرین کے ساتھ غیر ماہرین کا سا اور اہل کے ساتھ نااہلوں کا سا برتاؤ کیا جاتا ہے کوئی تمیز اور قدر دانی نہیں یہی وہ جہل ہے جس کو قربِ قیامت کی علامتوں اور نشانیوں میں بیان فرمایا گیا ہے۔ خدارا، انسانوں اور جانوروں میں اہل اور نااہلوں میں تمیز کرو، مردم شناس اور اہلِ نظر ہو تاکہ ملک وقوم ترقی کریں۔

حکایت (۱۴۴)

محمدؒ غزنوی کا مقامِ ولایت

"غزنی" کے ایک بزرگ جن کا نام "محمدؒ" اور کنیت "سمرزی" تھی اپنے وقت کے بہت بڑے زاہد تھے انہوں نے سات سال صحرا میں رہ کر مجاہدہ کیا، بوقتِ افطار خوراک میں صرف انگور کے پتے کھاتے تھے، اس ریاضت اور مشقت سے اگرچہ ان پر بہت سے عجائبات منکشف ہوتے لیکن ان کا مقصود تو صرف مشاہدہ حق تھا ؎

بس عجائب دید از شاہِ وجود
لیک مقصودش جمالِ شاہ بود

ایک روز شوقِ دید میں پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئے اور کہا کہ اے اللہ! یا تو اپنا نظارہ کرا دے ورنہ میں پہاڑ سے گر کر اپنے کو ختم کر لیتا ہوں، غیب سے جواب ملا ابھی تم ہماری دید کے اہل نہیں ہوتے ہو اور نہ ابھی تمہاری موت ہے لیکن یہ حضرت فراق میں جان سے بیزار ہو چکے تھے۔ آخر اپنے

Marfat.com

آپ کو پہاڑ پر سے نیچے پھینک دیا، لیکن نہ مرنا تھا نہ مرے، اب اُن کو حکم ہوا کہ ہمارا دیدار چاہتے ہو تو "خودی" کو مٹا دو کہ یہ "حجاب رُخِ یار" ہے صحرائی زندگی کو چھوڑ دو اور شہر میں چلے جاؤ، عرض کیا وہاں کیا کروں، جواب ملا، نفس کشی کے لیے وہاں گداگری اختیار کرنا اور پیسہ دو پیسہ، روپیہ دو روپیہ جو کچھ بھی ملے اس کو فقراء میں تقسیم کر دیا کرنا، چنانچہ جب آپ غزنی شہر میں آتے تو لوگوں نے خوشی اور مسرت کے ساتھ آپ کے قیام کے لیے محل آراستہ کیے، آپ نے فرمایا کہ میں سامانِ خودی کا طالب نہیں ہوں میں تو خودی مٹانے کے لیے یہاں آیا ہوں مجھے حکم گداگری کا ہوا ہے لہذا دربدر پھروں گا چنانچہ ایک روز ایک امیر کے دروازہ پر چار مرتبہ گئے اور چاروں مرتبہ اس نے جھڑک دیا اور خوب ان کو سنایا کہ تو بے حیا و بے شرم ہے تیرے اندر ذراسی بھی غیرت نہیں ہے۔ جب وہ بہت گرم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ ہم بھی خدا کے بندہ ہیں تو بھی اسی کا بندہ ہے کسی کو سرسری نظر سے نہ دیکھا کرو، اگر تمہیں امر بالمعروف ہی کرنا تھا تو نرم لہجہ اور صدقِ قلب کے ساتھ بھی کر سکتے تھے اس امیر پر اس کا اتنا اثر ہوا کہ اس پر رقت طاری ہو گئی اور اپنا تمام مال ان کو بخشنے لگا آپ نے اس کو قبول نہیں فرمایا اور کہا کہ ہم کو تو مانگ کر لینے کا حکم ہے ورنہ ہم تو خود ان سب سے غنی ہیں، اس کے بعد ان بزرگ کو حکم ہوا کہ اب تک جو لیا سو لیا۔ اب کے بعد کسی سے مت لینا بلکہ اب دوسروں کو "دو" اور ہاتھ بوریئے کے نیچے ڈال کر جتنا چاہو لے لیا کرو، عالمِ غیب کا خزانہ تمہارے ہاتھ کے نیچے مسخر کر دیا گیا ہے، لوگوں کو اس بوریئے سے نکال کر خوب دیا کرو تاکہ لوگوں کو معلوم ہو کہ اس مادی عالم کے علاوہ اور بھی عالم ہے، جس پر خدا مہربان ہو جاتا ہے اس کے لیے اس عالم کو مسخر کر دیتا ہے۔

Marfat.com

رو یَدُ اللّٰہِ فَوقَ اَیدِیھِم تو باش
ہمچو دستِ حق گزافہ رزق پاش
بعد ازیں از اجرِ ممنون بدہ
ہر کہ خواہد گوہرِ مکنوں بدہ

ترجمہ:۔ جاؤ اب تم یَدُ اللّٰہِ فَوقَ اَیدِیھِم" (کہ تمہارے ہاتھ پر اللہ کا ہاتھ ہے) کے مصداق ہو گئے ہو لہذا دستِ حق کی طرح خوب دِل کھول کر بے حد و حساب لوگوں کو رزق دو۔ خوب لوگوں پر نہ ختم ہونے والے احسانات کرو اور اگر کوئی پوشیدہ قیمتی موتی بھی تم سے مانگے تو وہ بھی اس کو دے دو۔

اللہ تعالےٰ نے ان میں ایسی روشن ضمیری بھی پیدا فرما دی تھی کہ جس کو جتنی حاجت ہوتی تھی آپ اُس کو اتنا ہی دیتے تھے نہ اس سے کم اور نہ اس سے زیادہ، لوگوں نے دریافت کیا کہ یہ مقدار حاجت آپ کو کیسے معلوم ہو جاتی ہے تو آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے دل کو نیک و بد سے بالکل پاک کر لیا اور میرے باطن میں اب سوائے خیالِ مولیٰ کے اور کچھ نہیں، اس ہی تصفیہ سے مجھے یہ دید اور نگاہ عطا ہوتی ہے. اب دِل کے صاف شفاف آئینہ میں مجھے اس کے ضمیر کا عکس فوراً نظر آجاتا ہے ۔

خانہ را من روفتم از نیک و بد
خانہ ام پُرست از عشقِ اَحد
پس مصفا کن درونِ خویش را
تا بدانی سِرِّ ہر درویش را

ترجمہ:۔ میں نے اپنے خانۂ دِل سے تمام نیک و بد کو جھاڑ دے کر نکال دیا۔ اب وہ عشقِ خدا سے معمور ہے۔ پس اپنے باطن کو صاف کر تاکہ ہر

Marfat.com

درویش کے بھید اور مقام کو تو سمجھ سکے۔

فائدہ ـــــ خدا تک پہنچنے کے لیے خودی، حجاب ہے، یہ خودی علم و ہنر دولت و جائیداد، عہدہ و منصب، اولاد و اعزّہ اور کثرتِ خدّام و مُریدین سے بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ جو مانع قرب و وُصل ہے، اس کے دُور کرنے کی کوشش کرو اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ خود بینی کے لیے جو اسباب شکست ہیں اُن کو اختیار کرو مثلاً سجدوں میں گرا رہے، جماعت میں جا کر امیر و فقیر کے برابر کھڑا ہو، بزرگوں کی صحبت میں اَدب اور عقیدت کے ساتھ حاضر ہو، اُن سے بیعت ہو وغیرہ وغیرہ جب اُن سے خودی ٹوٹ جائیگی تو مقامِ وصل اور مشاہدہ حاصل ہو جائے گا۔ میر دردؔ فرماتے ہیں ؎

حجابِ رُخِ یار تھے آپ ہی ہم
کھُلی آنکھ جب کوئی پردہ نہ دیکھا!

حضرت غوث پاک علیہ الرحمتہ کے خادم سے آئینہ ٹوٹ گیا اُس نے کہا کہ "از قضا آئینۂ چینی شکست" تو آپ نے فرمایا "خوب شد اسبابِ خود بینی شکست" یعنی اچھا ہوا خود بینی کا ایک سبب ختم ہو گیا۔ لہٰذا جہاں تک ہو سکے خودی نہ آنے دو اور ہمیشہ متواضع رہو۔

فائدہ ـــــ امر بالمعرُوف کرنے والوں کو چاہیئے کہ نرم، شائستہ لہجہ میں خلوص اور صدق کے ساتھ نصیحت کرنے تاکہ سچائی کا اثر ہو۔

اخبار الاخیار میں ہے کہ ابو المویّد حضرت نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ منبر پر تشریف لاتے اور صرف اتنا کہا تھا کہ "بخط بابا تے خود نوشتہ دیدم" (میں نے اپنے بابا کی تحریر خود دیکھی ہے) "کہ لوگوں پر وہ اثر ہوا کہ سب پر گریہ طاری ہو گیا یہ بے پناہ اثر صدق کا ہے، لہٰذا صدق کو اختیار کرو اور یہ صدق، صادقوں اور سچوں کے پاس اور ان کی محبت میں ملے گا اسی لیے

Marfat.com

فرمایا:۔ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ[1] (التوبۃ، آیت ۱۱۹)

حکایت (۱۴۵)

ایک بیل کی جوع البقری[2]

ایک سرسبز جزیرہ میں ایک بیل دن بھر اکیلا چرتا پھرتا تھا، شام تک خوب تروتازہ فربہ اور شکم سیر ہو جاتا تھا مگر جہاں رات ہوتی فکرِ فردا میں مبتلا ہو جاتا کہ کل کیا ہوگا، رات بھر میں اسی فکر کے اندر دُبلا ہو جاتا پھر صبح ہوتی اور جوع البقری کے ساتھ کھانا شروع کرتا اور دن بھر کھا کر خوب موٹا ہو جاتا، رات کو پھر فکرِ فردا میں مثلِ سابق گھلتے گھلتے دُبلا ہو جاتا حالانکہ ایک دن بھی اس کی روزی کم نہ ہوئی۔

فائدہ یہی حال اہلِ دُنیا کا ہے کہ خوب کھاتے ہیں ایک دن بھی کمی نہیں ہوتی اور انشاءاللہ آگے بھی خوب ملے گا جیسا کہ ماضی میں ملتا رہا مگر پھر بھی فکرِ فردا میں ہر شخص مرا جاتا ہے اور جو فکر ہونی چاہیئے یعنی موت کے دِن قبر اور روزِ قیامت کی اُس سے بالکل غافل ہیں ؎

سالہا خوردی و کم نامد ز خور
ترکِ مستقبل کُن و ماضی نگر

(ترجمہ) تو نے سالوں کھایا اور کھانے سے کم نہ ہوا آئندہ کو چھوڑ اور ماضی پر غور کر۔

---

[1] ہو جاؤ سچے لوگوں کے ساتھ۔

[2] :۔ جوع البقری ایک بیماری ہے جس میں کھانے والے کا کسی حالت میں پیٹ نہیں بھرتا۔

Marfat.com

حکایت (۱۴۶)

"دن کے وقت شمع جلا کر آدمی کی تلاش"

ایک شخص دن میں شمع لے کر بازار اور گلیوں میں کسی چیز کو دیکھتا پھرتا تھا، کسی نے پوچھا کہ اس روزِ روشن میں کیا ڈھونڈ رہے ہو، کہنے لگا "آدمی" کو ڈھونڈ رہا ہوں، کسی نے کہا کہ یہ آدمی نہیں تو اور کیا ہیں؟ کہنے لگا وہ آدمی دیکھ رہا ہوں جو اللہ تعالےٰ کے عشق اور محبت کی حیاتِ ابدی سے زندہ ہو اور شہوت وغصہ کے وقت کا مرد ہو اور ضبطِ نفس پر قادر ہو۔

گفت می جویم بہر سو آدمی
کہ بود حی از حیات آں دمی
گفت من جویائے انسان گشتہ ام
می نیابم ہیچ و حیران گشتہ ام
کو دریں دو حال مردے در جہاں
تا فدائے او کنم امروز جاں

(ترجمہ) اس نے کہا کہ میں ہر طرف ایسے شخص کو تلاش کر رہا ہوں، جو حیاتِ ابدی سے زندہ ہو۔ میں اس گمشدہ انسان کو ڈھونڈ رہا ہوں لیکن حیران و پریشان ہوں کہ کچھ نہیں پاتا۔ اس جہان میں اگر کوئی ان دو حالوں میں (یعنی غصہ اور شہوت) مرد رہنے والا مل گیا تو اس پر میں اپنی جان فدا کر دوں گا۔

فائدہ ——— اخلاق کا زوال انسانیت کے فقدان کے ہم معنیٰ ہے جس کا لازمی اثر بہیمیت کا ارتقاء ہے۔ آجکل انسانی اوصاف معلوم

Marfat.com

ہیں، انسانیت، مروّت، شرم وحیاء، خیر خواہی، ہمدردی، ترس، ـــــ ایثار، تحمل اور اخوت سب ختم ہو چکے ہیں۔ حقیقی انسان جوان او صافِ انسانیت سے مزیّن ہو بالخصوص شہوت اور غصہ کے وقت کا مرد ہو ایسا کہیں نظر نہیں آتا۔

حکایت (۱۴۷)

"ایک آتش پرست اور ایک بزرگ کا مناظرہ"

ایک آتش پرست سے ایک بزرگ نے کہا کہ تو اسلام لے آ، اُس نے کہا کہ قضاء و قدر کے ہاتھوں مجبور ہوں مجھے کوئی اختیار نہیں اگر اللہ نے چاہا تو مسلمان ہو جاؤں گا۔ ان بزرگ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تو چاہتا ہے مگر تیرا نفس اور شیطان تجھ کو سلام کی طرف نہیں آنے دیتے، اس نے کہا تو پھر اللہ سے زیادہ یہ غالب ہوتے پھر میں اللہ پر کیوں ایمان لاؤں، بزرگ نے جواب دیا کہ سن "عاجز" تو اس کو کہتے ہیں کہ جس میں قصد و اختیار کا وجود ہی نہ ہو جیسے پتھر، جبکہ تو تو اختیار رکھتا ہے، ذرا دل پر ہاتھ رکھ کر فیصلہ کر جب تو گناہ کی طرف دوڑتا ہے تو اپنے قصد اور اختیار سے دوڑتا ہے یا نہیں، دنیاوی منافع کی طرف جب تو جاتا ہے تو اپنے اختیار سے جاتا ہے یا نہیں۔ پس اسی بنا پر تجھ کو حکم دیا گیا ہے کہ جب تو دنیا کے تمام کام قصد اور ارادے سے کرتا ہے تو اسلام کے بارے میں ہی تو عاجز و مجبور کیوں بن جاتا ہے۔ یاد رکھ یہ نفس و شیطان کا وسوسہ ہے۔ تجھ پر لازم ہے کہ اسلام کی خوبیوں کا مطالعہ کر، اپنے پختہ قصد اور ارادہ کے ساتھ اس کو قبول کر کہ دینِ اسلام کو خدا پسند کرتا ہے اور تیری دوسری بات کا جواب یہ ہے کہ نفس اور شیطان مثل کتّے کے ہیں جو غیر کو مولیٰ کے دروازے تک

Marfat.com

نہیں آنے دیتے ۔ لہذا دائرہ اسلام میں داخل ہو کر دوست بن، کافر رہ کر غیر نہ بن، یہاں غالب و مغلوب کا کوئی سوال نہیں، کتا غیروں پر بھونکتا ہے تو غلام بن جا، بس اسی کی طرف تجھے دعوت ہے ۔ اس کے علاوہ تیرے مجبور نہ ہونے بلکہ تیرے مختار ہونے پر ایک دلیل یہ بھی ہے کہ اللہ تعالٰی کی طرف سے تجھے "امر و نہی" کی گئی ہے ۔ یہ امر و نہی اسی اختیار کی وجہ سے ہے کیوں کہ جس کے اختیار میں کوئی کام نہ ہو اس کو حکم دینا لغو اور بیہودہ کام ہے ۔ جیسے ہاتھ پیر کٹے ہوئے انسان کو کوئی نہیں کہہ سکتا تو تلوار لے اور لڑائی کے میدان میں جا کر جنگ کر، اس لیے کہ یہ اس کے اختیار میں ہی نہیں ہے ۔ لہذا ایک جاہلانہ امر و نہی اللہ کی طرف سے کس طرح ہو سکتی ہے ۔ اللہ تجھے امر و نہی کر رہا ہے اور تو اپنے آپ کو عاجز و مجبور کہہ کر معاذ اللہ، اللہ کو جاہل اور بیہودہ بتلا رہا ہے یہ کیسے ممکن ہے اور کس کے عقل میں آ سکتی ہے ۔

فائدہ ـــــ یہاں سے یہ سبق ملا کہ غیر نہ رہو بلکہ غلام بن کر اندر داخل ہو جاؤ ورنہ کتا تم کو زخم پہنچائے گا اور جس کو کتا کاٹ لیتا ہے وہ زخم خوردہ بھی باؤلے کتے کی طرح دین اور اہلِ دین کے خلاف بھونک بھونک کر مر جاتا ہے کبھی کسی عالم کو برا کہتا ہے کبھی اسلام کو، کبھی دین اور اہلِ دین کی مذمت کرنے لگتا ہے، کاش کہ غلام بن کر اندر حرم میں داخل ہوتا تو کتا نہ کاٹتا اور یہ نوبت نہ آتی، بلکہ اس آیتہ کے مصداق ہوتا کہ مَنۡ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا۔ جو بھی اس میں داخل ہو (ہر خطرے سے) محفوظ ہو جاتا ہے ۔
(آل عمران آیت ۹۷)

تو بعکسِ آں کنی بر در روی
لاجرم از زخمِ سگ خستہ شوی

Marfat.com

آں چناں رو کہ غلاماں رفتہ اند
تا سگش گرد و حلیم و مہر مند

(ترجمہ) تو اس کا اُلٹ کرتا ہے دروازے پر جاتا ہے لامحالہ کتے کے زخم سے خستہ ہو جاتا ہے، وہ روش اختیار کر جو غلام اختیار کرتے ہیں تاکہ اس کا کُتا بُردبار اور مہربان بن جائے۔

فائدہ ــــ شیطان کو آگ سے پیدا کرنے میں یہی حکمت ہے کہ مخلصین کے اخلاص کی خوشبو خوب مہکے کیونکہ اخلاص مثل عود ہے اور عود کو جب آگ میں ڈالتے ہیں تو اس کے سبب خوب خوشبو دیتا ہے، اور مہکتا ہے اسی طرح مخلصین کے عودِ اخلاص کی مہک کو اس "ناری" کے سبب ظاہر فرمانا مقصود تھا۔ اس لیے اس کو پیدا کیا لہٰذا اس کی وجہ سے یار اور اغیار میں فرق اور مخلص و غیر مخلص میں امتیاز حاصل ہوگیا۔

حکایت (۱۴۸)

جبری عقیدہ والے چور کی پٹائی

ایک "جبری عقیدہ" رکھنے والے چور نے کوتوال سے کہا کہ میں حکم ربی سے مجبور تھا اس لیے میں نے چوری کی، کوتوال نے خوب ڈنڈے رسید کیے اور کہا معاف کیجیے مجھے بھی پروردگار کا یہی حکم ہوا تھا۔ آپ چوری میں مجبور تھے تو میں مارنے میں مجبور تھا اس کے بعد اُس نے "جبر" کا نام نہیں لیا۔

فائدہ ــــ یہ نفسِ امارہ کی شرارت ہے کہ بعض ذہانت کے مدعی اپنی بدفعلیوں کے جواز میں قضا و قدر کی آڑ پکڑتے ہیں مگر یہ نہیں سوچتے کہ اس کی سزا بھی تقدیر ہی میں لکھی ہوئی ہے۔

Marfat.com

احقر نے ایک شخص کو اس کی عادات بد پر نصیحت کی، اُس نے خفا ہو کر غصّہ سے کہا کہ آپ کو ملامت اور نصیحت کرنے کا کیا حق ہے۔ میری قسمت میں ہی گناہ لکھا ہوا تھا اسلیے مجھ سے ہو گیا میں مجبور ہوں۔ احقر نے جواب دیا کہ پھر آپ کو مجھ پر غصّہ ہونے کا کیا حق حاصل ہے میری قسمت میں بھی یہی لکھا ہے کہ آپ کو نصیحت اور ملامت کروں آپ اگر مجبور ہیں تو یہ احقر بھی مجبور ہے آخر وہ شخص ہنس پڑا، مہرِ شقاوت ٹوٹی اور اس نصیحت پر اُس نے عمل کیا۔

حکایت (۱۴۹)

جبری عقیدہ والے کی باغ میں چوری

ایک صاحب جو جبری عقیدہ رکھتے تھے کسی باغ میں گھس گئے اور درختوں پر چڑھ کر خوب پھل کھانے شروع کر دیئے جب باغ کے مالک نے پوچھا تو کہنے لگا کہ حکمِ حق سے مجبور ہوں مالک نے اپنے غلام سے کہا کہ رسّی لا تا کہ اس کو جواب دوں، چنانچہ اس کو درخت سے باندھ کر خوب مارا، جبری نے کہا کہ تو اللہ سے شرم کر بے اختیار، مجبور اور ایک بے گناہ کو مارتا ہے یہ تو اللہ کا باغ ہے، اُس نے پھل عطا کیے میں نے کھا لیے، مالک نے کہا کہ سب خدا ہی کا ہے۔ یہ لکڑی بھی اللہ کی ہے اور میں بھی اللہ ہی کا ہوں اور تمہاری کمر بھی اللہ ہی کی ہے ایک بندۂ حق، چوبِ حق سے پشتِ بندہ حق پر حکمِ حق سے مجبور ہو کر مار رہا ہے، اب اسی طرف سے ہے یہ کہہ کر خوب جما جما کر ڈنڈے رسید کرنے شروع کر دیئے آخر جبری چلّا اٹھا کہ میں اس جبر کے مسئلہ سے باز آیا، میں توبہ کرتا ہوں اور پھر اختیار اختیار کا کلمہ پڑھنے لگا۔

Marfat.com

گفت توبہ کردم از جبرِ عیار
اختیار است اختیار است اختیار

(ترجمہ) اس نے کہا اے خالص ! میں نے جبر سے توبہ کی ۔ اختیار ہے اختیار ہے اختیار ہے

فائدہ ــــ آج کل بہت سے بے قید و بے عمل لوگ بجائے نادم و شرمسار ہونے کے احکامِ شرع پر قیل وقال کرتے ہیں ، کتنی بھی دلیلیں پیش کیجیے مگر ان کی کٹ حجتی نہیں جاتی ، ان کی اس بے علمی اور بدافعالی احکامِ شرع پر لب کشائی کا صرف علاج یہ ہے کہ حکومت کی طرف سے ان کو خوب سزا دی جاتے خوب ان کے دُرّے لگیں تو یہ سب قیل وقال ختم ہو جائے اور ہر طرف عمل کا دور دورہ ہو جاتے ، سچ ہے " لاتوں کا بھوت باتوں سے نہیں جاتا " اسی لیے اسلامی حکومت کے قیام کی ضرورت ہوتی ہے ۔ دیکھو دُرّۂ عمرؓ نے کس درجہ قوم کی اصلاح کر دی تھی ۔ بعض دفعہ ظاہری مار نہیں پڑتی بلکہ اس کے ٹھیک کرنے کے لیے مصائب و آلام کی غیبی مار پڑتی ہے تو اس سے بھی انسان کی بہت کچھ اصلاح ہو جاتی ہے اور انسان بہت کچھ ٹھیک ہو جاتا ہے ۔

فائدہ ــــ بعض لوگ عقیدہ جبر ظاہر کر کے سُست اور کاہل بن جاتے ہیں اور اپنی کاہلی اور سُستی کے لیے دستاویز میں یہ پیش کرتے ہیں کہ مَاشَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ[1] ۔ حالانکہ یہ نہیں سمجھتے کہ یہ تو اس کے قادرِ مطلق ہونے کی دلیل ہے مثلاً کسی کے متعلق یہ ظاہر کیا جاتے کہ وہ جو چاہے وہ ہی ظاہر ہو جاتے اور جو نہ چاہے وہ نہ ہو اس سے اس کی اعلیٰ قدرت ثابت ہوتی ہے اپنی مراد کے بر لانے پر ، لہٰذا یہ دلیل سرگرمی عمل کی ہونی چاہیے کہ عملِ طاعت سے اللہ کو راضی کریں تاکہ وہ تمہاری مراد

---

[1] :- جو کچھ اللہ نے چاہا ہوا اور جو نہ چاہا نہ ہوا ۔ (مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۲۸۲)

Marfat.com

پوری کرے۔ اسی طرح بعض لوگ "جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ"
(کنوز الحقائق جلد اول ص۱۱۳) پڑھ کر سست ہو جاتے ہیں اور دین میں سرگرم نہیں رہتے حالانکہ
یہاں بھی سست اور کاہل ہونے کی وجہ نہیں کیونکہ غور کرو تو اس
کے معنیٰ یہ ہیں کہ جَفَّ الْقَلَمُ وَكَتَبَ اَنْ لَّا يَسْتَوِي الطَّاعَةُ
وَالْمَعْصِيَةُ وَلَا يَسْتَوِي الْاَمَانَةُ وَالسَّرِقَةُ جَفَّ الْقَلَمُ
اَنْ لَّا يَسْتَوِي الشُّكْرُ وَالْكُفْرُ جَفَّ الْقَلَمُ اَنْ لَّا يُضِيعَ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ

(ترجمہ) قلم خشک ہو گیا اور اس نے لکھ دیا کہ طاعت اور معصیت برابر
نہیں اور نہ ہی چوری اور امانت برابر ہے، اور نہ ہی شکر اور کفرانِ نعمت
برابر ہے، قلم خشک ہو گیا اس بات پر کہ محسنین کا اجر ضائع نہیں ہوگا"
حاصل یہ ہے کہ اس پر جفّ القلم ہو گیا ہے کہ جس طرح کا عمل ہوگا
اسی کے لائق جزا بھی ملے گی کوئی بادشاہ ہو اور برا کام کرے تو سر، تن
سے جدا ہوگا اور کوئی غلام ہو اس سے وفا ظاہر ہو تو طولِ بقا اس کو ملیگی

پورِ سلطاں گر برو خائن شود
آں سرش از تن بداں بائن شود

(ترجمہ) شہزادہ اگر بادشاہ کا خائن بن جائے، اس کی وجہ سے اس کا سر
تن سے جدا ہو جاتے۔

بہر حال جفّ القلم ہو چکا کہ بدی اور نیکی کا ثمرہ ضرور ملے گا۔ لہٰذا تم اگرچہ
کتنے ہی خاندانی مسلمان ہو مگر خراب عمل کرو گے تو خراب جزا ملے گی، لیکن
دوسرا اتنا ہی ایمان سے دور ہو اگر عدل و انصاف اور خلق کو آرام دے گا
تو وہ قوی و مضبوط ہوگا۔

ہم چنیں تاویلِ قد جفّ القلم
بہرِ تحریض ست بر شغلِ اہم

پس قلم بنوشت کہ ہر کار را
لائق آں ہست تاثیر و جزا

(ترجمہ) اسی طرح "بے شک قلم خشک ہو گیا ہے" کی تاویل، اہم کام کی مشغولیت پر برانگیختہ کرنے کے لیے ہے قلم نے لکھ دیا کہ ہر کام کی تاثیر اور جزا اس کے مناسب ہے۔

حکایت (۱۵۰)

بادشاہِ خراسان کے غلاموں کی وفاداری

ایک گستاخ نے ہرات میں "عمید خراسانی" بادشاہ کے غلاموں کو زریں پٹکا اور اطلسِ کی قباؤں سے آراستہ اور پیراستہ دیکھ کر آسمان کیطرف منہ کیا اور اللہ سے مخاطب ہو کر کہا، اے اللہ! بندہ پروری اس سے سیکھ ایک میں تیرا بندہ ہوں جس کے پاس پھٹے پرانے جوتوں اور کپڑوں کے چیتھڑوں کے سوا کچھ نہیں، ایک روز کسی اتہام میں عمید بادشاہ نے ایک غلام کو مشکیں بندھوا کر شکنجہ میں دے دیا، ایک ماہ تک اسی عذاب اور تکلیف میں اس کو رکھا لیکن اس نے اُف تک نہ کی۔ اب غیب سے ندا آئی "بندہ ہونا تو اس سے سیکھ"، کہ تکلیف میں اُف تک نہیں کی۔

فائدہ ـــــ موقع اور وقت لاکر حقیقی جواب دینا یہ اللہ ہی کا کام ہے۔

فائدہ ـــــ حقیقت میں بندہ وہ ہے جو مصائب اور تکالیف میں اُف تک نہ کرے، ایک بزرگ نے فرمایا کہ بندہ وہ ہے جو انعام و ایلام میں برابر ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ کافی نہیں بلکہ تکالیف و ایلام میں لطف و لذت انعام کی بنسبت زیادہ پائے، کیونکہ انعام میں لذتِ نفس بھی شامل ہے جبکہ ایلام میں صرف اور خالص مرادِ محبوب

Marfat.com

ہے۔ بہر حال ایسی محبتِ کاملہ پیدا کرو کہ تمام اعتراضات اور قیل وقال سب ختم ہو جائیں۔

حکایت (۱۵۱)

لیلیٰ، مجنوں کی نظر میں

مجنوں سے لوگوں نے کہا کہ اسی شہر میں لیلیٰ سے بدرجہا بہتر ہزاروں دِلرُبا ماہ وش و رَوشن صوُرت موجوُد ہیں، لہٰذا اس کو چھوڑ، سودائے لیلیٰ کو دماغ سے نکال، مجنوں نے کہا کہ صوُرت ساغر ہے اور حُسن مَے ہے۔ اس ظرف سے حق تعالےٰ مجھ کو شراب پلاتا ہے اور اس بادۂ پُر کیف سے مجھ کو مست کرتا ہے۔ جبکہ اسی ظرف سے تم کو زہر دیتا ہے اور ہلاک کرتا ہے

گفت صوُرت کوزہ است وحُسن مَے

مے خدایم مید ہد از ظرفِ وَے

از یکے کوزہ دہد زہر و عسَل

ہر یکے را دستِ حقِ عزّ وجل

(ترجمہ) اس نے کہا صورت پیالہ ہے۔ اور حُسن شراب ہے مجھے اس کے پیالے سے شراب پلاتا ہے۔ ایک ہی پیالہ سے زہر اور شہد اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہر ایک کو عطا کرتا ہے۔

فائدہ —— ہزاروں ماہ رُد اور خوب رَو کے درمیان مجنوں کی نظر لیلیٰ کے سوا کسی کی طرف نہ گئی، لہٰذا لازم ہے کہ ایک شوہر کی نظر اپنی بیوی کے سوا کسی پر نہ جائے اور نہ بیوی کی نظر اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور مرد پر جائے ایک چیز پر نظر جمانے سے مجنوں کو کمالِ محبّت کا ذوقِ شیریں حاصل ہو گیا پس مردوں کو چاہیے کہ غضّ بصر (نظر کو نیچے رکھنا) کریں اور عورتوں کو چاہیے کہ شوہر کے ماسوا سے بھی غضّ بصر کریں تاکہ طرفین میں کمالِ محبّت حاصل

Marfat.com

ہو اور پُر لطف زندگی بسر ہو، یہ ساری زندگی قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ[لہ]
میں ہے۔ اس کے فقدان سے آج گھر گھر میں بدمزگی، بے لطفی، تفریقیں
اور طلاقیں ہو رہی ہیں۔ زوجین میں جس محبت کی ضرورت ہے وہ اس
کی وجہ سے نہیں پائی جا رہی، اللہ تعالےٰ نے تمہارے گھر سنوارنے
کے لیے "غضِ البصر" کا حکم دیا ہے۔

اگر دونوں میں سے کسی کی نظر مقصود نہ رہی تو عذاب میں مبتلا ہوتے
چلے جاؤ گے، بے پردگی پھیلتی چلی جائے گی اور ہزاروں گھر برباد ہو
جائیں گے۔ ے

قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ باشد ذوقِ جاں
جُز بخصمِ خویش ننماید نشاں

(ترجمہ) طبیعت کا ذوق نظر کو روکنے والیوں میں سے ہے۔ اپنے اہل کے
سوا چہرہ نہیں دکھاتا ہے۔

فائدہ ——— اسی طرح دین وہ ہی ایک ہے کہ بد دین اس سے
متنفر ہیں اور اہلِ دین اس کے خد و خال پر فریفتہ ہیں، تمام ادیان میں اسلام
کو سب سے بہتر سمجھتے ہیں اور اس کی خوبیوں کے بیان میں مست ہیں۔

فائدہ ——— اسی طرح علماء وصلحاء کا وجود ہے کہ اہلِ ایمان کو اللہ تعالیٰ
ان کی محبت و عقیدت اور ارادت کے ذریعے علوم و فنون کے بادۂ پُر کیف
سے مست کرتا ہے اور دشمنانِ اسلام کو ان کی دشمنی سے زہر کے گھونٹ پلاتا
ہے، جس طرح کہ ایک ہی قرآن ہے کہ کسی کے لیے سببِ ہدایت ہے
اور کسی کے لیے باعثِ گمراہی و ضلالت ہے، چنانچہ ارشادِ ربانی ہے يُضِلُّ
بِهِ كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا (البقرہ آیت ۲۶)

لہ :- نیچی نگاہ والی عورتیں۔ (سورت رحمٰن آیت ۵۶)

Marfat.com

(ترجمہ) بہت سوں کو اس سے گمراہ کرتا ہے اور بہت سوں کو اس سے ہدایت دیتا ہے۔

حکایت (۱۵۲)

بایزید کا آتش پرست پڑوسی

حضرت بایزید کے پڑوس میں ایک آتش پرست رہتا تھا ایک روز ایک مسلمان نے اس سے کہا کہ کیا اچھا ہو اگر تو بھی مسلمان ہو جاتے تو نجات اور سرداری کی ہزار راہیں خدا تجھ پر کھول دے، اس نے کہا کہ اگر اسلام یہ ہے جو شیخ زمانہ بایزید رکھتا ہے تو مجھے اس کی تو تاب اور طاقت نہیں یہ میری کوشش سے بالاتر ہے ے

گرچہ در ایمان و دیں ناموقنم
لیک در ایمانِ اُو بس مُومنم

یعنی اگرچہ میں مومن نہیں لیکن بایزید کے ایمان کا "مومن" ہوں اور یقین رکھتا ہوں کہ حقیقت میں یہ ایمان ہے اور اگر ایمان یہ ہے جو تم رکھتے ہو تو مجھے اس ایمان سے ذرا محبت اور لگاؤ نہیں۔ تم کو دیکھ کر تو اگر ایمان کی خواہش بھی ہو تو وہ نکل جائے تم تو نام کے مسلمان اور مومن ہو جس طرح جنگل کا نام "مفازہ" رکھ دیا جائے یعنی کامیابی کا میدان، حالانکہ صحرا تو ہلاکت کی جگہ ہے لہذا یہ صرف نام ہی نام ہوگا، اسی طرح مومن صرف تمہارا نام ہی نام ہے کوئی اگر تمہارے عمل کو دیکھ لے تو عشقِ ایمان سرد پڑ جائے۔ ے

باز ایماں، خود گر ایمانِ شماست
نے بداں میلستم و نے اشتہاست

آنکہ صد میلش سوئے ایماں بود
چوں شما را دید آں فاتر شود

(ترجمہ) پھر اگر ایمان تمہارا ایمان ہے۔ نہ اس کی طرف میرا جھکاؤ ہے نہ خواہش ہے جس کو ایمان کی جانب سینکڑوں میلان ہوں جب اس نے تمہیں دیکھا وہ سست پڑ گیا۔

فائدہ ——— جب ایمان کا یہ عالم ہو کہ ہر بات میں بے ایمانی ہو تو اس کا کیا اثر ہو گا جو صرف نام کا ایمان ہے۔ جہاں حقیقی ایمان کا شائبہ بھی نہیں بالخصوص ایسے لوگوں کو دیکھ کر کیا ایمان سے لگاؤ ہو سکتا ہے جو خود اپنے مذہب اور اس کے پیشواؤں کی ہر وقت مذمت میں لگے رہیں یہ کیا ایمان ہے؟

حدیث شریف میں آیا ہے جو اپنے بڑوں کی عزت و عظمت کرے گا اس کو وہ زمانہ ملے گا کہ خود بڑا بنے گا اور اس کی عزت ہو گی۔

حکایت (۱۵۳)

"بد آواز مؤذن"

ایک بد آواز مؤذن ایک قافلہ کے ساتھ جا رہا تھا جب وہ ایک کفرستان میں پہنچا تو وہاں بھی اس نے اذان دی، اذان کے تھوڑی ہی دیر بعد کچھ کافر اس کے لیے کچھ تحائف لے کر آتے، تفصیلی واقعہ یہ ہے کہ ایک بد آواز مؤذن کی اذان سے لوگ بڑے تنگ آ چکے تھے اس کی مکروہ آواز سے لوگوں کے سر میں درد ہونے لگتا تھا ایک روز سب نے چندہ جمع کر کے اس سے کہا کہ جو کچھ آپ کی پچھلی اذانوں کا بنتا ہے وہ یہ لیجیے، اور اب آپ اور کہیں تشریف لے جائیے تاکہ ہم کو اس آواز سے

Marfat.com

نجات ملے، ایک قافلہ مکہ کو جا رہا تھا۔ حضرت زر کی تھیلی ہاتھ میں لیے اس قافلے کے ہمراہ ہو گئے شب کو اس قافلہ نے ایک جگہ قیام کیا یہ علاقہ کافروں کا تھا، اس عاشقِ آواز نے اس کفرستان میں بھی اذان دینے کا ارادہ کیا لیکن لوگوں نے اس کو منع کیا کہ کہیں جھگڑا نہ ہو جائے۔ مگر اس بندۂ خدا نے نہ مانا اور اذان بڑی بھدّی آواز سے دے ڈالی، اذان کے تھوڑی دیر بعد ایک صاحب شمع، مشعل، حلوہ اور خلعت لے کر مؤذن کو دریافت کرتے ہوتے آ گئے اور مؤذن صاحب کی خدمت میں پیش کر دیا اور کہا ہم آپ کے بے حد ممنون ہیں آپ نے ہم پر ایک عظیم احسان کیا ہے وہ یہ کہ میری لڑکی کو ایک عرصہ سے ایمان سے عشق ہو گیا تھا اس کو زنجیروں سے باندھ رکھا تھا مگر وہ اپنی ضد پر اڑی ہوئی تھی کہ وہ تو مسلمان ہو کر رہے گی ہم سب سخت عذاب میں مبتلا تھے کوئی علاج سمجھ میں نہیں آ رہا تھا یہاں تک کہ آپ کی اذان کی آواز اس کے کانوں میں پہنچی تو اس نے پوچھا کہ ایسی بُری آواز آج تک نہیں سُنی یہ کیا ہے؟ تو اس کی بہن نے اس کو بتلایا کہ یہ اذان ہے مسلمانوں کے طریقوں میں سے ایک طریقہ ہے۔ اور ان کا اسلامی شعار۔ یہ سن کر اس کا عشق فوراً سرد پڑ گیا اور ہم سب آرام میں ہو گئے۔ یہ احسان ہم آپ کا کبھی نہیں بھولیں گے کہ آپ نے اس کو ایمان کے عشق سے بیزار کر دیا۔

فائدہ ـــــــ اسی طرح افسوس مسلمانوں کے اعمال و اخلاق اس قدر خراب اور مکروہ ہو گئے ہیں کہ دوسروں کو اسلام و ایمان سے نفرت ہو جاتی ہے اور ان کو دیکھ کر وہ مذہب سے ہٹتے چلے جاتے ہیں اور اس مؤذن کی طرح ان کو اپنی اس برائی کا احساس تک نہیں، قرآن نے وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ کہہ کر ایسے ہی لوگوں کی بے حسی کا شکوہ کیا ہے بلکہ لطف تو یہ ہے کہ وہ اپنے کو خوبیوں کا مالک جانتے ہیں۔

Marfat.com

فائدہ ـــــــ اسی طرح ہر چہار جانب سے وہ مکروہ آوازیں اہلِ اسلام کی سننے میں آ رہی ہیں کہ ایسی بُری آوازیں آج تک نہیں سُنی تھیں کوئی کہتا ہے کہ ترقی سے اسلام روکتا ہے کوئی کہتا ہے کہ جنت دوزخ کوئی شئے نہیں ہے، کوئی کہتا ہے کہ قرآن اس قابل نہیں کہ اس پر عمل کیا جاتے اور کوئی کہتا ہے کہ رسول اللہ کی تقلید ارتقار سے مانع ہے غرض کہ اہلِ اسلام جسطرح دین کی بنیادوں کو منہدم کرنے کا کام کر رہے ہیں اس پر دشمنِ اسلام باغ باغ ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم اسلام کے انہدام اور اس کے عشق کی شیفتگی کو دلوں سے نکالنے میں اتنے کامیاب نہیں ہوتے جتنا ان سفیہوں نے کام کیا ہے۔ دشمنانِ اسلام کی طرف سے ایسے لوگوں کی خوب قدر دانی ہوتی ہے، تنخواہوں میں اضافہ ہوتا ہے تاکہ خوب حلوے کھائیں کیونکہ اسلام کی عظمت نکالنے کا انہوں نے وہ کام کیا ہے جو ہم سے بھی مشکل سے ہوتا ـــ اور پھر علماء اور دین کی توہین کر کے اس بے باکانہ آواز پر خود ہی عاشق صورت بھی ہیں، اور ایسی قیل وقال کو بہت بڑا کمال سمجھتے ہیں، یہ لوگ اتنے بڑے جاہل ہیں کہ از روئے مذہب اچھائی برائی کا علم تو کیا خود اپنے جہل کا علم بھی نہیں ہے ۔ اسلام، نماز، روزہ، زکوۃ ڈاڑھی غرضیکہ ہر اچھائی اور نیکی کا شوق دل سے نکالکر بُری باتوں کا ذوق پیدا کر رہے ہیں اپنی بدچلنی اور بدمعاملگی سے اسلام کو بدنام کر کے دشمنانِ اسلام کو خوب ممنون کر رہے ہیں ۔ ؎

آنچہ کردی بامن از احسان و بر
بندۂ تو گشتہ ام من مستمر

(ترجمہ) آپ نے جو احسان اور بھلائی مجھ سے کی میں ہمیشہ کے لیے آپ کا غلام ہوگیا ہوں ۔

ایک وہ لوگ تھے جن سے اسلام و مذہب کی دھاک بیٹھتی تھی اور

Marfat.com

ایک یہ ننگِ اسلام ہیں جن کو دیکھ کر اسلام سے نفرت ہوتی ہے۔ اب تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پیدا فرمائے جو یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ کا مصداق ہوں اور اُن سے اسلام و دین کو عروج اور ترقی ہو۔

فائدہ ــــــ کام حقیقت میں وہ ہے جس سے دوسرے خوش ہوں نہ کہ خود خوش ہو لے، مثل مؤذن کے۔ بہت سے حکام اور امراء اپنے کام سے بہت خوش ہوتے ہیں کہ ہم نے بڑے بڑے اچھے کام کیے ہیں، بڑی بڑی اصلاحات نافذ کیں ہیں مگر کام وہ ہے جس سے دوسرے لوگ خوش ہوں اور انکو راحت حاصل ہو، خلاصہ یہ ہے کہ اپنی کارکردگی کی اچھائی اور برائی کا حال دوسروں سے معلوم کرو۔

فائدہ ــــــ اسی طرح بعض لوگوں کا معاملہ مزدوروں اور محنت کشوں کے ساتھ ناخوشگوار ہوتا ہے، ان کی بلا وجہ تنخواہیں کاٹتے ہیں، اس طرح ان کے خلاف نفرت کا مواد جمع ہوتا چلا جاتا ہے جبکہ وہ یہی سمجھتے رہتے ہیں کہ ہمارا معاملہ بڑا اچھا ہے اسی طرح انسان اپنی بہت سی نفرت انگیز حرکتوں کو اچھا سمجھتا رہتا ہے، حالانکہ حقیقت میں اس سے نفرت پیدا ہو رہی ہوتی ہے۔ لہٰذا حقیقت کے ادراک میں ہمیشہ کوشاں رہے۔ اسی لیے فرمایا گیا کہ اَللّٰھُمَّ اَرِنَا حَقَائِقَ الْاَشْیَاءِ کَمَا ھِیَ اے اللہ چیزوں کی وہ حقیقتیں دکھا جس طرح اصل میں وہ ہیں۔

حکایت (۱۵۴)

چالاک عورت اور کباب

ایک شخص کی نہایت تیز، چالاک اور بدکار عورت تھی، گھر میں کچھ نہیں چھوڑتی تھی، جو مرد لاتا وہی کھا کر ختم کر دیتی، مرد سخت تکلیف میں

Marfat.com

تھا، ایک روز امتحان کیلئے مرد نے آدھا سیر گوشت لاکر اسکو پکانے کے لیے دیا وہ اس کے کباب تل کے سب کے سب کھا گئی۔ جب مرد آیا تو کہنے لگی کہ وہ گوشت تو سب کا سب بلی کھا گئی، جا اور گوشت لاکر دے۔ مرد نے کہا کہ ترازو لاکر دے بلی کو تول کر دیکھتا ہوں۔ چنانچہ بلی کو تو کل آدھا سیر وزن نکلا، اس نے عورت سے سوال کیا کہ اگر یہ گوشت کا وزن ہے تو بلی کا وزن کہاں گیا اور اگر یہ بلی کا وزن ہے تو گوشت کہاں گیا۔ اس کا بھی تو وزن آنا چاہیئے تھا ؎

ایں اگر گربہ است پس آں گوشت کو

ور بود ایں گوشت بنما گربہ تو

(ترجمہ) اگر یہ بلی ہے تو پھر گوشت کہاں ہے؟ اور اگر یہ گوشت ہے تو، تو بلی دکھا۔

فائدہ ——— چوری کبھی چھپی نہیں رہتی گناہ کی شہادت سے انسان دنیا میں رسوا اور ذلیل ہوتا ہے جبکہ آخرت کی رسوائی علیحدہ ہے۔ بعض لوگ جرم کر کے انکار کر دیتے ہیں مگر ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جھوٹ صاف ظاہر ہو کر رہتا ہے چھپ نہیں سکتا۔ لہذا تم پر لازم ہے کہ جھوٹ کو چھوڑ دو کہ یہ رسوا کن ہے، اور "صدق اور سچائی" کو حاصل کرو جس میں عزت ہی عزت ہے۔ قرآن کا ارشاد ہے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ[1] (البقرہ آیت ۱۷۷) اور جھوٹ بولنے میں اگر کچھ بھی نہیں تو گناہ کی ذلت کی خاک ان کے چہرہ پر پڑے گی اور ان کو ذلیل کرنے کیلئے کافی ہے قرآن میں ہے عَلَيْهَا غَبَرَةٌ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ[2] (عبس آیت ۴۱)

---

[1] یہی سچے لوگ ہیں اور یہی پرہیزگار ہیں۔

[2] ان پر گرد پڑی ہو گی ان پر سیاہی چھا رہی ہو گی۔

Marfat.com

بہر حال رسوائی سے بچنے کا سبب انکار نہیں ہو سکتا بلکہ "تقوی" ہو گا۔ کیونکہ خواہ کتنا ہی تم انکار کرو گے انکار سے جرم کبھی نہیں چھپتا، لہٰذا توبہ کرو کہ توبہ کر کے ترکِ اعمالِ بد پر عزمِ راسخ ہو گا۔ اور اس سے تمہاری عزت بنے گی۔

حکایت (۱۵۵)

پستہ قد شیخ الاسلام

شیخ الاسلام اپنے وقت کے ایک بڑے عالم تھے ان کی خدمت میں تحصیلِ علم کے لیے ایک مخلوق دور دراز سے آتی تھی، مگر ان کا قد چھوٹا تھا۔ ان کے ایک بھائی تھے جن کا نام "ضیاء بلخی" تھا۔ ضیاء صاحب بڑے خوش بیان واعظ اور عالم تھے ان کا قد لمبا تھا۔ ایک روز محفل وعظ دیگر اہلِ علم سے پُر تھی اور اس محفل میں ان کے بھائی یعنی شیخ الاسلام بھی موجود تھے، جب ضیاء صاحب تشریف لائے تو تعظیم کے لیے سب کھڑے ہو گئے مگر شیخ الاسلام کو شرم آئی کہ میں اپنے بھائی کی تعظیم کیلئے کیسے کھڑا ہوں، تو پورے نہ اُٹھے، بلکہ آدھے اُٹھے تو بھائی کے غرور کو دیکھ کر از راہ ظرافت ضیاء بلخی نے کہا کہ جی ہاں چونکہ آپ کا قد بہت دراز ہے اس لیے میری تعظیم کے لیے اس کا کچھ حصہ دراز کر دینا ہی کافی ہے اور باقی حصہ سنبھال کر رکھ لیجئے تاکہ اس کا جلوہ دکھا کر اس کے ذریعہ کسی اور کی تعظیم کر کے اس سے آپ انعام واکرام حاصل کر سکیں ؎

کرد شیخ الاسلام از کبرِ تمام
مر برادر را چنیں نصف القیام

(ترجمہ) شیخ الاسلام نے پورے غرور سے اس بھائی کے لیے ایسے ہی

آدھا قیام کیا۔

فائدہ ـــــ بعض لوگوں کو اگر کوئی مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے تو وہ علماً، صلحاً کی تعظیم میں کوتاہی برتنے لگتے ہیں اور اپنے آگے کسی کو مستحق تعظیم ہی نہیں سمجھتے، اگر بمشکل تعظیم بھی کرتے ہیں تو تعظیم کا پورا حق ادا نہیں کرتے، ایسے لوگ ذلیل و رُسوا ہوتے ہیں۔

حکایت (۱۵۶)

بادشاہ پر شُبہ

ایک مسخرہ کے ساتھ بادشاہ نے شطرنج کھیلنا شروع کی، بادشاہ جب ہارنے لگا تو اس مسخرہ نے کہا شہ یعنی بادشاہ پر مار، اتنا کہنا تھا کہ بادشاہ کو غصہ آگیا اور ایک ایک مہرہ اس کے سر پر کھینچ کھینچ کر مارنا شروع کر دیا اور کہنے لگا کہ "ہم پر مار نہیں تجھ پر مار ہے" خیر اس وقت تو اس نے شاہ کی مار کو برداشت کر لیا۔

دوبارہ پھر بادشاہ نے کہا اچھا اب پھر کھیل، چنانچہ اس نے کھیلنا شروع کیا۔ اس دفعہ پھر بادشاہ کو مات ہوئی، جب شہ دینے کا وقت آیا تو وہ مسخرہ اُٹھ کر اندر بھاگ گیا، اور وہاں تکیوں میں منہ چھپا کر زور زور سے کہنا شروع کر دیا کہ بادشاہ پر شہ شہ۔ بادشاہ نے کہا یہ کیا کہ تکیوں کے اندر سے پکار رہا ہے، کہنے لگا کہ آپ مجھ سے ہارے مگر میں آپ کے غصہ سے ہارا اور آپ کے غصہ سے بھاگا اس لیے یہاں دور ہی سے اظہار حق کر رہا ہوں ؎

اے تو مات و من ز زخم شاہ مات
مے زنم شہ شہ ز زیر رختہات

Marfat.com

(ترجمہ) آپ ہارے اور میں شاہ کی مار سے ہارا، میں کپڑوں کے نیچے سے آپ کو شہ کہتا ہوں۔

فائدہ ـــــ کمزوری کو دور کرنے کی کوشش کرے مار پیٹ پر نہ اتر آئے، میدانِ علمی یا میدانِ مقابلہ مات کھا کر زخم پہنچانے کی کوشش نہ کرے بلکہ خصم کی قابلیت اور مہم کا اعتراف کرے۔ زبان درازی یا دست درازی پر نہ جاتے، اکثر کمزور عقل انسان ایسا ہی کرتے ہیں کہ ہاتھ پائی پر اتر آتے ہیں ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیے بلکہ ترقی کی سعی کرنی چاہیے اور میدانِ مسابقت میں پیش رہنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

فائدہ ـــــ اگر شیطان یا نفس تم کو سینما یا مثلاً دوسرے گناہ کرا کے ہرا دے اور مات دے دے تو تم رمضان کے روزے اور پنجوقتہ نماز پڑھکر اس کو شکست اور مات دیدو۔ اگر اس نے تم کو زخم پہنچایا ہے تو تم بھی اس کو زخم پہنچا دو۔ یہ نہ ہو کہ زخم ہی زخم کھاتے رہو اور ہمیشہ اس سے پٹتے ہی رہو بلکہ کبھی اس کو بھی مار بھگاؤ۔ دیکھو حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ، کی کیا شان ہے جن کے سایہ سے شیطان بھاگتا ہے۔

اسی طرح حدیث میں وارد ہے کہ ذکرِ الٰہی اور اذان سے بھی شیطان دور بھاگتا ہے۔ لہٰذا ذکرِ الٰہی میں خود کو مصروف رکھو۔

فائدہ ـــــ دیکھو بادشاہ کس قدر عظیم دولت اور طاقت کا مالک ہوتا ہے مگر اس قوت کے اظہار اور طاقت کے استعمال کے باوجود بھی وہ ہارا اور کمزور ہوا، لہٰذا ہو سکتا ہے کہ ایک انسان میں دولت اور قوت تو بہت ہو لیکن اس کے ساتھ دوسری کمزوریاں بھی ہوں۔

اکثر دولت مند یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم میں دولت کیا آگئی کوئی کمزوری ہی باقی نہیں رہی۔ یہ خیال بالکل غلط ہے، ہزارہا کمزوریاں ہوتی ہیں اور دولت و طاقت کے ذریعے وہ زائل نہیں ہوتیں۔ کتنا ہی زور لگائیے جب تک طریقہ

کے موافق اصلاح نہیں کرے گا اس وقت تک وہ کمزوری دور نہیں ہو گی خواہ کتنی ہی دولت و طاقت اس کے پاس ہو، مثلاً کسی وصف کے فقدان سے کمی ہے تو اس کو جب تک حاصل نہ کرے گا کمی پوری نہیں ہو گی، اسی طرح علم و ہنر، ایمان، تہذیب و اخلاق، صلحاء کی محبت وغیرہ کی کمی کہ ان چیزوں کے حاصل ہونے سے ہی یہ کمزوریاں دور ہو سکتی ہیں پیسہ کا مجرد حصول ان کے لیے کافی نہیں۔

حکایت (۱۵۷)

مہمان سے مہمان کی بُرائی

ایک صاحب کے یہاں بے وقت مہمان آگیا، میزبان نے بیوی سے کہا کہ اندر مہمان کے لیے بستر بچھا اور دروازہ کی جانب مرا بستر لگا دے وہ اس کے کہنے کے موافق لگا کر پردہ میں چلی گئی، گھر میں شوہر اور مہمان رہ گئے، کھانے کے بعد آدھی رات تک باتوں میں مصروف رہے، پھر سونے کے لیے اٹھے چنانچہ مہمان اُٹھ کر میزبان کے بستر پر جا کے سو گیا، اور میزبان مروت کی وجہ سے اس سے کچھ کہہ بھی نہ سکا اور وہ مہمان کے بستر پر سو گیا، رات کو عورت آئی اس کے آنے سے تھوڑی دیر بعد بارش شروع ہو گئی تو وہ عورت ڈر کر شوہر کا بستر سمجھ کر شوہر کے پاس چلی آئی اور زیر لحاف گھس کر شوہر سے بے تکلفی کرنے لگی اور کہنے لگی کہ لاجو ڈر تھا کہ کہیں مہمان یہاں رات کو نہ ٹھہر جاتے؟ وہ ہی ہوا۔ اس پانی کیچڑ میں ہماری کو وہ یہی ہے اور کمبخت ہماری بے تکلفیوں پر اچھا مسلط ہوا۔ یہ سن کر مہمان جلد اُٹھا اور کہنے لگا کہ مجھے یہ بارش کیچڑ نہیں روک سکتے، لو اس کیچڑ اور بارش میں میں چلا، تم یہاں خوش رہو، اب تو عورت منہ میں انگلی دے کر رہ گئی۔ اور یہ

Marfat.com

راز جان کر تو وہ بہت پشیمان کر بستر میں رد و بدل ہو گیا ہے اور یہ میرا شوہر نہیں بلکہ مہمان ہے ہر چند خوشامد کی مگر وہ چل دیا۔

یہ دونوں میاں بیوی غم اور افسوس کی تاریکی میں کفِ افسوس ملتے رہ گئے۔ جب وہ مہمان روانہ ہوا تو انہوں نے دیکھا کہ اس کی صورت مثلِ شمع روشن تھی۔ اور اس کی روشنی سے تمام دشت اور صحرا روشن ہو رہا تھا۔ یہ دیکھ کر وہ دونوں آپس میں کہنے لگے کہ یہ تو "خضر" علیہ السلام تھے جو نہ جانے ازراہِ سخاوت ہمیں کیا کیا دے کر جاتے۔ لیکن ہائے افسوس ہماری قسمت میں نہ تھا' اسکے بعد سے انہوں نے اس کے کفارہ میں اپنے گھر کو مہمان سرا کر دیا، جو مہمان بھی یہاں قیام کرتا وہ ہر مہمان کی اچھی طرح مہمانداری کرتے۔

فائدہ ـــــ ہر شخص سے اس کی غیبت (غائب ہونے) میں وہی معاملہ رکھو کہ اگر وہ خود سنتا ہو تو اس کو شرمندگی نہ ہو۔ اسی طرح تمہارے تمام اعمال' خلوت و جلوت میں یکساں ہوں۔ یکساں نہ ہونا یہ نفاق کی علامت ہے۔ جس طرح اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِهِمْ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ (البقرہ آیت ۱۴)

یعنی جب منافقین کفار کے پاس جاتے تو ان سے یہ کہتے کہ ہم تو تمہارے ساتھ ہیں، مسلمانوں سے تو مذاق کر رہے تھے۔

اسی طرح محبت، تواضع، ارادت و عقیدت اگر ظاہر میں دکھلاؤ تو باطن میں بھی اس کا اثر ہونا چاہیے۔ ورنہ تمہارے عمل میں یکسانیت ختم ہو جائے گی اور یہی نفاق کی نشانی ہے۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبی ملاحظہ فرمایئے کہ آپ کے "خلوت" تک کے معاملات مثلِ جلوت کے ظاہر ہوتے لیکن دنیا نے دیکھا کہ ان دونوں میں کوئی فرق نہ تھا۔ اگر کوئی غم مرض، بلا یا مصیبت یا مہمانِ ناگہانی نازل ہو تو اس پر صبر اور رضا اختیار کرے۔ اور اس کو "ضیف غیبی" (غیبی مہمان) سمجھے۔

Marfat.com

ہفت سال ایوب با صبر و رضا
در بلا خوش بود با ضیفِ خدا

(ترجمہ) سات سال حضرت ایوب علیہ السلام خدا کے مہمان رہے اور اس کی طرف سے آتی ہوئی بلا اور مصیبت میں صبر و رضا کے ساتھ خوش رہے بہرحال اس طرف سے آنے والی اور نازل ہونے والی کسی بھی چیز کے ساتھ ترش رُو اور فکرمند نہ ہو، ترش روئی سے اس مہمان کی مثل وہ نعمت چلی جاتی ہے۔ جس طرح اس مہمان سے یہاں امید تھی کہ خزانہ دے کر جاتا اسی طرح اس "ضیف غیبی" سے بھی اُمید ہے کہ جو کچھ وہ تم سے لے گا اس کے بدلہ اللہ تعالےٰ تم کو اس سے بہتر دے گا۔ يُؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّا اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ (الانفال آیت ۷۰) عطا فرمائے گا تمہیں اس سے بہتر جو تم سے لیا گیا ہے اور تمہارے (قصور) بخشے گا۔ مولانا رومی فرماتے ہیں ؎

غم ز دِل ہرچہ بریزد یا بُرد
در عوض حقا کہ بہتر آورد

یعنی غم دِل سے جو کچھ گراتا ہے یا لے جاتا ہے اس کے عوض بخدا ضرور کوئی نہ کوئی بہتر چیز لاکر تم کو دیتا ہے۔

آگے مولانا فرماتے ہیں کہ ؎

می فشاند برگِ زرد از شاخِ دِل
تا بروید برگِ سبز متصل

یعنی مثال دیتے ہیں کہ جس طرح زرد پتے جھڑتے ہیں تو اس کی جگہ پر ہرے بھرے ظاہر ہو جاتے ہیں اسی طرح غم اور فکر سے جو خوشی جاتی ہے، اس کے عوض تازہ خوشی ملتی ہے مگر اس کے لیے یقین شرط ہے۔ ؎

Marfat.com

فکرِ غم گر راہِ شادی می زند
کار سازیہاتے شادی میکند

(ترجمہ) فکرِ غم اگر مسرّت کے لیے رہزن ہے تو حقیقی فرحت و شادمانی کا سامان بھی ہے۔ جس طرح جان سے انسان کی قدر ہے اسی طرح غم اور فکر سے بھی انسان کی قدر ہے۔

فکر را اے جان بجائے شخص داں
زانکہ شخص از فکر دارد قدر جاں

(ترجمہ) اے جان فکر کو انسان کی طرح سمجھ، کیونکہ انسان فکر ہی سے جان کی قدر کرتا ہے۔ لہٰذا جو افکار و حوادث اور آلام وارد ہوں ان کا تو خوش دلی اور خندہ جبینی سے مہمان غیبی سمجھ کر استقبال کر ے

ہست مہمان خانہ ایں تن اے جواں
ہر صباحے ضیفِ نو آید دواں
میز بانِ تازہ رُد شو اے خلیل
در ببند و منتظر شو در سبیل
ہر چہ آید از جہانِ غیب وش
در دلت ضیفست اورا دار خوش
فکر در سینہ در آید نو بنو
خند خنداں پیش رو تو باز رو

(ترجمہ) اے جواں یہ تیرا تن خاکی ایک مہمانخانہ ہے جس میں ہر صبح ایک نیا مہمان وارد ہوتا ہے۔ اے دوست اس کے لیے دروازہ بند مت کر بلکہ خوشی و مسرّت تازگی و انبساط کیساتھ راستہ میں کھڑے ہو کر اس کا انتظار کر۔ اس لیے کہ جو بھی اس جہانِ غیب سے آتا ہے وہ تیرے دِل میں ایک مہمان ہے اس مہمان کو خوش رکھ۔ اسی طرح "فکر و غم" جو نئے نئے تیرے سینہ

Marfat.com

میں آتے ہیں ان کو تو ہنستے اور مسکراتے قبول کر۔
بہر حال خلاصہ یہ ہے کہ مصیبت اور غم میں تنگ دلی ہرگز ہرگز نہ آنے دے۔
فائدہ ـــــ اس حکایت سے یہ بھی سبق ملا کہ کسی کو حقیر کبھی نہ سمجھیے۔ قرآن میں ارشاد ہے وَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْــٴًـا وَّ هُوَ خَیْرٌ لَّكُمْۚ وَ عَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَیْــٴًـا وَّ هُوَ شَرٌّ لَّكُمْ[1] (البقرہ آیت ۲۱۶)
اسی طرح تمام مصائب کو حقیر نہ سمجھو، نہ جانے وہ تجھے کیا دینے آتے ہیں

ابر را گر ہست ظاہر رو ترش
گلشن آرندہ ست ابر و شورہ کش

(ترجمہ) ابر اگرچہ بظاہر ترش رو ہے، وہ چمن پیدا کرنے والا ہے اور شور کو مٹانے والا ہے۔

حکایت (۱۵۸)

حسینہ کا غیر کفو میں نکاح

ایک صاحب کی لڑکی حد درجہ حسینہ اور خوب صورت تھی جب جوان ہوئی تو کفو میں کوئی نہ ملا آخر فتنہ کے خوف غیر کفو میں اس کی شادی کر دی اور یہ ہدایت کر دی کہ تو خاوند سے اپنے کو بچائیو تاکہ حاملہ نہ ہو جاتے، مگر وہ حاملہ ہو گئی۔ باپ پر ظاہر ہوا تو اس کو بہت ملامت کی، لڑکی نے کہا کہ یہ کیسے ممکن تھا کہ آگ اور روئی کا اجتماع پر آگ نہ لگے، اور اس نصیحت پر عمل کس طرح ہو سکتا ہے جبکہ شہوت سے عقل اندھی ہو جاتی ہے۔

---

[1] اور ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو ناگوار سمجھو اور وہ تمہارے لیے بہتر ہو اور ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو اور وہ تمہارے لیے مضر ہو۔

Marfat.com

لہذا جو لوگ محرکات کو بند نہ کریں اور پابندِ شرع ہونے کی نصیحت کریں، ان کی یہ نصیحت بالکل بیہودہ ہے ؎

ایں چنیں قومے بعالم ہم بُدند
کز چنیں نوعے نصیحت گر شدند

(ترجمہ) دنیا میں ایسے لوگ بھی تھے کہ اس طرح کی نصیحت کرتے والے ہوتے ہیں۔

فائدہ ـــــ عورت نے صحیح کہا کہ روئی اور آگ کا اجتماع ہو اور آگ نہ لگے لہذا مرد وزن کا ایک جگہ اجتماع نہیں ہونا چاہئے سکونِ نفس اسی میں ہے کہ تعلیم اور دیگر مواقع پر اختلاط نہ ہو، کیونکہ اختلاط، بے پردگی اور بناؤ سنگھار کے ساتھ عفت اور پاکدامنی کا قائم رکھنا کس طرح ممکن ہے جبکہ اس وقت شہوت سے عقل مغلوب اور اندھی ہو جاتی ہے۔

حکایت (۱۵۹)

ایک صوفی میدانِ جنگ میں

ایک صوفی صاحب جہاد میں گئے، جب طبلِ جنگ بجا اور لڑائی کا غل شور مچا تو یہ حضرت خیمہ میں ہی چھپے رہے اندر سے باہر ہی نہ نکلے، جب فتح حاصل کر کے غازی واپس ہوتے تو اپنے ساتھ بہت سا مالِ غنیمت بھی لے کر آتے اور اس میں سے کچھ حصہ صوفی صاحب کو بھی دیا، لیکن صوفی صاحب نے لینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ جب میں جہاد سے محروم رہا اور میرا خنجر چلا ہی نہیں تو پھر میں اس مالِ غنیمت کا مستحق بھی نہیں۔ غازیوں نے کہا ہم ایک قیدی اپنے ساتھ لاتے ہیں آپ اب اس کا سر کاٹ دیجئے، خنجر چل جائے گا اس طرح آپ بھی غازیوں میں ہو جائیں گے۔ صوفی صاحب اس پر راضی ہو گئے

Marfat.com

کہ چلو" وضو نہیں تو تیمم ہی سہی"

بہر حال صوفی صاحب اس قیدی کو خیمے کے پیچھے لے گئے، لیکن بہت دیر ہو گئی واپس نہ آئے اب لوگوں کو فکر ہوئی، چنانچہ ایک صاحب دیکھنے کے لیے گئے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہ صوفی صاحب زمین پر نیچے بیہوش پڑے ہوئے ہیں اور وہ قیدی جس کے ہاتھ پاؤں سب بندھے ہوئے تھے وہ ان پر سوار غصہ سے ان کے گوشت کو دانتوں سے چبا چبا کر چہرہ لہولہان کر رہا ہے۔ غازیوں نے اس کافر کو تو فوراً قتل کیا اور ان حضرت کے ہوش میں لانے کی تدبیر کی۔ بہزار تدبیر جب ہوش میں آئے تو ان سے پوچھا کہ یہ کیا ماجرا تھا؟ صوفی صاحب نے کہا کہ جب میں نے اس کے قتل کا ارادہ کیا تو اس نے مجھے آنکھ نکال کر دیکھا۔ اس کا دیکھنا تھا کہ میرے ہوش اڑ گئے، میں نہیں کہہ سکتا کہ کتنا خوف تھا۔ الغرض بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔

غازیوں نے کہا کہ جب تیرا یہ حال ہے تو اب تو صرف خانقاہ میں رہ، لڑنا تیرے بس کا کام نہیں، آئندہ کسی غزوہ اور جنگ میں جا کر اپنے کو رسوا نہ کیجیو۔ یہاں مرغن کھانے اور مربّے نہیں ملتے۔ یہاں نازک مزاجی نہیں چلتی، جب تو صرف ایک آنکھ سے گر پڑا تو جنگ کیا کرے گا۔

فائدہ ——— یہی حال شیطان اور اس کافر نفس کا ہے کہ ایک ہی گردش چشم میں دنیا کے فقر کی دھمکی دیتا ہے، اور ضعیف قلب انسان ترکِ دنیا کے صدمہ سے بے ہوش ہو کر گر پڑتا ہے اور جب شروع میں ہی گر گیا تو آگے کیا کرے گا۔ ہاں یہ کام مردانِ خدا کا ہوتا ہے جو نفس کشی کر کے اس ہی نفس کو گرا دیتے ہیں۔ قرآن میں اس ہی طرف اشارہ ہے کہ اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ (البقرہ آیت:) کہ شیطان تمہیں فقر اور محتاجی سے ڈراتا ہے۔ ؎

اے شدہ عاجز زتلِ کیشِ تو
صد ہزاراں کوہ ہا در پیشِ تو

Marfat.com

(ترجمہ) اے شخص تو اپنے مذہب کے ٹیلے سے عاجز ہے تیرے سامنے لاکھوں پہاڑ ہیں۔

ابھی نماز اور روزے کے ہی لالے پڑ رہے ہیں، چھوٹی چھوٹی خواہشات سے گزر رہے ہو تم کو تو غازی بننا ہے نفس جیسے سرکش کو پچھاڑنا ہے اپنی ہمت عالی اور بلند رکھو۔

فائدہ —— بعض لوگ بڑی ڈینگیں ہانکتے ہیں لیکن وقت پر کچھ نہیں نکلتے ایسی عادت سے پرہیز کرنا چاہیے ورنہ انسان وقت پر رسوا ہوتا ہے۔

حکایت (۱۶۰)

حضرت عیاض کا جہاد اکبر

حضرت عیاض رحمۃ اللہ علیہ شہادت کی امید میں نوے مرتبہ جہاد میں گئے زخموں سے بدن چھلنی ہو گیا مگر ایک بھی کاری تیر ایسا نہ لگا تھا جس سے شہادت کا جام ملتا، آخر میں آپ کو "جہادِ اکبر" کا شوق ہوا۔ چنانچہ خلوت میں بیٹھ کر چلہ کشی شروع کر دی اور اس قدر ریاضات کیں کہ بدن کمزور اور لاغر ہو گیا۔ اب غازیوں کے جہاد میں جانے کی آواز آئی تو نفس نے کہا اٹھ جنگ کا وقت آ گیا، آپ نے فرمایا اے نفس! تجھ کو یہ جہاد کی طرف رغبت کب سے ہو گئی؟ تو نفس نے جواب دیا کہ تو یہاں مجھ کو ہر روز "ریاضت" کی مار سے مارتا تھا، جس کی کسی کو خبر بھی نہیں اب جہاد میں مرے گا تو مشہور تو ہو گا اور دوسرے یہ کہ ہر روز کے عذاب سے بھی نجات مل جائے گی۔ آپ نے فرمایا او ریاکار اب میں نے بھی یہ نذر مان لی ہے کہ تا زیست خلوت اور تنہائی سے باہر نہ نکلوں گا اور تجھ کو اسی طرح ریاضتوں کی مار سے مارتا رہوں گا، اسی لیے یہ "جہاد اکبر" ہے اور نفس پر شاق کہ اس میں ریا نہیں۔ ؎

Marfat.com

این جہادِ اکبرست آں اصغرست
ہر دو کار رستم ست و حیدرست

(ترجمہ) یہ بڑا جہاد ہے وہ چھوٹا جہاد ہے، دونوں کام رستم اور حیدر کے ہیں۔

فائدہ ــــــ ایک صوفی وہ تھا جس کی حکایت اس سے پہلے گزری، اور ایک صوفی یہ ہیں دونوں میں کتنا بڑا فرق ہے کہ یہ جہاد اصغر اور جہاد اکبر دونوں سے بہرہ در ہوئے جبکہ وہ صوفی سب میں ناکام رہا ؎

نقش صوفی باشد اُورا نیست جاں
صوفیاں بدنام ہم زیں صوفیاں

یعنی وہ بزا صورت کا صوفی ہے اس میں جان نہیں، بلکہ انہی جیسے صوفیوں نے حقیقی صوفیا کرام کا نام بدنام کیا ہے "پس خدا پنج انگشت را یکساں نکرد" لہذا صوفی صوفی بھی برابر نہیں۔ اسی طرح مسلمان مسلمان برابر نہیں، بعض وہ ہیں جنہوں نے اسلام کو بدنام کر دیا۔ بعض وہ ہیں جنہوں نے اسلام کی لاج رکھ لی اور اس کو نیک نام کیا۔

حکایت (۱۶۱)

ایک صوفی کی شہادت

ایک صوفی صاحب جنگ کی صف میں گھس گئے اور متواتر بیس زخم کھا کر شہید ہو گئے۔ ان کو شرم آئی کہ صرف ایک دو زخم میں کیا جان دوں گا چنانچہ خوب کفار پر حملے کیے اور زخم پر زخم کھا کر راہِ خدا میں شہید ہو گئے۔ ؎

حیفش آمد کہ بزخمے جاں دہد
جان ز دستِ صدق او آساں رہد

(ترجمہ) اس کو افسوس ہوتا کہ وہ ایک زخم سے جان دیدے۔ جان اس کی

Marfat.com

سپاہی کے ہاتھ سے آسانی سے چھوٹ جاتے۔

فائدہ ــــ افسوس بعض لوگ زمانہ کے صرف ایک دو زخم سے ہی موت کی تمنا کرنے لگتے ہیں، کہ تجارت میں نقصان ہو گیا، امتحان میں فیل ہو گیا، زراعت میں خسارہ ہو گیا، لہٰذا خودکشی کر لیں، بلکہ ہمت مردانہ رکھنا چاہیئے اور مرتے دم تک زخم بہ زخم کھاتے چلے جانا چاہیے۔

حکایت (۱۶۲)

ایک صوفی کی نفس کشی

ایک صوفی کے پاس چالیس درہم تھے وہ ان میں سے ہر روز ایک درہم پانی میں پھینکتا تھا اس حرکت پر اس کا نفس بڑی آہ و فغاں کرتا کہ تو ایک بار ہی پھینک دے تو یہ زیادہ گراں نہ ہو۔ اس نے نفس سے کہا کہ یہ ہر روز کی تکلیف چونکہ تجھ پر زیادہ شاق ہے اور جو تجھ پر زیادہ شاق ہو وہ ہی زیادہ موجبِ اجر و ثواب بھی ہوتا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ أَحْمَزُهَا (او کما قال الحدیث) اور اس لیے میں ایک بارگی نہیں پھینکتا۔

فائدہ ــــ ہر سال زکوٰۃ دینا شاق ہے اسی طرح بار بار نماز پڑھنا بار بار نامحرموں سے تحفظِ بصر کرنا (نظر کو نیچے رکھنا) یہ سب چیزیں شاق ہیں، مگر موجب اجر و ثواب بھی تو کس قدر ہیں۔ یہی [illegible] ہے کہ دن کے نوافل سے تہجد کو زیادہ فضیلت حاصل ہے کیونکہ رات [illegible]نس پر زیادہ شاق ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْأً وَأَقْوَمُ قِيلًا[1] (المزمل آیت ۶)

---

[1] ترجمہ:۔ بیشک رات کا اٹھنا نفس کو خوب زیر کرتا ہے اور بات بھی صحیح نکلتی ہے۔

Marfat.com

حکایت (۱۶۳)

شاہِ مُوصِل کی لونڈی سے شاہِ مصر کا عشق

مصر کے بادشاہ کو خبر لگی کہ مُوصل کے بادشاہ کے پاس ایک نہایت خوبرو حسین وجمیل لونڈی ہے شاہِ مصر نے ایک پہلوان کی سرکردگی میں ایک لشکرِ جرّار مُوصل روانہ کیا کہ طَوعًا وَّکَرْھًا (خوشی سے اور مجبوری سے) جسطرح بھی ممکن ہو لونڈی کو فوراً لے کر آؤ۔ شاہِ مُوصل نے بغیر جنگ کیے وہ لونڈی ان کے حوالہ کر دی ۔ اس کو دیکھ کر پہلوان کی نیّت بدل گئی ۔ وہ راستہ میں اس سے اپنی ناپاک حاجت برآری کر رہا تھا کہ اتنے میں شور مچاکر شیر آگیا۔ یہ پہلوان اٹھا اور تلوار سے شیر کے دو ٹکڑے کر کے واپس آکر لونڈی سے پھر ہم بستر ہوگیا، قوّت مردمی اور شہوت میں کسی قسم کا کوئی فرق نہیں آیا، اس سے لونڈی کو بہت تعجب ہوا ۔ مگر پہلوان نے ہدایت کر دی کہ اس کا ذکر بادشاہ سے نہ کیجیو۔ جب بادشاہ کے سامنے پیش ہوئی اور بادشاہ اس سے ہم بستر ہوا تو بستر کے نیچے چوہے کی شوں شوں کی آواز آئی ۔ وہ سمجھا کہ زیرِ بستر سانپ ہے بس کیا تھا تمام شہوت کافور ہوگئی۔ حواس خطا ہو گئے، لونڈی ہنسنے لگی بادشاہ نے کہا کیوں ہنستی ہو مگر اس نے وجہ نہ بتائی تو بادشاہ نے تلوار دکھا کر اس سے پُوچھا کہ اب بتا تو اس نے کہا کہ ایک وہ پہلوان تھا کہ شیر کو دیکھ کر بھی اس میں تغیّر پیدا نہ ہوا اور ایک آپ ہیں کہ چوہے سے ہی آپکی شہوت کافور ہوگئی۔ یہ کہہ کر بادشاہ نے پہلوان سے ہی شادی کر دی، اور کہا کہ مجھے میرے عمل کی جزا ملی ہے ۔ میں نے شاہِ مُوصِل کی مِلک میں بدنیّتی کی تو پہلوان سے میری مِلک میں بدنیّتی ظہور میں آئی ۔

گر کشم کینہ ازاں میرو حرم
آں تعدّی ہم بیاید بر سرم

یعنی اگر اب اس کے ساتھ بھی ظلم کروں تو اس کا بدلہ بھی مجھ کو ہی بھگتنا پڑے گا۔

اس کے علاوہ بادشاہ نے سوچا کہ امانت وغیرہ کے معاملہ میں بارہا اس پہلوان کی آزمائش کر چکا ہوں، بہت سی خوبیوں میں یہ بے مثل رہا۔ قضا سے ایک ہی بدی اس سے ظہور میں آگئی ہے۔ یہ سوچ کر وہ اپنے غصّہ کو پی گیا۔

فائدہ ـــــــ استقلالِ مزاج ایسا ہونا چاہیے کہ مصائب کے وقت متغیّر نہ ہو، اور اپنی قوّت نڈھال نہ کرے۔ خطرہ کے مقابلہ کے لیے ہر وقت اور ہر حال تیار رہے دِل مضبوط رکھے ورنہ چوہے تک سے خائف (ڈرنے والا) ہو جائے گا۔

فائدہ ـــــــ کوئی کسی کی عورت کو دیکھے گا تو اس کی عورت کو بھی کوئی ضرور دیکھے گا۔ اپنے گھر کی حفاظت اسی میں ہے کہ تو کسی کے گھر کو مت دیکھ ورنہ یہ "دیوثی" کا سبب ہو گا اور پھر تیرے گھر میں لوگ آئیں گے اور تو کچھ نہ کر سکے گا۔

زانکہ مثلِ آں جزائے آں شود
چوں جزائے سیئہ مثلش بود

(ترجمہ) یعنی جیسی برائی کرے گا اس کا بدلہ ایسا ہی ملے گا۔ قرآن میں ہے جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا (شوریٰ آیت ۴۰) یعنی برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے۔

فائدہ ـــــــ پہلوان حقیقت میں پہلوان ثابت نہیں ہوا کیونکہ وہ نفس اور اس کی خواہش سے مغلوب ہو گیا، حقیقت میں پہلوان بادشاہ نکلا کہ غصّہ

Marfat.com

کے وقت نفس اور اس کی خواہش سے مغلوب نہ ہوا. لہٰذا حقیقت میں پہلوان وہی ہے جو نفس اور اس کی خواہش کو پچھاڑ دے ؎

سر زِ ہوا تافتن از سروریست
ترکِ ہوا قوّتِ پیغمبری ست

(ترجمہ) یعنی ہوا و ہوس سے سر پھیر لینا سرداری ہے اور اس کا چھوڑ دینا قوّتِ پیغمبری ہے ۔

حکایت (۱۶۴)

سلطان محمود اور قیمتی گوہر

ایک روز سلطان محمود دربار میں آیا اور اپنے ساتھ ایک قیمتی گوہر بھی لایا، سب سے پہلے وہ گوہر نایاب ایک وزیر کے ہاتھوں میں دیا اور اس سے کہا کہ یہ کیا ہے ۔ اس نے کہا کہ یہ بیش بہا موتی ہے، کہا اس کو توڑ ڈالو. وزیر نے کہا کہ ہم کیا دولت مآب کے خیر خواہ ہیں۔ یہ ہم کیسے کر سکتے ہیں اسی طرح یکے بعد دیگرے تمام اراکین دولت سے کہا سب نے انکار کر دیا اور خلعتیں پائیں. جب نوبت ایاز کی آئی تو اس نے اس قیمتی موتی کو فوراً توڑ دیا. ایک شور و غل مچ گیا. لیکن ایاز نے کہا کہ ایک موتی کا توڑنا میرے نزدیک بادشاہ کے حکم توڑنے سے آسان ہے، بادشاہ کا حکم زیادہ قیمتی ہے یا یہ گوہر؟ ایاز نے کہا۔ ؎

امرِ سلطان بہ بُود پیشِ شُما
یا کہ ایں نیکو گہر بہرِ خُدا

(ترجمہ) خدا کے واسطے یہ بتاؤ تمہارے نزدیک بادشاہ کا حکم زیادہ قیمتی ہے یا یہ مُہرہ موتی زیادہ بہتر ہے؟ ۔ ؎

Marfat.com

گفت ایاز اے مہترانِ نامور
امرِ شہ بہتر بقیمت یا گہر

(ترجمہ) ایاز نے کہا کہ اے نامور امیرو! بادشاہ کا حکم زیادہ بہتر ہے یا یہ موتی۔

من زشہ بر می نگر دانم بصر
من چو مشرک روئے نارم در حجر

(ترجمہ) میں بادشاہ سے نظر نہیں پھیرتا، میں مشرک کی طرح ایک پتھر کی طرف رُخ نہیں کرتا۔

پھر سب نے شرمندگی سے اپنے سر نیچے کر لیے اور بادشاہ نے کہا کہ سب گردن زدنی ہیں جنہوں نے ایک پتھر کی خاطر میرے حکم کو توڑ دیا۔ مگر ایاز فوراً قدموں میں گر پڑا اور بادشاہ سے طالبِ عفو ہوا (معافی کا طلبگار ہوا) چنانچہ بادشاہ نے سب کو معاف کر دیا۔

فائدہ ——— یہی حال اہلِ دنیا کا ہے کہ دنیا کی رنگینی پر مائل ہو کر خدا اور اس کے رسول کے حکم کو توڑ رہے ہیں، خوب اس کی نافرمانی کر رہے ہیں، یہ سب گردن زدنی ہیں اور غضبِ خدا کے مستحق ہیں، شاید کسی بندہ خدا کی سفارش سے ان پر مہر اور عنایت ہو جائے۔

فائدہ ——— جس طرح تمام اراکینِ دولت نے انکار کر کے خوب خلعتیں پائیں اسی طرح اہلِ دنیا حکم خدا اور رسول کو توڑ کر دنیا سے خوب دادِ تحسین کی خلعتیں اور خطاب پاتے ہیں مگر ہیں یہ سب چیزیں غضبِ حق کے ساتھ۔

لہٰذا یہاں سے عوام کا یہ اعتراض دور ہو گیا کہ گناہ کرنے والے اور خدا کے حکم کو توڑنے والے خوب دنیا پاتے ہیں اور خوب عیش و عشرت سے رہتے ہیں۔ لیکن افسوس غضبِ حق کے ساتھ کتنی بھی دولت ہو کسی کام کی نہیں۔

Marfat.com

حکایت (۱۶۵)

فصیلِ شہر پر مُرغ

ایک سائل نے بَر سرِ مجلس ایک واعظ سے پُوچھا اور ساتھ ساتھ مُقیّد بھی کر دیا کہ اسی مجلس میں میرے سوال کا جواب دینا۔ سوال یہ ہے کہ ایک مرغ فصیل شہر پر کھڑا ہے تو اس کا سر اچھا ہے یا اس کی دُم، اس نے جواب دیا کہ اگر مُنہ شہر کی طرف ہے اور دُم گاؤں کی جانب ہے تو منہ بہتر ہے، اور اگر شہر کی طرف دُم اور گاؤں کی طرف منہ ہے تو دُم بہتر ہے۔ غرض وہ منہ جو شہر سے پھرا ہوا ہو کسی کام کا نہیں۔ ؎

گفت اگر رویش بشہر و دُم بدہ
روئے او از دُم او مے داں کہ بہ

(ترجمہ) اس نے کہا کہ اگر اس کا منہ شہر کی طرف اور دُم گاؤں کی طرف ہے تو اس کے مُنہ کو اس کی دُم سے اچھا سمجھ ؎

در سوئے شہر ست دُم رویش بدہ
خاکِ آں دُم باش واز رویش بجہ

(ترجمہ) اور اگر دُم شہر کی طرف اور منہ گاؤں کی طرف ہے تو اس کی دُم کی خاک بنجاؤ اور اس کے منہ سے بھاگو۔

فائدہ ــــــ اس حکایت میں مُنہ سے مراد اعلیٰ چیز اور دُم سے مُراد ادنیٰ چیز ہے۔ اور شہر سے مراد اللہ تعالےٰ کی ذات ہے کیونکہ شہر میں تمام حاجتیں پوری ہوتی ہیں تو اللہ تعالےٰ سے بھی تمام حاجات پوری ہوتی ہیں مطلب یہ ہوا کہ مرتبہ میں خواہ کوئی اعلیٰ ہو یا ادنیٰ جس کا رُخ اللہ تعالیٰ کی طرف ہوگا وہی بہتر ہے۔ کتنا بھی کوئی عالی مرتبہ انسان ہو اگر اس کا رُخ

Marfat.com

اللہ تعالےٰ کی طرف نہیں تو اس میں کوئی بہتری نہیں، بلکہ اس کا رُخ تباہی اور ویرانی کی طرف ہے، لہذا ہر کام میں حصول رضائے الٰہی پیش نظر رکھو نہ کہ حصولِ اغراض ذاتیہ یعنی مقصد ذاتی مفادات کا حاصل کرنا نہ ہو۔

دیکھو باز کیسا عظیم جانور ہے لیکن اگر شکار میں اس کا رُخ مردہ چوہے کی طرف ہو اس کی کوئی عظمت باقی نہیں رہتی۔ لہذا اگر تم دنیا میں بھی منہمک ہو تو اس میں بھی تمہارا رُخ اللہ اور اللہ کے رسول کے احکام کیطرف ہونا چاہیئے ورنہ "محض دنیا" بغیر اللہ اور رسول کے تعلق کے "مردار" ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو مثل مردار فرمایا۔ لہذا اگر صرف اس کی طرف رُخ ہے تو اللہ کے نزدیک تمہاری کوئی قدر و قیمت نہیں۔

اللہ تعالےٰ کے یہاں اس کی قدر و قیمت جو اِنِّی وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ[۱] (الانعام آیت ۷۹) کہہ کر اللہ کی طرف متوجہ ہو گیا اور اپنا رُخ اللہ کی طرف کر لیا۔ بہر حال انسان کی قدر و قیمت اسکی ہمت اور توجہ پر ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ تمہارا رُخ محبوب کی طرف ہے یا ماسوٰی کیطرف، تمہاری ہمت صرف دنیا طلبی میں ہے یا طلبِ رضائے مولیٰ میں ہے۔

عارفِ رومی فرماتے ہیں ؎

مرغ را

پرّ مردم

یعنی پرندہ اپنے پر کے ساتھ آشیانہ تک اڑتا ہے، اے لوگو آدمیوں کا پر اُن کی ہمت ہے ؎

---

[۱] سب سے یکسو ہو کر میں نے اپنے منہ کو اسی کی طرف متوجہ کیا۔ جس نے زمین اور آسمان بنائے۔

Marfat.com

بازاگر باشد سفید و بے نظیر
چونکہ صیدش موش باشد شد حقیر

یعنی باز اگرچہ سفید اور بے نظیر ہی ہو لیکن جب اس کا شکار چوہا ہو تو وہ ناچیز اور حقیر ہو جاتا ہے ۔

ور بود چغدے و میل او بشاہ
او سد باز است منگر در کلاہ

اگرچہ وہ اُلّو ہے لیکن اس کا میلان بادشاہ کی طرف ہو تو وہ باز کا بھی سردار ہے ۔

حکایت (۱۶۶)

مرد عروسی لباس میں

ایک ہندو غلام کو اس کے آقا نے بڑے ناز کے ساتھ پالا۔ آقا کے یہاں ایک لڑکی تھی اس کی شادی کا جب وقت آیا تو اس آقا نے صرف دین کو مال و حسن پر ترجیح دیکر ایک مسکین اور صالح آدمی کو اپنا داماد بنانا پسند کیا، نسبت ہوگئی، جب منگنی کی انگوٹھی آئی تو یہ غلام بیمار پڑگیا، لڑکی کی ماں نے جب دریافت حال کیا تو یہ راز کھلا کہ اس لڑکی سے عشق ہے۔ اس غلام نے لڑکی کی ماں سے کہا کہ مجھے یہ امید نہ تھی کہ تم اس کو کسی غیر کے سپرد کردو گی۔ اس عورت نے بڑے صبر و تحمل سے کام لیا اور غصہ پہ قابو پاکر کہا اور تمام ماجرا اپنے شوہر سے بیان کیا۔ شوہر نے کہا کہ اس کا علاج یہ ہے کہ اس سے کہدو کہ تیری شادی اسی کے ساتھ کریں گے۔ بس کیا تھا یہ سنتے ہی مارے خوشی کے فربہ ہوگیا، شادی کی تاریخ مقرر ہوگئی، انتظامات ہوتے اور آخرکار ایک روز شادی بھی ہوگئی، پہلی رات خلوت میں ایک بہت

Marfat.com

قوی مرد کو عروسی لباس پہنا کر اس کے پاس بھیج دیا اور شمع بجھا دی۔ اس مرد قوی نے اندھیرے میں اس غلام کی وہ خبر لی کہ اس کو مزا آگیا، یہ کمزور اور وہ قوی آخر خوب مرمت ہوئی، بہت چیخا چلایا مگر نقاروں اور باجوں کی آواز میں اس کی چیخ و پکار باہر ہی نہ پہنچ سکی۔ صبح حسبِ دستور جب اس کو زنان خانہ میں ناشتہ کے لیے طلب کیا گیا تو وہاں لڑکی کو بھی اپنی ماں کے پاس بیٹھا ہوا دیکھا، لڑکی کو نفرت اور غصہ کی نگاہ سے دیکھ کر کہا کہ اے کمبخت تجھ پر تین طلاقیں، تجھ سے خدا کسی کا اتصال نہ کراتے، اور کسی کو تیرے گلگونہ پر مغرور اور تیرے سنگھار پر فریفتہ نہ کرے، خدا تجھ سے بچائے۔ تیرا ظاہر ایسا اور تیرا باطن کیسا ہے۔

فائدہ ــــــ یہی حال آجکل کے فیشن، تکلفات تعلیم اولاد، دوست اور دنیا کا ہے کہ ظاہر خوش لیکن جب اُن سے معاملہ کر کے ان کا امتحان لوگے تو وہ سخت تکلیف وہ ثابت ہوں گے ؎

ہم چناں جملہ نعیم ایں جہاں
بس خوش ست از دور پیش از امتحاں
الحذر اے ناقصاں زاں گل رُخی
کہ بگاہ صحبت آمد دوزخی

(ترجمہ) اسی طرح اس دنیا کی تمام نعمتیں امتحان سے پہلے دور سے بہت اچھی ہیں۔ اے ناقصو! اس گل رُخ سے بچو جو صحبت کے وقت دوزخ ثابت ہوتی ہے۔

اسی طرح خونی قاتل، بدمعاش، دغاباز اور سارق (چور) وغیرہ کو جب قطع ید (ہاتھ کاٹنا) وغیرہ کی تکلیف ہوتی ہے تو وہ ان اعمال و افعال سے نفرت کرنے لگتے ہیں اور ان کا مزا سب بھول جاتے ہیں۔

یہی حال لذائذ دنیا کا ہے کہ اب ان میں مزا ہے لیکن آخرت میں قیامت

Marfat.com

قیامت میں جب سخت درد پہنچے گا تو اس سے نفرت کرنے لگیں گے۔ اسی طرف قرآن میں ارشاد ہے یَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْآخِرَةِ غَافِلُوْنَ[1] (الروم آیت)

نام میری و وزیری و شہی
نیست الا درد مرگ و جاندہی

(ترجمہ) نام سرداری، وزارت اور شاہی کا ہے اس میں موت، درد اور جان دینا پوشیدہ ہے۔

فائدہ ــــــ شادی کرے تو اہلِ دین سے کرے، مال اور حسن تو دین کے تابع ہیں، مقصود دین ہے۔ تبعاً مال آجاتے تو اچھا ہے ورنہ ضروری تو صرف زہد اور تقویٰ ہے کہ روئے زمین پر یہ بے زر خزانہ ہے ــــ

گفت آنہا تابع زہد اند دیں
بے زر او گنجے ست بر روئے زمیں

(ترجمہ) اس نے کہا وہ چیزیں زہد اور دین کے تابع ہیں، روئے زمین پر وہ سونے کے بغیر ہی خزانہ ہے۔

حکایت (۱۶۷)

چور کا آگ بجھانا

ایک پارسا کے گھر میں رات کو چور آگیا، اس کی کھانسی کی جب آواز سنی تو انہوں نے آگ جلانے کے لیے چقماق ہاتھ میں لے لی۔ تاکہ شمع روشن کریں، چور پاس آبیٹھا اور جیسے ہی شمع ہوتی فوراً شمع پر انگلی

---

[1] دنیا کی زندگی کی ظاہر باتیں جانتے ہیں اور وہ آخرت سے غافل ہیں۔

Marfat.com

رکھ کر بجھا دیا ۔ صاحبِ خانہ سمجھے کہ شاید خود بجھ گئی کیونکہ بجھانے والا نظر نہیں آرہا تھا ۔

فائدہ ـــــــ اسی طرح بعض دفعہ دل میں نیک ارادہ اور نیک خیال کی چمک پیدا ہوتی ہے مثلاً یہ کہ کسی بزرگ سے ملیں، نماز پڑھیں، رشوت چھوڑ دیں، وغیرہ وغیرہ، مگر یارِ بد اس کو بجھا دیتا ہے اور وہ نورانی خیال جاتا رہتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ نورانی خیالات بودے اور کمزور ہوجاتے ہیں ۔ نیکی کا خیال اتنا قوی ہونا چاہیے کہ کوئی اس کو بجھا نہ سکے ۔ لہٰذا دل میں ایمانی نور اس قدر قوی کرو کہ الحاد اور بے دینی کی کوئی آندھی اس کو بجھا نہ سکے ۔ صحابہ کرام کی سیرت اپنے سامنے رکھو، اور یاد رکھو کہ گناہ کی تاریکی میں دشمن نظر بھی نہیں آتا، وہ خود تمہارے اندر شیطان ہے جو نورانی خیالات کو قائم ہی نہیں ہونے دیتا ۔ ؎

ایں چنیں آتش کُشے اندر دلش
دیدۂ کافر نہ بنید از عمش

(ترجمہ) اسی طرح اپنے دل کے اندر آگ بجھانے والے کو کافر کی آنکھ اندھے پن سے نہیں دیکھتی ہے ۔

لہٰذا غافل مت رہو، چراغِ دل جلانے کی کوشش میں کامیاب ہوئے بغیر چین سے نہ بیٹھو، نورانی ارادے اور خیال کو دل میں بار بار قائم کرو یہاں تک کہ دِل روشن ہوجاتے ۔

حکایت (۱۶۸)

ایک ایاز تیس امیروں کے برابر

امیروں نے ازراہ حسد بادشاہ پر طعنہ کیا کہ "ایاز" میں ایسی کون سی تیس

Marfat.com

امیروں کی عقل ہے جو بادشاہ اس کو تیس امیروں کے برابر وظیفہ دیتا ہے "بادشاہ" کے پاس جب یہ خبر پہنچی تو بادشاہ ان امیروں کو ایک جنگل اور صحرا میں لے گیا، دور سے ایک قافلہ آتا ہوا نظر آیا، تو بادشاہ نے ان میں سے ایک کو بھیجا کر جاؤ دریافت کرو کہ یہ قافلہ کہاں سے آ رہا ہے، وہ امیر گیا اور پوچھ کر جواب دیا کہ فلاں مقام سے آ رہا ہے، سلطان نے پوچھا کہاں جا رہا ہے تو جواب میں خاموش ہو گیا۔ تو پھر بادشاہ نے دوسرا امیر بھیجا تو معلوم ہوا کہ فلاں مقام کی طرف جا رہا ہے، سلطان نے پوچھا کہ کیا سامان لے جا رہا ہے تو یہ حضرت بھی خاموش ہو گئے اب بادشاہ نے تیسرا امیر بھیجا تو وہ جواب لایا کہ کچھ پیالے رے کے بنے ہوتے لے کر جا رہے ہیں، بادشاہ نے پوچھا کہ یہ لوگ کب چلے تھے تو یہ امیر بھی خاموش ہو گیا، اس کے جواب کے لیے پھر چوتھا امیر بھیجا، غرضیکہ تیس جواب تیس آدمیوں نے پورے کیے سلطان نے کہا کہ ایاز کو بلاؤ، قافلہ کے پاس ایاز کو بھیجا وہ واپس آیا تو بغیر کہے ایک ہی دفعہ میں سب کے جواب لے کر آ گیا جس بات کو پوچھا اسی کا جواب دیا، تو پھر بادشاہ نے کہا کہ دیکھو جو تیس امیروں سے کام پورا ہوا وہ اکیلے ایاز نے کر دیا، تو امیروں نے جواب دیا کہ یہ تو قسمت کی بات ہے اس کا سعی اور کوشش سے کیا تعلق؟ سلطان نے کہا کہ یہ بھی تمہاری غلطی ہے اس لیے کہ تقصیر د کوتاہی ہمیشہ سعی میں کمی کرنے سے ہوتی ہے ورنہ حضرت آدم کیوں یہ فرماتے کہ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا الآیۃ ؎

ورنہ آدم کے بگفتے باخدا
رَبَّنَا اِنَّا ظَلَمْنَا نَفْسَنَا

(ترجمہ) ورنہ حضرت آدم علیہ السلام خدا سے کب کہتے ؟ اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنے نفس پر ظلم کیا۔

فائدہ ـــــ انسان حقیقتِ امر کو مشکل سے سمجھتا ہے اور نادانی سے

Marfat.com

اعتراض کر بیٹھتا ہے، کوئی محنت کرنے والا محنت کر کے سمجھاتے تو معلوم ہو کہ یہ اپنا ہی قصور تھا دوسرے کا نہیں۔

اسی طرح اگر تمہیں کوئی نقصان پہنچے تو اس کو اپنی طرف سے دیکھو کیونکہ یہ قانون ہے "جیسا کرو گے ویسا بھرو گے" خدا پر اعتراض کرنا چھوڑ دو کہ اس کا علم بڑا وسیع ہے۔

حکایت (۱۶۹)

ایک شکاری اور ایک پرندہ کی گفتگو

ایک صَیَّاد جال بچھاتے ہوتے اور دانہ ڈالے ہوتے بیٹھا تھا، اور جزو کو گھاس اور پتوں میں لپیٹ رکھا تھا اور سر پر لالہ و گل کی ٹوپی اوڑھ رکھی تھی ایک پرندہ اس طرف آیا اور اس سے پوچھا کہ اے سبز پوش تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا کہ ایک مرد زاہد ہوں، پرندے نے کہا تجھے یہ زیبا نہیں اس لیے کہ اسلام میں رہبانیت نہیں کیونکہ اس طرح انسان جمعہ جماعات، تکالیف خلق پر صبر وغیرہ کے فضائل کے اکتساب سے محروم ہو جاتا ہے، زاہد نے جواب دیا کہ بُری صحبتوں سے بہتر تنہائی ہے۔ پرندے نے کہا کہ پھر بھی مخلوق ہی میں رہنا بہتر ہے تاکہ جہاد باللسان اور جہاد بالسنان (زبان اور نیزے سے جہاد) کا ثواب مل سکے۔

اسی گفت و شنید میں پرندے کی نظر گندم کے دانوں کی طرف چلی گئی، نفس مچل گیا، اور اس نے صیاد سے کہا کہ یہ گیہوں کس کی ملک ہے اس نے کہا کہ ایک یتیم کی ملک ہے، پرندے نے کہا کہ میں مضطر ہوں مجھے یہ حرام بھی حلال ہے۔ آخر اس پر گرا اور فوراً جال میں پھنس گیا، پھر کہنے لگا کہ یہ مجھے زاہدوں کے افسون سننے کی سزا ملی ہے۔ زاہد نے کہا نہیں بلکہ یہ سزا ہے

Marfat.com

مال یتیم کھانے کی۔

فائدہ ——— پرندے نے صیاد پر الزام لگایا حالانکہ دانہ کی حرص کی وجہ سے پھنسا، اسی طرح بعض خوئے بد رکھنے والے الزام دوسروں پر رکھتے ہیں اور قصور خود کرتے ہیں، تمام الزام مولویوں کے سر رکھتے ہیں اور خود کو بے قصور کہتے ہیں ایک وہ لوگ تھے جو خود کو قصوروار سمجھتے تھے اور سب کو بے قصور۔

فائدہ ——— جو دام میں پھنستا ہے وہ گناہ کی شامت سے پھنستا ہے، خواہ ناصح ہی ہو۔ جو بھی گناہ کرے گا وہ ہی ماخوذ ہوگا۔ قرآن میں ارشاد ہے

فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْبِهٖ[1] (العنکبوت آیت ۴۰)

حکایت (۱۷۰)

ایک دنبہ چور

ایک شخص اپنے دنبے کو پیچھے پیچھے کھینچے لیے جارہا تھا کہ چور نے رسہ کاٹا اور دنبہ کو لے کر چل دیا جب اس کو معلوم ہوا تو وہ اس چور کے پیچھے دوڑا اور اس چور کو ایک کنوئیں کے کنارے روتا دیکھا، سبب دریافت کیا تو اس نے کہا کہ کنوئیں میں میری روپوں کی تھیلی گر گئی ہے اگر تو نکال دے تو خمس (پانچواں حصہ) اسی سے تجھ کو دے دوں گا، اسمیں کُل پانچ سو روپے ہیں نکالنے پر پورے ایک سو روپے تیرے۔ وہ خوشی سے کپڑے اتار کر کنوئیں میں اترا ادھر چور اس کے کپڑے اپنے قبضے میں کر کے چمپت ہوا (جلدی جلدی بھاگ گیا)

فائدہ ——— اسی طرح شیطان انسی اور جنی ہوتے ہیں جو نئے نئے

---

[1] : پھر ہم نے ہر ایک کو اس کے گناہ پر پکڑا۔

Marfat.com

رنگ اور ڈھنگ سے گمراہ کرتے ہیں کبھی دنیا کے پردے میں خیر خواہی دکھلاتے ہیں اور لذت و لالچ دیتے ہیں، کبھی دین کے پیرایہ میں ناصح بنتے ہیں، کبھی جوتے میں ڈال دیتے ہیں، کبھی سینما کے فوائد دکھلاتے ہیں تاکہ یہ حرص زر میں لباسِ تقویٰ اتار کر (جس کے لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ[1]) کنوئیں میں گر پڑے۔

جامہا بر کند و اندر چاہ رفت
جامہا را ہم ببرد آں وزد تفت

(ترجمہ) کپڑے اتارے اور کنوئیں میں اتر گیا، وہ چور فوراً کپڑوں کو بھی لے گیا۔

حکایت (۱۷۱)

چوری کے بعد قافلہ کے پاسبان کی نالہ و فریاد

ایک قافلہ کا پاسبان سو گیا، چور آیا اور تمام مال و اسباب لے کر فرار ہو گیا، دن ہوا تو لوگ مطلع ہوتے اور پاسبان سے پوچھا کہ یہ سب سامان کہاں گیا؟ کہنے لگا کہ چور لے گئے، سب نے کہا کہ تو کس کام کے لیے تھا، اس نے جواب دیا کہ میں کیا کرتا اکیلا تھا وہ بہت تھے۔ لوگوں نے کہا کہ تُو نے اس وقت شور کیوں نہیں مچایا۔ کہنے لگا کہ چاقو چھری دکھا کر مجھے چپ کرا دیا مارے خوف کے میرا دم بند ہو گیا، اب جب کہ کوئی مانع نہ رہا اور دن اچھی طرح نکل آیا تو اب آپ سب لوگوں کو چور کے آنے کی اطلاع دے رہا ہوں نقارہ بجا رہا ہوں ہائے ہائے کر رہا ہوں اور چیخ و پکار کر رہا ہوں۔

---

[1]: اور پرہیزگاری کا لباس وہ سب سے بھلا ہے۔ (الاعراف آیت ۲۶)

Marfat.com

فائدہ ـــــ جس طرح نالۂ بے وقت بے سُود تھا اسی طرح ہر چیز بیوقت بے سُود رہتی ہے، سرکشی چھوڑنے اور بندگی اختیار کرنے کا یہی جوانی کا زمانہ ہے نا توبہ کے لیے بھی یہی وقت نافع ہے، جوان عابد ہی کو قیامت کے دن عرش کا سایہ ملے گا، بڑھاپے میں اپنی توبہ کا نقارہ بھی پیٹو گے تو کیا فائدہ؟

اسی طرح نفع رسانی، کظمِ غیظ (غصہ کو پی جانا)، صبر و توکل، رضا و تسلیم وقت پر نافع ہیں۔ بے وقت یہ سب اُمور بے سود ہیں، افسوس مسلمان موقع شناس نہ رہے۔ بے محل کام کے عادی ہو گئے۔ اوّل تو نماز ہی نہیں پڑھتے اور پڑھی بھی تو وقت گزار کر قضا کر کے پڑھی، اسی طرح بہت سے لوگ بے وقت ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور رات کو اگر چور آ جائے تو کوئی مدد کے لیے نہیں نکلتا، جنازہ محلہ میں رکھا ہوا ہے اس میں شریک بھی نہیں ہوں گے۔ اور جب دفن کر کے واپس آئیں گے تو پھر ان سے ہمدردی کا اظہار کرنے لگیں گے۔

فائدہ ـــــ بڑھاپے میں بے وقت پشیمانی بے نمک (بے مزا) ہے۔ مگر غفلت اس سے بھی زیادہ بے مزا ہے۔ لہٰذا توبہ کو نہ چھوڑوں جب بھی توفیق ملے اپنے گناہوں سے صدقِ دِل کے ساتھ توبہ کرو۔ ؎

گرچہ باشد بے نمک اکنوں حنیں
ہست غفلت بے نمک تر زاں یقیں

(ترجمہ) اگرچہ اب (یعنی بڑھاپے میں) توبہ وغیرہ بے مزا ہے لیکن توبہ سے غفلت برتنا یقیناً اس سے بھی زیادہ بے مزا ہے۔ ؎

قادری بے گاہ چہ بود یا بگاہ
از تو چیزے فوت کے شد لے الٰہ

اے خدا تو ہر چیز پر قادر ہے تیرے سامنے بے وقت اور بروقت

Marfat.com

کیا؛ تیرے قبضہ سے کوئی چیز کب نکلتی ہے ؎

گفت لَاتَاْسَوْا عَلٰی مَا فَاتَکُمْ

کے شود از خدا تش مطلوب گم

یعنی اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ جو چیز تم سے فوت ہو جاتے اس پر افسوس نہ کرو، کوئی مطلوب اس کی قدرت سے کب گم ہو سکتا ہے۔

حکایت (۱۷۲)

معشوق کے انتظار میں عاشق کی نیند

برسوں سے ایک عاشق اپنے محبوب کے وصل کی فکر میں تھا، آخر "جوئندہ پابندہ" کے مصداق ایک دن محبوب نے کہا کہ آج رات فلاں حجرہ میں آنا وہاں میں تم سے ملوں گا، میں نے تمہارے لیے لوبیا پکایا ہے میں آدھی رات، کو خود لے کر آؤں گا انتظار کرنا، یہ حضرت انتظار میں تھے کہ آنکھ لگ گئی سو گئے، محبوب وقت مقررہ پر آیا اور اس کو سوتا دیکھا تو جانے لگا اور جاتے جاتے بطورِ نشانی اسکی آستین کاٹ دی اور اس کی جیب میں اخروٹ بھر کر چلا گیا، عاشق جب اٹھا تو اس نے بہت افسوس کیا اور کہا کہ ہمارا محبوب باوفا اور سچا ہے جو کچھ نقصان پہنچ رہا ہے وہ ہماری ہی طرف سے ہے۔

فائدہ ـــــ لوگ کہتے ہیں کہ ہندوستان کے ہنگامہ میں بزرگوں نے کیوں نہ مدد کی، میں کہتا ہوں کہ یہ بات تو خود اللہ تعالےٰ ہی کی جناب تک پہنچتی ہے کہ اللہ ہی نے کیوں نہ مدد کی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ تم بھی تو مدد کے اہل بنو۔ بندوق دینے والے کے پاس بندوق تو ہے لیکن لینے والا بچہ ہے یا سو رہا ہے۔ بیدار نہیں ہوتا تو کیا خاک چلائے گا۔

اسی طرح اقتدار، عزت، ملک، سلطنت اور زمین کی وراثت یہ سب

Marfat.com

کچھ تیار ہے اس کے وعدے سب سچے ہیں یہ سب ہماری ہی خرابی ہے کہ ہم غفلت کی نیند سو رہے ہیں۔ قرآن کریم میں ہے وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ؎ (آل عمران آیت ۱۳۹) اگر ہم صحیح معنوں میں ایمان والے ہو جائیں تو اللہ کا وعدہ سچا ہوتا ہے کہ وہ بھی سچا ہے اس کی رحمت آتی ہے مگر ہم خواب غفلت میں سو رہے ہیں ؎

بعد نصف اللیل آمد یارِ اُو
صادق الوعدانہ آں دلدارِ اُو
گفت شاہِ ماہمہ صدق و وفاست
آنچہ بر ما می رسد ہم زماست

(ترجمہ) اس کا دوست آدھی رات کے بعد آیا، وہ اس کا معشوق، سچے وعدے والوں کی طرح بولا، ہمارا شاہ مجسّم سچائی اور وفا ہے، جو کچھ ہم پر نازل ہوتا ہے وہ ہماری طرف سے ہے۔

فائدہ ——— محبوب نے اس کو اخروٹ دیکر یہ بتا دیا کہ یہ بچوں کے کھیل کی چیز ہے اور تم اسی کے لائق ہو، ہم کلام اور ہم جلیس ہونے کے تم لائق نہیں۔

فائدہ ——— جو سویا اس نے کھویا، یہاں بھی اس نے محبوب کی صحبت کو کھویا اگر سچی محبت ہوتی تو نیند حرام ہو جاتی۔ اسی لیے عشاق کے بارے قرآن کا ارشاد ہے کہ کَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ اللَّیْلِ مَا یَھْجَعُوْنَ ؎ (الذاریات آیۃ ۱۷) جو عشق میں سچا ہوگا وہ کب سوئے گا جیسے کہ پیاسے کو پانی کی آواز آئے، تو وہ کب سو سکتا ہے، سچا عشق و ایمان پیدا کرو اور پھر اس کے وعدوں کو دیکھو۔ ؎

؎ :- اور تمہیں سربلند ہو گے اگر تم سچے مومن ہو۔

خواب را بگذار امشب اے پدر
یک شبے در کوئے بے خواباں گذر

(ترجمہ) بابا! آج کی رات تو نیند کو چھوڑ دے، ایک رات تو بے خواب لوگوں کے کوچہ کی سیر کرلے۔ؔ ے

بنگر آں ہا را کہ مجنوں گشتہ اند
ہم چوں پروانہ بوصلش کشتہ اند

(ترجمہ) ان لوگوں کو دیکھو جو غلبۂ عشق سے مجنون ہو گئے ہیں اور اس کے وصل میں پروانہ کی طرح سے قتل ہو چکے ہیں۔

حضرت علی کو کری فرماتے ہیں کہ "بے اشک آدمی کچھ نہیں" یعنی بلا عشق آدمی کچھ نہیں۔ حضرت یحییٰ معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک ذرّہ محبّت طاعتِ ثقلین سے بہتر ہے۔ عارفِ رومی فرماتے ہیں ے

ہر چہ غیرِ شورش و دیوانگی ست
اندریں رہ دوری و بیگانگی ست

یعنی جو کچھ کہ شورش و دیوانگی کے سوا ہے اس راہ میں وہ سب دوری و بیگانگی ہے۔

حکایت (۱۷۳)

ایک مُطرِب کی ندانم کی تکرار

ایک ترک شرابی کا نشۂ شراب سحر کے وقت اترا، کچھ شراب کا خمار باقی تھا کہ دل میں مطرب (گوّیا) کی خواہش پیدا ہوئی کہ وہ گانا سنائے فرحت

لہ: وہ رات کے وقت کم سویا کرتے تھے۔

Marfat.com

ہو اور خمار کی گرانی دفع ہو، چنانچہ مطرب آیا اس نے نغمہ شروع کیا جس کا حاصل یہ تھا کہ مجھے معلوم نہیں تو چاند ہے یا بُت، مجھے معلوم نہیں تو کیا چاہتا ہے، مجھے معلوم نہیں کہ میں تیری کیا خدمت کروں۔ ؎

مے ندانم کہ تو ماہی یا وثن

مے ندانم کہ چہ می خواہی زمن

(ترجمہ) میں نہیں جانتا کہ تو چاند ہے یا بُت، میں نہیں جانتا کہ تو مجھ سے کیا چاہتا ہے۔

غرضیکہ ندانم، ندانم اس نے گانا شروع کیا اور اس کا پیچھا ہی نہ چھوڑا تو وہ تنگ آگیا اور گرز لے کر مطرب کیطرف دوڑا کہ ندانم، ندانم کی بے شمار تکرار نے اس قدر کوفت پہنچائی کہ اب تیرا سر کچلوں گا، یہاں فرحت کے لیے سامان کیا تھا تو نے الٹا پریشان کر دیا ——— یہ تو ایسا ہی ہے کہ کوئی شخص کہے کہ میں نہ بلخ کا ہوں، نہ ہرات کا ہوں، نہ بخارا کا ہوں، نہ مُوصِل کا ہوں، نہ شام کا ہوں، نہ چین کا ہوں، نہ عراق کا ہوں، آخر اس طول طویل کلام کا کیا فائدہ؟ جو اصل بات ہے وہ جلد کہہ دینی چاہیئے۔

مطرب نے کہا کہ اثبات کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ پہلے نفی کی جاتے۔ لہٰذا یہاں بھی یہ طریقہ نفی کو اختیار کیا گیا ہے، مقصود بالذات اس سے اثبات ہی ہے تاکہ یہ اَوْقَعَ فِی الذِّھن یعنی خوب ذہن نشین ہو جاتے۔ بغیر سیڑھی کے بام (چھت) تک نہیں پہنچ سکتا، لہٰذا وجود اغیار جو مانع ہے توجہ الی المحبوب سے پہلے اس کی نفی کر پھر اثبات کا مرتبہ ہے۔ پس یہ گرز اپنے ہی مار کہ پہلے تیرے ہی وجود کی نفی ہو جاتے جو مانع ہے فہم سے، اس تکبر خودی اور انانیت کو دور کر، تو نے اپنا ہی عکس میرے آئینہ میں دیکھ لیا۔ دراصل تجھے اپنے ہی قتال میں جوش آرہا ہے اس لیے کہ یہی قابلِ نفی ہے ؎

عکسِ خود در صورتِ مَن دیدہ
در قتالِ خویش بر جوشیدہ

(ترجمہ) تو نے اپنا عکس میرے آئینہ میں دیکھ لیا اور تو خود اپنے ساتھ لڑنے کے لیے جوش میں آرہا ہے۔ ؎

نفی ضدِ ہست باشد بے شکے
تا ضدِ ضد را بدانی اندکے

(ترجمہ) نفی بے شک "ہست" کی ضد ہے لیکن اس ضد کو میں نے اسلیے ذکر کیا تاکہ تو دوسری ضد کو معلوم کر سکے۔

فائدہ بعض نافہم دین اور اہلِ دین کو مٹانے کے درپے ہوتے ہیں یَقْتُلُوْنَ الْاَنْبِیَاءَ بِغَیْرِ حَقٍّ[1] (آلِ عمران آیۃ ۱۱۲) کے مصداق سنت میں قطع و برید کرنے والے، دین میں قلتِ معلومات کے باوجود اپنی رائے پر اعتماد اور اپنی ہی عقل کے فیصلہ کو صحیح سمجھنا دوسروں کی تحقیر، یہ خودی اور انانیت ہی مٹنے کی چیز ہے، آدمی تب بنتا ہے جب اپنے کو مٹائے اور کسی سے سیکھے۔

حکایت (۱۷۴)

عاشورہ کا ماتم اور شاعر کا سوال

اہلِ حلب عاشورے کے دن بابِ انطاکیہ پر جمع ہو کے رات تک ماتم کے شور و غل میں مصروف رہتے ہیں، ایک مسافر یہاں سے گزرا یہ شور سنا تو پوچھا کہ کیا یہاں کوئی مرگیا ہے جس کا ماتم ہو رہا ہے، مجھے بتاؤ تاکہ میں

---

[1] : انبیاء کو ناحق قتل کرتے ہیں۔

Marfat.com

اس کے غم میں مرثیہ کہوں، کیونکہ میں شاعر ہوں، شیعوں نے کہاکہ تو دیوانہ ہے عاشورہ کا دن ہے، یہ ماتم حسین ہے، شاعر نے کہاکہ کجا یہ زمانہ اور کجا وہ زمانہ، دنیا مطلع ہو چکی بہروں تک کے کان میں یہ خبر پہنچ چکی لیکن تم تک یہ خبر کیا آج پہنچی ہے جو تم اس وقت ماتم میں کپڑے چاک کئے ہوتے نظر آرہے ہو، تو اس وقت تک کہاں تھے؟ کیا سو رہے تھے؟ اے غافلو! تم اپنے اوپر ماتم کرو کہ یہ خواب گراں بدترین موت ہے —— پھر دوسری بات یہ کہ حسین کی موت، موت نہیں وہ شہید ہیں اور شہید زندہ ہوتا ہے اور زندہ کا کون ماتم کرتا ہے۔ یہ حقیقت سے جہل ہے اور افسوس کے قابل بات ہے۔ تیسری بات یہ کہ اس بادشاہ کی روح تو زنداں سے چھوٹی اور آزاد ہو گئی، اسیر تو ہم ہیں اس پر کیا ماتم کرنا، پھر اگر یہ طبعی درد والم ہوتا تو ہر وقت رہتا یہ تو تصنع ہے جو موجبِ قلق ہے ؎

روحِ سلطانے ززندانے بجست
جامہ چہ دریم و چہ خایم دست
چونکہ ایشاں خسروِ دیں بودہ اند
وقت شادی شد چو بشکستند بند

(ترجمہ) ایک شاہ کی روح قید خانہ سے چھوٹ گئی ہم کپڑے کیا پھاڑیں اور ہاتھ کیا چبائیں؟ چونکہ وہ دین کے شاہ ہوتے ہیں، جب انہوں نے بیڑی توڑ دی۔ خوشی کا وقت ہے۔

اکثر لوگ اپنی رونے کے قابل حالت پر ماتم نہیں کرتے اور نہیں روتے دوسروں پر ماتم کرنے کے عادی ہو گئے ہیں حالانکہ وہ حالت بھی ماتم کی نہیں ہوتی اسی طرح بعض گلہ شکوہ کرتے ہیں حالانکہ وہ حالت ایسے گلہ شکوہ کے قابل نہیں ہوتی۔

فائدہ —— ماتم کرنے والے کو صرف یہی جہان نظر آتا ہے اس لیے وہ

Marfat.com

ماتم کرتا ہے۔ اگر اس کے سامنے یوم آخرت ہو تو پھر ماتم نہ کرے۔ اگر آخرت کے خرمن نظر میں ہوں تو یہ دنیا حقیر ہو جاتے اور اس کے تلف ہونے اور چھوٹنے کا کوئی غم نہ رہے۔ دیکھو چیونٹی کی نظر میں صرف دانہ ہے اس لیے وہ حریص ہے ؎

تو ز خرمنہائے ما آں دیدۂ

کہ دراں دانہ بجاں پیچیدۂ

(ترجمہ) اے چیونٹی تو نے ہمارے خرمنوں میں سے یہی ایک دانہ دیکھا ہے اسی لیے اس دانہ میں دل و جان سے چمٹ رہی ہے۔

اسی لیے وہ متوکل علی اللہ جن کی نظر خزائن الٰہی پر ہے وہ کبھی حریص نہیں ہوتے بلکہ سیر چشم ہوتے ہیں۔

حکایت (۱۷۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا نابینا سے پردہ

ایک نابینا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے، جوں ہی وہ دروازہ میں داخل ہوتے حضرت عائشہ دوڑیں کہ ان سے پردہ کریں، آنحضرت نے برائے امتحان ان سے فرمایا کہ اے عائشہ ان کو نظر نہیں آتا پھر ان سے پردہ کیسا؟ انہوں نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ وہ نہیں دیکھتا ہے تو میں تو دیکھتی ہوں ؎

چوں درآمد آں ضریر از در شتاب

عائشہ بگریخت بہر احتجاب

کرد اشارت عائشہ با دستہا

او نمے بیند من ہمی بینم ورا

Marfat.com

زانکہ واقف بُود آں خاتون پاک
از غیوریٔ رسولِ رشک ناک

(ترجمہ) جب وہ نابینا دروازے سے آیا، جلد پردہ کرنے کے لیے عائشہ بھاگیں۔ عائشہ نے ہاتھوں سے اشارہ کیا وہ مجھے نہیں دیکھتا ہے، میں اس کو دیکھتی ہوں۔ کیونکہ وہ پاک بی بی غیور رسول کی غیوری سے واقف تھیں۔

فائدہ ـــــ ایک بے غیرت ایمانی کر اندھوں سے پردہ کیا جا رہا ہے ایک آج کل کی عورتیں ہیں کہ آرائش و زیبائش اور سنگھار کے ساتھ باہر نکلتی ہیں اور محاسن کو غیر محرموں کی نظر میں نمایاں کرتی ہیں۔ کیا امتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتیں غیرتِ رسول سے واقف نہیں جو بن ٹھن کر غیر مردوں کے سامنے آتی ہیں اور یہی نہیں بلکہ ایک دوست کی بیوی دوسرے دوست کے ساتھ بیٹھتی ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک وہ زمانہ آئے گا کہ سر ہلاتی اور لچکتی عورتیں چلیں گی۔ سنن میں حضرتِ ام سلمہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہما کا واقعہ بھی درج ہے کہ حضرت عبداللہ بن مکتوم جو نابینا تھے اذن لے کر جب حاضر ہوئے تو آپ نے اُمِ سلمہ اور حضرت میمونہ دونوں کو پردہ فرمانے کا حکم دیا اور فر کہ ان کی آنکھ نہیں تو تمہاری تو آنکھ ہے۔

بہر حال عورتوں کو چاہیئے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی غیرت سے ڈریں۔

حکایت (۱۷۶)

آدھی رات کے وقت سائل

ایک شخص نے آدھی رات کو ایک مکان کے آگے نقارہ بجایا، مالکِ

Marfat.com

گھر نے گمان کیا کر شاید یہ سائل ہے اس نے کہا کہ اے سائل! آدمی رات کو شور کرنا بے وقت ہے نہ کوئی سننے والا ہے اور نہ کوئی دینے والا، اس کے علاوہ مکان بھی خالی ہے، اس نے کہا کہ یہ بے وقتی تمہارے لیے ہے اور میرے لیے تو یہی وقت بیداری اور یہی وقت عطا ہے، رہا خالی گھر اور رو قتِ شب تو یہ اقرب الی الاخلاص (خلوص کے زیادہ قریب) و توجہ الی اللہ ہے، پھر دوسری بات یہ کہ جسکو ذرا برابر آگاہی ہے وہ یہ کب کہے گا کہ یہ مکان خالی ہے اور پھر جہاں سے مقصود ملے وہ خالی نہیں ہاں جہاں سے مقصود نہ ملے وہ خالی ہے اگرچہ ظاہراً پُر ہی کیوں نہ ہو

فائدہ ـــــ جو مکان روحانی فیوضات یا مخلوق کے منافع سے خالی ہیں، وہ کتنے ہی معمور ہوں سب خالی ہیں۔ اور اگر بظاہر خالی ہوں (مثلاً کسی بزرگ کا آستانہ یا چلہ کی جگہ) مگر وہاں سے فیض پہنچتا ہے تو وہ پُر ہے۔ عارفِ رومی فرماتے ہیں کہ ؎

ہیچ می گویند کاں خانہ تہی ست
ایں سخن کے گویدآں کش آگہی ست

(ترجمہ) کچھ کہتے ہیں کہ یہ گھر خالی ہے، مگر یہ وہ کب کہہ سکتا ہے جس کو آگاہی ہو گی۔

فائدہ ـــــ وقت کی قدر پہچاننے والے ہی وقت کی شناخت کر سکتے ہیں، غافل کو وقت کی شناخت اور قدر نہیں۔ رات تہجد گزاروں کے لیے ہی نزولِ تجلیات کا وقت ہے۔ اس کی انہیں کو ہو سکتی ہے۔

حکایت (۱۷۷)

حضرتِ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آزادی

حضرت بلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو ان کا مالک اسلام لانے کی بنا پر

Marfat.com

تکالیف پہنچا رہا تھا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ، کا وہاں سے گزر ہوا، آپ تکالیف پر مطلع ہوئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا کہ پھر خلاصی کی سبیل کیا ہے؟ عرض کیا کہ میں خرید کر آزاد کر دوں گا، ارشاد ہوا آدھے میں ہم بھی شریک ہیں اور آدھے کے تم ہماری طرف سے کفیل ہو جاؤ، حضرت ابو بکر صدیق اس کے مالک کے پاس پہنچے، اس کو فہمائش کی، اس نے کہا کہ اگر تم کو اتنا ہی رحم آتا ہے تو اس کو خرید لو، بغیر خرچ کیے تمہاری مشکل حل نہیں ہوگی۔ آپ نے فرمایا اس کے عوض میں کیا مانگتا ہے؟ میرے پاس ایک غلام ہے جو بہت حسین ہے مگر یہودی ہے، بدن کا گورا ہے مگر دل کا کالا ہے، اگر تو چاہے تو اس کو لے لے اور اس کے عوض میں مجھے یہ سیاہ بدن اور سفید دل والے غلام یعنی بلال کو دے دے۔ مولانا روم اسے یوں بیان فرماتے ہیں ؎

تن سفید و دِل سیاہ اُورا بگیر
در عوض دہ تن سیاہ و دل مُنیر

چنانچہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، نے اپنے اسی غلام کو طلب کیا، جب وہ زیبا صورت غلام سامنے آیا تو وہ کافر حیران رہ گیا اور اس کے لینے پر راضی ہو گیا، مگر اس پر ایک نصاب چاندی کا اور اضافہ کیا، آخر کار بیع کا معاملہ طے ہو گیا، جب بیع ہو گئی تو اس کافر نے ایک قہقہہ لگایا اور کہا کہ اے ابو بکر! یہ غلام تم نے بہت گراں لیا تمہیں بہت خسارہ ہو گیا، آپ نے فرمایا کہ خسارہ تو تجھے رہا کہ گوہر کو اخروٹ کے عوض میں دے دیا۔

اس کی تو یہ شان ہے کہ دونوں جہان بھی اس کالے غلام کی قیمت میں ہیچ ہیں، اس لیے کہ یہ "غلامِ محمد" ہے۔ تیرے ہاتھ سے بڑا گوہر بے بہا نکل گیا، میں نے روح کو دیکھا تو نے صرف بدن کے رنگ کو دیکھا

Marfat.com

کو بہ نزدِ من ہمی ارزد دو کون
من بجانش ناظرِ ستم تو بلون

(ترجمہ) کہ وہ میرے نزدیک دو جہان سے زیادہ قیمتی ہے تو اس کے ظاہری رنگ کو دیکھ رہا ہے اور میں اس کے دِل و جان کو دیکھ رہا ہوں۔

اس کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوتے جب بلالِ خستہ نے آنحضرت کا روئے مبارک دیکھا تو وہ بے ہوش ہو کر پڑے۔ دیر تک بے خود رہے، جب افاقہ ہوا اور آنحضرت کو اپنے سامنے دیکھا تو مارے خوشی کے آنسو بہانے لگے۔ آپ نے ان کو اپنے سینہ سے لگالیا، کوئی کیا جانے اس عطا کو جو ان کو اس وقت ملی ہو گی، کیسی خوشی ہوئی ہو گی جب آنحضرت نے ان سے باتیں فرمائیں ہونگی وہ نورانی باتیں کہ اگر رات پر واقع ہوں تو وہ دِن ہو جائے۔ پھر آپ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ہم نے تو کہا تھا کہ ہم کو بھی شریک کرنا۔ آپ نے عرض کیا کہ حضور شرکت کیسی، بلا شرکت غیرے صرف حضور ہی حضور مالک ہیں ابو بکر کے بھی اور بلال کے بھی ہم دونوں حضور کے در اور کوچہ کے غلام ہیں عارف رومؒ فرماتے ہیں ؎

گفت ما دو بندگانِ کوئے تو
کردمش آزاد من بروئے تو

(ترجمہ) انہوں نے عرض کیا کہ ہم دونوں آپ کے کُوچہ کے غلام ہیں میں نے آپ کے سامنے ان کو آزاد کر دیا۔ (یعنی شرکت میں آپ اور میں مالک ہوتے تو یہ مُوہم تھا مساوات کا۔ اس لیے عرض کیا کہ صرف آپ ہی آپ مالک ہیں) اور اگر خدمت کے لیے چاہیئے تو ابو بکر آپ کا غلام حاضر ہے جو کسی وقت بھی خدمت سے آزادی نہ چاہے گا۔ آپ کا وہ غلام ہوں کہ آپ کی غلامی نے دنیا بھر کی غلامی سے آزاد کر دیا ؎

Marfat.com

کہ مرا از بندگیت آزادی ست

بے تو بر من محنت و بیدادی ست

(ترجمہ) کہ میرے لیے آپ کی بندگی میں ہر قسم کی دوسروں کی غلامی سے آزادی ہے بغیر آپ کے مجھ پر تو محنت و بربادی ہے ۔

تو مرا می دار بندہ و یارِ غار

ہیچ آزادی نخواہم زینہار

یعنی تم مجھے اپنا غلام اور یارِ غار بنائے رکھو، اس کے بعد مجھے کسی آزادی کی ضرورت نہیں ۔

فائدہ ـــــــ بزرگوں کی خدمت کے لیے اپنے آپ کو غلام بنائے رکھے کہ یہ بڑی سعادت ہے اور اس غلامی کو آزادی سمجھے ۔

فائدہ ـــــــ دردمندوں اور مصیبت زدہ لوگوں کے ساتھ رحم کا برتاؤ کرے، لیکن ان کے ساتھ ہمدردی اور مہربانی صرف اللہ کے لیے ہو اس میں نفس کا نفع کوئی مضمر نہ ہو ۔

فائدہ ـــــــ ظاہر کو نہ دیکھے بلکہ اہلِ دل کے دل کو دیکھے ۔ اسی طرح آج کل کی ظاہری زیبائش اور سجاوٹ کو نہ دیکھے بلکہ غریب خستہ کے دلِ روشن کو دیکھے ۔

فائدہ ـــــــ اسی طرح ہم نے اسلامی طریقوں کو لیا اور غیر اسلامی طریقوں کو چھوڑ دیا، اگرچہ وہ اسلامی طریقے جدید طرز کے لوگوں کی نظروں میں ندامت کی تاریکی میں سیاہ نظر آتے ہیں اور جدید طریقے روشن نظر آتے ہیں ۔ مگر یاد رکھو کہ ان کا باطن جو جدید فیشن وغیرہ بظاہر روشن نظر آتے ہیں وہ باطن میں تاریک اور سیاہ ہیں اور جو ان کی نظر میں سیاہ ہیں وہ باطن میں روشن اور سفید ہیں ۔

Marfat.com

حکایت (۱۷۸)

دُم کی طرف چلنے والا گھوڑا

ایک امیر سے ایک شخص نے گھوڑا مانگا، کہا وہ گھوڑا لے جا، اس نے کہا کہ وہ گھوڑا تو دُم کی طرف چلتا ہے، امیر نے کہا جہاں جانا ہو تو اس کی دُم کو اس طرف کر دینا۔

فائدہ ــــــــ خواہشات کا دم چھلا انسان کے پیچھے لگا ہوا ہے، انسان اسی طرف چلتا ہے، جدھر اس کی خواہش ہوتی ہے، لہٰذا اگر تجھے خدا کی طرف چلنا ہے تو خواہش ہی کا رُخ اللہ کی طرف کر دے کہ تجھے خواہش ہو جائے اللہ کی طرف چلنے کی، یعنی خواہش ہی کو خدا تک اور منزلِ مقصود تک پہنچنے کا ذریعہ بنالے۔

حکایت (۱۷۹)

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی عیادت کیلئے حضور کی تشریف آوری

حضرت بلال ایک رئیس مسلمان کے سائیس (دربان) تھے، بیمار ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے، کسی نے امیر سے کہا کہ وہ آنحضرت تشریف لائے۔ وہ خوشی سے اس وہم میں دوڑا کہ شاید آنحضرت میرے پاس آتے ہیں، بس زمین چومی سلام کیا اور عرض کیا کہ آپ میرے گھر کو مشرف فرمائیں، لیکن آپ نے غصہ سے فرمایا کہ میں تیرے پاس نہیں آیا، میں بلال کو دیکھنے کے لیے آیا ہوں وہ کہاں ہے، عرض کیا، "طویلے" میں ہے۔

Marfat.com

آپ جب وہاں پہنچے تو بلال کو بوئے مصطفےٰ پہنچی وہ حیرت زدہ ہو گئے اب جو دیکھا تو سامنے دامنِ رسول نظر آیا، گھسٹتے ہوئے آئے اور قدم مبارک پر اپنا منہ رکھ دیا، آپ نے بلال کے سر و چشم کو بوسہ دیا اور فرمایا کہ کیا حال ہے؟ عرض کیا کہ جس کے پاس اچانک محبوب آجاتے اس کی خوشی کا کیا حال پوچھیے۔ سب رنج، راحت میں بدل گئے ہیں۔

فائدہ ــــــ اکثر لوگ نوکروں سے تحقیر کا برتاؤ کرتے ہیں، ابے تبے کر کے بولتے ہیں تذلیل گناہِ عظیم ہے "کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ" [۱] اسلام کی عزت نوکری سے یا کسی کے خادم بننے سے مغلوب نہیں ہو سکتی، آنحضرت کا نمونہ اپنے سامنے رکھو اور ہر مسلمان کو قابلِ عزت سمجھو خواہ وہ کسی لباس میں ہو، اور اس کا کوئی پیشہ ہو۔

دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال کے لیے کیسے عزت کے کلمات فرماتے۔

فائدہ ــــــ حضرت بلال کا کیا مرتبہ ہے کہ ان کی خاطر آنحضرت ان کے مالک پر عتاب فرما رہے ہیں کہ مجھے بلال کے متعلق کیوں نہیں بتایا کہ وہ بیمار ہے۔ چنانچہ مولانا روم فرماتے ہیں ؎

مصطفےٰ بہرِ بلالِ با شرف
رفت از بہرِ عیادت آں طرف

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس صاحبِ شرف بلال کی عیادت کے لیے ان کے پاس تشریف لے گئے۔ ؎

وحیش آمد رحم حق غم خوار شد
کہ فلاں مشتاقِ تو بیمار شد

---

[۱] ہر مسلمان پر مسلمان کا خون، مال اور اس کی عزت حرام ہے (مسلم شریف)

Marfat.com

(ترجمہ) حضور پر وحی آئی کہ خدا کا رحم حضرت بلال کا غم خوار تھا، وحی یہ تھی کہ تمہارا فلاں مشتاق بیمار ہے ۔ ؎

گفتش از بہرِ عتاب آں محترم
من براتے ویدن گو نامدم

(ترجمہ) آپ نے اس کے جواب میں بطورِ عتاب فرمایا کہ میں تمہاری ملاقات کے لیے نہیں آیا ۔ ؎

پس گفتش کاں ہلال عرش کو
ہمچو مہتاب از تواضع فرش کو

(ترجمہ) پھر فرمایا کہ "عرش کا ہلال" کہاں ہے جو چاند کی طرح بنا ہوا ہے ۔ ؎

پس پیمبر روئے بر رُویش نہاد
بر سر و بر چشم و رویش بوسہ داد

یعنی حضور نے اپنے قدموں پر سے انکا سر اٹھایا اور ان کے چہرہ پر اپنا رُخ انور رکھ کر بوسہ دیا ؎

گفت یارا تو چہ پنہاں گوہری
اے غریبِ عرش چونی خوشتری

(ترجمہ) اور فرمایا کہ اے یار تو کیسا چھپا ہوا گوہر ہے، اے عرش کے مسافر تو کیسا ہے، تیری طبیعت کیسی ہے ۔

فائدہ ——— حضرت بلال کو مسافرِ عرش فرمایا جس کے معنٰی ہیں "مسافر الی اللہ" چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام پانی پر چلتے تھے تو آپ نے فرمایا کہ لَوْ زَادَ یَقِیْنًا لَمَشٰی عَلَی الْھَوَاءِ (احیاء العلوم ج ۱) کہ اگر ان کا یقین زیادہ ہو جاتا تو وہ ہوا پر بھی چلتے ۔ اس سے معلوم ہوا کہ یقین بلندیوں پر پہنچانے والا ہے ۔ ؎

Marfat.com

ہم چوں من کر بر ہوا راکب شُدَم
در شبِ معراج مستصحب شُدَم

(ترجمہ) پس کمالِ یقین حاصل کرو جس سے حق کی طرف دوڑو اور اِنِیْ ذَاھِبٌ اِلیٰ رَبِّیْ[1] کے مصداق ہو۔ حضرت ہلال انہی مسافرین میں سے تھے۔ جس کا نشان "کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ[2]" ہے۔

"مسافرِ عرش" کے ایک معنٰی یہ بھی ہیں کہ یہ عرشِ الٰہی سے سفر کر کے آرہا ہے۔ جس طرح مکہ شریف اور مدینہ منورہ سے آنے والا مسافر قابلِ تعظیم ہے اسی طرح قُربِ حق سے آنے والا مسافر بھی لائق تعظیم ہے۔ اور وہ حضرت بلال ہیں۔

حکایت (۱۸۰)

شہوت پرست نوے سالہ بڑھیا

ایک نوے سالہ بڑھیا تھی، جس کے دانت گرے ہوتے تھے، سمٹا ہوا منہ، چہرہ پر جھرّیاں پڑی ہوئی تھیں لیکن اس میں بلا کی شہوت و حرص تھی، اللہ دشمن کو بھی نہ دے، کتا جب بوڑھا ہوتا ہے تو گندگی بھی کھانے لگتا ہے، غرضیکہ پیری میں حرص جواں ہو جاتی ہے، اس کا اکثر وقت بناؤ سنگھار میں گزرتا اس کے ہمسایہ میں ایک شادی تھی اتفاقًا اس کو بھی بلالیا، شادی کا جو بلاوا آیا تو آئینہ سامنے رکھ کر آرائش میں مصروف ہو گئی، اُبٹنا ملا اور وہ آیاتِ قرآنی جو زری تھیں انہیں گول گول کاٹ کر تھوک سے اپنے رُخ پر چپکایا پھر چادر اوڑھی

---

[1] :- میں اپنے ربّ کی طرف جارہا ہوں۔

[2] :- دنیا میں اس طرح ہو جاؤ گویا تم مسافر ہو (بخاری، ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۴۷۲)

Marfat.com

چادر سے چپکاتے ہوئے ستارے کرنے لگے تو اس نے کہا صد لعنت ہو شیطان پر، اسی وقت شیطان ظاہر ہوا اور کہا کم بخت مکار مجھے ساری عمر میں نہ سوجھا جو تو نے کیا ہے کہ آیات کی چوری کر کے اپنے چہرہ پر چسپاں کر لیا۔ تو صد ابلیسوں سے بڑھ کر ہے، مجھے چھوڑ تو اپنے آپ پر لعنت بھیج۔

فائدہ ـــــــ بعض لوگ زبردستی اپنے مدعیٰ اور مقصد کا حسن ثابت کرنے کے لیے آیاتِ قرآنی چپک دیتے ہیں تاکہ معلوم ہو کر بڑے فاضل ہیں مگر وہ قائم نہیں رہتیں۔ اور جھڑ جاتی ہیں۔ اسی طرح بعض بزرگانِ دین کے ملفوظات اور کلمات یاد کر لیتے ہیں اور حال ہوتا نہیں ہے۔ بہر حال یہ سب زینت ناپائیدار ہے، اسی طرح دنیا کی زیب و زینت بھی جھڑ جانے والی ہے۔ ؎

چند دزدی حرفِ مردانِ خدا

تا فروشی و ستانی مرحبا

(ترجمہ) تو کب تک مردانِ خدا کے کلمات کی چوری کرتا رہے گا تاکہ تو انہیں بیچ کر مرحبا اور تحسین حاصل کرے۔

اسی طرح دنیا کی تمام زیب و زینت بھی چادر مرگ یعنی کفن سے سب جھڑ جائیں گے۔ ؎

عاقبت چوں چادرِ مرگت رسد

از رخت ایں عشر ہا اندر افتد

(ترجمہ) انجام کار جب تیرے پاس موت کی چادر آئے گی تیرے رخ سے یہ عشر جھڑ جائیں گے۔

لہٰذا روح کو مصفیٰ اور مزکّٰی کر کے مضامینِ قرآنی سے اس کو مزین کرو۔

حکایت (۱۸۱)

لاعلاج مریض اور قاضی کی گدی پر چپت

ایک مریض ایک طبیب کے پاس گیا، جا کر نبض دکھلائی اس نے

Marfat.com

محسوس کیا کہ اب اس مریض کے بچنے کی کوئی امید نہیں لہٰذا روک ٹوک اور پرہیز سے کیا فائدہ۔ چنانچہ جس طرح لاعلاج مریضوں سے کہا جاتا ہے کہ تمہاری چھٹی ہے جو چاہو کھاؤ۔ اسی طرح اس مریض سے بھی کہہ دیا کہ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ کہ جو تمہارا جی چاہے کرو، تمہاری چھٹی ہے۔ یہی تمہارا علاج ہے۔ چنانچہ اس مریض نے اسی ہدایت پر عمل کیا، جو بھی خواہش ہوئی اس کو فوراً پورا کیا۔ ایک روز سیر کو گیا تو نہر کے کنارے پر ایک سر گھٹا ہوا صوفی قلندر بیٹھا ہوا دیکھا جو ہاتھ منہ دھو رہا تھا، اس کی صاف شفاف گدی اور سر کو دیکھ کر اس کے دل میں خواہش ہوئی کہ اس پر ایک چپت لگاؤں، اگر یہ خواہش پوری نہ کی تو معالج کی ہدایت کے موافق عمل نہ کرنے پر اندیشہ ہے کہ بیمار ہو کر ہلاکت کے قریب نہ پہنچ جاؤں جبکہ اللہ تعالےٰ کا فرمان ہے کہ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ[1] (البقرہ آیت ۱۹۵) لہٰذا آگے بڑھا اور ہاتھ تول کر تڑاق سے ایک چپت اچانک اس کے سر پر رسید کر دیا۔ صوفی بولا، او مردود یہ کیا کیا، اور قریب تھا کہ اس کے خوب گھونسے مارے اور اس کی داڑھی مونچھ سب نوچ ڈالے مگر بیمار و ناتواں دیکھ کر سوچا کہ اس کا کیا ہے تھپڑ ماروں گا تو دم نکل جائے گا، صوفی کی نظر انجام پر تھی کہ چپت کے واسطے اس کی جان نہیں لینی چاہیئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کا دم نکل جائے۔ اور میں قصاص میں پکڑا جاؤں،۔ لہٰذا اس نے یہ فیصلہ کیا کہ اس کو قاضی کے پاس لے جاؤں۔

لہٰذا اس کو پکڑ کر قاضی کے پاس لے آیا۔ تمام ماجرا بیان کیا، قاضی نے اس کو دیکھ کر کہا کہ اس سے کیا قصاص لوں، یہ تو مردہ ہے قصاص تو زندہ سے لیا جاتا ہے اس کو چھوڑ دو، صوفی نے کہا کہ وہ میرے تھپڑ مارے اور پھر اس

---

[1] :- اور اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں تباہی میں نہ پھینکو۔

Marfat.com

سے قصاص بھی نہ لیا جاتے، یہ صریح ظلم ہے۔ جب اس نے زیادہ کہا سُنا اور شور مچایا تو قاضی کو ضد چڑھ گئی اور اس نے صوفی سے کہا کہ تیرے پاس کچھ نقدی ہے؟ اس نے کہا ہاں چھ درہم ہیں۔ قاضی نے کہا کہ اس میں سے تو تین درہم اپنے خرچ کے لیے رکھ اور تین اس بیمار کو دیدے۔ اس فیصلہ پر ابھی قاضی اور صوفی کے درمیان قیل وقال ہو ہی رہی تھی کہ بیمار صاحب کی نظر قاضی صاحب کی گدی پر پڑی کہ یہ تو صوفی سے بھی زیادہ صاف وشفاف ہے، حکیم صاحب کی ہدایت کے موافق اس خواہش کو بھی جلد پورا نہ کیا تو کہیں بیمار نہ ہو جاؤں لہٰذا جلدی سے خواہش پوری کرنی چاہیئے، بس یہ خیال آتے ہی کان میں کچھ کہنے کا بہانہ لے کر جھکا اور ایک چپت قاضی صاحب کی گدی پر بھی زور سے رسید کیا اور کہنے لگا کہ اب میں پورے چھ درہم کا مستحق ہو گیا ہوں، یہ پورے مجھے دلوائیں جائیں، تین اپنے تھپڑ کے اور تین صوفی کے، صوفی نے کہا قربان جاؤں اس غیبی سزا کے، او حاکم! تیرا ظالمانہ حکم تو ایک چپت لایا اب منتظر رہ دیکھ تیرے دوسرے حکم کیا کیا بلا لاتے ہیں۔

فائدہ ـــــ آنحضرتؐ کا ارشاد ہے لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ[1] یہ نشانِ ایمان ہے کہ جو اپنے لیے پسند نہ کرے وہ دوسروں کے لیے بھی پسند نہ کرے۔ کہ ردِّ عمل برائی کا برائی ہوتی ہے جَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا[2] (الشوریٰ آیت ۴۰) ے

آنچہ نہ پسندی بخود اے شیخِ دیں

چوں پسندی بر برادر اے امیں

(ترجمہ) اے دین کے شیخ! جو آپ اپنے لیے پسند نہیں کرتے، اے امانتدار!

---

[1] :- تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے بھائی کیلئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ (بخاری، مسلم) [2] :- برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے۔

Marfat.com

بھائی کے لیے کیوں پسند کرتے ہو۔

لہذا حکام اور آئین ساز جماعتیں مزدوروں اور تاجروں کی جگہ کھڑے ہو کر دیکھیں کہ ان کے ظالمانہ آئین اور قوانین سے مخلوق کو کیا کیا تکلیفیں پہنچ رہی ہیں۔ اس سے پرہیز کریں ورنہ ردِّ عمل خراب ہو گا اور غیبی چپت لگے گا۔

فائدہ ــــ ظالم کی مدافعت پر ایک تھپڑ لگا خدا جانے غیبی تھپڑ کہاں کہاں اور کب کب لگیں لہذا رشوت چھوڑ دو اور مددِ ظالم سے توبہ کرو، جس قدر امراء حکام اور روساء مظالم کر رہے ہیں وہ اپنے اوپر ہی کر رہے ہیں، ردِّ عمل کے منتظر رہیں۔

فائدہ ــــ آج کل کے انگریزی طلبہ بھی اس مریض کی طرح سے ہیں کہ جو چاہیں کر گزرتے ہیں، جس اُستاد کی چاہیں بے عزتی کر دیں، پرہیز کو سمِّ قاتل سمجھتے ہیں، اور دھوکہ دینے والوں کے دھوکہ میں آکر اللہ، رسول. ماں. باپ اور علماء سے آزادی کو کمال جانتے ہیں، جب کوئی قوم قریب ہلاکت ہوتی ہے تو اس کا نشان یہ ہے کہ اس کے کان بند ہو جاتے ہیں اور دل پر مُہر لگ جاتی ہے۔ جس صحابی یا ولی یا مقبولِ خُدا کی شان میں جو چاہا کہہ مارا، جو دِل میں آیا کہہ ڈالا، نہ کوئی روکنے والا ہے نہ پوچھنے والا۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو میرے صحابی کو گالی دے اس پر اللہ کی لعنت اور فرشتوں کی لعنت۔ اسی طرح دینِ اسلام علماءِ دین کو بُرا بھلا کہا جا رہا ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ اس میں عالم کا اتباع نہیں کیا جائے گا نہ حلیم آدمی سے شرم کی جائے گی نہ بڑے کی تعظیم ہو گی نہ چھوٹے پر شفقت، دنیا کے حاصل کرنے پر آپس میں قتل وقتال ہو گا، جائز کو جائز اور ناجائز کو ناجائز نہ سمجھیں گے، کمینے لوگ قوم کے ذمہ دار ہوں گے اور اس وجہ سے آدمی کا اعزاز ہو گا کہ اس کے شر اور نقصان سے محفوظ رہیں۔

Marfat.com

فائدہ ـــــــ جب خود کے تھپڑ لگا تو قاضی کو احساس ہوا حالانکہ احساس اس وقت ہونا چاہیئے تھا جب صوفی کے تھپڑ لگا تھا کہ بنی آدم اعضائے یکدیگرند کے مصداق ہونے چاہئیں۔

اَلْمُؤْمِنُ کَالْجَسَدِ الْوَاحِدِ[۱] ہونا چاہیئے۔ اور اگر دوسرے کی تکلیف کا احساس نہیں تو سمجھ لو کہ بدن سے کٹا گیا ہے، ورنہ عضو ہوتا تو ضرور تکلیف ہوتی مثل گدی کے کہ اس کی تکلیف سارے بدن کو پہنچی۔ آج کل کے ایذاء و معاملات نے ایک دوسرے کو منقطع کر رکھا ہے وَیَقْطَعُوْنَ مَا اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖ اَنْ یُّوْصَلَ[۲] (الرعد آیت ۲۵) یہ سخت گناہ ہے، ملاپ اور پیوستگی ہمدردی اور خیر خواہی سے حاصل ہوتی ہے۔ اور اس کا درس دیتا ہے دینِ اسلام۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ[۳]

بستان العارفین للنووی میں ہے کہ ۵۰ھ میں مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر کوفہ میں حضرت جریر بن عبداللہ نے خطبہ دیا اور اس میں کہا کر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت اسلام کے لیے عرض کیا آپ نے فرمایا ایک شرط پر، وہ ہے اَلنُّصْحُ لِکُلِّ مُسْلِمٍ (ہر مسلمان کے لیے مخلص ہونا)

چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اس شرط پر آپ سے بیعت کی، بہر حال اس سے محبت پھیلتی ہے اور محبت سے قوت، نصرت اور تائید حاصل ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے مسلمان روم و فارس پر غالب ہوئے۔ ہر حالت میں اِنَّمَا

---

[۱]: (ترجمہ) تمام مومن ایک جسم کی طرح ہیں۔

[۲]: اور اس چیز کو توڑتے ہیں جسے اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے

[۳]: دین اخلاص کا نام ہے۔ مسلم شریف۔ ریاض الصالحین حدیث نمبر ۱۳۸۔

Marfat.com

اَلْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ ؕ[1] (الحجرات آیت۱۰) کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیئے۔

فائدہ ـــــ چھٹی سے ناجائز فائدہ نہیں حاصل کرنا چاہیئے۔ عورت کو کہدیا کہ مرچ ڈال لو تو اس نے بھر مٹھی سالن میں مرچ جھونک دی۔ اخلاقاً اگر کسی سے کہہ دیا کہ آپ جب چاہیں تشریف لے آئیں تو وہ تعویذ وغیرہ کے لیے رات کو دو بجے آکر دروازہ کھٹکھٹا رہے ہیں۔ اگر عورت کو ذرا باغ میں جانے کی چھٹی دے دی تو اس نے سینما، بازار اور سڑکوں پر بھی بن ٹھن کر نکلنا شروع کر دیا۔ لڑکے کو صرف انگریزی پڑھنے کی اجازت دی اس نے عیسائیت کے طور طریقے کو سر پر چڑھا لیا۔ اختیارات میں آزادی کے سبب "سیفٹی ایکٹ" نکلنا پڑا کہ بے سوچے سمجھے زبان کھول دیتے ہیں کفریات بکنے کو روشن خیالی سمجھتے ہیں۔

فائدہ ـــــ ظالم پر کبھی رحم نہیں کرنا چاہیئے، یہ رحم بجائے خود ظلم ہے ؎

رحم بردن رواں وہر منحوس دست
بہرِ ضعیفاں زحمت وبے رحمی ست

(ترجمہ)

فائدہ ـــــ آجکل آزاد منش لوگوں کی صفت بھی اسی مریض کے مشابہہ ہے کہ جب حکم خدا کو چاہا ضرب لگا دی، کبھی قربانی کے حکم پر ضرب لگتی ہے، تو کبھی حج پر، کبھی زکوٰۃ پر، اسی طرح نظر اور اپنی خواہشات کو بھی آزادی دے دی ہے، جو جی میں آیا کہا۔ اگر سینما کو دِل چاہا کہ سینما کھول لیں تو اس میں روپیہ پیسہ برباد کر دیا۔

فائدہ ـــــ بعض لوگوں نے حج کو بھی کھلی چھٹی سمجھ لیا ہے کہ اس سے

---

[1] بے شک اہلِ ایمان بھائی بھائی ہیں۔

Marfat.com

گناہ معاف ہو گئے اب جو دِل چاہے کرو حالانکہ مغفرت تو حجِ مقبول اور حجِ مبرور سے ملتی ہے اور حج کی مقبولیت کا نشان ہی یہ ہے کہ حج کے بعد انسان گناہوں سے اجتناب کرے، حسنات (نیکیاں) بجالائے۔ ایسے حج کے لیے ارشاد ہے اَلْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَہٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّۃُ [1] حج مبرور وہ ہے جو بِرّ اور بھلائی کے ساتھ جمع ہو نہ کہ اس نیت شر کے ساتھ کہ میں قتل کروں گا خوب چھٹی ہے :

حکایت (۱۸۲)

سلطان محمود اور غلام "فرزند"

سلطان محمود کو غزوہ ہند کے اندر ایک غلام ملا، سلطان نے اس کو "فرزند" کہہ کر پکارا اور اس کو خلیفہ کر کے تخت پر بٹھایا، وہ رویا، بادشاہ نے سبب دریافت کیا تو اس نے کہا کہ جب میں ہند میں تھا اور ماں مجھے کبھی تہدید (تنبیہ) کرتی اور مجھ پر خفا ہوتی تو کہتی تھی کہ "تجھے سلطان محمود لے جائے"، جب میرا باپ یہ سنتا تو میری ماں کو ناراض ہوتا کہ تجھ کو یہی بد دعا ملی ہے جو قتل کے ہم معنے ہے۔ میں ڈرتا ہوں کہ نہ معلوم سلطان محمود کیسی بلا ہے کہ اس کے پاس پہنچنا المناک عذاب ہے، میں اب تک آپ کے انعام اور بخشش سے غافل رہا۔ کہاں ہے میری ماں اس وقت مجھے تخت پر بیٹھا آپ کے انعام و بخشش کو دیکھے۔

فائدہ ــــــ جو لوگ احکام شرع اور حدودِ دین سے خائف ہیں وہ نہ ڈریں انشاء اللہ یہ احکامِ الٰہی ان کو قعرِ مذلت سے نکال کر تختِ عزت پر بٹھا

---

[1] ۔ مبرور حج کا ثواب سوائے جنت کے کچھ نہیں (بخاری، مسلم، ریاض الصالحین حدیث نمبر ۱۲۸۳)

Marfat.com

دیں گے مُدْخَلًا کَرِیْمًا[1] (النساء آیت ۳۱)

اسی طرح زہد، فقر اور اسلامی قوانین و حدود کا اجراء، بزرگوں اور نیکوں کی صحبت اور قرآن پر عمل کرنا کہ لوگ اس سے ڈرتے ہیں مگر جب اس کے قرب میں جائیں گے تو اس وقت اس کے خیر و برکات اور انعام و اکرام ان کو معلوم ہوں گے۔ ؎

فقر آں محمود تست اے بے سعت
طبع از و دائم ہمی ترسا ندت

(ترجمہ) اے کمزور دِل انسان فقر تیرا محمود ہے، طبیعت تجھے اس سے ہمیشہ ڈراتی ہے

طبیعت ہمیشہ بھٹکتی ہے اور ڈراتی ہے جیسے رمضان کے روزوں سے ڈراتی ہے، مگر یاد رکھو کہ یہ مُضل (گمراہ کرنے والی) ہے۔ چند روز خلافِ طبیعت اور خلافِ خواہش پر صبر کرو، مثلاً پڑھنے پر صبر کرو، حفظِ قرآن پر صبر کرو، کسی بزرگ کی صحبت میں صبر کرنا اور اس کے بعد پھر اس کی راحت اور انعام و بخشش کو دیکھنا۔ جس کو بے ادب اور بے نوا دیکھو سمجھ لینا کہ یہ "بے صبر" ہے۔ چنانچہ مولانا فرماتے ہیں کہ ؎

ہر کرا بینی برہنہ و بے نوا
ہست بر بے صبری اُو آں گوا
صبر جملہ انبیاء با منکراں
کردشاں خاص حق صاحبقراں

(ترجمہ) تو جس کو ننگا اور محتاج دیکھے، سمجھ لے کہ اس نے وہ صبر اور کمائی سے حاصل کیا ہے، منکروں کے ساتھ انبیاء کے صبر نے ان کو اللہ تعالٰے

---

[1]: ہم تمہیں عزت کی جگہ میں داخل کریں گے۔

Marfat.com

کا خاص اور با اقبال بنا دیا۔

فائدہ ——— جب قسمت سیدھی ہوتی ہے تو بد دعا بھی راس آتی ہے۔ ایک صاحب کہہ رہے تھے کہ جب میں بی۔ اے میں تھا تو میری خوش دامن دعا کرتی تھی خدا کرے یہ فیل ہو جاتے، جب نتیجہ آیا تو میں اور بھی اچھے نمبروں سے پاس ہوا۔

حکایت (۱۸۳)

شیریں بیان کپڑا چور درزی

ایک درزی بڑا شیریں بیان تھا وہ افسانہ سنا کر لوگوں کو مسحور کرتا اور محویت کے عالم میں کپڑے چرا لیتا تھا اور کسی کو خبر تک نہ ہوتی تھی۔ یہ بات ایک ترک صاحب سن رہے تھے وہ بہت غصے ہوتے اور کہا کہ دیکھتے ہیں یہ درزی مجھ سے کس طرح کپڑے چراتا ہے، اس کی مجال نہیں کہ ایک دھاگہ بھی مجھ سے لے لے، لوگوں نے کہا کہ یہ دعوئ مت کر تجھ سے تیز تر لوگ اس سے مات کھا گئے ہیں۔ مگر وہ اپنے وعدے سے نہ ہٹا، اور اس نے شرط لگا دی کہ اگر اس نے مجھ سے کپڑا چرا لیا تو ایک گھوڑا دے دوں گا، چنانچہ صبح ہی ایک اطلس یعنی قمیص بغل میں دبا کر اس کی دوکان پر پہنچے، درزی نے پرتپاک خیر مقدم کیا اس نے کپڑا اس کے سامنے ڈالا کہ میرے سامنے اس کو قطع کرو، اس نے کہا کہ یہ خدمت دل وجان سے کرنے کو حاضر ہوں، اس نے ناپ لی، اور قطع کرنا شروع کیا اور ساتھ ساتھ کلام بھی شروع کر دیا، ظرافت میں وہ وہ باتیں کیں کہ ترک ہنس ہنس کر گر گر پڑا، جب بھی وہ گرتا یہ درزی اس میں سے ایک ٹکڑا چرا لیتا۔ پھر اس ترک نے خوشامد کی کہ بہر خدا ایک قصہ اور سنا دو پھر اس نے ہنسی کی کوئی بات کی، وہ ہنستے ہنستے خاک پر چت گر پڑا، اس نے پھر ایک کپڑا

Marfat.com

چرالیا، غرضیکہ ہر بار ترکِ غافل قہقہہ میں مست تھا اور وہ اپنی چوری کا کام پورا کرتا رہا۔

آخر پھر اس نے فرمائش کی کہ ایک اور قصہ سنا دو تو درزی نے کہا کہ اب تیری قبا اور یہ تیری قمیض تنگ ہو جائے گی، اگر تو ہنسی کا راز سمجھ جاتے تو تجھے معلوم ہو جاتے کہ یہ ہنسی رونے سے بدتر ہے کہ اس نے تجھے کیا خسارہ دے دیا۔ اپنی ہنسی کو چھوڑ درزی نے یہ کہہ کر اس کی قمیض ہاتھ میں رکھی اور اس کا گھوڑا کھول کر اپنے قبضہ میں کیا۔ اس طرح اس ترک کا مال بھی گم ہوا اور گھوڑا بھی ہاتھ سے گیا۔

فائدہ ـــــــ اے انسان یاد رکھ تیری عمر کی اطلس پر رات دن کی مقراض (قینچی) چل رہی ہے، تو ہنسی، قہقہہ اور غفلت میں اپنی بیش قیمت عمر کو ضائع کر رہا ہے، ایمان اور اعمالِ صالحہ کا گھوڑا بھی دے رہا ہے۔ ؎

اطلسِ عمرت بمقراضِ شہور
بردپارہ پارہ خیاطِ غرور

(ترجمہ) مہینوں کی قینچی سے تیری عمر کا اطلس دھوکے کا درزی ٹکڑے ٹکڑے کر کے لے اڑا۔

فائدہ ـــــــ نیز تیرے دوستِ بد مقراضِ زبان چلا رہے ہیں اور تجھے غافل کر کے تیرے لباسِ تقویٰ کو قطع کر رہے ہیں۔ تقویٰ کی بجائے بدچلنی اور بدعملی پیدا ہو رہی ہے اور اسپِ ایمانی بھی ضائع ہو رہا ہے:

فائدہ ـــــــ اس ترک کو منع کیا تھا مگر "خودی" کے باعث نہ مانا۔ آخر نقصان ہوا، آجکل کے لڑکے بھی خودی کے باعث کہنا نہیں مانتے، خودی کے باعث خلافِ شرع راستہ پر چلتے ہیں، علماء کو برا کہتے ہیں، ان کا لباسِ تقویٰ چوری چوری کم ہو رہا ہے، لہذا خودی کو مٹاؤ کہ یہی حجابِ رُخِ یار ہے خواجہ میر درد فرماتے ہیں ؎

Marfat.com

حجاب رُخِ یار تھے آپ ہی ہم
کھلی آنکھ جب کوئی پردہ نہ دیکھا

تعلیم المتعلم میں ہے کہ ایک فقیہ نے اپنے شاگرد کو وصیت کی کہ عَلَیْکَ اَنْ تَحْتَرِزَ عَنِ الْغِیْبَةِ وَعَنْ مُجَالَسَةِ الْمِکْثَارِ وَقَالَ اِنَّ مَنْ یُکْثِرُ الْکَلَامَ یَسْرِقُ عُمْرَکَ یعنی تجھے غیبت اور بہت زیادہ باتیں کرنے والے سے بچنا چاہیے کیونکہ زیادہ بکواس کرنے والا تیرے سرمایہ عُمر کو چُرا لیتا ہے اسی طرح شیطان غفلت میں ڈال کر نماز میں سرمایہ حضوری کو چرا لیتا ہے کیونکہ یہ وساوس بھی اس کا کلام نفسی ہیں۔

حکایت (۱۸۴)

خستہ حال بیوی کا شوہر سے گلہ

ایک عورت نے اپنے شوہر سے کہا کہ میرے پاس نہ کھانے کو ہے نہ پہننے کو، اپنی آستین دکھلا کر کہنے لگی کہ دیکھ کس قدر میلا اور موٹا کپڑا ہے، جو میرے بدن کو کھائے جاتا ہے، آخر اس خواری میں کب تک رہوں گی۔ شوہر بولا میں مردِ درویش ہوں میرا تو یہی حال ہے یہ پھٹے کپڑے بہتر یا فراق وطلاق، میرا قرب محبوب ہے تو سب برداشت کرو۔

فائدہ ــــــ قرب محبوب کے لیے رنج اور تکالیف برداشت کرنا شیوۂ عُشاق ہے۔

بیشک ایں ترک ہوا تلخی دہ است
لیک از تلخی بُعدِ حق بہ است

یعنی بے شک ان خواہشات کا ترک کرنا تلخ ہے، لیکن "بُعدِ حق" کی تلخی سے یہ بدرجہا بہتر ہے۔

Marfat.com

گر جہاد و صوم سخت ست و خشن
لیک ایں بہتر ز بعد اے ممتحن

یعنی اگرچہ روزہ اور جہاد سخت چیز ہیں لیکن اے محنت میں پڑنے والے یہ بُعدِ حق کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں۔

بہر حال اگر ایمان قوی ہے اور خدا سے عشق ہے تو قربِ حق کے لیے سب کچھ چھوڑنا پڑے گا، زکوٰۃ میں مال، روزہ میں صحت اور گناہوں کی لذت غرضیکہ ان سب کو چھوڑ کر ان کے ترک کی تلخی پر صبر کرنا پڑے گا۔

حکایت (۱۸۵)

ڈاڑھی کی عمر سے عیسائی کی عمر زیادہ

ایک عارف نے ایک عیسائی عالم سے پوچھا کہ تیری عمر زیادہ ہے یا تیری ڈاڑھی کی، کہنے لگا میری عمر زیادہ ہے کیونکہ ڈاڑھی بعد میں پیدا ہوئی ہے۔ عارف نے کہا افسوس بعد والی چیز میں تغیر ہو گیا وہ کالی تھی سفید ہو گئی مگر دل تیرا نہ بدلا، وہ ہی کفر پر سیاہ کا سیاہ ہی رہا۔

فائدہ ——— اے بڑی عمر والو! تم سے چھوٹے ترقی کر کے کہاں سے کہاں نکل گئے، لیکن افسوس تم جہاں تھے وہاں کے وہاں ہی رہے۔ تمہارا حال ابھی تک نہیں بدلا، شرم کرو عبرت حاصل کرو، خشک مغزی چھوڑو، اپنی خراب عادتیں چھوڑ کر اچھے اخلاق اپناؤ ؎

تو براں رنگے کہ اول زادۂ
یک قدم زاں پیشتر ننہادۂ

یعنی تو جس رنگ پر پیدا ہوا ہے اس سے ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھا۔
اسی طرح پرانے مریدوں پر نئے مرید سبقت لے جاتے ہیں، نئے

Marfat.com

سامعین، پرانے سامعین پر فوقیت لے جاتے ہیں، اہلِ محلہ اور اہلِ وطن خواہشات دنیا میں مبتلا رہتے ہیں جب کہ غیر وطن والے اہلِ علم کی زیادہ قدر کرتے ہیں وہ اہلِ علم سے زیادہ فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

حکایت (۱۸۶)

ایک مفلس اور خزانہ کی دریافت

ایک مفلس دعا کرتا تھا کہ الٰہی جس طرح تو نے بے کوشش پیدا کیا ہے اسی طرح بے کسب اور بے محنت روزی بھی عطا فرما دے۔ ایک ہاتفِ غیب نے کہا کہ تیرے ہمسایہ میں ایک ردّی کاغذ بیچنے والا ہے اس کے کاغذوں میں فلاں رنگ اور فلاں شکل کا ایک کاغذ ہے اس کو خفیہ طور پر تلاش کر جب تو اس کو پالے تو اس کو لے کر فوراً باہر آجا تو کوئی غیر نہ دیکھنے پائے اور خلوت میں جا کر اس کو پڑھیو۔

جب ہوش میں آیا تو بہت خوش ہوا اور فوراً ردّی والے کے پاس گیا نشان کے مطابق کاغذ ملا! اسے بغل میں لے کر نکلا جب خلوت میں آکر اس کو پڑھا تو حیران رہ گیا کہ یہ ردّی میں بیش قیمت شے کیسے رہ گئی، پھر خود ہی جواب دیا کہ ہر چیز کا محافظ اللہ تعالیٰ ہوتا ہے۔ اس پرچے میں لکھا ہوا تھا کہ فلاں مقام پر فلاں قبہ کے قریب ایک خزانہ مدفون ہے، قبہ کی طرف پشت کر اور قبلہ کی طرف رُخ کر پھر کمان میں تیر رکھ کر چھوڑ دے۔ جہاں تیر جا کر گرے وہی مقامِ خزانہ ہے اس کو کھودلے، یہ فوراً ایک سخت سی کمان لایا اور کھینچ کر ایک تیر مارا۔ جہاں تیر گرا وہاں کھودا لیکن خزانہ کوئی نہ پایا، اسی طرح ہر روز کرتا اور ہر روز ناکام رہتا۔ بادشاہ کو خبر ہوئی اس نے طلب کیا، ناچار کاغذ اسی کو دے دیا اس نے بھی چھ ماہ ایسا کیا مگر بے سود رہا۔ آخر بادشاہ نے تنگ آکر وہ کاغذ اسی کو

واپس دے دیا۔

آخر اس نے حق تعالٰے سے رجوع کیا تو الہام ہوا کہ ہم نے یہ کب کہا تھا کہ کھینچ کر تیر چھوڑنا، یہ کہا تھا کہ کمان میں رکھ کر چھوڑ دینا جہاں گرے وہی مقامِ خزانہ ہے، چنانچہ پھر اس نے ایسا ہی کیا اور خزانہ مل گیا۔

فائدہ ــــــــ اسی طرح مسلمان دوسری اقوام کے اتباع میں گنج تلاش کرتا ہے، خزانہ کی تلاش میں دور دور تیرِ فکر و نظر پھینکتا ہے مگر افسوس اس کے قریب اسلام کا گنج مقصود ہے اس کو چھوڑے ہوتے ہے۔ اسی طرح ہر کام میں دوسروں پر نظر ڈالتا ہے لیکن اللہ تعالٰے جو اس کی شہ رگ سے بھی نزدیک ہے اس پر نظر نہیں رکھتا۔ ؎

ہر کہ دور انداز تر اُو دور تر
وز چنیں گنج ست اُو مہجور تر

(ترجمہ) جو شخص دور پھینکنے والا ہے وہ زیادہ دور ہے اور ایسے خزانہ سے زیادہ محروم ہے

فائدہ ــــــــ اس نے جتنے زور اور قوت سے تیر پھینکا خزانہ اس سے اسی قدر دور ہو گیا، اس کو علم و فن کے زور نے مقصود سے دور رکھا، لہٰذا علم و فن کو چھوڑ دو، اور زاری و انکساری اختیار کرو۔ یہی وجہ ہے کہ علم و فن سائنس والے اکثر حق سے دور ہیں حالانکہ وہ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ[1] (ق آیت ۱۶) ہے

چوں بیفتد بر کَن آنجا جا می طلب
زور بگذار و بزاری جو ذہب

---

[1] دل کی رگ سے بھی اس سے زیادہ قریب ہیں۔

آنچہ حق است اقرب از حبل الورید
تو فگندی تیر فکرت را بعید

(ترجمہ) جب وہ گر پڑے، اس جگہ کو کھود کر تلاش کر، زور چھوڑ دے زاری سے زر طلب کر۔ جو حق ہے وہ شہ رگ سے بھی قریب ہے، تو نے فکر کے تیر کو دور پھینک دیا۔

فائدہ ——— اسی طرح لیڈر صاحبان قوم کی اصلاح کے لیے دور دراز کی کیا کیا تدبیریں سوچتے ہیں لیکن پاس شریعت اور عمل پر کشت ہیں اس کو نہیں بتلاتے جس میں گنج اصلاح ہے۔ اس طرح آدمی اپنی ترقی کے لیے کیا کیا سوچتا ہے کہ میٹرک کرلوں، ایم۔ اے کرلوں۔ ملازمت کرلوں، مگر تقویٰ اور دین تک کا خیال نہیں لاتا جس میں صلاحِ دارین ہے۔ دین بھی ملتا ہے اور ترقی روزگار بھی ملتا ہے چنانچہ قرآن کا ارشاد ہے۔ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ[1] (الطلاق آیت۲)

حکایت (۱۸۷)

خواجہ ابوالحسنؒ خرقانی کی بیوی کی تلخ نوائی اور انکی شیر پر سواری

ایک صاحب حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کو دروازے پر آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا، بیوی نے کہا، کون ہے؟ کہا، ایک مسافر ہے، ابوالحسن کی زیارت کو آیا ہے۔ بیوی نے قہقہہ لگایا اور کہا کہ کیا تو وطن سے بیزار تھا تو کس کی زیارت کے لیے چلا ہے؟ کوئی قابلِ زیارت بھی ہو، غرض خوب اس

---

[1] اور جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لیے نجات کی صورت نکال دیتا ہے اور اُسے رزق دیتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہو۔

Marfat.com

کو بُرا بھلا کہا، وہ مزید غم و اضطراب میں پڑ گیا اور آبدیدہ ہو کر کہا کہ آخر وہ شہ دین ہیں کہاں؟ تو اس نے کہا کہ تجھ جیسے نہ جانے کتنے اس کے دام میں پھنس گئے ہیں۔ اس آدمی کو غصہ آگیا اور اس نے کہا کہ خاموش رہ یہ کیا بدتمیزی ہے اور وہ دوسرے لوگوں سے پتہ دریافت کرنے لگا۔ معلوم ہوا کہ فلاں جنگل میں ہیں۔ یہ ابھی اسطرف چلا ہی تھا کہ راستہ میں شیخ ابوالحسن کو دیکھا کہ شیر پر سوار ہیں اور لکڑیوں کا گٹھا سر پر رکھا ہوا ہے اور سانپ کا کوڑا ہاتھ میں لیے چلے آ رہے ہیں۔ ان صاحب کو دور سے دیکھ کر آپ ہنسے اور فرمایا کہ ہم اس عورت کی طعنہ زنی کا بار اٹھاتے ہیں تو یہ شیر پھر ہمارا بار اٹھاتا ہے۔

فائدہ ـــــ رفیقِ زشت کے ساتھ یا اقربا اور اعزاء بد کے ساتھ یا دیگر مخلوق کی ایذا پر صبر کرو تاکہ انبیاء کی سنت کا نور تمہارے قلب میں داخل ہو کہ انبیاء کی سنت یہی ہے کہ نااہلوں اور ناقدروں کے طعنے، اعتراضات اور تکالیف برداشت کیا کرتے تھے۔ ؎

چوں بسازی باخسیِ ایں خساں
گردی اندر نورِ سنتہا رساں

(ترجمہ) جب تو ان کمینوں کی کمینگی کے ساتھ سازگاری کرے گا تو انبیاء و اولیاء کی سنتوں کے نور میں پہنچنے والا ہوگا۔

فائدہ ـــــ جتنی تکالیف اٹھاؤ گے اور مصیبتیں برداشت کرو گے، اسی قدر بڑے ہو گے حتیٰ کہ جانور بھی پھر تمہاری اطاعت کریں گے۔ متحمل المزاج ہو، بیوی، بچے، نوکر، ہمسایہ وغیرہ سب کے ساتھ بردبار رہو۔

حکایت (۱۸۸)

"حلوا اور مسلمان، عیسائی اور یہودی کے خواب"

مسلمان، عیسائی اور یہودی تینوں ایک سفر میں ہمراہ ہو گئے، ایک منزل پر

Marfat.com

پہنچے تو وہاں ایک صاحب حلوا لائے، مسلمان روزہ دار تھا اور وہ دونوں شکم سیر تھے وہ دونوں بولے کہ اس کو چھپا کر رکھ دو آج اپنا پیٹ بھرا ہوا ہے لہذا کل کھائیں گے۔ مسلمان نے اصرار کیا کہ بعد افطار کے آج ہی کھاؤ، ساتھیوں نے کہا کہ کیا تو تنہا کھانا چاہتا ہے اس نے کہا نہیں بلکہ تینوں میں برابر تقسیم ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ قسام فی النار ہے یعنی تقسیم کرنے والا آگ میں جائے لہذا اس میں شرکت کسی کی نہیں ہوگی جو کھائے اکیلا کھائے۔ پھر اس کی صورت کیا ہو آخر یہ طے پایا کہ خواب پر فیصلہ ہے آج جس کا خواب بہتر ہو وہ ہی اس کو کھائے۔ تینوں علیحدہ علیحدہ چلے گئے جب جمع ہوئے تو ہر ایک نے خواب بیان کرنا شروع کر دیا۔ یہودی نے کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ اسلام کی زیارت ہوئی ان کے ساتھ کوہ طور پر گیا۔ عیسائی نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ میں چوتھے آسمان پر گیا۔ مسلمان بولا میرے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ ایک طور پر گیا ہے حضرت کلیم اللہ کے ساتھ، دوسرا حضرت مسیح کے ساتھ چوتھے آسمان پر ہے او شکستہ قلب! اُٹھ اور حلوا پر جا اور خوب حلوا کھا دونوں نے پوچھا کہ تو نے حلوا کھا لیا۔ کہا کہ میں ان کے حکم سے کیسے سرتابی کر سکتا تھا۔ تم نے طور پر جانے میں کلیم اللہ کے حکم سے سرتابی نہیں کی تو میں کیسے کر سکتا تھا۔ سب نے کہا کہ تیرا خواب سچا رہا اور سب کے جھوٹے رہے۔

فائدہ ـــــــــ انسان نہ معلوم کیا کیا خواب دیکھتا ہے لیکن جو بیداری میں ملے چیز تو وہ ہے۔ عقل اور خودی میں زیادہ اُڑان نہ بھرو، نیشن میں زیادہ نہ اُڑو، بندگانِ خدا کو احمق نہ سمجھو، آجکل کے زمانہ میں اسلامی احکام پر چلنے والے کو رجعت پسند، تاریک خیال، اور احمق کہا جاتا ہے مگر پرواہ نہ کرو صرف اپنے نبی کا حکم مانو خوب حلوا ملے گا اور دین و دنیا میں خوش رہو گے اور دینی حلاوت کے خوب مزے حاصل کرو گے ارشادِ نبوی ہے

ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ اَنْ يَكُونَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ

Marfat.com

أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ ؕ (بخاری ومسلم کتاب الایمان)

خویش را عریاں کن از فضل و فضول
تاکند رحمت ترا ہر دم نزول

یعنی خلافِ شرع اور فیشن کے لباس کو اتار پھینک تاکہ تجھ پر ہر وقت رحمت کا نزول ہو۔

فائدہ ——— حلوا اُس کا رہا جس نے عمل کیا، عمل سے ہی سب کچھ حاصل ہوتا ہے۔ قیل وقال والے ہمیشہ محروم رہ جاتے ہیں۔ قرآن کا ارشاد ہے۔

وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ أُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؕ (زخرف آیت)

(ترجمہ) یہی وہ جنت ہے جس کے تم وارث بنائے گئے ہو۔ اُن اعمال کے بدلے جو تم کرتے تھے۔

پس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی جنت عمل سے حاصل ہو گی جنہوں نے عمل کیا ان کو اس دنیا میں راحت وآرام کی بہشت نصیب ہو گی اور اس عالم میں جنت ملے گی۔

حکایت (۱۸۹)

گھاس کی گڈی اور اُونٹ، بیل اور مینڈھے کی گفتگو

اُونٹ، بیل اور مینڈھا تینوں ہمراہ تھے ان کو ایک گھاس کی گڈی ملی، مینڈھا

لے :- تین چیزیں جس شخص میں ہوں وہ ایمان کی مٹھاس پائیگا (۱) جس کو اللہ اور رسول ان دونوں کے سوا سارے جہان سے زیادہ محبوب ہوں (۲) جو کسی آدمی سے خاص اللہ ہی کے لیے محبت رکھے (۳) جو اسلام قبول کرنے کے بعد پھر کفر کی طرف لوٹ جانے کو اتنا ہی بُرا جانے جتنا کہ آگ میں جھونک دیئے جانے کو بُرا جانتا ہے۔

Marfat.com

بولا کہ اگر اس کو سب کھائیں گے تو کسی کا بھی بھلا نہ ہوگا اور کوئی شکم سیر نہ ہوگا، لہٰذا مناسب یہ ہے کہ جو عمر میں سب سے بڑا ہو وہ اس کو کھاتے، چنانچہ اب تاریخی واقعات کا بیان شروع ہوا، جس سے عمر کا اندازہ ہو، مینڈھے نے کہا کہ مجھے اور تو کچھ یاد نہیں ہاں اتنا ضرور یاد ہے کہ میرا زمانہ ایک وہ تھا کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کا مینڈھا اور میں ساتھ ساتھ چراگاہ میں چرا کرتے تھے، بیل نے کہا میں اس وقت کا ہوں کہ حضرت آدم نے جب کاشت کے لیئے زمین میں ہل جوتا تھا تو اس کے جوڑ کا ساتھی مجھے بنایا تھا۔ یہ اس سے بھی زیادہ پرانی عمر کا نکلا، ابھی قیل و قال ہو ہی رہی تھی کہ اونٹ نے گردن لمبی کر کے اس گھاس کی گڈی کو کھانا شروع کر دیا اور کہنے لگا کہ میری وہ بڑائی ہے کہ مجھے کسی بیان کی حاجت نہیں، جسم و گردن خود میری عظمت و شان کے گواہ ہیں، عمل کی کسر باقی تھی سو وہ بھی پوری ہو گئی۔

فائدہ ______ بس باتوں کو چھوڑو اور عمل میں سعی کرو کہ یہ ہی نافع ہے۔ قیل و قال کی ضرورت نہیں بلکہ عمل کی ضرورت ہے، ایک صاحب اپنی سگی بہن کے پاس آئے اور اپنی بڑائی ظاہر کرنے لگے کہ میں سیکنڈ کلاس میں آیا ہوں۔ میرے نام تین فیکٹریاں آلاٹ ہوئی ہیں۔ برف کی سلیں بڑی بہا کرتی ہیں۔ مگر جب رخصت ہوئے تو بہن کو ایک پیسہ بھی نہ دے کر گئے۔ خالی ہاتھ رخصت ہو گئے لہٰذا باتوں کی ضرورت نہیں عمل کیجیئے۔ آدمی کے اعمال اونٹ کے بدن سے زیادہ عظیم انسانی صورت میں ظاہر ہوں گے۔ اسی لیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیل و قال سے منع فرمایا اور عمل کی طرف ترغیب دی کہ عمل سے بڑے ہو۔

فائدہ ______ تم سوچ و بچار میں لگے رہو ادھر قضا و قدر تمہارے خلاف فیصلہ بھی کر جاتی ہے۔ سب تدبیریں رکھی رہ جاتی ہیں لہٰذا قدرت بڑی ہے اس لیئے تسلیم و رضا کو اپنا شیوہ بنا ؤ۔

Marfat.com

حکایت (۱۹۰)

شاہ ترمذ کی منادی اور ایک مسخرہ

شاہ ترمذ نے منادی کرائی کہ ہم کو سمرقند ایک کام ہے جو کوئی پانچ روز میں وہاں سے جاکر واپس آئے اسے اس قدر انعام و اکرام اور خلعت ملے گی، "دلقک" نامی بادشاہ کا مسخرہ ایک گاؤں میں تھا جب یہ سنا تو گاؤں سے بے تحاشہ دوڑا، دس گھوڑے راستہ میں مر گئے۔ آخر بے وقت دربار میں ہانپتے کانپتے پہنچا، ایک شور وغل مچ گیا کہ نہ جانے کس اہم حادثہ کی اطلاع لے کر آیا ہے لوگوں کا ایک ٹھٹ لگ رہا، ہر سائل کے جواب میں لب پر انگلی رکھ کر اشارہ سے کہتا کہ تم چپ رہو لوگوں کو اور تشویش ہو گئی اسی طرح بادشاہ سے بھی کہا کہ ذرا توقف کیجیے، آخر بہت انتظار کے بعد کہا کہ میں نے گاؤں میں ایسا سنا ہے تو میں نے سوچا کہ آپ کو جلدی سے جلدی جاکر بتلا دوں کہ مجھ میں ایسا کرنے کی طاقت نہیں۔ بادشاہ نے کہا تجھ پر لعنت فقط اس خبر کے دینے کے لیے تو نے راستہ میں دس گھوڑے کشتہ کیے، وزیر نے کہا کہ کچھ دال میں کالا ہے، یہ آیا کسی اور کام کے لیے ہے مگر اس کی راتے بدل گئی اب مذاق میں ڈال کر اس کو چھپانا چاہتا ہے یہ کوئی جاسوس ہے۔ لہٰذا اس کے ساتھ سختی کر کے بات اصلی اس سے نکلوائی جائے۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ اس کو قید کر دیا جائے اور مار مار کر سختی سے اصل بات معلوم کی جائے۔ "دلقک" نے کہا کہ میری سزا میں اس قدر جلدی نہ کیجیے ذرا صبر کیجیے۔ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ کا حکم ہے۔ صالحین سے مشورہ کیجیے۔ کسی جاسوسی وغیرہ کے خطرے کی بندش کے پیش نظر یہ مجھ پر ظلم وستم کی تجویز ہے۔ مگر ظلم وستم بھی تو ایک رخنہ ہے، ایک رخنہ کی بندش کے انتظام میں دوسرا رخنہ کھولنا کہاں کی دانش مندی ہے۔

Marfat.com

ٹوپئے دفعِ بلایم می زنی
تا بہ بینی رخنہ رابندش کنی

(ترجمہ) تو بلا دفع کرنے کے لیے مجھ کو مارتا ہے تاکہ تیرے سامنے رخنے کا دروازہ بند ہو جائے گا۔

چارۂ دفعِ بلا نبود ستم
چارۂ احسان باشد عفو و کرم

(ترجمہ) ظلم و ستم دفعِ بلا کا علاج نہیں بلکہ عفو و کرم اس کا علاج ہے۔

فائدہ ـــــ آدمی ایک بلا سے نجات حاصل کرنے کے سلسلہ میں اور دوسرے رخنے بلا کے اپنے اوپر کھول لیتا ہے، فقر کی بلا سے محفوظ رہنے کے لیے رشوت وغیرہ لیتا ہے تو قید و بند اور دیگر دوزخی تکالیف کی راہیں کھول لیتا ہے، انگریزی پڑھ کر ذلت سے نجات دیتا ہے تو بے دینی کی بہت سی راہیں اور رخنے کھل جاتے ہیں، عورتوں کو قید سخت سے نجات دی تو پوڈر اور بناؤ سنگھار سے اور فتنے کی راہیں کھل گئیں۔

(۱۹۱)

حکایت

چوہے اور مینڈک کی دوستی

اتفاقاً ایک ندی کے کنارہ پر ایک چوہے کی مینڈک سے ملاقات ہو گئی، اور دونوں میں دوستی ہو گئی، چوہے نے کہا کہ کبھی ملنے کو دل چاہے تو آپ پانی کی گہرائی میں ہوتے ہیں جہاں آواز بھی نہیں پہنچ سکتی تو پھر آپ کو اطلاع کس طرح ہو، آخر طے یہ پایا کہ ایک تاگا چوہے کے پاؤں میں اور اس کا دوسرا سرا مینڈک کے پاؤں میں باندھ دیا جائے۔ وقتِ ضرورت "تحریکِ رشتہ" سے اطلاع ہو جائے گی، چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ ایک دن اچانک چیل نے چوہے پر

Marfat.com

جھپٹا مارا اور اس کو منہ میں لے کر اڑی تو مینڈک بھی اس کے ساتھ کھنچا ہوا میں چلا جا رہا تھا۔ مینڈک نے کہا کہ یہ چوہے جیسے ناجنس سے دوستی کی سزا ہے۔
فائدہ :- ناجنسوں اور بُری بُری صحبتوں کے سبب بہت سی آفات پہنچتی ہیں ؎

اے فغاں از یارِ ناجنس اے فغاں
ہمنشینِ نیک جوئید اے مہاں

(ترجمہ) فریاد ہے ناجنس دوست سے فریاد ہے۔ اے دوستو نیک ساتھی تلاش کرو۔
اچھی صحبتوں میں بیٹھو کہ ان کی محبت اور صحبت سے حق تعالیٰ کی محبت حاصل ہوتی ہے۔ حدیث قدسی ہے "وَجَبَتْ مَحَبَّتِیْ لِلْمُتَحَابِّیْنَ فِیَّ وَالْمُتَجَالِسِیْنَ فِیَّ وَالْمُتَزَاوِرِیْنَ فِیَّ وَالْمُتَبَاذِلِیْنَ فِیَّ" (ریاض الصالحین باب فضل الحب فی اللہ، بحوالہ موطا امام مالکؒ)

(۱۹۲)

حکایت

سُلطان محمودؒ چوروں کے گروہ میں

ایک رات کو سُلطان محمودؒ بھیس بدل کر گشت کے لیے نکلا، ایک چوروں کے گروہ سے سابقہ پڑا انہوں نے پوچھا کہ تو کون ہے، محمود غزنوی نے کہا میں تم میں سے ایک ہوں اَنَا مِثْلُکُمْ ان سب نے کہا آؤ آج رات سب اپنے اپنے فن اور ہنر بیان کریں چنانچہ اُن میں سے ایک نے کہا کہ میرے کان کی یہ خاصیت ہے کہ میں کتے کی بولی سمجھ لیتا ہوں کہ وہ کیا کہہ رہا ہے؟ دوسرے نے کہا کہ میری آنکھ میں یہ خاصیت ہے کہ جس کو رات میں دیکھ لیتا ہوں دن میں اس

ﷺ (ترجمہ) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری محبت ثابت ہے ان لوگوں کیلئے جو میری وجہ سے آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں جو میری وجہ سے ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھتے ہیں جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں جو میری خاطر ایک دوسرے کیلئے اپنی جانیں نچھاور کرتے ہیں۔

Marfat.com

کو پہچان لیتا ہوں۔ تیسرے نے کہا کہ میرے بازو میں وہ زور کی طاقت ہے اور قوت ہے کہ مضبوط سے مضبوط مقام پر نقب لگا لیتا ہوں۔ ایک نے کہا کہ میری ناک میں یہ قوت اور خاصیت ہے کہ مٹی سونگھ کر بتا دوں گا کہ یہاں خزانہ ہے، ایک نے کہا میرے پنجہ میں وہ خاصیت ہے کہ بلند سے بلند مقام پر کمند ڈال دوں گا۔ اب بادشاہ کا نمبر آیا، پوچھا کہ تم میں کیا خاصیت ہے، تو بادشاہ نے کہا کہ میری ڈاڑھی میں یہ کرامت اور خاصیت ہے کہ وقتِ مصیبت اور عذاب مجرموں کو اس کی ایک جنبش خلاصی اور رہائی عطا کر دیتی ہے سب نے کہا کہ پھر تم ہم سب سے قطب ہو کہ روزِ مصیبت عذاب سے محض تمہاری وجہ سے خلاصی ہو جائے گی اور کیا چاہیئے۔ بعد اس کے سب بادشاہ کے محل کی طرف چوری کے لیے روانہ ہو گئے راستہ میں کتا بھونکا تو بولی سمجھنے والے نے کہا کہ یہ کہتا ہے کہ بادشاہ تمہارے ساتھ ہے۔ اسی طرح آگے بڑھے ہر ایک نے اپنا اپنا کام کر کے خزانۂ شاہی کی چوری کی، بادشاہ نے سب کی منزل، نام اور نشان معلوم کر ہی لیے تھے۔ صبح پولیس بھیج کر سب کو پکڑوا کر بلوا لیا۔ سب لرزتے کانپتے دربار میں بادشاہ کے سامنے کھڑے ہو گئے، نگاہ کی خاصیت رکھنے والے کی نظر جب بادشاہ پر پڑی تو وہ پہچان گیا کہ یہ تو وہی ہے جو رات کو ہم میں تھا فوراً آگے بڑھ کر با ادب عرض کیا کہ حضور اب وقت آگیا ہے کہ ریشِ اقدس کی کرامت ظاہر ہو۔ خدا کے لیے ڈاڑھی کو جلد جنبش میں لائیے اور جلد حرکت دیجیئے تاکہ لرزہ اور خوف سے نجات ملے۔

اے زدلہا بُردہ صد تشویش را
نوبتِ تو شد بجنبیاں ریش را

(ترجمہ) اے دلِ عقل، تو دلوں سے سیکڑوں پریشانیاں دُور کیا کرتی ہے تیری باری آگئی، ڈاڑھی کو ہلا دے۔

بادشاہ کو چشم عارف سے شرم آئی کہ چار آنکھیں ہوں اور معاف نہ کروں

Marfat.com

لہٰذا سب کو معاف کر دیا

شاہ را شرم آمد از وے روزِ بار
کہ بشب بر روئے شہ بودش نظار

(ترجمہ) باریابی کے دن سلطان کو اس سے شرم آگئی اس لیے کہ رات میں سلطان کے چہرے پر اس کی نظر تھی۔

فائدہ — ایک شخص کی آنکھ کی دید اور معرفت کے سبب سب کو نجات ملی، پھانسی اور موت کے وقت تمام ہنر بیکار ہو گئے کام آئی تو صرف "معرفت" لہٰذا علماء اور اہل اللہ کسی بھی بھیس میں ہوں تم ان کی معرفت حاصل کرو۔ بالخصوص اس تیرہ و تاریک دور میں ان کی معرفت سے مستفیض ہونے والا کل قیامت کے دن ان کی معرفت اور محبت کے صلہ میں شفاعت پائے گا۔ حدیثِ قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ علماء سے فرمائے گا کہ چادر کو پھیلا دو چنانچہ اس کے تار تار سے ان کے جاننے والے لوگ لپٹ جائیں گے اور ان سب کی اللہ تعالیٰ بخشش فرما کر ان کو جنت میں داخل کر دے گا۔

فائدہ — تم اہل اللہ کے ساتھ رہو کہ یہ "عارفِ حق" ہیں ان کی وجہ سے عذاب سے نجات مل جائے گی۔ یہاں تو فقط ایک شب کی معرفت نے کام کیا جبکہ اولیاء اللہ کو تو ہر وقت اللہ تعالیٰ کی جدید معرفت حاصل ہوتی رہتی ہے۔ یہ شاہِ معرفت ہیں۔ شاہد ہیں کہ ہمیشہ مشاہدہ میں مصروف رہتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی لیے "شاہد" فرمایا کہ آپ دید اور معرفت میں کامل تھے آپ کی نظر نے غیر محبوب کی طرف زیغ ہی نہیں کیا۔

زاں محمدؐ شافعِ ہر داغ بود
کہ ز جز حق چشمِ اُو ما زاغ بود

(ترجمہ) اس وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر زخم کے سفارشی ہوئے ہیں کیونکہ ان کی آنکھ حق کے سوا سے مازاغ تھی یعنی آنکھ کسی طرف نہیں پھری۔

Marfat.com

فائدہ۔۔۔ یہاں بادشاہ کا دیکھنا اور اس کی "دید" کس قدر مفید ہوئی تو اللہ تعالیٰ جو شہنشاہِ کون و مکان ہے اس کا دیکھنا کس قدر مفید ہو گا؟ لہٰذا بیت اللہ کی چہار دیواری میں، زمین و آسمان میں حق کی تجلیات کو دیکھے کہ ذرہ ذرہ میں اللہ کا نور ہے جیسا کہ ارشاد ہوا ۔ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ[۱] (النور آیت ۳۵) یہ معرفت اور "دید" کسی شکل اور صورت میں ہو موجبِ نجات ہے کہ خود بادشاہِ جہاں کی معرفت ہے

خوب رویاں آئینۂ خوبیٔ او
عشقِ ایشاں عکسِ مطلوبیٔ او

ایں ہمہ از حق بد و تو واسطہ
درمیانِ ما، و حق تو رابطہ

(ترجمہ) حسین اُس کے حُسن کا آئینہ ہیں۔ ان کا عشق اس کی معشوقیت کا عکس ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی جانب سے تھا اور تو واسطہ تھا۔ ہمارے اور اللہ کے درمیان تو رابطہ ہے۔

اور یاد رکھو یہ خدا کی "دید" اولیاء اللہ کی صحبت میں ہے مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ[۲] اس پر شاہد ہے لہٰذا صحبتِ اولیاء کو لازم پکڑ لو۔

فائدہ۔۔۔ کسی کو نہ حقیر سمجھے نہ معلوم کس بھیس میں کون شاہِ معرفت مستور ہے۔ جس کی معرفت مفید اور نافع ہو۔

(۱۹۳)

حکایت

بحری گائے اور گوہرِ تاباں

بحری گائے پانی سے ایک گوہرِ تاباں لاتی ہے اور چراگاہ میں رکھ کر اس

۱۔ اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔

۲۔ جس نے مجھے دیکھا اس نے حقیقتاً مجھے ہی دیکھا (الجامع الصغیر جلد دوم صد ۱۶۰)

کی روشنی میں سُنبل و سوسن چرتی ہے۔ چرتے چرتے جب وہ دُور چلی جاتی ہے تو تاجر لوگ اس گوہر پر مٹی ڈال دیتے ہیں، چراگاہ میں اندھیرا ہو جاتا ہے، دو سینگوں سے آدمی کو تلاش کرتی ہے تاکہ اس کو مارے مگر وہ درخت پر چڑھ جاتا ہے وہ تھک کر واپس گوہر کے پاس آتی ہے۔ مٹی کو دیکھ کر گھبراتی ہے اور پھر بھاگ جاتی ہے

فائدہ ــــ مٹی کے اندر دبے ہوئے گوہر کو تاجر خوب جانتا ہے کہ اس میں گوہرِ منوّر ہے لیکن گائے اس سے غافل ہے۔ اسی طرح عارف اور ولی اللہ کی روشن اور منوّر جان اس جسمِ خاکی میں مستُور ہے گائے کی طرح احمق انسان اس خاک سے گھبرا کر بھاگتے ہیں لیکن تاجرِ آخرت جانتے ہیں کہ اس میں گوہرِ تاباں چھُپا ہوا ہے۔ نظرِ ابلیسی صرف تراب اور مٹی کو دیکھتی ہے۔ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ٭ (الزمر آیت) لیکن صاحبِ حقیقت اس جانِ روشن کو دیکھتے ہیں ؎

کاں بلیس از تنِ طین کور کرست
گاؤ کے داند کہ در گِل گوہر است

یعنی شیطان مٹی کے باطن میں کیا ہے اس سے اندھا اور بہرا ہے، گائے کیا جانے کہ مٹی میں گوہر ہے۔

اسی طرح قبر کو نہ دیکھو بلکہ جو اس خاک میں مستُور ہے اس غیر فانی اور ایمانی انوار سے جو روشن ہے اس ولی کے روشن وجود کو دیکھو ؎

بگفتا من گلے ناچیز بودم
و لیکن مُدّتے با گُل نشستم

(گُلستانِ سعدی)

اس مٹی میں وہ روشن ذات ہے جس کی وجہ سے یہ بے نُور کُل محبّت و معرفتِ الٰہی کے نُور سے پُر نور ہے۔ اقبالؔ حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے

٭(ترجمہ) تُو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے پیدا کیا۔

Marfat.com

بارے میں کہتا ہے کہ ؎

حاضر ہوا میں شیخ مجدد کی لحد پر
وہ خاک کہ ہے زیرِ فلک مطلع انوار
اس کے خاک کے ذرّوں سے ہیں شرمندہ ستارے
اِس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحب اسرار (اقبالؔ مرحوم)

(۱۹۴)

حکایت

عبد الغوث ہم جنس پَری

عبد الغوث ہم جنس پَری تھے جو نوٗ سال غائب رہے، ایک مدت گزر گئی کچھ خبر نہ آئی ان کی بیوی نے دوسری شادی کرلی۔ نوٗ برس کے بعد آئے اس کے بعد پھر غائب رہے کیونکہ پَری کی جنس سے ہو گئے تھے اسی لیے غائب ہونے لگے تھے۔

فائدہ ـــــ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام جنسِ ملائک سے مناسبت رکھتے تھے جو آسمان پر گئے اور رُوحانیت کے غلبہ سے بغیر کھائے پیئے آسمان پر زندہ رہے۔ اسی طرح بہت سے آدمی فرشتہ صفت ہو جاتے ہیں کہ کھاتے پیتے کچھ نہیں ہیں ؎

چوُں بہشتی جنسِ جنت آمدست
ہم ز جنسیت شود یزداں پرست

یعنی چونکہ بہشتی جنسِ جنت سے ہے اور جنتی خُدا پرست ہوتے ہیں اسی لیے یہ بھی خُدا پرست ہوتے ہیں۔

Marfat.com

حکایت (۱۹۵)

تبریز کا حاتم طائی

تبریز میں ایک شخص بدرالدین عمر نامی جُود و سخا میں دُوسرا حاتم طائی تھا۔ اس کی عطا کی اُمید پر ایک شخص نے نَو ہزار قرض کرکے اس کی طرف سفر کیا کہ اس کی ایک ہی بخشش میں سب ادا ہو جائے گا۔ مگر آہ تمام اُمید خاک میں مل گئی جب تبریز پہنچ کر یہ معلوم ہوا کہ اس کا انتقال ہو گیا ہے اور پرسوں ہی اُسے سپردِ خاک کیا ہے، روتے روتے بیہوش ہو گیا جب ہوش آیا تو کہا کہ اے پروردگار مَیں ہی مُجرم ہوں کہ خلق سے اُمیدوار ہوا اگرچہ وہ سخی تھا مگر تیری سخاوت کے مقابلے میں کس کی سخاوت ہو سکتی ہے اس لیے کہ اگر کوئی ٹوپی دیتا ہے تو اس کو اُوڑھنے کے لیے سَر تو تُو ہی دیتا ہے۔ کوئی وظیفہ دیتا ہے تو تُو اصل عمر و حیات دیتا ہے، یہ سخی کا دینا بھی تیری وجہ سے ہے کہ تُو نے اس کو دِل دیا اور دینے کی خوشی دی، بس جو کچھ ہے وہ اے شاہ! سب تجھ ہی سے ہے، سب فرع ہیں اور تو اصل ہے اور تیری سخاوت اصل ہے اور یہ ہی اصل نعمت ہے ؎

آنچہ اُو داد اے مَلک ہم از تُو داد
کہ دل و دستِ وُرا اکردی تو داد

یعنی اے بادشاہ جو کچھ نے دیا وہ تیری ہی طرف سے دیا کیونکہ تُو نے ہی اس کے دل اور ہاتھ کو سخی بنایا ؎

آں سخا و رحم ہم تُو دادیش
کز سخاوت می فزودے شادیش

(ترجمہ) وہ سخا و رحم بھی تُو نے ہی اس کو دیا اور سخاوت سے تو اس کی خوشی کو بڑھا دیتا ہے ـــــ تاہم اس مرحوم کی بخشش تیری ہی بخشش کا عکس تھی وہ تیرا ہی

Marfat.com

منظہرِ وصف جُود و کرم تھا۔

بہرحال اس کا واقعہ مشہور ہوا تو ایک ہمدرد نے چندہ کر کے اس کو دے دیئے پھر یہ صاحب اس کو اس سخی کی قبر پر لے گئے وہاں وہ خوب رویا اور کہا کہ اے غریبوں کے غمگسار تو ہم کو موت دے گیا اس کے بعد یہ صاحب اس کو اپنے گھر لے آئے، یہاں رات کو سو گیا، خواب میں صاحب مرزا کو دیکھا کہہ رہا ہے کہ جب میں زندہ تھا تو مجھے تیرے قرض کی خبر پہنچ چکی تھی، لہٰذا فلاں ظرف میں اس کے نام سے چند جواہرات رکھ آیا ہوں جاؤ لے لو۔ جو کچھ میں نے یہاں پایا وہ کھیتی کی جگہ ہے اور یہ کاٹنے کی وہ تجارت کی جگہ ہے اور یہ نفع کی، جاؤ اور ہم کو دُعا میں شامل رکھنا اور اس رقم سے قرض ادا کر کے باقی جو رقم بچے اسے اپنے خرچ میں لے آنا۔ یہ شخص خواب سے خوش خوش اُٹھا، خواب بیان کیا اور جیسا بتلایا تھا ویسا ہی پایا۔

فائدہ — ایک وہ ہیں کہ مرنے کے بعد بھی نفع رساں ہوتے ہیں اور بعض وہ ہیں کہ زندہ ہوتے ہوئے بھی اُنسے کسی کو کوئی نفع نہیں پہنچتا۔ ایک وہ ہیں کہ زندگی میں شر اور ایذا کے سوا ان کے پاس کچھ نہیں۔ ایک وہ ہیں کہ مرنے کے بعد بھی خیر و برکت ہدایت پہنچاتے ہیں۔ حق تعالیٰ قادر ہے کہ زندگی میں معصیت اور شر کی موت رکھ دے اور موت میں خیر اور نفع کی زندگی پیدا فرما دے۔ اسی طرح آگ کو باغ، پانی کو آگ، خواب کو بیداری، بیداری کو خوابِ غفلت، زکوٰۃ کی کمی میں برکت و زیادتی اور سُود کی زیادتی میں بے برکتی اور کمی پیدا فرما دیتا ہے۔ وہ ضد کو ضد میں رکھ دینے والا ہے دیکھ آنکھ کی پتلی سیاہ ہے اس میں نورِ چشم رکھ دیا۔ سیاہ فام بلال حبشی میں نورِ ایمان کو اور خدا کی بندگی میں آزادی کو اور خدا سے آزادی میں غیر کی غلامی اور بندگی کو، آجکل کی نئی تہذیب کی حسینہ جمیلہ عورتوں کے جمال میں بے حیائی کی قباحت کو رکھ کر اپنی قدرتِ کاملہ کو خوب ظاہر کر دیا۔

Marfat.com

اے بسا در گور خفتہ خاک وار
بہ ز صد احیار بہ نفع و انتشار

یعنی بہت سے قبر میں سوئے ہوئے جو خاک میں ہیں سینکڑوں زندوں سے بہتر ہیں کہ نفع پھیلا رہے ہیں ۔

ضد اندر ضد پنہاں مُندرِج
آتش اندر آبِ سوزاں مُندرِج
جوشش و افزونیِ زر در زکوٰۃ
عصمت از فحشا و منکر در صلوٰۃ
میوہ شیریں نہاں در شاخ و برگ
زندگیِ جاوداں در زیرِ مرگ

(ترجمہ) ضد، ضد میں مخفی طور پر داخل ہے گرم پانی کے اندر آگ پوشیدہ ہے۔ زکوٰۃ میں مال کا جوش اور بڑھاؤ ہے نماز میں فحش اور بری باتوں سے بچاؤ ہے۔ شاخ اور پتے میں میٹھا میوہ چھپا ہے۔ موت کے ماتحت ہمیشگی کی زندگی ہے۔

(۱۹۶)

حکایت

کاشان کے لوگوں کا نامِ عُمر سے بَیر

کاشان کے شیعہ لوگوں میں کوئی مسافر "عُمر" نام کا آجاتا تو کوئی اس کو روٹی نہیں دیتا تھا اتفاق سے ایک مسافر اسی نام کا وہاں آنکلا، جب نان بائی کو اس کا یہ نام معلوم ہوا تو اس نے روٹی چھین لی اور کہا کہ یہ علی کی ملک ہے، دوسری دکان پر جا، جب پاس والی دکان پر وہ گیا تو اس نے آواز سے کہا کہ عمر صاحب آتے ہیں ذرا ان کو روٹی دے دینا، وہ بھی بدک گیا، غرضیکہ اور سب دکانوں پر گیا کسی نے نہیں دی اور اس سے کہا کہ جہاں جائے گا عُمر

کو کوئی نہیں دے گا، ہاں علی کہہ دے گا تو سب دے دیں گے۔

فائدہ ـــــ افسوس کاشان کے لوگوں نے یہ نہ جانا کہ عمرؓ کی گستاخی عین علی ہی کی گستاخی ہے۔ اس لیے کہ یہ دونوں خواجہ عالم کی صحبت اور مقاصد میں ایک ہیں، اسی طرح دو شخص جو مقصد میں ایک ہوں مثلاً ترقیٔ اسلام وغیرہ میں وہ بھی ایک ہی شمار ہوں گے اسی طرح وہ اولیا رکرام جن کی مرضیات وہی ہیں جو مرضیاتِ حق ہیں تو یہ بھی خدا سے جدا نہیں، مقصدِ واحد نے معاملہ واحد کر دیا ہے

دو مگو دو مخوان و دو مدان

بندہ را در خواجۂ خود محو داں

(ترجمہ) دو مت کہو، دو مت پڑھو اور دو مت جانو بلکہ غلام کو اپنے آقا میں محو جانو۔

خدمت او خدمتِ حق کردن است

روز دیدن دیدن آں روزن است

یعنی ان کی خدمت اللہ کی خدمت ہے، دن کا دیکھنا اس دریچہ کا دیکھ لینا ہے۔

(۱۹۷)

حکایت

موسیٰ علیہ السلام کی گلہ بانی اور بکریوں پر شفقت و محبت

موسیٰ علیہ السلام کی بکریوں کے گلہ میں سے ایک بکری بھاگ گئی، آپ اس کے پیچھے پیچھے رات تک اس کو پکڑنے کے لیے پھرے، جب وہ تھک کر سست ہو کر بیٹھ گئی تو آپ نے شفقت سے اس کی مٹی جھاڑی اس کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا اور کہا کہ اگر تو نے میرے اوپر رحم نہ کیا تو خود تو اپنے اوپر رحم کرتی اور خود کو اس تکلیف اور جفا سے بچاتی ہے

گفت گیرم بر منت رحمے نبود

طبع تو بر خود چرا استم نمود

آپ نے فرمایا کہ میں نے مانا کہ تجھ کو مجھ پر رحم نہیں آیا مگر تیری طبیعت نے خود پر اتنا کیوں ظلم کیا۔

اس وقت حق تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ جوان نبوت کے لائق ہے کہ مخلوق کی نگہبانی رحم وکرم کے ساتھ کرے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی نے گلہ بانی کی ہے، اللہ تعالیٰ نے بغیر امتحان کسی کو پیشوائی جہان کی نہیں دی۔ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ[1] (الانعام آیت ۱۲۴)

بے شبانی کردن وآں امتحاں
حق ندادش پیشوائی جہاں

(ترجمہ) چرواہا پن اور اس آزمائش کے بغیر حق تعالیٰ نے اسکو دنیا کی پیشوائی نہیں دی۔

یہ ہر نبی نے گلہ بانی اس لیے کی تاکہ تکالیف پر تحمل اور صبر ظاہر ہو اور مخلوق سے اس کی شفقت اور محبت کا اظہار ہو، کسی نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ نے بھی گلہ بانی کی ہے، آپ نے فرمایا۔ ہاں۔

فائدہ — جو جانوروں پر شفقت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو مرتبہ عطا فرمائے گا۔ بکری والے، تانگہ والے، ٹھیلہ والے غور سے پڑھیں۔ پھر جو انسان پر شفقت کرے گا وہ کس مرتبہ پر پہنچے گا۔ حاکموں امیروں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی نگہبانی کے لیے چوپان مقرر کر رکھا ہے اس کا کام جاگنا ہے نہ کہ سونا، بھیس بدل کر حضرت عمرؓ کی طرح رات رات بھر پھرنا ہے نہ کہ محلات میں آرام کرنا، اگر اس چوپانی کے امتحان میں کامیاب ہو گئے تو دنیا کی سرداری بھی ملے گی اور اس کے عوض آخرت کی سرداری بھی ملے گی۔

شفقت ومحبت یہ اساس نبوت ہے جو بڑی چیز ہے لہٰذا دنیا کی سرداری میں اس کے ذریعہ آخرت کی سرداری حاصل کرو۔

---

[1] اللہ بہتر جانتا ہے جہاں بھیجے اپنے پیغام بھیجنا ہے

Marfat.com

ہر امیرے کو شبانی بشر
آں چناں آرد کہ باشد مؤتمر

(ترجمہ) ہر حاکم جو انسانوں کا چرواہا پن اس طرح کرے جیسا کہ حکم ہوا ہے۔
لہٰذا حکومت کرو شفقت و محبت کے ساتھ نہ کہ ایذا اور تکلیف کے ساتھ۔

فائدہ — اہل اللہ بھی از راہِ شفقت، مسلمانوں کے گلہ سے نکل بھاگنے والے کے پیچھے پڑتے ہیں تاکہ اس کو بھیڑیوں سے نجات دلائیں اُن سے بھاگنا نہیں چاہیئے ورنہ دین میں سست ہو کر بیٹھ جاؤ گے یا کسی بھیڑیئے کے منہ میں آجاؤ گے، اگر ان پر رحم نہ آئے تو خود اپنے اُوپر تو رحم کرو۔

(۱۹۸)

حکایت

شاہِ خوارزم کا ایک گھوڑے پر دل آجانا

شاہِ خوارزم نے دورانِ سفر ایک امیر کا گھوڑا دیکھا۔ اسے پسند آگیا اور اس کی طرف دلی رغبت ہوئی، پھر بادشاہ کو تشویش ہوئی کہ مجھ جیسے غنی اور سیر چشم کو ادنیٰ سی چیز نے اپنی طرف مائل کر لیا۔ یہ خواہش دُور ہونی چاہیئے ہر چند لاحول پڑھی مگر یہ رغبت اور زیادہ ہوتی چلی گئی، آخر گھر آکر چوبداروں کو حکم دیا کہ فلاں امیر کے گھر جا کر اس کا گھوڑا لے آؤ۔ چوبدار اس امیر کے گھر پہنچے اور بحکم شاہ اس گھوڑے کو اپنے ساتھ لے آئے، ادھر امیر گھوڑے کے فراق میں حزن سے جہاں بلب ہونے لگا اور دوڑتا ہوا عماد الملک کے پاس پہنچا جو دردمندوں کا ملجا، مظلوموں کا شافع، پارسا، بے طمع، شب خیز، سخی اور لباس فقر میں چھپا ہوا امیر تھا ؎

در امیری او غریب و محتبس
در صفاتِ فقر و خلت ملتبس

Marfat.com

یعنی وہ امیری میں بھی غریب اور شرافت کا پابند تھا اور درویشی وحق کی دوستی کی صفات میں ملبوس تھا۔ اسے بادشاہ عماد الملک کی خدمت میں پہنچ کر اس امیر نے اپنا دردو حزن بیان کیا، عماد الملک بادشاہ کے پاس گیا، اتنے میں چوبدار بادشاہ کے پاس گھوڑا لے کر پہنچے، بادشاہ نے کہا کہ دیکھو گھوڑا تو بہشتی ہے اور بے حد خوبصورت ہے تو عماد الملک نے کہا کہ تیری نظر میں وہ نیک اور خوب ہے۔ اس میں سب سے بڑا نقص اور عیب یہی ہے اب یہ گھوڑا مثل بیل اور گدھے کے خوار اور بے حقیقت ہے۔ شاہ خوارزم کے دل میں یہ بات جم گئی اور گھوڑا اس کی نظر میں بھی خوار ہو گیا اور بادشاہ نے کہا کہ یہ گھوڑا اس کے مالک کو واپس کر کے مجھے اس ظلم سے نجات دو۔

فائدہ ـــــ بادشاہ کی نظر حال بیں تھی اور عماد کی نظر مآل بیں تھی کہ یہ گھوڑا گدھے کی مانند خوار اور بے حقیقت ہے کیونکہ یہ ملک غیر ہے پس بادشاہ نے اپنی نظر چھوڑی اور عماد کی نظر لی یہ فنائیت کا درجہ ہے ۔

شاہ دید آں اسپ را باچشم حال
واں عمادُ الملک باچشم مآل

(ترجمہ) شاہ نے اس گھوڑے کو حال کی نگاہ سے دیکھا اور اس عماد الملک ـــــ نے انجام کی آنکھ سے۔

فائدہ ـــــ جس طرح بادشاہ کی نظر میں عماد الملک نے گھوڑے کی رغبت کو سرد کر دیا اسی طرح زاہدوں نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس دُنیائے دُنی کے عیب کو سُنا تو اُن کا جذبہ بھی اس طرف سے سرد ہو گیا اور ان کی نظروں میں یہ حقیر ہو گئی۔

چشمِ مہتر چوں بآخر بود جفت
پس بداں دیدہ جہاں راجیفہ گفت

(ترجمہ) سردار یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ چونکہ انجام سے وابستہ تھی تو اس آنکھ سے دنیا کو مُردار فرمایا ہے۔

Marfat.com

لہٰذا ہر شخص کو چاہیئے کہ دُنیا اور معصیت کی رغبت کو اپنے دِل میں سَرد کردے اور ناجائز طریقوں سے حاصل کردہ شئے خواہ کتنی بھی عمدہ اور قیمتی کیوں نہ ہو مگر یہ عیب دل کی رغبت کو ختم کردے کہ یہ چیز ناجائز ذرائع سے حاصل شدہ ہے۔

(۱۹۹)

حکایت

شہزادوں کا قلعہ ہوش رُبا کی سَیر کرنا

ایک بادشاہ کے تین عقل مند اور دانا لڑکے تھے۔ انہوں نے سفر کا ارادہ کیا کہ ملک میں پھریں اور سَیر کریں، بادشاہ نے کہا جاؤ مگر ایک قلعہ جس کا نام "ہوش رُبا" ہے اس کے قریب بھی نہ جانا ورنہ معصیت اور فتنہ میں مبتلا ہو جاؤ گے سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا (ہم نے سنا اور اطاعت کی) کہہ کر رخصت ہو گئے مگر بمقتضائے اَلْاِنْسَانُ حَرِیْصٌ فِیْمَا مُنِعَ (انسان اس چیز کی خواہش کرتا ہے جس سے اسے روکا گیا) اسی قلعہ کے دیکھنے کی انہیں حرص پیدا ہوئی چنانچہ اس قلعہ میں پہنچے اور دیکھا کہ یہ قلعہ تصویروں سے آراستہ ہے۔ ایک تصویر کو دیکھ کر تینوں بے ہوش ہو کر گر پڑے، اس کے جمال نے ان کو از خود رفتہ کر دیا۔ جب ہوش میں آئے تو تینوں اس کے حُسن وجمال کے عشق میں مُبتلا ہو چکے تھے اور یہ سوال ان کی زبان پر تھا کہ یہ کس کی تصویر ہے۔ آخر ہاتفِ غیبی نے بتایا کہ یہ شاہ چین کی لڑکی کا فوٹو ہے جس تک رسائی بہت مشکل ہے، مگر عشق میں تینوں نے ماں، باپ، وطن احباب سب کو چھوڑ کر چین کا سفر اختیار کیا کہ اگرچہ راہِ وصل مسدُود ہے مگر محبُوب سے جتنا بھی قرب ہو جائے محمُود ہے وہاں پہنچ کر تو تینوں سے بڑا بھائی دربار شاہی میں پیش ہو گیا، ایک معرّف نے تعارف کرایا کہ یہ اپنی بے بضاعتی اور بے استعدادی کے باعث اب تک حاضر نہ ہو سکے تھے بادشاہ نے اُن پر بہت نوازش کی اور کہا کہ جس منصب اور عزت کی ان کو خواہش ہو وہ اُنکے لیے موجُود ہے بلکہ اگر یہ چاہیں تو ان کو اس مُلک سے بیس گُنا زیادہ حصّہ زمین پر

Marfat.com

متصرف کردوں، مُعرّف نے کہا کہ ان کو آپ سے ایسی محبّت ہوگئی ہے کہ اب محبّت نے ان میں کسی خواہش کو نہیں چھوڑا، بس یہ تو صرف "قربِ محبُوب" کے لیے دربار کی حضُوری چاہتے ہیں، چنانچہ حضوریوں میں داخل ہوگئے مگر دوست اور یار کنار میں نہ آیا اور اپنے مطلب کو نہ پہنچ سکے، آخر عمر تمام ہوگئی اور انتقال ہوگیا، بڑے بھائی کے جنازہ میں منجھلے بھائی شریک ہوئے کیونکہ چھوٹے بھائی بیمار تھے چنانچہ اب پھر معرّف نے تعارف کرایا کہ یہ مرحوم کے منجھلے بھائی ہیں، بادشاہ نے مرحوم کی نشانی سمجھ کر بہت زیادہ نوازش کی اور انعامات و کرامات سے غنی کر دیا، اُس فارغ البالی سے نفس میں طغیانی آگئی کہ مجھے بادشاہ کی اطاعت کی کیا حاجت کہ مَیں خود شہزادہ ہوں بلکہ خود بادشاہ ہوں، بادشاہ کو یہ معلوم کرکے بہت افسوس ہوا اور کہا کہ یہ احسانات اور عنایتہائے بے غایت کا صلہ دیا ہے کچھ عرصہ بعد ہوش آیا اور بادشاہ سے اپنے رویّہ کی معافی مانگی مگر چونکہ بادشاہ کو دُکھ پہنچا تھا اور تیرِ آہ دل سے نکل کر ہدف پر پہنچ چکا تھا اس لیے سال بھر بعد شہزادہ صاحب کا بھی انتقال ہوگیا، چھوٹا بھائی بیماری سے عاجز اور خستہ جاں ہو چکا تھا، آہ و زاری اور عاجزی خدا کو پسند آئی، ملک و دولت دختر (یعنی اس کی محبُوبہ) یہ سب نعمتیں حق تعالیٰ نے اسکو دلوادیں۔

اس حکایت سے بہت سے فوائد حاصل ہوئے چند مندرجہ ذیل ہیں

فائدہ ــــ حدیث شریف میں آیا ہے کہ عمل سے انسان وہ مرتبہ حاصل نہیں کرسکتا جو بلا، دُکھ درد اور عجز و انکساری سے ملتا ہے، دیکھو یہاں بھی بیماری اور امراض کی آفت اور بلا اور عجز و انکساری ہی چھوٹے بھائی کے لیے سببِ یافت ہوگئی۔ بس یافتِ محبُوب کا طریقہ معلوم ہوگیا کہ وہ عجز و انکساری ہے۔ اہل اللہ کے آگے عجز و انکساری سے پیش آؤ مَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰہِ اِلَّا رَفَعَہُ اللّٰہُ [1] بہرحال چھوٹا بن کر چھوٹا بننا ہی خدا کے یہاں کار آمد ہے ؎

---

[1] جس کسی نے اللہ تعالیٰ سے عاجزی کی اللہ نے اسے بلند کر دیا (مُسلم شریف، حدیث ۲۵۸۸/۲۵۸۸)

وانگہی از ذلت و عجز و نیاز
یافت مقصود از کریم کارساز

(ترجمہ) اور اس وقت ذلت اور عجز اور نیاز مندی کی وجہ سے اس نے کریم کارساز سے مقصود پا لیا۔

فائدہ ـــــ یہ جانتے ہوئے کہ شاہِ چین کی لڑکی کا وصل ناممکن اور مشکل ہے، چین کا سفر کیا کہ اگرچہ راہِ وصل مسدود ہے مگر محبوب سے جتنا بھی اور قُرب ہو جائے محمُود ہے، اسی طرح قُرب فرائض اور قُربِ نوافل ہیں کہ محبوب حقیقی تو خیال سے بھی بالاتر ہے اور وہم سے بھی بہت دُور ہے کہ فکر میں بھی صورت آئے گی جبکہ وہ صُورت سے بھی پاک ہے۔ مگر ان فرائض اور نوافل کے ذریعہ اس کا جتنا بھی قُرب ہو جائے مُحبوب ہے کہ قُربِ مُحبُوب بھی محبُوب ہوتا ہے۔ حقیقی وَصل تو مرنے کے بعد ہی حاصل ہو گا۔

مَن شُدَم عُریاں زتَن اُو از خیال
تا خرامم در نہایات الوصال

(ترجمہ) میں جسم سے ننگا ہو گیا وہ خیال سے میں وصال کی انتہاؤں وہ خراماں جا رہا ہوں۔

فائدہ ـــــ تصویر دیکھ کر تینوں بھائی از خود رفتہ ہو گئے اور سب کو چھوڑ چھاڑ کر اس اصل کی تلاش میں چین کے سفر پر روانہ ہو گئے۔ اس نگار خانۂ عالم کا بھی یہی حال ہے کہ یہاں "اہل اللہ" اس کائنات کے حُسن کو دیکھ کر بے خود ہو جاتے ہیں اور ان صورتوں کو دیکھ کر اس اصل کی طرف دوڑتے ہیں اَللّٰہُ جَمِیلٌ وَیُحِبُّ الْجَمَالَ[1] یہی وجہ ہے کہ یہ خُدا کے مقبُول بندے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر راہِ معشوق پر ہو لیتے ہیں اور عشق میں اپنی تمام عمر ختم کر دیتے ہیں۔

---

[1] اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔ مسلم ۱/۶۵

Marfat.com

والدین و مُلک را بگذاشتند
راہِ معشوق نہاں برداشتند
ہمچو ابراہیم اَدھم از سریر
عشق شاں بے پا و سر کرد فقیر

(ترجمہ) ماں باپ اور مُلک کو چھوڑا، چھپے ہوئے معشوق کی راہ اختیار کی۔ ابراہیم ادھم کی طرح تخت سے عشق نے ان کو بے سر و پا اور فقیر کر دیا۔

اسی عشقِ اصل کی طرف اشارہ فرما دیا کہ دل میں وہ محبت ہو کہ غریبی اختیار کرو۔ کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ[1] کہ اللہ تعالیٰ کے سوا سب سے غیر مانوس ہو جاؤ۔ سفر سے چارہ کار نہیں خواہ سفر در وطن ہی کیوں نہ ہو ؎

کے کنم من از معیّت فہمِ راز
جز مگر بعد از سفرہائے دراز

(ترجمہ) میں معیّت کے راز کو دراز سفروں کے بعد کے سوا کب سمجھ سکتا ہوں۔

بہر حال آدمی مسافر ہے اس لیے ہر وقت سفر کی دعائیں ورد زبان رکھے اور اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقُ الْاَعْلٰی[2] پڑھتا رہے کہ طریق میں رفیق ضروری ہے۔

فائدہ — جب صورت سے یہ عشق تھا کہ بیہوش ہو گئے تو نہ جانے اصل سے کیا ہوتا، شاید یہی وجہ ہے کہ بڑے اور منجھلے بھائی کو وصل نہیں ملا کہ دل وصل کا متحمل نہیں ہوتا۔ اسی لیے حضرت موسیٰ کو فرمایا گیا لَنْ تَرَانِیْ کہ تم ہرگز مجھے نہیں دیکھ سکتے۔

فائدہ — پیغمبروں کی باتوں کو اچھی طرح سنا کرو، تمام آفات، مصائب اور

---

[1] دنیا میں مسافر کی طرح ہو جا۔ (بخاری شریف، مشکوٰۃ شریف حدیث ۱۵۱۶)

[2] اے اللہ میں رفیق اعلیٰ کو پسند کرتا ہوں۔ (مشکوٰۃ حدیث ...، باب وفات النبی)

Marfat.com

بلیات ترکِ اطاعت میں ہیں. لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِیْٓ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ۝ (سورہ الملک آیت ۱)
دیکھو یہ تو ایک بادشاہ تھا اس کے عدلِ حکم میں ان شہزادوں پر کیا کیا مصائب نازل ہوئے تو وہ ذات جو شہنشاہِ کون و مکاں ہے ان کے عدول حکم میں کیا کیا آفات نازل ہوں گے، چنانچہ بے پردگی، فحاشی اور عریانی، رشوت وغیرہ سے جو جو آفات قوم پر نازل ہو رہی ہیں وہ سب کے سامنے ہیں۔

فائدہ —— جس طرح یہاں بادشاہ نے انجام سے خبر دی تھی اسی طرح دُنیا کے عشق و محبّت کے انجام سے انبیاء نے خبر دی ؂

انبیاء را حق بسیار است ازاں
کہ خبر کردند از پایانِ ما

(ترجمہ) اسی وجہ سے انبیاء کے بہت حقوق ہیں کہ انہوں نے ہمارے انجام سے باخبر کر دیا ہے۔

اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے "غضِ بصر" کا حکم دے کر صورتوں کے دیکھنے سے منع فرمایا کہ صُورت پرست بن جاؤ گے اور تم سے یہ بھی نہ ہو گا کہ تلاشِ اصل کی فکر کرو۔ چنانچہ وہ فتنے جو دیدار صُورت میں تھے خدا اور اس کے رسُول کی نگاہ نے اس کو دیکھ لیا اور اس سے اُمّت کو منع کر دیا گیا ؂

زامرِ شاہ خویش بیروں آمدیم
باعنایاتِ پدر باغی شدیم
تکیہ برعقلِ حق و فرہنگِ خویش
بُودماں تا ایں بلا آمد بہ پیش

(ترجمہ) ہم اپنے بادشاہ کے حکم سے باہر ہو گئے، باپ کی مہربانیوں سے باغی ہو گئے۔ ہمیں اپنی عقل اور دانائی پر بھروسہ ہوا، حتّٰی کہ یہ مصیبت سامنے آ گئی۔

ا؎ اگر ہم نے سُنا یا سمجھا ہوتا تو ہم دوزخیوں میں نہ ہوتے۔

Marfat.com

بہر حال یہ دُنیا بھی مثل اس قلعہ کے ہے یہاں بھی صورتوں پر عشق ہوتا ہے اس لیے نظر سے روکا کہ اس نظر سے ہی وہ لڑکے بلا کے گڑھے میں گرے، لہٰذا عُدولِ حکم سے بچو ورنہ تم بھی مصیبت میں گرفتار ہو جاؤ گے اور ان صورتوں کے عشق سے صورت پرست ہو جاؤ گے ؎

زیں قدحہائے صُوَر کم باش مست
تا نگردی بت تراش و بت پرست

یعنی ان صورتوں کے پیالوں سے مست مت ہو جاؤ۔ کہیں تو بُت تراش و بُت پرست نہ ہو جائے ؎

از قدحہائے صُوَر بگذر مایست
بادہ در جام ست لیک از جام نیست

یعنی صورتوں کے پیالوں سے گزر جا اور تو اُسے مت پکڑ، کیونکہ بادہ جمال اس جام میں ضرور ہے لیکن اس جام سے نہیں آیا بلکہ اس کو خدا نے پیدا کیا ہے اور وہ اس طرف سے ہے ہر چہار طرف مظہرِ صفاتِ حق موجود ہیں، غنی ہیں تو اللہ تعالیٰ کے اسم غنی کے مظہر ہیں۔ علماء ہیں تو اسم علیم کے مظہر ہیں حسین ہیں تو اسم جمیل کے مظہر ہیں، اولیاء ہیں تو اسکے اسم "ہادی" کے مظہر ہیں۔ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ[۱] البقرہ آیت ۱۱۵

ہر دیدہ روشناں یزدان فرد
شش جہت را مظہر آیات کرد
تا بہر سو کاں نگرد اس خوش عذار
روئے او را بیند او بے اختیار
حسنِ حق بینند اندر روئے حور
ہم چوں ماہ در آب از صنع غیور

---

[۱] تو جس طرف بھی منہ کرو ادھر (وہی) اللہ تعالیٰ کا رُخ ہے

Marfat.com

(ترجمہ) روشن آنکھ والوں کے لیے یکتا خدا نے چھ جانبوں کو دلائل کا مظہر بنایا ہے۔ تاکہ وہ خوبصورت رُخ والا جس طرف بھی دیکھے بے اختیار اس کا چہرہ دیکھ لے وہ حُور کے چہرے میں اللہ کا حُسن اس غیور کی کارسازی کی وجہ سے دیکھتے ہیں جس طرح چاند پانی میں۔

فائدہ— آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ اَحْمَزُھَا" لہٰذا کسی کام سے بند کرنے میں اس کام کرنے کی حرص اُور پیدا ہو جاتی ہے جس سے رُکنا زیادہ نفس پر شاق ہو جاتا ہے اسی لیے کف نفس عن الذنوب زیادہ موجبِ اجر ہے۔ اسی لیے کہ نہی عن المنکر میں زیادہ آزمائش ہے۔ گناہ سے رُکنے میں ضبطِ نفس کی طاقت پیدا ہوتی ہے جو تمام خوبیوں کی جڑ ہے۔ ان لڑکوں کو ہوائے نفس نے باپ کی اطاعت پر قائم نہیں رہنے دیا۔ حرص و ہوا دشمن ہے۔ قیام بر طاعت سے اس کو اکھاڑ دیتی ہے جو اس کا مطیع ہوتا ہے۔ لیکن جو اس کی اطاعت نہیں کرتا اس کی یہ مطیع ہو جاتی ہے یہ ہَوا ہی تھی جس نے قومِ عاد کو ہلاک کر دیا اور یہی ہوا تھی جو حضرت سلیمان علیہ السلام کی مطیع ہوتی تو صبح و شام تختِ سلیمانی کو سیر کراتی تھی۔

باد را بشکن کہ بس فتنہ است باد
پیش ازاں کت بشکند او ہمچو عاد
ہمچو عادش بر بَرد باد کُشد
نے سلیمانست تا تختش کُشد

(ترجمہ) ہوا کو توڑ دے کیونکہ ہوا بہت فتنہ ہے، اس سے قبل کہ وہ تجھے عاد کی طرح توڑے۔ ہوا اس کو عاد کی طرح برباد کر دے گی وہ سلیمان نہیں ہے کہ اس کے تخت کو کھینچے۔

فائدہ— شہزادے ایسے عقل مند تھے کہ دوسروں کو عقل سکھاتے تھے مگر عشق نے ان کی سب عقل زائل کر دی پھر تو یہ عالم ہو گیا کہ

Marfat.com

یک زمانے اشک ریزاں ہر سہ شاں

بر سرِ خوانِ مصیبت خوں فشاں

(ترجمہ) کسی وقت تینوں آنسو بہانیوالے مصیبت کے خوان پر خون چھڑکنے والے ہوتے۔

فوائد الفواد صد۳۲ا میں ہے کہ علما راہل عقل ہیں اور درویش اہل عشق علی کو کھری ملتان میں تھے آپ اس کے معتقد نہ ہوتے تھے جس میں دردِ عشق نہ ہوتا تھا اگرچہ وہ کتنا بڑا زاہد ہو اور فرماتے تھے "کچھ نہیں کہ اشک نہیں رکھتا"۔ یحییٰ معاذ رازی فرماتے ہیں کہ ایک ذرہ محبت حق وانس کی طاعت سے بہتر ہے۔ حضرت بابا فرید گنج شکرؒ دعا دیتے تھے کہ اللہ تم کو "درد" دے۔ اب معلوم ہوا کہ کیا دعا تھی۔ مگر عشق حقیقی یہ ہوتا ہے کہ ایک شخص کی نظر بادشاہ کی لڑکی پر پڑ گئی جانبین سے عشق ہو گیا۔ لڑکی نے وصل کی ترکیب بتائی کہ لباسِ درویشی میں بیٹھ جا جب شہرت ہو گی تو میں بھی زیارت کے لیے آجاؤنگی اس نے ایسا ہی کیا لیکن خلوت میں اب جو لذتِ عشق الٰہی آئی تو عورت جب پہنچی تو اس کی طرف التفات بھی نہ ہوا ما سوا اللہ سب محو ہو گئے یہ ہے اصل کا عشق۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو خلوت میں روئے گا وہ سات آدمیوں کے ساتھ سایۂ عرش میں جگہ پائے گا۔ حضرت ابُوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ مقام نماز روزہ سے حاصل نہیں کیا بلکہ محبت سے حاصل کیا۔ محبت اور عشق تو وہ چیز ہے کہ اس سے دیو بھی رام ہو جاتے ہیں اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اَسۡلَمَ شَیۡطَانِیۡ[لہ] میرا شیطان مسلمان ہو گیا۔

لہ کتاب الشفاء بالفاظ مختلفہ

Marfat.com

(۲۰۰)

حکایت

سائل کا مُردہ بن کر رقم وصول کرنا

صدرِ جہان بُخاری بہت بڑا سخی آدمی تھا۔ صبح سے شام تک اس کا دستِ عطا فراخ رہتا تھا۔ مگر اس کا یہ اصُول تھا کہ جو زبان سے مانگتا تھا اس کو نہیں دیتا تھا۔ اس نے ایک دن بیماروں کے دینے کے لیے مقرّر کر رکھا تھا ایک دن فقہاؔ کے لیے، ایک دن عورتوں اور بیواؤں کے دینے کے لیے، ایک دن اندھوں اور اپاہجوں کے دینے کے لیے تھا وغیرہ وغیرہ ایک روز ایک شخص آیا اور اس نے زبان سے سوال کیا تو اس کو نہیں دیا۔ بہت اصرار کیا تو کہا کہ تو بے شرم ہے۔ اس نے جواب دیا کہ تم مجُھ سے زیادہ بے شرم ہو اس لیے کہ تجھے اس قدر حرص اور طمع ہے کہ تُو دنیا بھی لے رہا ہے اور آخرت کو بھی نہیں چھوڑ رہا دونوں جہان لے رہا ہے۔ میں تو صرف ایک لقمہ کا طالب ہوں، اگر ایک لقمہ کی طلب بے شرمی ہے۔ تو دونوں جہان کی طلب اس سے بھی زیادہ بے شرمی ہے۔ وہ ہنس پڑا اور اس کو انعام دیدیا۔ ایک دوسرا اور شخص تھا جس نے زبان سے سوال کیا تھا اور اسکو بھی نہیں دیا تھا وہ پیر باندھ کر معذوروں کے دن اس کے پاس گیا تاکہ معلوم ہو کہ ٹانگ ٹوٹی ہوئی ہے اور کچھ مل جائے مگر اس نے اس کو وہاں بھی پہچان لیا اور کچھ نہیں دیا۔ پھر دوسرے روز اندھوں میں گیا وہاں بھی پہچان لیا اور نہیں دیا۔ تیسرے روز چادر اوڑھ کر عورتوں میں گیا وہاں بھی پہچان لیا اور نہیں دیا۔ آخر چوتھے روز وہ ایک کفن فروش کے پاس گیا کہ ایک نمدے اور کپڑے میں مجھے لپیٹ کر راستہ میں مجھ کو ڈال دے اور زبان سے کچھ نہ کہیو۔ شاید صدرِ جہاں مُردہ سمجھ کر کفن کے لیے کچھ دے دے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب صدرِ جہاں نے دیکھا کہ مُردہ بے کفن پڑا ہوا ہے تو کفن کے لیے اس نے رقم اُس کے پاس رکھ دی۔ جُوں ہی یہ رقم اس نے رکھی فوراً ہاتھ نکال

Marfat.com

کر روپیہ پر قبضہ کیا اور سلام کر کے کہا دیکھا کس طرح آپ سے وصول کیا ہے،
صدرِ جہاں نے کہا کہ تو نے مر کر لیا یہ نفع تو مرنے کا ہے۔

فائدہ — غور کرو کہ راہ خدا یعنی جہاد وغیرہ میں مرنا کیا کچھ نفع بخش ہو گا،
جبکہ یہ تو صورتاً موت تھی حقیقت میں موت بھی نہیں تھی اس میں اس
کو اتنا نفع ملا۔

فائدہ — اللہ رسول کے اور اُنکے نائبین کے ہاتھوں میں مردہ بدست زندہ کے مثل ہو جاوے۔

سرِ مُوتُوا قبلَ مَوت ایں بود
کز پسِ مُردن غنیمت ہا رسد

(ترجمہ) مرنے سے پہلے مر جاؤ اس کا راز یہ ہے کہ مرنے کے بعد عنایتیں ملتی ہیں۔

غیرِ مُردن ہیچ فرہنگِ دگر
در نگیرد با خدا اے حیلہ گر

(ترجمہ) اے حیلہ گر سوائے مرنے کے کوئی دوسری ہوشیاری خدا کے معاملہ میں مفید نہیں۔

واں عنایت ہست موقوفِ ممات
تجربہ کردند ایں رہ را ثقات

(ترجمہ) اور وہ عنایات صرف موت پر موقوف ہیں اس راہ کا پیغمبروں
نے تجربہ کر لیا ہے۔

بہرحال خواہشات کو مارو گناہوں کی طاقت کو مردہ کرو تاکہ حقیقی زندگی
انعام میں ہے۔

فائدہ — فانی فی اللہ کے سکوت اور خاموشی میں نجات ہے اور کلام میں
نقصان و محرومی مَنْ صَمَتَ نَجَا (جو خاموش رہا وہ کامیاب ہوا) پھر وہ سکوت جو مشاہدۂ
حق ہو مراقبہ ہے۔ اس مراقبہ اور خاموشی میں بن مانگے اللہ سے وہ ملے گا کہ مانگنے
سے بھی اتنا نہیں ملتا۔ خود ارشادِ باری ہے حدیثِ قدسی ہے کہ اَعْطَیْتُہٗ

Marfat.com

اَفْضَلَ مَا اُعْطِی السَّائِلِیْنَ یہ خاموشی اہل اللہ سے سیکھو ایک وقت مراقبہ کا رکھو۔ حضرت قطب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے استغراق کا یہ عالم تھا کہ آنے والے کے سلام کا جواب بھی کچھ دیر بعد دیتے تھے۔

مَنْ صَمَتَ مِنکُمْ نَجَا بُد یاسہ اش
خامشاں را بود کیسہ و کاسہ اش

(ترجمہ: اس کا قانون تھا "جو تم میں سے خاموش رہا اس نے نجات پائی، اسکی تھیلی اور پیالہ خاموشوں کیلئے تھا۔

(۲۰۱)

حکایت

ایک اَمرد اور ایک کوسہ

ایک اَمرد یعنی خوبصورت لڑکا دوسرا اُس کا بھائی کوسہ یعنی بے ریش آدمی یہ دونوں شخص ایک خانقاہ میں ٹھہرے، آوارہ طبیعت اور بدمعاش قسم کے لوگ اس اَمرد کے پیچھے پڑ گئے وہ اَمرد لڑکا اینٹیں لگا کر اُن سے چھُپ کر سویا مگر بدمعاشوں نے ان اینٹوں کو بھی ہٹا لیا۔ مگر کسی نے اس کوسہ کی طرف التفات تک نہ کیا۔ اس لیے کہ اس کی ٹھوڑی پر دو تین بال موجود تھے۔ اس اَمرد نے کہا کہ اے کوسہ تو ان دو تین بالوں کے باعث اس مصیبت سے نجات پائے ہوئے ہے، تیسرے یہ دو بال میری تیس اینٹوں سے بہتر ہیں ان دو بالوں نے وہ کام کیا جو تیس اینٹوں نے نہیں کیا۔ میں تیس اینٹوں میں چھُپ کر سویا جب بھی مجھے امن نہیں ملا تو ان دو بالوں کی وجہ سے امن میں ہے۔

فائدہ — یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اصل شئی عنایت خداوندی اور عطائے الٰہی ہے۔ کیونکہ ۔

لے میں اس کو مانگنے والوں سے زیادہ دوں گا۔ (مشکوۃ باب فضائل القرآن)

Marfat.com

خشت گر پُرست بنہادہ تواست
آں دو سہ مواز عطائے آں سُواست

(ترجمہ) یعنی اینٹیں اگر بہت بھی ہوں تو وہ تیری رکھی ہوئی ہیں جبکہ وہ دو تین بال اس کی عطا سے ہیں ۔

ذرہ سایہ عنایت بہتر ست
از ہزاراں کوششِ طاعت پرست

سایۂ عنایت کا ایک ذرہ طاعت پرستوں کے ہزار مجاہدوں سے بہتر ہے ، دیکھو زلیخا نے مکان کو مقفل کر دیا مگر عنایت حق سے سب کھُلتے چلے ۔ اسی طرح یہاں بھی سعی اور کوشش انسانی ، عنایتِ حق کے آگے بیکار رہی ۔ لہذا عنایتِ حق اور عطائے الٰہی کے ہمیشہ طالب رہو کہ ایک ذرۂ عنایت سے وہ وہ کام ہو جاتے ہیں جو تدبیروں سے نہیں ہوتے ۔ دُنیا کما کر تدبیروں سے انسان غنی نہیں ہوتا ، رات دن کماتے ہیں لیکن وہ ہی حرص باقی رہتی ہے ، بلکہ مزید بڑھتی چلی جاتی ہے ، ہاں اگر فضلِ ربّی اور عطائے الٰہی سے نفس میں "غنائیت" پیدا ہو جائے تو نفس پر سکُون ہو جاتا ہے اسی لیے فرمایا کہ لَیْسَ الْغِنیٰ عَنْ کَثْرَتِ الْعَرْضِ وَّالْکِنَّ الْغِنیٰ غِنیَ النَّفْسِ[1] پھر نیت غنی ہو جاتی ہے ورنہ رات دن دولت کما کر بھی ایک دولتمند کی نیت غنی نہیں ہوتی ۔

(۲۰۲)

حکایت

حسین لونڈی کو دیکھ کر فقیہ کی گمراہی

ایک بادشاہ اپنی مجلس میں مست بیٹھا تھا سامنے سے ایک فقیہ صاحب

---

[1] دولتمندی زیادہ مال و اسباب سے نہیں ہوتی ہاں دولتمندی دل کی دولتمندی ہے (الجامع الصغیر)

Marfat.com

گزرے بادشاہ نے اشارہ کیا کہ اس کو بلاؤ چنانچہ وہ آئے بادشاہ نے شراب کے لیے کہا انھوں مُنہ پھیر لیا کہ اس سے تو زہر بہتر ہے، بادشاہ نے ساقی سے کہا کہ چُپ کیوں بیٹھا ہے اس کو مطیع کر اور پلا۔ اس نے دو تین طمانچے رسید کیے اور کہا پی۔ وہ بے چارا پاخانے کا بہانہ کرکے پاخانہ گیا وہاں ایک حسین لونڈی تھی بس اس کو دیکھ کر عقل جاتی رہی اس سے فعلِ بد کیا جب دیر ہوئی تو بادشاہ خود گیا، دیکھا تو دونوں کے خوُن کا دشمن ہو گیا یہ ڈر کر فوراً آیا اور پیالہ شراب کا پی گیا اور وہ ہی جملہ ساقی سے کہا کہ تجھے مطیع کرنا آتا ہے چُپ کیوں بیٹھا ہے بادشاہ کو مطیع کر، بادشاہ ہنس پڑا اور لونڈی دے کر اس کو رخصت کر دیا۔

فائدہ —— اللہ تعالیٰ سلامت رکھے تو گناہوں سے سلامت رہ سکتا ہے ورنہ خود کتنا ہی بچے بہت مشکل ہے اور اگر عطائے ربی سے یہ بچ جائے تو یہ عمل اس کا بہت مقبول ہے، جیسے غار میں ایک صاحب نے اپنا یہی عمل بارگاہِ الٰہی میں پیش کیا تھا کہ میں اپنی چچازاد بہن کو دیکھ کر بے قابو ہو گیا تھا پھر اللہ سے ڈر کر اس کو چھوڑ دیا۔ چنانچہ پتھر اُٹھ گیا۔

(۲۰۳)

حکایت

ایک مُفلس کے گھر میں خزانہ

ایک شخص کو میراث میں بہت سا مال ملا، لیکن اس نے سب مال اُڑا کر ختم کر دیا جب مُفلس ہوا تو اب خدا یاد آنے لگا، رات رات بھر دُعا کرتا کہ اے خُدایا تو سامانِ زندگی دیجیے یا پھر موت دے دیجیے، ایک روز خواب میں اسے معلوم ہوا کہ مصر میں فلاں جگہ خزانہ ہے وہاں جاؤ، یہ فوراً مصر چل دیئے جب وہاں پہنچے تو بھوک نے اس قدر پریشان کیا کہ بے طاقت ہو گیا مگر مانگنے سے شرم آئی آخر فیصلہ کیا کہ اب تو جیسے ہو پڑے رہو رات کو جب خوب اندھیرا ہو جائے گا اور

Marfat.com

صورتیں نظر نہیں آئیں گی تو اس وقت مانگنے کو نکلوں گا۔ چنانچہ یہ حضرت رات کو نکلے، نکلتے ہی کوتوال نے پکڑ لیا، اس زمانہ میں وہاں چوروں کی کثرت تھی اور بادشاہ کا کوتوال کو سخت حکم تھا کہ رات کو جو نکلے اگرچہ میرا عزیز ہی کیوں نہ ہو اس کے ہاتھ کاٹ ڈالو، کوتوال نے کہا تیرا اس وقت کیا کام تُو تو چور معلوم ہوتا ہے یہ سب چور تیری جماعت کے ہیں تو اُن سب کا سردار ہے، سب کا انتقام اب تجھ سے لیا جائے گا اور اس کو گھونسوں، مُکّوں اور لاٹھیوں سے مارنا شروع کر دیا اس نے کہا کہ خُدا کے لیے میری بات تو سُنو، میں چور اُچکا نہیں ہوں میں نے خواب میں دیکھا تھا تو مَیں یہاں خزانہ لینے کے لیے آیا ہوں، سچ تو سچ ہی ہوتا ہے کوتوال پر سچ کا اثر ہوا اور اس کی سچائی سے اس کے سب شکوک و شبہات جاتے رہے، سچ ہے کہ: اَلصِّدْقُ طُمَانِیْنَۃٌ وَّالْکِذْبُ رِیْبَۃٌ[1] کوتوال نے اس کو چھوڑ دیا اور کہا کہ تُو سچّا ہے مگر کچھ احمق معلوم ہوتا ہے کہ ایسے خواب و خیال پر اتنے دُور کا سفر کر ڈالا، ایسے خوابوں پر کیا عمل، مجھے بارہا ایسے خواب دکھلائی دیئے ہیں کہ بغداد کے فلاں محلہ اور فلاں مکان میں خزانہ ہے مگر مَیں نے تو کبھی کوئی سفر کا ارادہ نہیں کیا۔ مسافر یہ سُن کر بہت خوش ہوا کیوں کہ یہ محلہ اور مکان جس کا پتہ اس نے دیا تھا کہ یہاں خزانہ ہے یہ اسی کا محلہ اور اسی کا مکان تھا چنانچہ وہ خوش وخرم واپس آیا اور آکر خزانہ نکالا تو واقعی نکل آیا اور وہ دولتمند ہو گیا۔

فائدہ ـــــ بعض دفعہ گھر میں خزانہ ہوتا ہے اور ہم دُور دُور پھرتے ہیں، ہمارے اسلام کے اندر بے شمار خزانے ہیں لیکن ہم طلب خزانہ میں دربدر پھر رہے ہیں۔ اسی طرح امراء اور سیٹھوں کو جا کر سلام کرتے ہیں حالانکہ زہد جو اصل غنا ہے جس سے اصل دولتمند اور غنی ہو جاؤ گے وہ ہمارے پاس ہی ہے اس کو نہیں لیتے۔ جس قدر دُنیا کی ایک ایک چیز سے حاجت پیدا کرو گے حاجت مند اور محتاج ہوتے چلے

---

[1] بے شک سچائی اطمینان کا باعث ہے اور جھوٹ شک پیدا کرتا ہے۔ ریاض الصالحین باب الصدق۔

Marfat.com

جاؤ گے اور احتیاج بڑھتی چلی جائیگی جتنا کم کروگے کم ہوتی چلی جائے گی اور دِل غنی اور بے نیاز ہوتا چلا جائے گا، ورنہ مفلس تو صرف ایک لقمہ اور ایک ٹکڑے کا محتاج اور تم بے شمار چیزوں کے محتاج ہو جاؤ گے انسان اپنی اس ہی بیشمار احتیاجیوں کے سبب ملائک میں ذلیل ہے اور دولت آخری پاس نہ ہوگی تو آخرت میں بھی ذلیل ہوگا۔

(۲۰۴)

حکایت

بلقیس کا حضرت سلیمان علیہ السلام کو تحفہ

بلقیس نے چالیس اُونٹ سونے سے لدھے ہوئے حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں بطور ہدیہ روانہ کیے جب ہدیہ لے کر آنے والا آپ کے قلمرو میں پہنچا تو اس نے تمام فرشِ زمیں سونے کا پایا، چالیس منزلوں تک وہ برابر سونے کی سطح پر چلتا رہا حتیٰ کہ اس کی نظر میں سونے کی کوئی قدر نہ رہی بلکہ اسے یہ ہدیہ حضرت سلیمان کی خدمت میں لے جاتے ہوئے شرم آئی اور اُس نے بار بار سوچا کہ اسے وہ واپس لے جائے مگر واپسی کا خیال اس نے یہ سوچ کر رَد کر دیا کہ ہم تو حکم کے تابع ہیں ہمارا فرض تو یہ ہے کہ اس کو حضرت سلیمان کی خدمت میں لے جا کر پیش کر دیں چنانچہ انہوں نے وہ ہدیہ حضرت سلیمان کی خدمت میں لے جا کر پیش کر دیا آپ اس کو دیکھ کر ہنس دیئے اور فرمایا یہ فضول تکلیف تم نے کیوں کی؟ آپ نے فرمایا کہ میں یہ نہیں چاہتا کہ مجھے ہدیہ دو بلکہ میں یہ چاہتا ہوں کہ تم میرے ہدیہ کے لائق بنو ؎

من نمی گویم مرا ہدیہ دھید
بلکہ گفتم لائقِ ہدیہ شوید

Marfat.com

کیونکہ مجھے اللہ کی طرف سے علوم و معارف، حکومت و سلطنت اور جن و انس کے اتباع کی وہ دولت عطا ہوئی ہے کہ کوئی انسان اس کو اپنے وہم و خیال میں بھی نہیں لا سکتا۔ مَیں جانتا ہوں کہ تم ستارہ پرست ہو اور تم اُن کی اس لیے پرستش کرتے ہو کہ ان کے اثرات سے کانوں میں سونا بنتا ہے مگر مَیں تم کو اُس ذاتِ اقدس کی طرف بلاتا ہوں کہ جس نے یہ تمام ستارے پیدا کیے ہیں، تم سُورج کی پرستش کرتے ہو لیکن ہم تم کو اُس ذات کی طرف دعوت دیتے ہیں جس نے اس سُورج کو بنا کر اس میں حرارت پیدا کی اور اس کو ہمارے لیے طبّاخ بنایا۔ تمہارے معبُود سُورج کا یہ حال ہے کہ وہ رات کو غائب ہے تو رات کو دشمن سے تمہاری کس طرح حفاظت کرے گا۔ ؎

گر کشندت نیم شب خورشید کُو
تا بنالی یا اماں خواہی ازو

(ترجمہ) اگر تجھے آدھی رات میں قتل کریں، سورج کہاں ہے تاکہ تو اس سے فریاد کرے یا امان چاہے۔

برخلاف اللہ تعالیٰ کے کہ اس آفتابِ ذاتِ احدیت کے لیے جو آسمانوں زمینوں کا نُور ہے نہ غرُوب ہے نہ طلُوع ہے وہ ہر وقت موجود ہے

فائدہ ___ مُسلمان ایسے معبود پر ایمان لایا ہے کہ اس کے انوار سے اس کا قلب ہمیشہ منوّر رہتا ہے اس کے لیے غروب نہیں جس طرح ستارہ پرستوں کے معبُود کے لیے غرُوب ہوتا ہے۔

فائدہ ___ اہل اللہ کی خدمت میں جب حاضر ہو تو اپنی دولت کو ہیچ سمجھتا ہوا حاضر ہو تاکہ ان سے فیض حاصل ہو سکے۔

Marfat.com

باسمہٖ تعالیٰ

واہ مخزنِ حکمت بہارِ مثنوی

۱۹۹۱ء

تالیفِ گرامی

عالی نسب مفتی شاہ محمد محمود الوری قدس اللہ سرہٗ

۱۹۹۱ء

مظہرِ حسنِ بلاغت ہے بہارِ مثنوی
عکسِ تنویرِ فصاحت ہے بہارِ مثنوی

ہے یہ مجموعہ حکایاتِ سبق آموز کا
راہبرِ راہِ ہدایت ہے بہارِ مثنوی

حضرتِ محمودؔ کی تالیف پُر تاثیر ہے
مخزنِ اسرارِ حکمت ہے بہارِ مثنوی

ہے شبانہ روز کی سعیٔ مسلسل کا ثمر
یعنی "ایثارِ محبت" ہے بہارِ مثنوی

۱۹۹۱ء

بالیقیں کہہ دیجئے سالِ طباعت کیلئے
اے قمرؔ! "ازلی سعادت ہے بہارِ مثنوی"

۱۴۱۲ھ

پیش کردہ: حقیر گنہگار قمر یزدانی

Marfat.com

مؤلف کی دیگر مطبوعات

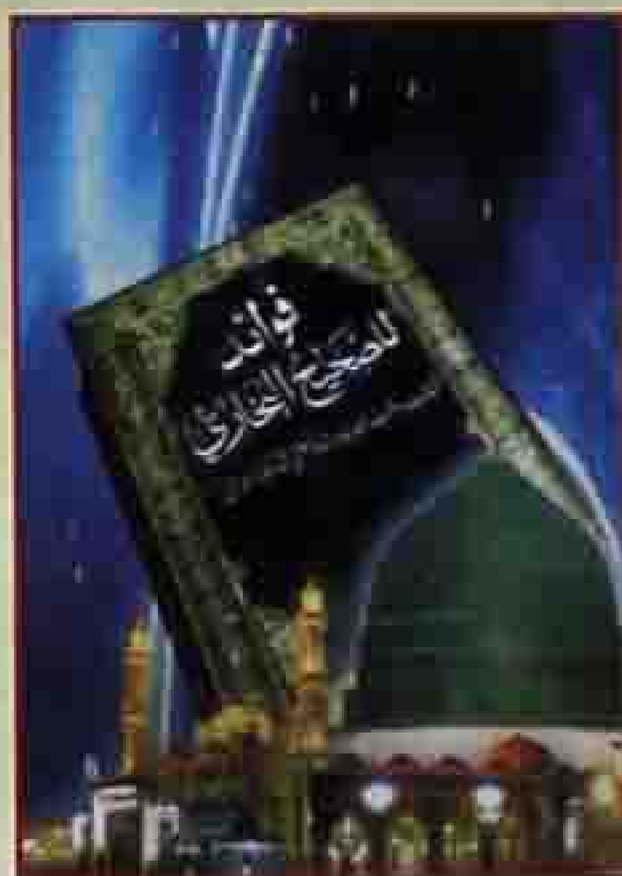

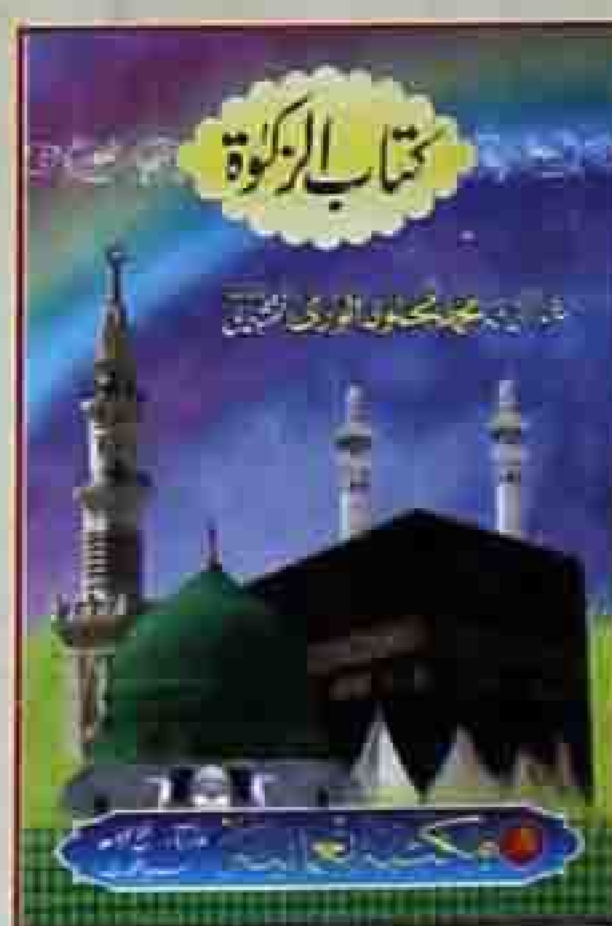

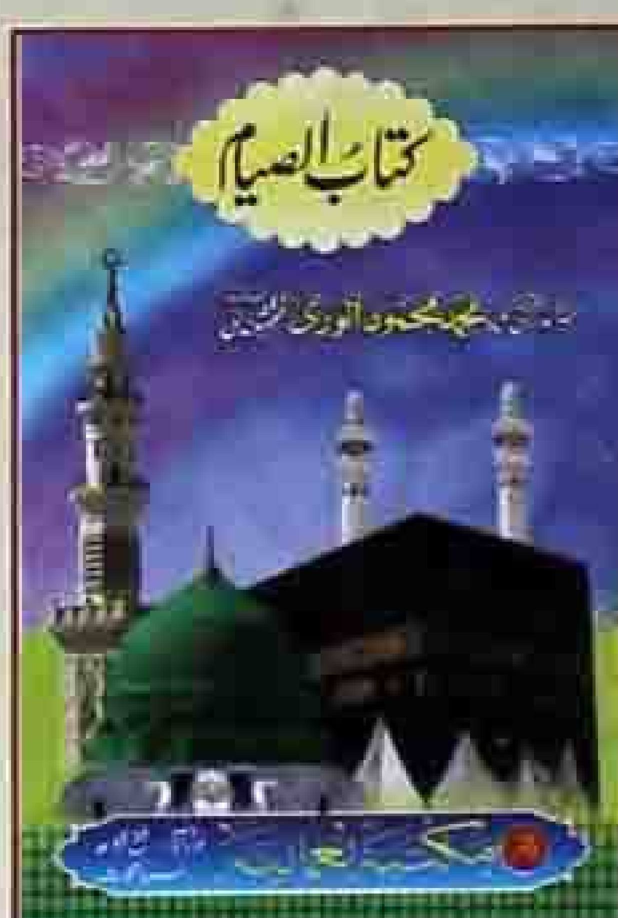

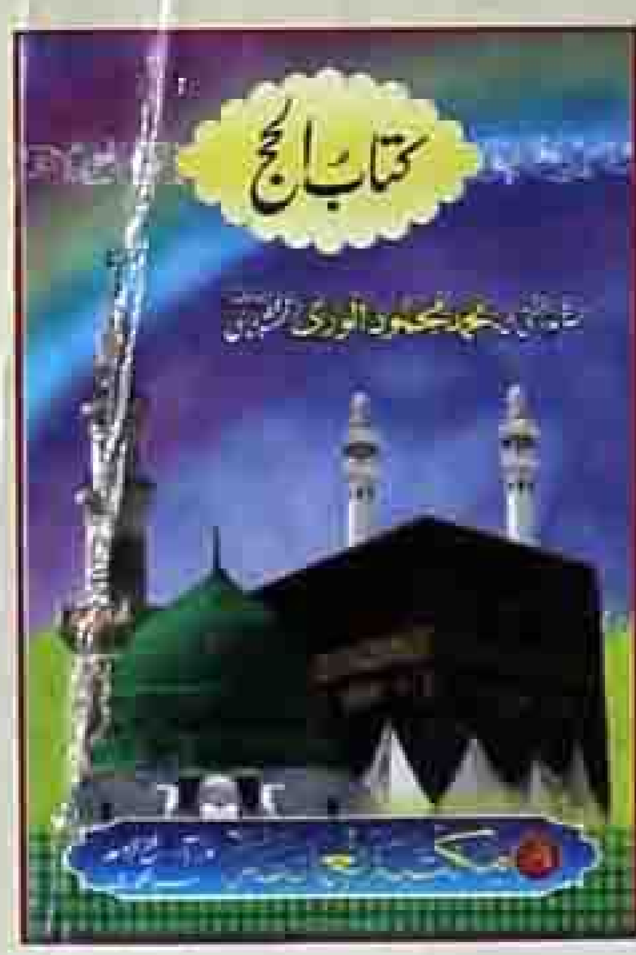

ناشر

مکتبہ نعمانیہ

نور آباد - فتح گڑھ سیالکوٹ 0323-7148994

www.mbadesigners.com - 0321-6150256

Marfat.com